بعون صانع مکین و مکان فضل خلاق زمین و زمان

رسالہ نادر عزیز الوجود طریقہ آموز اذکار و اشغال و مراقبہ و مکاشفہ اہل اللہ کی سند و یادگار مسمی بہ

رہبر راہ حق

با مجموعہ رسائل دیگر

[illegible]

الف نامہ [illegible]

مثنوی تحفۃ العاشقین

مثنوی حسرت بلبل

[illegible] حقیقت

[illegible]

رہبر راہ حق خاص تالیف جناب محمد زردار خان صاحب مرحوم جاگیردار اجگر ولی مع رسائل مشمولہ دیگر

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں مزین بہ طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہر بنی آدم و فرد انسان کو چاہیے کہ اس کلمۂ واجب التعظیم ولازم التکریم کو دل کی آنکھ مین مثل مردمک یعنے پتلی کے نگاہ رکھے اور خطرات توہمات کو دل حق منزل سے مٹا کر نظر انتباہ کی رکھے تاکہ نزدیکان خدا اور رسیدگان قادر بیہمتا سے ہو اور راہ حاصل ہونے اُس رتبۂ عالی کی یہ ہے **رباعی**

مستان جام عشق کہ لاف از فنا زنند ٭ جان میدہند وخیمہ بملک بقا زنند ٭ مردان راہ فقر زمیخانہ الست ٭ جامی چو درکشند دم از مصطفا زنند ٭ **ترجمہ اصل قطعہ فارسی مندرجہ کتاب** جو مست جام عشق کے مارین فنا سے لاف ٭ دے کرکے جان جاتے ہین ملک بقا کو صاف ٭ وہ مرد راہ عشق کی بھٹی پاک سے ٭ پی پیالہ کرتے ہین بسر مصطفے طواف ٭ پس اگر ذوق ہے تجھے ایسے عمل مشکل سے تو کلمہ جلیلہ کو پڑھ اور سُن تہ دل سے اے بھائی زبان سے صرف کلمہ پڑھنے سے کچھ فائدہ نہین ہے بطور عادت بلکہ اُس کسب کو کوشش کر بعبادت جس سے جا پاک کلمہ سے تیری چشم دل مُنور ہو یہ کام عاشق صادق کا ہے نہ ہر خار وخس کا **ابیات** نہین یہ کام دعوی سے ہو حاصل ٭ مگر جس دل مین ہو وے عشق واصل ٭ نہین یہ کام دعوی سے بنتا ٭ ارے جا عشق کا دم دل مین بھر لا **بیت** اے بدعوی نے برآید کار ٭ رہی دمے زعشق برآر ٭ **ترجمہ** جب اس رہ مین ہو شوق ومحبت ٭ اسی کا کام دل چاہا وچھٹ پٹ ٭ واسطے حصول مطلب طالبان صادق کے چند نکات لکھے جاتے ہین کہ چلنے والے اس دشوار گزار کے ہرگز نہ بھٹکین اور سرک اس دریائے ناپیدا کنار کے عاجز ہو کر ہاتھ پیر نہ پٹکین اللہ تعالی انشاء اس تحریر کا دل محبان ثابت قدم پر غالب لاوے کہ کار رفاہیت انکا بن جاوے **بیت** رہبر راہ حق ٭ نام اسکا ٭ باب نو اسمین ہین پر از معنے جو کوئی اسکی رہ مین رکھے قدم ٭ شاہد عیش دے ہر دم ٭ غوطہ خور دریا مین غوطہ مار کر موتی نکالتے ہین ناواقف دیکھنے والے حیرت سے سر مارتے ہین اسرار الٰہی سے کوئی واقف نہین

ہوسکتا اگر ہوتا ہی تو اسی کہنے سننے کی برکت سے اس لیے یہ رسالہ تصنیفات امان اللہ دوثانی ونیز سید عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ و دیگر کتب وغیرہ سے اور جو کچھ کہ مجھکو مرشدون سے پہونچا تھا اسمین سے انتخاب کرکے موقع بموقع ہندی زبان مین اس خاکسار فقیر حقیر ہیچمدان زردار خان عفی اللہ عنہ ولد سیف دار خان ناغر شاخ فریدخانی جاگیر راج کرولی نے سنہ ۱۲۹۳ ہجری ماہ جمادی الاول مین تحریر کرکے اوپر نو باب کے منقسم کیا باب ۱ اول دربیان ابتدائے ظہور باب ۲ دوم دربیان تلاوت قرآن باب ۳ سوم دربیان تلاوت وجود مجمل باب ۴ چہارم دربیان سوال طالب باب ۵ پنجم دربیان حل مسئلہ باب ۶ ششم دربیان مراقبات باب ۷ ہفتم دربیان مشاہدات باب ۸ ہشتم دربیان مقامات باب ۹ نہم دربیان رموزات تاکہ محب صادق اس راہ کے ہر ایک باب سے لذت جداگانہ پاوین اور شوق اس دولت غیر مترقبہ کے حاصل ہونے کا صفحہ دل مین النقش کالحجر رکھین اب گوش ہوش سے سُن اور نظر لطف و عطائے خالق خطاپوش عذر نیوش پر رکھ

باب اول بیچ بیان ابتدا ظہور کے

اے بھائی روز ازل سے ذات پاک وحدہ لاشریک لہ اُسے کہتے ہین باآرام تمام مقام لامکان مین شراب استغنائی پی کر قیام رکھتی تھی یکایک عشق نے مثل قطرۂ باران اُس ذات مستغنی الصفات پر اثر کیا اُس سے جوش ہوا چاہا اُسنے کہ اپنی ذات وصفات کو ظاہر کرے تب اول اپنی ذات سے نور محمدی علیحدہ کیا اور اُسکی دید سے آپ عاشق اپنا ہوا کہ جس سے صفت شاہد و محب و محبوب و طالب و مطلوب ظاہر ہوئی اور اُس اپنے نور محبوب محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے طرح طرح کی نئی مخلوقات کونین مین جن و آدمی وغیرہ پیدا کیے جیسے کہ تخم پنبہ پانی سے قطرۂ باران کے سب اجزائے برگ وشاخ وگل وبار اپنے مین نشو ونما کرلاتا ہی اور اُسکے پھل سے روئی نکلکر پارچہ ہائے ہر قسم بنتے ہین لیکن اصلیت ظہور سب کا وہی تخم ہے ویسے ہی مظہر خاص اس انسان کا وہی ذات پاک ہی حدیث کَمَا فِی عَینُ النَّوَاۃِ نَخلٌ جس طرح بیج کے پیٹ مین مغز ہے کہ اس مغز سے سب اشیاء کا ظہور ہی اگر اس بیج کے دو ٹکڑے کر ڈالو تو وہی مغز اصلی اُسمین دیکھنے مین آوے اُسی طرح ذات پاک انسان مین ہے اگر انسان کوشش کرے تو اپنے مین اُس مغز اصلی کو مجرد پا دے اے طالب غفلت سے ہوشیار ہو اور خواب بیخودی سے بیدار ہو یہ مت سمجھ کہ مین بیداری مین کار وبار دنیا کرتا ہون اور جو کچھ کرتا ہون اچھا کرتا ہون کہ اسی واسطے بزرگون نے کہا ہی بیت کار دنیا چیست بیکاری ہمہ چیست بیکاری گرفتاری ہمہ ترجمہ کار دنیا کیا ہی بیکاری تمام × کیا ہی بیکاری گرفتاری تمام × اے بھائی ایک خواب

وہ ہے کہ آدمی سوتے ہین رات کو اور جاگتے ہین صبح کو بزرگ لوگ اس تمام عمر کو ایک خواب شمار کرتے ہین بلکہ خواب بیخودی اسکا نام رکھتے ہین یہ سب لوگ کہ جو دنیا مین آئے ہین کاروبار فاسدہ ولایعنی مین مشغول ہین اور جس کام کو کرتے ہین اسکے حاصل ہونے سے خوشوقتی وخوشی اُنھین ملتی ہے یہ نہین سمجھتے اور اپنا بھید نہین کھولتے وہ نہین جانتے ہین کہ سوائے اس عالم کے کوئی عالم اور بھی ہے جہان جانا ہے جسوقت کہ وہ رقیب آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جان نکالتا ہے تب جاگتے ہین اور آنکھین کھولتے ہین اور یہ جلنے کا کام یہان جیتے جی عیش و خوشی وغیرہ جو کیے ہین اسوقت مانند خیالات معلوم ہوتے ہین جیسے کہ رات کو آدمی سوتے ہین اور ہر طرح کے خیالات دیکھتے ہین اور اتنا ہی اسوقت معلوم ہوتا ہے کہ ایک خواب ہمنے دیکھا ہے خواب غفلت مین سوے ہوے تھے افسوس کہ کچھ کام نہ نکلا لیکن وہ افسوس کچھ فائدہ نہین دیتا پس فکر اسوقت کرنی چاہیے تاکہ کچھ ہاتھ آوے اے صاحب ہمت جو کچھ گزرا اسوقت خیال کر کہ اسقدر عمر تیری گزری ہے جو جو کام وفعل نیک وبد اور عیش تو نے کیے ہین دیکھ تو تجھے مانند خیالات خواب معلوم ہوتے ہین پس اب بھی جاگ اور وہ کام کر تاکہ مرتے وقت تجھے حسرت نہو اور اپنے اوپر ماتم کر اسوقت انگلیان حسرت کی دانتون سے نہ کاٹے کسواسطے کہ قوت وقت سخت زیادہ ہے قوت روح سے اسمین مفارقت خالق سے ہے اور اسمین مہاجرت خلق سے لیکن راہ حاصل ہونے مراد کی اس طرح ہے کہ پہلے صورت اپنے مرشد کی ایسی نظر مین باطنا رکھے کہ جسوقت آنکھ بند کرے وہی صورت ظاہر مین دکھلائی دے اور رفتہ رفتہ وہی صورت بول اُٹھے اور جو مطلب چاہے اُس سے پوچھے جواب باصواب حاصل ہووے بعد ازان ایسا ہو جاوے کہ خود صورت مرشد بن جاوے اور دوئی بیچ کی چھوٹ اور بھاگ جاوے اور یکتا ہو جاوے اُسی کو فنا فی الشیخ کہتے ہین بعد ازان برکت صحبت مرشد سے صورت حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جواب بیداری مین دیکھے گا اُس صورت مبارک کو ایسا بغور دیکھے کہ وہ جمال مبارک نظر مین کھپ جاوے رفتہ رفتہ وہ بھی باتین کریگا لیکن اسوقت کمال عاجزی ونامرادی ظاہر کرے کہ اُسی مین رضامندی انکی ہے بعد ازان اُسی ذات رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بقا سمجھکر اپنے تئین فنا کرے اُسے فنا فی الرسول کہتے ہین بعد اسکے صورت اسم اللہ کا تصور کر کے اُسے حاصل کرے کہ اُسے فنا فی اللہ کہتے ہین بعدہ پھر مقام محمدی پر آوے طالبان حق بعضے پہلے فنا فی اللہ ہوتے ہین بعدہ فنا فی الرسول اُن کو سالک کہتے ہین اور اگر طالب خود ہی شاغل ہے تو ان تینون مرتبون سے ایک ہی حاصل کرسکتا ہے اور اُسی مقام پر رہتا ہے آگے نہین چل سکتا کیونکہ اپنے اختیار سے گذر جاتا ہے اور بے اختیاری حاصل ہوتی ہے اُس سے شکستہ پا ہوتا ہے اور اُسی مین آرام پاتا ہے لیکن تینون مراتب ایک ہین اگر فنا فی الرسول

ہوا تو وہی اور اگر فنا فی اللہ ہوا تو وہی اور اگر فنا فی الشیخ ہوا تو وہی مطلب اپنے مین علیحدہ کرلے سے ہی
لیکن اگر مرشد مرید کو فنا فی الرسول کرکے چھوڑ دے تو بہتر ہے چاہیئے کہ بیچ مین ادھورا نہ چھوڑے
دوسرا طریق یہ ہی کہ صورت اپنی اچھی طرح دیکھکر نظر مین رکھے یہ بات آئینہ مین یا آفتاب مین دیکھنے
سے حاصل ہوتی ہی اور یہ کسب نقشبندیہ ہی اور بہتر ہے اسمین گانا سننے سے خلل پڑتا ہی اور کسب بیرونی
جُبہ ہی کہ حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت صدیق اکبر کو ملا اور اُنسے سلسلہ نقشبندیہ
جاری ہوا پس سب مریدون وطالبون کو اس سلسلہ کے حق حضرت صدیق کا نگاہ رکھنا چاہیئے اور اسمین بہبودی
اپنی سمجھین اور اشغال درونی و اسرار باطنی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حاصل ہوئے ہین اور اُنسے سب
بزرگان چودہ خانوادون کو واسطہ بواسطہ پہونچتے آئے ہین پس حق اُنکا سب مریدون وطالبان چودہ خانوادہ
پر ثابت ہی کیونکہ پیران پیر مین چارون یارون کو دوست برحق جانکر اپنے پیر کی جناب مین اعتقاد باندھنا و مراد
مانگنا بُرائی نہین ہی بلکہ عین بہتری ہی و باعث حصول مراد برائی اُسکے خلاف مین ہی کہ یہ توفیق اللہ تعالی کسی بندے
کو نہ دے اے محب اس راہ مین پڑنا بہت سعادت ہی اگر منزل پر پہونچے راہ مین مرجاوے شہید اکبر ہووے
فقرا نہین جانتے ہین منزل پر پہونچنا لیکن جان اپنی اسی راہ مین دیتے ہین فرد کشتگان خنجر تسلیم را ٭ ہر زمان
از غیب جانے دیگر ست شعر آرزو دارم کہ خود را بر خدا قربان کنم ٭ تا مگر روزے بسر سد آنکہ قربان شد کہ بود بیت
کشتگان خنجر تسلیم کو ٭ ہر گھڑی ہی جان تازہ غیب سے شعر دل مین یہی خواہش ہی کہ قربان خدا ہون ٭ شاید
کہ کبھی پوچھے ہوا مجھ پہ فدا کون ٭ اس راہ مین شوق و محبت چاہیئے اگر راہ مین مرجاوے بخت پاوے اے
عزیز آخر مرنا ہے کچھ کام نہین آئیگا الا یہی عشق و محبت الٰہی اور اس راہ مین کچھ خبر طالبون پر زیادہ فریفتہ نہین ہے
سوا اسے اس عشق و محبت کے جو شخص کہ درد عشق مین بیمار کیا جاوے اجر جبریل اس کا مدار ہے اس درد کی
جسنے لذت پائی ہی سب لذت فاسدہ کو اُسنے چھوڑا ہے اور جو چکھتا ہے وہی معلوم کرتا ہی جسطرح کسی کو جو دیوا
قہقہہ پر سوار ہوتا ہے اُسے ہی اُس کا حال معلوم ہوتا ہی۔ اور جو بے ہمت دیوار کے پاس جاکر
لوٹ آتے ہین سوار نہین ہوتے اُنھین کیا معلوم صاحب وہان کا حال اہل ہمت وجوان مرد سوار
ہوتے ہین اور نہایت خوشوقتی سے عالم ناقص پر ہنس کر چلے جاتے ہین اور پیالہ شراباً طہورا نوش کرتے
ہین حقیقت اسکی یہی عشق ہی عاشق مثل باز بلند پرواز کے ہے دیوار عشق پر سوار ہوکر پیالہ شراب خالص
نوش کرتا ہی اور بے ہمت مثل مکھی کے بے پر ہین مکھی بے پر کی طرح انکا جینا معلوم بلکہ معدوم موہوم

باب دوسرا بیچ بیان تلاوت الوجود اور تلاوت القرآن کے

اے بھائی یہ وہ قرآن ہے جسکی تلاوت بادشاہ لوگ کرتے ہین اور جو کچھ قرآن مین ہی وہ بدن مین آدمی

اول بیان وجود جان گو کہ بدن مین آدمی کے ہے اور جو آدمی کے بدن مین کہا جاتا ہی وہی قرآن مین ہی اول بیان وجود جان گو کہ بدن مین آدمی کے سات چیزین ہین جو بدن مین ملی ہین خاک و باد و آب و آتش و دو رخ و نور و ذات اور ہر سات سے سات جنس بدن مین ظاہر ہین اول **علامت خاک** مقام اسکا سپرز یعنی تلی ہی اس مقام کا سردار جبرئیل ع ہی علامت اسکی گوشت و پوست و استخوان و عروق و بال و ناخن و جھلی ہی **دوسری علامت باد** مقام اسکا شش یعنی پھیپھڑا ہی سردار اسکا اسرافیل ع ہی ہلنی اور کانپنا اور سانس پھولنا وقت موت اور گرمی کے و انگڑائی و ڈکار و ہوائے گوز اس سے متعلق ہین **تیسری علامت آتش** مقام اسکا زہرہ ہے یعنی پتا اس مقام کا سردار عزرائیل ع ہی کھانا پینا و سونا اسی سی ہے دکاہلی و سستی و طولی اور ہاتھ پیر کا کھینچنا اس سے متعلق ہی **چوتھی علامت آب** مقام اسکا جگر و استخوان اس مقام کا سردار میکائیل ع ہے اس سے پیشاب اور خلا اور خون اور آب منی اور آب دہن اور پانی آنکھونکا اور کانونکا پانی یعنی چرک گوش متعلق ہے **پانچوین علامت روح** کہ اسکو روح طبیعی نام رکھتے ہین یہ ناف سی تعلق رکھتی ہی اور غذا رگون مین پہونچاتی ہی اور کھانے سے قوت پکڑتی ہی درد و بدنی اٹھانا اور لذت آرام پانا اور بیٹھنا اور اٹھنا اور چلنا اور دیکھنا اور جستجو کرنا اسی سے ہے حاصل ہونے سے اس ارواح کے آدمی اولیا ہوتا ہی اور نزدیکی خدا ملتی ہی **چھٹی علامت نور** اسکو روح حیوانی کہتے ہین مقام اسکا دل مین ہی خواہش بڑھنے کی رکھتی ہی اور سب اعضا کو زندہ رکھتی ہی اس سے خیال و فکر و تصور و وہم دوڑنا اور خوش ہونا اور غم پڑجانا تعلق ہی اس ارواح کے حاصل ہونے سے طالب واصل حق ہوتا ہی اور کوشش کامل کرنے سے عین حق ہوجاتا ہی جیسا کہ کہا ہے بیت چشم دل چون باز شد معشوق را در خویش دید ٭ عین دریا گشت چون بیدار شد چشم حباب ٭ شعر آنکھ دلکی جب کھلی معشوق اپنے مین ملا بلبلا جب جاگ اٹھا خود عین دریا ہوگیا ٭ **ساتوین علامت ذات** کہ اُسے روح نفسانی کہتے ہین مقام اسکا مغز سر یعنی بھیجا ہی اس سے کہنا اور سننا و سونگھنا اور دیکھنا و عقل و تمیز و لذت زبان متعلق ہی اس روح کے حاصل ہونے بھی لوگ واصلان حق سے ہوتے ہین لیکن جو اسرار مغز مین ہی وہی دل مین بھی ہی جیسے کہ اللہ و محمد علیہ السلام دونون ایک ہین ویسے ہی مغز و دل ہی مغز مقام ذات ہی جیسا بیچ کلام مجید کے ظاہر کیا ہی نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ اور دل مقام محمدی ہی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اَنَا مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ وَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُوْرِيْ اور جو ارواحین طبیعی کہنے مین آئین وہ بندۂ خدا و امت محمدی کہ اُسکے حق مین کہا ہے قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ سوائے انکے ایک شخص اور بدن مین ہی جسکا نام نفس امارہ ہی لیکن وہ جنسیت نہین رکھتا ہی لوگ کہتے ہین کہ فلان فقیر نے نفس امارہ اپنے بدن سے نکال لیا مثل بچۂ کنجشک خانگی یعنی چڑیا کے

بعضے کہتے ہین مثل کرفس یعنے مولی کے بیج کے تھا یہ لفظ محض خلاف ہی عوام کو چاہیئے کہ ایسا نہ سمجھین
کیونکہ لوگ چورون و بدکار آدمیون کو مار ڈالتے ہین اور قصاب لوگ گائے بیل وغیرہ حلال کرتے
ہین اور گوشت قیمت سے بیچتے ہین اگر نفس مذکور جنسیت نہین رکھتا ہوتا البتہ نکل آتا اُنہین سے اور
اُسے پاتے اس سے جاننا چاہیئے کہ نفس مذکور جنسیت نہین رکھتا ہی بیان اسکا یہ ہے کہ اس بیان مین
جو آگ اربعہ عناصر سے ہے اُسی نے نفس امارہ نام پایا ہی اُسکو خدائے تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سی آدمی
کے بدن مین داخل کیا ہی اگر اُسے داخل نہ کرتا تو یہ خواہش کھانے پینے کی بھوک و پیاس نہین ہوتی تب
قوت و شہوت بھی نہوتی پس یہ پیدائش دنیا اُٹھ جاتی اسواسطے ضرور تھا کہ اُسے بدن مین داخل کیا
اور جس فقیر نے نفس امارہ اپنے کو نکالا تھا وہ اُسنے ایک شعلہ گرمی کا نکالا تھا جس سے بدن اسکا
ٹھنڈا پڑ گیا تھا تب اُسپر عتاب ہوا کہ اُسے لے لے کہ ہمنے اپنی کمال قدرت سی داخل کیا ہی اسی بات پر کہا ہے
کہ کسی مشائخ کو دفع کرنا نفس کا ممکن نہین ہوا کیونکہ اُسکے پیدا کرنے مین حکمت حکیم ہے لیکن اسکے زہر کے دفع
کرنے مین کوشش کر جس سے اُسکے زہر سے ضرر نہ پہونچے اور جنس مذکور یعنے نفس امارہ اور ارواحون پر
غالب نہو جسوقت کہ یہ نفس اور ارواحون پر غالب ہوتا ہی ہر ایک روح سے اپنی خصلت ظاہر کرتا ہی یعنے
ارواح طبیعی سے جسکا تعلق ناف سے ہے قوت اور شہوت اور ارواح حیوانی جو دل مین ہی گھمنڈ او کینہ اور
حسد و بغض و غصہ و غرور اور ارواح نفسانی کہ مقام اسکا مغز مین ہی بُری باتین کرنا و سننا و بدنظر و بدزبان و خندہ و قہقہہ
ظاہر ہوتا ہی اور اگر ارواح اس نفس پر غالب ہوتی ہین اور یہ مغلوب ہوتی ہی تو ہر ایک روح اپنی خصلت ظاہر
کرتی ہی جیسے کہ روح طبیعی سے بندگی و غریبی و بردباری اور روح حیوانی سے عشق و محبت الٓہی اور ہر ایک
پر رحم اور روح نفسانی سے خوشبوئی اور خوش مقام و خوش آواز تماشا سے خوش کی خواہش
ہوتی ہی اور قوت و شہوت گرمی سے تعلق رکھتی ہی جسوقت کہ نفس امارہ عاجز و ناچیز ہوتا ہی دل پر
غالب آتا ہی یہ سب چیزین گرمی دل سے کہ جوہر اصلی ہی پیدا ہوتی ہین اور بھوک و پیاس و شہوت
اس حالت مین بزرگون کے اختیار مین رہتی ہی اور یہ تینون روحین جو کام کرتی ہین تینون ایک
ہو کر کرتی ہین اس سے عوام کو معلوم نہین ہوتا ہی کہ بدن مین تین روحین ہین اسواسطے ضرور ہوا بیان اسکا
اسوجہ سے لکھا جاتا ہی تا کہ ہر ایک کو معلوم ہو جاوے اے بھائی سمجھ کہ وقت راہ چلنے کے ہر ایک
کام اپنا علیحدہ کرتے ہین یعنے چلتے وقت قدم کا پہلے پڑنا کام روح طبیعی کا ہی اور روح حیوانی
کہ مقام اسکا دل ہی فکر خانہ داری و کار ہائے دنیوی خواہ دینی مین رہتی ہی وہ راہ مین نہین رہتی بلکہ ایک ملک
سے دوسرے ملک کو نکل جاتی ہی اور روح نفسانی کہ مقام اسکا مغز سر ہی ڈہیر کو کانٹے و گڑھے و لکڑی و پتھر و آگ

دبانی وغیرہ ہر طرح آسیب سے نگاہ رکھتی ہو اُسی طرح جس کام مین کہ ہاتھ پیر ہلتے ہین وہ کام روح طبیعی کا جان اور تجویز فکر اس کام کی جو دل مین آتی ہو وہ کام روح حیوانی کا سمجھ اور آنکھ کے دیکھنے سی جو کام ہووی وہ فعل روح نفسانی کا ہی یہ بیان تلاوت الوجود ہی جسوقت کہ مرشد حال پر طالب کے مہربان ہوتا ہی اسوقت ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرتا ہی اور نظر سے دلکی آنکھ کے طالب کو یہ سب دکھلائی دیتا ہے بعد اُسکے طالب محو اسمین محو ہو جاتا ہی اور دیکھتا ہی جیسے کہ لوگ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہین اور پڑھتے پڑھتے انتہا تک ختم کر ڈالتے ہین ویسے ہی طالب کو آگاہ کرے اور پتہ دے اور مرتبہ مراد کو پہونچادے لیکن مرشد کامل چاہیئے تب ان مقامات سے طالب کو آگاہ کرے اور پتہ دے اور مرتبہ مراد کو پہونچا دے جیسے کہ لکھا ہے یہ سب باتین نظر دل و دیدہ سے دکھلائی دیتی ہین والا نہ سب مشائخ و بزرگ ایمین سے صرف ایک مقام حاصل کرتے ہین کوئی روح طبیعی اور کوئی روح حیوانی اور کوئی روح نفسانی اور اگر کوئی انسے کچھ سوال کرتا ہے موافق اپنی سمجھ اور حاصل کے نشان دیتے ہین اور اگر اُن کے حاصل سے مختلف سوال ہو تب اُسکا کچھ نشان نہین دے سکتے لیکن اس راہ مین طالب کامل کو چاہیئے کہ تلاش کرے البتہ مرشد کامل ملے کیونکہ کوئی ملک و شہر بدون مردان خدا نہین ہے اور نہ ہوگا جو کوئی تلاش کریگا البتہ ملیگا کہ برکت انکی صحبت سے مراد اُسکی حاصل ہو جائیگی اور راہ حاصل ہونے ارواحون کی یہی ہے جو کہی گئی اور سب ذکرون سے ایک ذکر خفی ہو کہ مرشد کامل فرماتا ہے اور حدیث نبوی بھی اسمین ہے اَفضَلُ العِبادَۃِ الذِّکرُ الخَفِیُّ اسکی برکت سے یہ روح طبیعی کہ جگر و ناف سے تعلق رکھتی ہو و بندہ خدا و اُمت محمدی اس مقام سے خلاصی پاتی ہی اور جان چاہے پہونچ جائے علامت اسکی یہ ہو کہ سب عضو عضو سے فقط اللہ سُنائی دیتا ہے سر سے لے پیر کے انگوٹھے تک اور رگ رگ و رویان و بال بال ذکر اللہ مین رہے ہین اسی بات پر کہا ہے رباعی کسے گوید کہ عاشق بے نماز ہست ٭ وجود عاشقان کلی نماز است ٭ نماز زاہدان سجدہ سجود است ٭ نماز عاشقان ترک وجود است ٭ ابیات کہے کون ہے کہ عاشق بے نماز ہے ٭ وجود عاشقان خود سب نماز ہے ٭ نماز زاہدان سجدہ سجود ہے ٭ نماز عاشقان ترک وجود ہی ٭ ابتدا مین روح مذکور مقام ہوا مین ورزش سے آتی ہے اسوقت بندہ اپنی نیند مین ایسا دیکھتا ہے کہ ہوا پر سوار ہو کر جاتا ہے اور پانؤن زمین پر نہین گرتا ہی وہان سے روح مقام آگ مین آتی ہو وہان اندھیرا دکھلائی دیتا ہے خفا ہو کر فی الفور وہان سے روح نکلتی ہو کہ وہان ایک لمحہ رہ نہین سکتی وہان سے پانی کے مقام پر آتی ہو اور وہان صورت اصلی اپنی دکھلائی دیتی ہو کہ وجود خاکی وہی ہو کہ اس مقام پر ہمیشہ رہتا ہے

بعد اُسکے دل کے نزدیک پہونچتی ہی اور پھر مغز مین اسوقت نزدیکی حاصل ہوتی ہی اسی کو نزدیکی خدا کہتے ہین اور اسی جگہ پر کہا ہے فرد مردان خدا خدا نباشند * لیکن ز خدا جدا نباشند شعر مردان خدا خدا نہین ہین * لیکن حق سے جدا نہین ہین * جو شخص اس شغل مین کامل ہو اولی اللہ ہوا حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جو اس مقام پر نہ پہونچا وے اسکو مرید نہ کرنا چاہیئے بیت میان عاشق و معشوق رمز یست * کراما کاتبین را ہم خبر نیست * شعر میان عاشق و معشوق جو اک رمز ہے * ہین کرام کاتبین بھی اس سے بالکل بیخبر * برکت ذکر و دھیان فرمائے ہوے مرشد سے پردہ دل کھل جاتا ہی اُسوقت اسم اللہ نظر آتا ہے اور دل روشن ہو جاتا ہی تب طالب واصل حق ہوتا ہی اور ساتون آسمان سے یہ آواز آتی ہی وصل الحبیب الی الحبیب بیت قطرہ اندر بحر گردد ناپدید * کے توان اورا جدا از بحر دید شعر قطرہ کہ دریا مین ملکر کھو جائے * کب اسکو جدا دیکھ سکین دریا سے * اس شغل سے آدمی صاحب کمال و صاحب مقام ہوتا ہی درجہ صاحب کمال کا صاحب حال سے بڑھکر ہے یہ کسب حضرت قادری ہے اسمین گانا اگر ہو بہتر ہے تعریف و ثنا دوست کی کرتا ہے اور اگر نہو تو بھی خوشتر کہ دوست سے شامل و کامل ہی اور سب پر قدرت رکھتا ہے اور بحکم خدائے بے نیاز و کریم کارساز حاکم سب شغلون پر ہے علامت اُسکی یہ ہے جسکی نظر اُسپر پڑے وہ اُسکا تابعدار ہو گرمی شغل سے پردہ مغز کھل جاتا ہی بعدہ قطرہ ترش مغز سے ٹپکتا ہی دل پر بعدہ قطرہ تلخ دل سے ٹپک کر گرتا ہی اور دل اس سے روشن ہو جاتا ہی اور مغز سے آواز ہو ہو کی نکلتی ہے یہی فضل ہی اسی کو حضرت حافظ نے دیوان مین فرمایا ہی شعر کس ندانست کہ منزلگہ معشوق کجا است * اینقدر ہست کہ بانگ جرسے می آید ترجمہ شعر کسی نے بھی نہ جانا یار کا گھر کس جگہ ہے اور کہان پر ہی * بجز اسکے کہ آواز جرس آتی ہے کانون مین * جسوقت آدمی کمالیت کو ہوپنچے اُسوقت سردی و گرمی دم رنا و مارنا اور بھوک پیاس کچھ نہین رہتی یہ تینون روحین مغز مین داخل ہوتی ہین اس بدن کو چھوڑ دیتی ہین اس سے کچھ تصدیعہ نہین ہوتا اسکو صوتوا قبل ان تموتوا کہتے ہین اور عرش و کرسی و لوح قلم اور جو کچھ قدرت آفریدگار مین ہے سب کو اپنے مین دیکھتا ہی اور آنکھین سرخ رہتی ہین جو کچھ چاہتا ہی حکم خدا سے کرتا ہی جسوقت چاہے مرجائے جسوقت چاہے جی اُٹھے یہ صفتین صاحب مقام کو حاصل ہوتی ہین اور یہ عاشق آواز کا ہے اس سے گانا انکے لئے فرض ہے یہ کسب حضرت چشت کا ہے اسکو حبس گیر کہتے ہین اس سے آدمی صاحب حال ہوتا ہی اشارہ اسی کسب کا یہ ہے بیت چشم بند و گوش بند و لب بہ بند * گر نہ بینی سر حق بر من بخند شعر آنکھ بند کر کان موندا اور منھ کو بس * گر نہ دیکھے سر حق تو مجھ پہ ہنس *

واے اوپر حال ان لوگون کے قطعہ اے دل تو دمے مطیع سبحان نشدی ٭ وز کردن کار بد پشیمان نشدی ٭
زاہد شدی و شیخ شدی و دانشمند ٭ این جملہ شدی ولے مسلمان نشدی شعر اے دل تو کبھی مطیع سبحان ہنوا
اور کرکے برے کام پشیمان ہنوا ٭ زاہد بھی ہوا شیخ بھی اور عاقل بھی ٭ یہ سب تو ہوا ولے
مسلمان ہنوا ٭ اے بھائی دنیا جاے آزمایش ہے نہ کہ جاے آسایش آدمی اُسدن کو یاد نہین لاتا ہے
کہ خدا سے جان بطریق قرض حسنہ مانگ کر وعدہ کیا ہے کہ اس مدت مین تیرا قرض ہم ادا کرینگے اور دنیا مین
آلودہ نہونگے اب کہ یہان دنیا مین آئے اس دنیا کے کامون اور تماشون مین فریفتہ ہوکر
خدا کو اور اسکے قرض کو بھول گئے اس راہ مین کوئی قرض فرزندان آدم پر نہین ہے بجز جان کے کہ
پہلے وعدہ سے قرض خواہ کو ادا کرنا چاہیئے اگر کوتہ اندیشی کو کام کروگے تو بزرگی نہ رہیگی اور وعدہ پر
ایسا رقیب خدا بھیجیگا کہ چھاتی پر بیٹھکر جان لیویگا ہر چند واویلا و عاجزی و زاری کروگے کچھ پیش نہ جائیگا
رقیب مذکور ایک لمحہ توقف نہ کریگا اسوقت یہ عزت و آبرو نہ رہیگی پس چاہیئے کہ اب اطاعت اسکے
حکم کی کرو اور اس طرحسے جان دو کہ کسی کو خبر نہو فرد ہرگز نمرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ٭ ثبت است
بر جریدۂ عالم دوام ما ٭ شعر ہرگز نہین مرتا ہے جو زندہ دل ہے عشق سے ٭ دنیا کے دفتر مین لکھی اسکے لئے ہے دائمی ٭ اور اُسی جگہ پر یہ
کہا ہے بیت در کوی تو عاشقان چنان جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز ٭ شعر تیری گلی مین
عاشق دیتے ہین جان اس ڈھب ٭ خود موت کا فرشتہ پاوے وہان گذر کب ٭ اگر اس طور پر دیگا ہرگز نہ مریگا اِلاَّ اِنَّ
اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ سمجھ اے بھائی جو چیزین کہ بدن مین تھین بہ تفصیل
کہنے مین آئین اور بیان تلاوت القرآن اگرچہ ضرور تھا لیکن واسطے عام آدمیون کے مثال دیجاتی ہے
یہ سبب بھی قرآن مین کہا جاتا ہے علامت خاک غلاف و چمڑہ جلد و کاغذ و تار و کاغذ و رستی یعنے دھاگا
وغیرہ علامت باد قرآن سے روان ہوتا ہے اور زیر و زبر و پیش و مد و تشدید و جزم و نقطہ و علامت آتش
مثل جواب و سستی آیہ و مطلق و رکوع و ربع و نصف و ثلث و تمامیت سیپارہ علامت آب روشنائی
و شنگرف و سپیدہ و زنگار و آب طلا و آب نقرہ اور تین چیز اور جو بدن مین ہین روح و نور و ذات
اسمین بھی جان اور ہر ساتونکی سات سات علامت یہان بھی لکھی جاتی ہین سمجھ کہ روح طبیعی قرآن مین
حرف ہین علامت اسکی یہ ہے اوّل سننا دوسرے پڑھنا تیسرے سکھلانا چوتھے دیکھنا اور ہر حرف حرف کے
پانچوین اسکا آداب بجالانا چھٹے اسکو عزیز رکھنا ساتوین اسکو اپنے پاس رکھنا اور مثل روح حیوانی اسکے
معنی ہین اُسکی سات علامت یہ ہین یاد رکھنا اور صحیح کرنا معنی کا اور یقین لانا اور ظاہر کرنا آدمیونسے
اور وعظ کہنا اور صدق پر دل باندھنا یعنے خدا کو ایک جاننا اور محمد علیہ السلام کو برحق سمجھنا اور مثال روح

نفسانی کی عمل کرنا اور شوق پیدا کرنا اور مرشد کامل کو ڈھونڈھنا اور حکم شریعت بجالانا اور بڑہنا طریقت مین اور پہونچنا حقیقت پر اور حاصل کرنا معرفت کا اور ڈوب جانا وحدت مین اسطرح سے مرتبہ بمرتبہ منزل بمنزل طالب اپنی مراد کو پہنچتا ہے

باب سوم دربیان تلاوت الوجود مجمل

چاہیئے کہ دل سے پڑہے تاکہ کچھ بزرگی و نفع اسکا تو جانے یہ خاک و ہوا کہ اربعہ مین سی ہے اور روح طبعی کہ ہوا باطنی ہے یہ سب دل سے تعلق رکھتی ہین اور آگ کا تعلق روح حیوانی سے ہے یعنے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ دل مین گرمی رکھتا ہے وابستہ یعنے ملا ہوا روح حیوانی سے ہے اور پانی روح نفسانی سے علاقہ و رشتہ رکھتا ہے کہ مقام مغز سر مین ہے اور وہ بھی سرد ہے اور مٹی یعنے خاک باطنی نہین ہے مگر ایک شکل خدا کے پہچاننے والون کے دلمین پیدا ہوتی ہے اگرچہ سب آدمیون کی دلمین مقرر ہے اور خاک ظاہری اُسی صورت کی شکل رکھتی ہے اور تینون روحین دلمین ایک ہوئی ہین معلوم چاہیئے کرنا کہ ارواح طبعی ساتھ تمام بدن و اعضا کے محکوم دل کی ہے دل جس جگہ چاہے لے جائے اور جہان چاہے بٹھلائے اور جو کام ہاتھ اور پانون سے تعلق ہے اور اُسنے لیتا ہے اور رنج و راحت مین شریک ہے اگر کوئی آن پڑے تو اسکا علاج و دفعیہ چاہتا ہے اور ارواح ذاتی بھی اُسکے شامل ہین جیسے کہ پیشانی و آنکھ اور دل جب ایکجا ہوتے ہین تب کچھ دیکھا جاتا ہے اگر دل کہین اور رہو تو پیشانی اور آنکھ سے کچھ نہین سوجھتا ہے اسیطرح کہنے و سننے وغیرہ اور سب کا مومنین سمجھنا چاہیئے جیسا کہ حضرت رسالت پناہ صلعم جامع جمیع مراتب و قادر کل موجودات پر ہین ویسی ہی بدن مین یہ دل ہے کیونکہ مقام محمدی علیہ السلام ہے اور مغز و دل ایک ہین بدن مین اثر رکھتے ہین جسطرح کہ اللہ و محمد کل موجودات مین ہین اور کلام مجید مین یہ آیت اس سے خبر دیتی ہے ان اللہ علی کل شیٔ قدیر ٭ اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسمین ہے۔ انا من نور اللہ و کل شیٔ من نوری ابیات

الا یا عشق را کردی ز بہر خود ز خود پیدا ٭ بصورت دیگرے گشتی و گشتی بہر او شیدا ٭ جمالت باکمالت شد ہویدا کامل اکمل ملک عرش و فلک ارض و بحر کردی از و پیدا ٭ ز افلاک و قمر شمس و دران لوح و قلم ثابت ٭ ازو در وادی بیضا منور شد ازو پیدا بعالم ظاہر و باطن چو کردی قادر مطلق ٭ ز احدیت شدہ احمد ز احمد گشتہ اش احدا ٭ صلواۃ اللہ علیہ و آلہ ام سزاوار ازل گفتی ابد گوید و خواہی گفت تا ابدا ٭ **نظم** خدا تو نے کیا عشق آپسے اپنے لیے پیدا ٭ بنا تو دوسری صورت اور اسپر آپ ہو شیدا ٭ ترا نور جمال پاک جب کامل ہوا روشن ٭ زمین عرش و ملک نکلے اسی سے اور یہ دریا ٭ ہوے افلاک و مہر و مہ مع لوح و قلم ثابت ٭ اُسی مین سے ہوا اُس سے ہی روشن وادے بیضا ٭ بنایا تو نے جب عالم کو ظاہر اور باطن مین ٭ ہوا یکتائی سے احمد اور احمد سے ہوا احدا ٭ درود اللہ کا اُن پر اور آل انکی پہ لائق ہے ٭ کہا تو نے ازل کھووے ابد کہتا رہے ابدا ٭

پس اس مقدمہ سے ثابت ہوا سب وہی ہے اسمین شک نہین ہو یعنے ہمہ اوست یہ معما لکھا گیا ہے سب
لوگون پر واضح ہوگا اگرچہ سبب اسکا کسی نے دریافت نہین کیا ہے کہ یہی عین وصل ہے من عرف نفسہ
فقد عرف ربہ جسنے کہ پہچانا اپنے آپکو تحقیق پہچانا خدا کو اکثر لوگ پڑھنے سے اور سننے سے یہی احادیث وآیات
کے بدون عمل اپنے کو واصلان حق سے کہتے ہین اور سمجھا ہے اور فقراے ناقص خلق کو گمراہ کرتے ہین اور انصاف
وبندگی خدا سے باز رکھتے ہین اور اپنی بزرگی ومصاحبت ظاہرا حاصل کرتے ہین اور بعضے فاضل جاہل
دہری ایسا چاہتے وکہتے ہین کہ ایسے خدا کو قبول کرنا و نہ کرنا برابر ہے اور اسی راہ سے کہتے ہین
کہ کچھ نہین ہے اور کوئی اُن فقیرون اور فاضلان جاہل سے تکرار نہین کرتا ہے جیسا کہ ایک مرید نے اپنے پیر سے
سوال کیا کہ اگر سب وہی ہے تو مین بھی وہی ہون وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے مین جو چاہتا ہون کیون نہین ہوتا اور
جو شخص کسی قید مین پڑجاتا ہے پھر آپ کیون نہین نکل سکتا یہ کیا سبب ہے اس کے جواب مین مرشد نے
مرید کو واسطے شغل کے حکم دیا کہ اس سے معلوم ہوجائیگا اور کچھ نشان نہ بتلا سکے اور کہا کہ تقنسی
شغل فرمائے ہوے مرشد سے بعد محنت بہت کے مقصد حاصل ہوجاتا ہے لیکن اگر یہ مدعا ہے کہ اسوقت
نشان ملجاوے تو سمجھ ان اللہ علی کل شئی قدیر پس جسطرح کہ یہ آدمی تمام اعضا اپنے پر تدبیر محیط ہے اور
مقامات بدن کے اوپر لکھ آئے کہ مغز سر ودل وناف ہے اور تینون دل مین ایک ہوئے ہین اور جو کچھ قدرت
خدائی مین ہے وہ سب انسان مین ہے وہ کل ہے اور یہ اسکا جز ہے پھر جو کچھ قوت وتوانائی ذات آدمی مین ہے
وہ اُسکے بازو مین نہین ہے اور جسقدر بازو مین ہے موافق اسکے ہاتھ مین نہین ہے اور جو ہاتھ
مین ہے وہ اُنگلی مین نہین ہے اگرچہ انگلی بھی تیری ہی ہے اگر انگلی پتھر کے نیچے آجاوے آپ سے
نہین نکل سکتی جبتک کہ تمام بدن کا تیرے بوجھ اسپر نہوا اور دوسرا ہاتھ اُسکی مدد کو پہونچے کہ اُس پتھر کو
اٹھا کر اُنگلی کو اسکے نیچے سے نکالے اسیطرح جب اللہ تعالے احوال اپنے بندہ پر توجہ کرتا ہے اور دوسرا بندہ خاص
اسکی مدد کو بھیجتا ہے تب وہ اُسے قیود ظاہری سے خلاص کرتا ہے اسیطرح پر مقدمہ خواہش وتمنا وآرزو حکایت
ایک مرشد نے اپنے مرید کو واسطے سیر ملکون کے بھیجا تھا کہ جس جگہ تو پہونچے وہان مشائخون و فقیرون سے یہ بھی سوال کر کہ ہمکو
موافق آیات واحادیث ومطابق قول بزرگون کے ثابت ہے پس بندگی کسکی کرنی چاہیئے اور دوزخ کس کے
واسطے پیدا کیا ہے وہ مرید اندھا جہانتک اور جس طرف تک جاسکا پھر کر اپنے پیر کی طرف لوٹ آیا اور کہین
کسی کا کچھ نشان نہ پایا اتفاقاً حضرت سیدامان اللہ دوشانی سے ملاقی ہوا اور یہی سوال کیا انھون
نے اسکو نشان دیا اے طالب مولیٰ تو یہی جان جیسا کہ انسان اپنے بدن مین سواے اپنے
نہین ہے اور سب بدن ہاتھ سر آنکھ منھ وغیرہ سب اسکے حکم مین رہتے ہین اسی طرح انسان کو چاہیئے

کوحکم وبندگی اپنے خداے پاک مین رہے اور ایسا نہ کرے جیسا کہ اعضا لڑکون کے اُنکے حکم مین نہین ہوتے ہین لڑکا کسی طرف چلتا ہی ہاتھ خواہ پانوٗن اسکا آگ مین گر پڑتا ہی اور آگ اُنکی آنکھ مین اچھی معلوم ہوتی ہی اور وہ جل جاتے ہین اسی طرح کے کام جو خلاف شرع ہین مانند آگ کے ہین نادان وکوتہ سمجھ والون کے دیکھنے مین اچھے دکھلائی دیتے ہین لیکن جب کسی نے کہ اپنے تئین اُس آگ مین ڈالا وہ جل جاویگا اور خدا کو کچھ اُسکی پروانہ ہوگی دیکھو زمین کے حالات پر کہ کس قدر آدمی آہین تنور وچولھے وبھٹی بناتے ہین اور زمین کو جلاتے ہین اور کنوین حوض وتالاب زمین کو کھود کر بناتے ہین لیکن زمین کو کچھ پروا اسکی نہین ہی جسقدر زمین مین چولھا بنے اسیقدر جل جاتی ہی اگرچہ بدلا گناہون کا اسمین ہوتا ہی اور مصیبتون مین جو گرفتار ہوتے ہین وہ شامت اسی کی ہوتی ہی لیکن عوام کو آرزو ہوتی ہی ان سب سے کہ انکی سمجھ مین نہین آتا ہی لیکن جاننے والا بوجھتا ہی اور خاص اور نزدیکان خدا کو اسی گھڑی اور اسیوقت معلوم ہوتا ہی بہت لوگ ایسے ہونگے جنکی عمر نے وفا نہ کی اور تلافی گناہون کی اُنسے نہوئی اور اس جہاںسے چلے گئے اور چلے جائینگے افسوس صد ہزار یعنے لاکھ افسوس یہ لوگ دنیا کے غیر صلاحیت وپرہیزگاری کے سب کام اور ترود واسطے زیادہ ہونے نزدیکی وعزت کے کرتے ہین اور یہ نہین جانتے کہ خبر عزت کی صلاحیت وپرہیزگاری ہی دولت و قابلیت پر منحصر نہین ہی اسی سبب سے خداے تعالےٰ اپنے بندون کو نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور رسول اللہ صلعم وبزرگ لوگ دوست رکھتے ہین یعنے صلاحیت واقعی سے اور اُسی برکت سے اس دنیا مین آنکھون مین سب لوگ کی پیارا اور بزرگی پانے والا اور مقرب ہوتا ہی جسوقت اس دنیا سے جائیگا وہان سے عزت پائیگا یعنے عقبی مین بھی آبرو ملیگی نہین تو جسوقت شامت گناہون کی پہونچیگی خرابی وپشیمانی مین پڑیگا اسی حالپر بزرگون نے کہا ہی بیت جان بجانان دہ وگرنہ از تو بستاند اجل * خود تو منصف باش ایدل این نکو یا آن نکو * شعر جان دے معشوق کو خود ورنہ موت آلیتی ہی * خود تو منصف ہو کہ وہ بہتر ہے یا اچھا یہ ہے حکایت ایک دہریہ کو مذہب والے سے اتفاق پڑا سب باتون سے قائل ہو کر آخر کو یہ سوال کیا اگر ہمہ اوست یعنے سب وہی ہی تو کیفیت ایک آدمی کی دوسرے آدمی پر کیون چھپی رہتی ہی اسکا جواب اسطرح دیا گیا کہ تیرے بدن مین سواے تیرے دوسرا نہین ہے بائین ہاتھ کی ہتھیلی کی اُنگلی مین درد ہو جاوے اور وہ کوئی کام نہ کرسکے تو اسکا حال معلوم ہو جاتا ہے تیرے داہنے ہاتھ کو کیون اسکی کیفیت نہین معلوم ہوتی اور یہ ہاتھ بھی کام کرنے سے کیون بیکار نہین ہوتا اسی طرح احوال بندہ کا خداے پاک کو معلوم ہوتا ہی دوسرے آدمی کو نہین معلوم ہوتا تب وہ دہریہ خدا اور رسول پر ایمان لایا بتوفیق اللہ تعالےٰ یہ نکتے اسی واسطے داخل کیے گئے کہ بہت سے آدمی ایسی سمجھ سے

خوف دوزخ سے نڈر ہوکر کہ سوائے خدا کے دوسرا نہین ہے اور مین نے بھی یہ نکتہ جان لیا اور وصل حاصل کرلیا
کہ مین بھی دوسرا نہین ہون سوائے خدا کے ایسی سمجھ سے غضب الٰہی سے نڈر ہوکر گنہگار ہون پر باندھتے مین
اسواسطے فقیر بہ عاجزی ومنت یہ کہتا ہے کہ جس کسی کے ہاتھ مین رسالہ پہونچے اپنے پاس لکھ رکھے اور عجم سے عرب
اور مشرق سے مغرب تک سب صوبجات مین لیجاوے اور جو ہوسکے تو اورون کے پاس آپ پہونچاوے
کہ اسمین بڑا اجر اُسے ملیگا اور نہایت دینداری ہے کسواسطے کہ شاید کسی اہل دل نے حاکمون مین سے
اگر ہاتھ انصاف سے اُٹھا لیا ہووے اس لکھے ہوئے کو پاوے اور دیکھے اور اسکے سبب سے آرام خلق خدا کو
پہونچائے اور حاکمون پر فرض بھی ہے کہ اپنے نائبون کے پاس پہونچادین کیونکہ وبال آزار پہونچانے خلق کا اُسکے بھیجنے
والے پر جسکی وہ نیابت کرتا ہے پہونچتا ہے بس چاہیئے کہ وہ خود بری الذمہ ہوجاوے اور خوشی حضرت محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرے اور مقدمہ دو ایسے ہی پانچوین باب مین لکھے گئے ہین انکو جاننا چاہیئے اور
اگر کوئی شخص غریب بیدولت کو ایسا عقدۂ مشکل پیش آوے اس سے وہ بھی نشان حاصل کرے اور ون کیطرح
بندگی وعبادت خدا سے باز رہکر اپنی عاقبت کو خراب نہ کرے جیسا کہ ہمہ اوست دونون جہان مین ہے رنج وآرام
بھی دونون جہان مین ہے سمجھ کہ اگلے بزرگون نے ایسی محنتین کسواسطے کین اور اسقدر خون جگر کیون کھایا کہ وہ
بڑے عاقل اور جاننے والے غیب کے تھے اسی کو سمجھنا چاہیئے اور کمر کار نیک پر باندھنی چاہیئے اگرچہ وسیلہ
بڑا بھاری ہے اس والی کی شفاعت سے ہم گنہگارون کی گردن سے طوق گناہون کا نکل گیا لیکن ہم لوگون
کو بھی چاہیئے کہ جسمین رضامندی ان کی ہو بتوفیق اللہ تعالےٰ کوشش کرین تاکہ روز قیامت
آنحضرت سے شرمندگی نہ کھینچنی پڑے اور راہ حاصل ہونے کی یہ ہے توفیق اللہ رفیق ہووے
اگر کوئی چاہے اسی نکتہ سے مطلب حاصل ہوجاوے اور اس تلاوت وجود مفصل ومختصر کو
یاد کرکے اسی راہ سے کہ کچھ پردہ اسمین نہین رہا ہے خطرۂ غیر سے باز رہے اور رنج اور درد آدمیونکا
اپنے اوپر اٹھاوے اور آرام وآسایش لوگون کی اپنے اوپر مقدم سمجھے اور سب کو اپنے
مین دیکھے اور سب مین اپنے کو جانے تاکہ بفضل خدا سے ظاہر وباطن یکسان ہوجاوے اور بدون
مرشد کے مقام اعلی حاصل ہو اور اگر تجھ سے ہوسکے دم کو قید کرکے ناف سے اللہ سمیع اور دلبر
اللہ بصیر اور مغز مین اللہ علیم کہے اور پھر سر سے سانس کو اسی کلمہ کو کہتا ہوا ناف مین لاوے
اور اسی طرح ناف سے مغز تک سانس کو کھینچے اور اتارے ان تینون مقامات سے بھی کشود کار
ہوگا اسکو سہ پایہ کہتے ہین لیکن اس شغل کو مرشد درکار ہے کیونکہ اس راہ مین کانٹے و
گڑھے اور راہ مارنے والے زبردست ہین اور کئی عمل ایسے ہین کہ لکھنے مین نہین آسکتے ہین مرشد

کامل سے حاصل ہوسکتے ہین اور سن کہ یہ تین خدمتین خدائی طرف سے مقرر ہین کار دنیا کار طریقت و کار شریعت ان مین سے جو کچھ سے ہو سکے بادیانت و امانت ادا کرنا چاہیئے لیکن نتیجہ ہر ایک خدمت کا علیحدہ درجہ رکھتا ہی جو شخص کہ ان تینون سے باز رہ کر اپنے نفس کے کام مین گرفتار ہو اُسپر خدا اپنا غضب نازل کرتا ہی یبغض السیات الفارغ اور سب کام و فعل مین عذاب و ثواب شریک ہین اور یہ نیت سے تعلق رکھتا ہے اگر نیت جانب حق ہی عین ثواب ہی اور اگر نیت جانب نفس ہی محض عذاب ہے الا کہ عمل مثل بدکاری اور جوا کھیلنے وغیرہ کے کہ جنسے غفلت اور فراموشی حاصل ہوتی ہی اُن اعمالون مین کچھ راہ صواب نہین ہی اور نہ کسی بزرگ سی ایسی عمل ظاہر ہوے ہین لیکن جو شخص راہ طریقت مین پڑا ہوگا طبیعت اُسکی ہر ایک کام مین جانب حق ہو گی نہین تو یہ کام بڑا بھاری مشکل ہی کیونکہ نفس امارہ ہر ایک آدمی پر غالب ہی اور خطرہ نفس سے تعلق رکھتا ہی اور وہ خطرہ نفس نیت کو بھی شامل کر کے اپنی طرف کھینچتا ہی اور جسوقت انسان طریقت مین پڑ جاتا ہی اسوقت دل نفس پر غالب آتا ہی اور ذہن بھی دل سی تعلق رکھتا ہی اور یہ ذہن خطرہ سے طالبونکو وقت مشاہدہ عاجز کرتا ہی اور صورت کو نفس باندھنے نہین دیتا اور طالب ذہن کو نفس پر رجوع کرتا ہی جسوقت تک کہ خطرہ غالب ہی وہ اُسے اور طرف لیجاتا ہی اور جبکہ ذہن خطرہ پر غالب ہوا اُسوقت ذہن نیت کو حق کیطرف لیجاتا ہی نماز وغیرہ سب کامون مین ایسا ہی ہوتا ہی جبکہ کثرت شوق سے ذہن طالب خطرہ پر غالب آتا ہے اسوقت نفس کا مشاہدہ بندھ جاتا ہی اور جو کام و فعل کہ اُس سے ظاہر ہوتا ہی طرف حق ہوتا ہی اس خطرہ کو بھی آدمیون نے نہین پایا کسی نے چار خطرے کہے ہین اور کسی نے دو خطرہ مگر جان تو کہ ایک ہی خطرہ ہی اور ایک ہی ذہن دونون ایک مین ہندو لوگ اُسے سرت و چیست نام رکھتے ہین اور وہ بھی جان نہین سکتے سرت ذہن ہے اور چیست خطرہ جیسے کہ نفس و دل اور کفر و اسلام اور بُرا و بھلا اسی طرح سے یہ بھی ہین اگرچہ ہندو لوگ بھی اس کسب سے سیر آسمان و بر روے زمین کی کرتے ہین اور اسکو غنیمت جانتے ہین لیکن جس جگہ مقصد اصلی ہی بدون وسیلہ محمد صلعم نہین پہونچتے ہین اور ناچیز مرتے ہین بس سب کو چاہیے کہ دل کو نفس پر غالب کرین اور ذہن کو خطرہ پر تا کہ ایمان آور حقیقی ہو جاوین اور پیارا سب کا تمام بھید اور کیفیت بدن یعنے وجود کے راز پہچانتے خدا کا ہی لکھی گئی لیکن حقیقت اس سانس کی کہ آتی جاتی ہی از روے ادب قلم مین نہین لا سکتے کہ لائق سننے اور پڑھنے ہر کسی کے نہین ہی اسکو برتن اور انسان چاہیئے جسمین یہ سما سکے اور اُس کو کہا جاوے مثال اس مقدمہ کی اگلے باب مین معلوم ہوگی

باب چہارم دربیان سوال طالب

ابتدا مین طالب صادق کو شوق الٰہی پیدا ہوتا ہی اور خدا کو ڈھونڈھتا ہی اور پاس مشائخون اور

بزرگون کے جاتا ہی اور سوال کرتا ہی کہ خدا کہان ہی اور کیسا ہی اسکے جواب مین ڈھونڈھنے والے کو وہ لوگ
اشغال و شغل الٰہی مین مشغول کرتے ہین اسکی برکت سے وہ ڈھونڈھنے والا حقیقت الٰہی کو اپنی
نظر سے دیکھتا ہی لیکن مدعا ڈھونڈھنے والے کا یہ ہوتا ہے کہ اسوقت انسان ملے اس مدعا کو ڈھونڈھنے
والے کے تئین کوئی نہین پہونچاتا ہے کیونکہ وہ بات جیسیت مین ادا نہین ہوسکتا اور کہنے مین نہین
آسکتا اس واسطے ضرور ہوا اس سمجھنے کے لیے کچھ لکھنا جان تو اے بھائی جیسا کہ دریا پانی کا ہی
اور اُس دریا مین تمام جانور مچھلی وغیرہ ہین ویسا ہی یہ دریاے وحدت ہی اور یہ دریا دونون جہان ہین اور
اسمین تمام جن و آدمی وغیرہ اٹھارہ ہزار عالم ہی اور پانی کے دریا مین مچھلیان اس کنارہ سے
اُس کنارہ کو جاتی ہین اور کوئی جگہ پانی سے خالی نہین پاتی ہین اور مچھلیون کو چلنے سے پانی مانع
نہین اور پتھر و لکڑی وغیرہ پانی مین مچھلیون کو دکھائی نہین دیتا ہی اور جو کچھ سوجھتا بھی ہی تو اُسکو وہ
سوائے پانی کے اور نہیں جانتی ہین ویسے ہی اس اٹھارہ ہزار عالم مین یہ انسان جس جگہ جاوے سب جگہ جاوے
سب جگہ خدا کو موجود دیکھنے والا سمجھے اور دریائے وحدت یہ تمام دونون جہان ہین جیسا کہ کہا ہی رباعی
ہرگز نہ کند آب حباب اندر یخ * یا آنکہ کند نقش حباب اندر یخ * حق بحر حقیقت است و کونین درو ست
چون یخ بمیان آب اندر یخ * نظم برف مین پانی نہین بنتا ہی ہرگز بلا * یا کہ بُلبلے کا نہین جمتا ہی یخ مین نقشا *
خالق سے بحر حقیقت کا و کونین اسمین * آب مین برف ہی اور برف مین پانی جیسا * قدرت خدا کی
سب جگہ بھری ہوئی ہے جیسے کہ اس دریا مین پانی ہی اس دریا مین ذات پاک بزرگ و برتر ہے
ہر ایک کو دکھلائی نہین دیتی کمال قدرت اپنی سے اس ذات بیچون و بیچگون و بے شبہہ و بے نمون نے
نام پایا ہی جسوقت تک کہ یہ پردہ منھ پر انسان کے ہے اُسکو حیوانات مین گنتے ہین کیا ہوا جنسیت و
صورت انسان کی ہوئی خدا کے مرد اس صورت کو کچھ اعتبار نہین کرتے ہین ان کے نزدیک آدمی
وہ جو خصلت نیک رکھتا ہو یعنے طالب راہ حق ہو صورت والے کو وہ لوگ آدمی نہین جانتے کہ صورت
کام نہین آتی ہی جیسے کہ لوگ گانون مین رہتے ہین شہر والے ان کو مثل حیوانات جانتے ہین فقیر لوگ
ویسی ہی تمام آدمیونکو گنتے ہین سبب اسکا یہ ہی کہ فقیرون نے وہ پردہ اُٹھا ڈالا ہے یعنے غیریت کا اپنے
کو اور خدا کو دونون ایک ہین پہچانا ہے سب آدمیون کو چاہیئے کہ کوشش کرین تو فضل
الٰہی سے انسان ہو جاوین جیسا کہ کہا ہے بیت ما ز دریائیم و دریا عین ماست *
این سخن داند کسے کو آشنا است * شعر ہم ہین دریا سے و دریا عین ہم * اسکو وہ جانے کہ جو ہو آشنا *
بیت امروز این جمال تو بے پردہ ظاہر ست * در حیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست بیت

دیگران را وعدۂ فردا بود * عاشقان را نقد ہم اینجا بود * بیت بے پردہ یہ جمال ترا آج ظاہر ہے *
حیرت میں ہوں کہ وعدۂ فردا ہو کس لیئے * بیت وعدہ فردا ہے غیروں کے لیئے * عاشقوں کو
نقد دل یاں بھی ملے * اور راہ حاصل ہونے مطلب کی یہ ہی مصرع راضی برضا باش و قانع
بہ قضا ترجمہ راضی بہ رضا ہے و قانع بہ قضا * پردہ دوئی کا اٹھا اندر و باہر ایک ہو جا جو کچھ کہ ہے وہ
دونوں جہان میں اور سوائے اسکے اور جو دکھائی دے سبکو ایک جانے اور ایک دیکھے فاینما تولوا فثم
وجہ اللہ ولیکن یہ کام عقل و تمیز سے نہیں حاصل ہوتا ہے کیونکہ عقل علم کے پڑھنے سے زیادہ ہوتی ہے
العلم حجاب الاکبر کہا ہے اور اسکے حاصل ہونے کی راہ دو طرح پر ہے ایک صحبت سے مرشد کی دوسرے اگر مرشد
دور ہو تو اپنے نفس سے مخالفت کرے یعنی متابعت نفس نہ کرے اُسکے خلاف کرے اس سبب سے خدا
اوپر بندہ کے مہربان ہووے اور پردہ اسکے منھ سے اٹھالے کسواسطے کہ اپنے نفس کے سبب سے یہ بندہ
خدا سے دور پڑتا ہے افسوس ہزار افسوس تمام آدمی واسطے زیادتی عقل کے بہت روپیہ خرچ کرتے
اور ہزاروں تصدیعات اپنی جان پر کھینچتے اور رات دن خون جگر کھاتے ہیں اور علم حاصل کرتے ہیں
اور اس سے اپنے کو صاحب عقل و صاحب سمجھ اور فاضل یعنی بزرگ و عالم یعنی جاننے والا سب
علم کا اور عاقل یعنے صاحب تمیز و شعور کہلواتے ہیں اور بعد اسکے اوروں کو عقل دیتے ہیں اور تعلیم
کرتے ہیں اور آپ ایسی عقل نہیں رکھتے کہ اپنے دشمن کو پہچانیں اے بھائی کوئی ترا دشمن نہیں ہے
مگر یہی نفس تیرا اور اسی کے سبب تو خرابی میں پڑا ہے اور پڑتا ہے اور اسکو تو تندرست رکھتا ہے اگر ایک دن
بھوکا رہتا ہے واسطے اپنے نفس کے خدا سے بیزار ہوتا ہے اور نفس کو خوش رکھتا ہے اور اپنے نفس سے
ہرگز بیزار نہیں ہوتا ہے کہ اسمیں خوشی خدا کی ہے پھر کس طور سے خدا تجھپر مہربان ہووے اور تجھے نعمت
ہمیشہ کے لیے بخشے حکایت ایک بادشاہ اپنے ملک میں بادشاہی کرتا تھا ایکدن تمام عالموں اور فاضلوں اور
مشائخوں یعنے بزرگان حال و قال کو بلوایا اور کہا کہ تم لوگ روزینے اور جاگیر اور دیہات پائے ہو اور کھاتے
ہو مجھکو بتلاؤ کہ میں بہشت میں جاؤنگا یا دوزخ میں نہیں تو میں تم سب کو قتل کرتا ہوں یہ سب لوگ اس
فکر میں ہوئے مگر کسی کو جواب نہ آیا ناچار ہو کر وعدہ کیا کہ ایک ہفتہ میں ہم جواب اسکا دینگے بادشاہ
نے قبول کیا اور سب کو رخصت کیا سب لوگ بعضے اپنے گھروں میں آکر فکر میں اور بعضے
شہر شہر اور گانوں گانوں گھومتے تھے کہ کوئی فقیر اور بزرگ ایسا ملے کہ جواب اس سوال کا
دیوے ایکدن اُن میں سے ایک کو حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات
ہوئی اُسنے اُن کی خدمت بابرکت میں اظہار اس معاملہ کا کیا وہ اسکے ساتھ بادشاہ

بزرگون کے جاتاہی اور سوال کرتاہی کہ خدا کہان ہی اور کیسا ہی اسکے جواب مین ڈھونڈھنے والے کو وہ لوگ اشغال و شغل الٰہی مین مشغول کرتے ہین اسکی برکت سے وہ ڈھونڈھنے والا حقیقت الٰہی کو اپنی نظر سے دیکھتاہی لیکن مدعا ڈھونڈھنے والے کا یہ ہوتاہے کہ اسوقت انسان ملے اس مدعا کو ڈھونڈھنے والے کے تئین کوئی نہین پہونچاتاہے کیونکہ وہ بات جیسیت مین ادا نہین ہوسکتا اور کہنے مین نہین آسکتا اس واسطے ضرور ہوا اس سمجھنے کے لیے کچھ لکھنا جان تو اے بھائی جیسا کہ دریا پانی کا ہی اور اُس دریا مین تمام جانور مچھلی وغیرہ ہین ویسا ہی یہ دریاے وحدت ہی اور یہ دریا دونون جہان ہین اور اسمین تمام جن و آدمی وغیرہ اٹھارہ ہزار عالم ہی اور پانی کے دریا مین مچھلیان اس کنارہ سے اُس کنارہ کو جاتی ہین اور کوئی جگہ پانی سے خالی نہین پاتی ہین اور مچھلیون کو چلنے سے پانی مانع نہین اور پتھر و لکڑی وغیرہ پانی مین مچھلیون کو دکھائی نہین دیتاہی اور جو کچھ سوجھتاہی ہی تو اُسکو وہ سوائے پانی کے اور نہیں جانتی ہین ویسے ہی اس اٹھارہ ہزار عالم مین یہ انسان جس جگہ جاوے سب جگہ جاوے سب جگہ خدا کو موجود دیکھنے والا سمجھے اور دریائے وحدت یہ تمام دونون جہان ہین جیسا کہ کہاہی رباعی

ہرگز نہ کند آب حباب اندر یخ * یا آنکہ کند نقش حباب اندر یخ * حق بحر حقیقت است و کونین درو ست * چون یخ بمیان آب اندر یخ * نظم برف مین پانی نہین بنتاہی ہرگز بلا * یا کہ بلبلے کا نہین جمتاہی یخ مین نقشا * خالق سے بحر حقیقت کا و کونین اسمین * آب مین برف ہی اور برف مین پانی جیسا *

قدرت خدا کی سب جگہ بھری ہوئی ہے جیسے کہ اس دریا مین پانی ہی اس دریا مین ذات پاک بزرگ و برتر ہے ہر ایک کو دکھلائی نہین دیتی کمال قدرت اپنی سے اس ذات بیچون و بیچگون و بے شبہ و بے نمون نے نام پایا ہی جسوقت تک کہ یہ پردہ منہ پر انسان کے ہے اُسکو حیوانات مین گنتے ہین کیا ہوا جنسیت و صورت انسان کی ہوئی خدا کے مرد اس صورت کو کچھ اعتبار نہین کرتے ہین ان کے نزدیک آدمی وہ جو خصلت نیک رکھتاہو یعنے طالب راہ حق ہو صورت والے کو وہ لوگ آدمی نہین جانتے کہ صورت کام نہین آتی ہی جیسے کہ لوگ گانؤن مین رہتے ہین شہر والے ان کو مثل حیوانات جانتے ہین فقیر لوگ ویسی ہی تمام آدمیونکو گنتے ہین سبب اسکا یہ ہی کہ فقیرون نے وہ پردہ اُٹھا ڈالاہے یعنے غیریت کا اپنے کو اور خدا کو دونون ایک ہین پہچاناہے سب آدمیون کو چاہیئے کہ کوشش کرین تو فضل الٰہی سے انسان ہو جاوین جیسا کہ کہاہے بیت ما ز دریائیم و دریا عین ماست * این سخن داند کسے کو آشنا است * شعر ہم ہین دریا سے و دریا عین ہم * اسکو وہ جانے کہ جو ہو آشنا * بیت امروز این جمال تو بے پردہ ظاہر ست * در حیرتم کہ وعدۂ فردا برائے چیست بیت

دیگران را وعدۂ فردا بود * عاشقان را نقد ہم اینجا بود * بیت بے پردہ یہ جمال ترا آج ظاہر ہے *
حیرت مین ہون کہ وعدۂ فردا ہی کس لیئے * بیت وعدہ فردا ہے غیرون کے لیئے * عاشقونکو
نقد دل یان بھی ملے * اور راہ حاصل ہونے مطلب کی یہ ہی مصرع راضی برضا باش و قانع
بہ قضا ترجمہ راضی بہ ضا رہے و قانع بہ قضا * پردہ دوئی کا اٹھا اندر و باہر ایک ہو جا جو کچھ کہ ہے وہ
دونون جہان مین اور سوائے اُسکے اور جو دکھائی دے سبکو ایک جانے اور ایک دیکھے فاینما تولوا فثم
وجہ اللہ ولیکن یہ کام عقل و تمیز سے نہین حاصل ہوتا ہی کیونکہ عقل علم کے پڑھنے سے زیادہ ہوتی ہی
العلم حجاب الاکبر کہا ہی اور اسکے حاصل ہونے کی راہ دو طرح پر ہی ایک صحبت سے مرشد کی دوسرے اگر مرشد
دور ہو تو اپنے نفس سے مخالفت کرے یعنی متابعت نفس نہ کرے اُسکے خلاف کرے اس سبب سے خدا
اوپر بندہ کے مہربان ہووے اور پردہ اسکے منھ سے اٹھالے کسواسطے کہ اپنے نفس کی سبب سے یہ بندہ
خدا سے دور پڑتا ہی افسوس ہزار افسوس تمام آدمی واسطے زیادتی عقل کے بہت روپیہ خرچ کرتے
اور ہزارون تصدیعات اپنی جان پر کھینچتے اور رات دن خون جگر کھاتے ہین اور علم حاصل کرتے ہین
اور اس سے اپنے کو صاحب عقل و صاحب سمجھ اور فاضل یعنی بزرگ و عالم یعنی جاننے والا سب
علم کا اور عاقل یعنی صاحب تمیز و شعور کہلواتے ہین اور بعد اسکے اورونکو عقل دیتے ہین اور تعلیم
کرتے ہین اور آپ ایسی عقل نہین رکھتے کہ اپنے دشمن کو پہچانین اے بھائی کوئی تیرا دشمن نہین ہی
مگر یہی نفس تیرا اور اسی کے سبب تو خرابی مین پڑا ہے اور پڑتا ہی اور اسکو تو تندرست رکھتا ہی اگر ایک دن
بھوکا رہتا ہی واسطے اپنے نفس کے خدا سے بیزار ہوتا ہی اور نفس کو خوش رکھتا ہی اور اپنے نفس سے
ہرگز بیزار نہین ہوتا ہی کہ اسمین خوشی خدا کی ہی بھر کس طور سے خدا تجھپر مہربان ہووے اور تجھے نعمت
ہمیشہ کے لیئے بخشے حکایت ایک بادشاہ اپنی ملک مین بادشاہی کرتا تھا ایکدن تمام عالمون اور فاضلون اور
مشائخون یعنی بزرگان جال و قال کو بلوایا اور کہا کہ تم لوگ روزینے اور جاگیر اور دیہات پائے ہو اور کھاتے
ہو مجھکو بتلاؤ کہ مین بہشت مین جاؤنگا یا دوزخ مین نہین تو مین تم سب کو قتل کراتا ہون یہ سب لوگ اس
فکر مین ہوئے مگر کسی کو جواب نہ آیا ناچار ہو کر وعدہ کیا کہ ایک ہفتہ مین ہم جواب اسکا دینگے بادشاہ
نے قبول کیا اور سب کو رخصت کیا سب لوگ بعضے اپنے گھر و نمین آکر فکر مین اور بعضے
شہر بشہر اور گانؤن گانؤن گھومتے تھے کہ کوئی فقیر اور بزرگ ایسا ملے کہ جواب اس سوال کا
دیوے ایکدن اُن مین سے ایک کو حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات
ہوئی اُسنے اُن کی خدمت بابرکت مین اظہار اس معاملہ کا کیا وہ اسکے ساتھ بادشاہ

کے سامنے آئے بادشاہ نے وہی سوال اُنکی خدمت مین بھی کیا شیخ صاحب نے فرمایا کہ تمنے کبھی اپنے نفس کے ساتھ مخالفت کی ہی بادشاہ نے بعد تھوڑی دیر کے زانو سے فکر سے سر اُٹھا کر کہا کہ ایکدن مین نے مخالفت نفس کی ہے شیخ صاحب نے فرمایا وہ کیونکر بادشاہ نے جواب دیا کہ ایکدن مین بھوکا تھا کھانا مین نے مانگا جب کھانا آیا مین نے نہ کھایا اور ایک فقیر کو بھجوا دیا تو شیخ صاحب نے کہا تو بہشت مین جاویگا کما قال اللہ تعالیٰ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی ای بھائی فقیر لوگ تمام عمر اسی طور خون جگر کھاتے ہین اور اپنے نفس کیساتھ لڑائی کرتے ہین قطعہ نفس گبر سرکش است وکشتن گبران رواست ٭ ناکشندہ نفس چون میرد بجز مردار نیست ٭ گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن ٭ زانکہ کس از وے قوی تر دشمن دیندار نیست ٭ ترجمہ قطعہ نفس اک کافر ہی سرکش قتل کافر ہے روا ٭ ہے سوا مردار سے بے نفس ماری جو مرا ٭ زندگی چاہیے جو اچھی مار گردن نفس کی ٭ اُس سے بڑھکر کوئی دشمن ہی نہین دیندار کا ٭ اس سبب سے خداے تعالےٰ ایسی قوت دیتا ہی کہ آدمی نفس پر غالب آتا ہی و بیزار ہوتا ہی کما قال اللہ تعالیٰ وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الا ما رحم ربی ان ربی لغفور رحیم جسوقت کہ کمال کرم کرتا ہی اپنے مین ملالیتا ہی اور بندہ واصل الحق انا الحق کہنے لگتا ہی اگر تو ایسا نہین کر سکتا ہی تو دو چار مرتبہ نفس کو زیر کر کہ بادشاہ ہو جاوے اور نفع اسکا معلوم کر اگر ہمیشہ ایسا کریگا تو مرتبہ ولایت کا پاویگا اور پردہ حجاب کا اُٹھ جاویگا اور واصل حق ہوگا طریق شغل زبان و دل سے لا آلہ کہکر بند کر لے اور دل سے خطرۂ خودی اور سب کاموں کے خطرات جو متعلق بہ محسوسات ہین دور کرے ایسا کہ بھول جاوے کہ کچھ نہین ہی بعد تھوڑی دیر یعنے ایک ساعت کے الا اللہ کہکر آنکھ کھولے اور سب کو موجود جانے تو یہ درجہ حاصل ہووے کہ جسوقت لا آلہ کہے آدمیون کی نظر سے غائب ہو جاوے اور جسوقت الا اللہ کہے سب کو دکھلائی دے اور یہ عمل نفی و اثبات کا ہی واسطے گناہون کے توبہ و استغفار بیچ درگاہ خداے بخشنے والے کے خوش و قبول ہی قولہ تعالےٰ وھو الذی یقبل التوبۃ عن عبادہ ویعفوا عن السیأت ویعلم ما تفعلون ۝ دیگر آنکہ یعنے دوسرے یہ کہ واسطے گناہون کے توبہ و استغفار بہت اچھا ہی اگر بڑے گناہ بھاری ہون توبہ استغفار کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ پہونچاوے کہ یہ نفس عاجز ہو جاوے اور غلبہ نہ کرے تب خداے بزرگ و برتر بخشتا ہی اور سواے ان دو راہ کے پردہ دور نہین ہوتا ہی اور فضل خدا کا چاہیئے اور یون تو سب آدمی کہتے ہین کہ سب وہی ہی یعنے ہمہ اوست اور ہندو لوگ بھی یہی کہتے ہین کہ ہمہ اوست اس کہنے سے کیا ہوتا ہی اور مرشد بھی پہلے دن فرماتا ہی جیسے کہ لڑکے

کو مکتب مین الف سکھاتے ہین اگراسی سے مطلب حاصل ہوجاوے تو فقیر لوگ ایسی کدو کاوش ومحنت اپنے اوپر نہ کھینچین اے بھائی کہنے وسننے سے مطلب نہین نکلتا ہی اس راہ مین پردے بہت ہین مرشد کامل چاہیئے کہ نشان دیوے نہین تو ہندو لوگ بھی کہتے ہین کہ ہمہ اوست اس کہنے سے کیا ہوتا ہی **فرد** سینہ آئینہ گرگنی ز طعام ٭ یابی اسرار الٰہی انعام ٭ شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین **شعر** اندرون از طعام خالی دار ٭ تا درو نور معرفت بینی ٭ ترجمہ نظم جو تو کھانے سے کرلے سینہ کو آئینہ مثال ٭ پاوے انعام اسکا اسرار الٰہی کو تو حال ٭ پیٹ کی اندر تو کھانے سے خالی گر رکھے ٭ تب تو دیکھے معرفت کی روشنی کو اُس کے بیچ

باب پنجم دربیان حل مسئلہ

سب لوگ کہتے ہین وجانتے ہین کہ جو کچھ خدا چاہتا ہے وہ کرتا ہی لا یتحرک ذرۃ الا باذن اللہ اور دوسری جگہ کہا ہی جف القلم بما ھو کائن **مصرع** نگردد قلم زانچہ گردانده اند **ترجمہ مصرع** قلم جو پھیر چکا ہی تو پھر نہین پھرتا ٭ اور یہ بھی کہتے ہین کہ بندہ فاعل مختار ہی یہ تینون باتین آپسمین مخالف رہتی ہین اگر اسمین سے ایک ثابت کرے تو اور دو جھوٹھ ہوتی ہین اگر کسی کو باطل سمجھ تو گناہ کبیرہ حاصل ہوتا ہے اور اسکو کسی نے تحقیق نہین کیا ہے افسوس کہ لوگ کہتے ہین کہ یہ مسئلہ مشکل امام اعظم اسکو حل نہ کرسکے واللہ اعلم بالصواب اور سننے سے اس بات کو سب لوگ معذور ہین اور کوشش نہین کرتے ہین اور اسکو حل نہین کرتے ہین یعنے اس مسئلہ کی باریکی کو نہین کھول سکتے اور نہ اُسے بوجھتے ہین مسئلہ کے پیچھے مثل معما و چیستان کے سر مارتے ہین اور اپنی آپکو پریشان کرتی ہین اور اسکے اصل مقصد پر سمجھ و فکر و عقل کو نہین دوڑاتے اور اس گیند بیش قیمت بلکہ بے انتہا قیمت کو میدان سے لے نہین جاتے ای بھائی فضل خدا سے واسطے سمجھنے اور ڈھونڈھنے والون کے لکھا جاتا ہی اگرچہ کچھ بھی عشق کا بیج تیرے دل کے کھیت مین پڑا ہے تو یہ پانی کھینچ کر اس بیج پر ڈال تاکہ سبز ہووے اگر کوشش کمال کریگا پھل لاوے گا اور اُس کی لذت کو تو کھاوے گا اللہ تعالے سب بندون اپنے کو اس سے خوش دل رکھے ای بھائی سب آیتین قرآن مجید کی اور تمام حدیثین پیغمبر علیہ السلام کی اور کل قول بزرگون کے برحق آمنا وصدقنا واترنا اور آیات کا اور فرمایا ہوا اس مالک دوجہان کا اور درود اللہ کا اوپر اسکے اور سلام بغیر حکمت خالی نہین جف القلم بما ھو کائن اسواسطے فرمایا ہی کہ کام دنیا کا اوپر قسمت کے چھوڑو اور کام آخرت کا آگے لو یعنے حتے الوسع اسکا سرانجام ہر وقت مدنظر رکھو اور جو ہوسکے اُسے کرتے جاؤ غافل نہ رہو بیوقوفون نے دنیا کے کامون کو آگے لیا ہے اور عاقبت کو

قسمت پر چھوڑ بیٹھے ہین اور بندہ کو فاعل مختار اسواسطے فرمایا ہی کہ عاجزی و غریبی کو آگے کرکے عمل نیک کرے تو خدا تعالے اچھی جگہ لیجاوے اور اچھے کام اُس سے کراوے اور لوگ کام نفع دنیا کے عمل مین لاتے ہین اور ون کو نقصان پہونچاتے ہین اور بُرے کام کرتے ہین اُسوقت اوپر حدیث لا تتحرك ذرة الا باذن الله کے پر نظر کرتے ہین کہ مین کچھ نہین ہون جو کچھ کرتا ہی وہ کرتا ہی یہ کمال بے وقوفی ہے امام اعظم صاحب نے فرمایا ہی کہ اختیار اپنا ہیچ کسی کام کے نہین دیکھتا ہون واقعی وہ مقرب آنحضرت کے تھے اور وہ ہیچ اختیار مولا کے تھے اور یہ مثل دنیا مین بھی ہی جیسے کہ خدمت مین ہر ایک بزرگ کے کئی خادم و مرید ہوتے ہین اسمین جو سچے اعتقاد کے اور نزدیک ہو گئے اپنے اختیار سے گذر جاتے ہین اور موافق مرضی مرشد کے کاروبار کرتے اور حکم ہادی کو اسی وقت بجالاکر حاضر ہوتے ہین اور باقی خادم مرید داخل عوام الناس ہین پس امام اعظم صاحب نے اپنے اوپر نظر کرکے فرمایا تھا عوام الناس پر نظر نہین کی تھی اب تو سمجھ کہ اگر بندہ فاعل مختار ہوتا تو کوئی گناہ بندہ پر ثابت ہوتا اور قیامت کے روز باز پرس ہوتی اور یہ سلطنت و بادشاہی مقرر نہین ہوتی یہ بادشاہ اسواسطے مقرر ہوے ہین کہ غریب پر کوئی زبردستی نہ کرے اور ظلم نہ پہونچاوے اور جو شرع کے خلاف ہین وہ کام نہ کرسکے کوئی شخص کیونکہ قیامت کے دن بادشاہون سے یہ باز پرس سب سے پہلے ہوگی اب تو جان جیسے کہ یہ چھوٹا عالم و بڑا عالم ہی جو کچھ قاعدہ اس جگہ ہے ویساہی وہان ہی چنانچہ بادشاہ حقیقی احمد بے میم ہے اور یہ بادشاہ نائب اسکا ہے جو کچھ روزینہ لوگون کا کرتے ہین موافق تصدیق کے پروانہ مع شرط خدمات تنخواہ کے لکھا جاتا ہی اسی موافق چٹھی روپیہ کی پاتے ہین سواے اسکے ایک دام و درم نہین پاتے ہین اس جگہ پر کہا ہے مصرعہ نگردد قلم زانچہ گردانده ترجمہ پھرے نہ اُس سے قلم جو پھرا چکا ہے تو جو اور نوکر کو واسطے کام خدمت کے بھیجتے ہین وہان جو کچھ اُسکے دلمین آتا ہی وہ کرتا ہے اگر موافق مرضی اور حکم آقا اپنے کے کام و محنت و تردد ظاہر کیا اور اپنے آرام پر نظر نہ کی اور ہمیشہ آقا کو اپنے سے راضی رکھا البتہ ایک وقت آقا بھی اُس پر مہربان ہوگا اور عنایت کریگا اور اضافہ دیگا اور اگر اپنے مالک کے کہنے کو بھول گیا اور متابعت و فرمان برداری اپنے نفس کی کی اور عیش و آرام مین پڑ گیا تو اعتراض مین آکر خرابی مین پڑے گا اگر خواہش و مرضی بندہ کی طرف کامون نیک کے ہووے اُس کو خداے تعالے اُٹھاکر نیک جگہ لیجاتا ہے اور اُس سے نیک کام ظہور مین لاتا ہے اور جو نیت و خواہش بُرے کامون کی طرف ہووے تو از روے غضب کے اسکو بُری جگہ لیجا کر فعل بدکا مرتکب کراتا ہے یہ بادشاہ موافق کام کے نتیجہ دیتے ہین او

اور خداوند بزرگ و برتر و برکت دینے والا موافق نیت و خواہش کے پھل دیتا ہی اگر بندہ فاعل و مختار نہوتا کوئی گناہ ثابت نہوتا اور یہ سلطنت بھی نہوتی بلکہ اترنا انبیا و کتب سماوی کا بھی لازم نہوتا موافق لاتتحرک ذرۃ الا باذن اللہ وجف القلم بما ھو کائن - کاروبار جاری ہو جاتا اور کوئی شخص کرنے سے فعلہاے خلاف شرع کے لوگون کو منع کرتا تو دعوی خدائی کا اسپر ثابت ہو جاتا کہ یہ مقدمہ عین کفر ہے دہریے لوگ اپنی تقریر سے شرع والے آدمیون سے مکابرہ یعنے بحث و تکرار کرتی ہین اور کہتی ہین کہ جو یہ حدیثین صحیح ہین تو ہم لوگون کو اور اورون کو برے کام کرنے سے کیون منع کرتے ہو یہ کہو کہ یہ حدیثین جھوٹی ہین کوئی شخص انکے عہدہ سے برہنین آتا ہے یعنے اونسے نہین جیت سکتا ہی اور چپ رہجاتا ہی بلکہ ان باتون کے سننے سے بہت سے آدمی اپنے کو گمراہ کرتے ہین اور عاقبت اپنی برباد کردیتی ہین پس مطلب یہی ہی کہ بندہ مختار غریبون پر ظلم نکرے اور اور کام خلاف شرع کے نہ کرے کیونکہ حشر کے یعنے قیامت کے دن بادشاہون سے بھی پوچھا جائیگا کہ عدل و انصاف ایک گھڑی کا اور عبادت سو برس کی برابر ہی یہ بزرگی تمام و بخشش سب چیز کی بادشاہان عادل کیواسطے ہی حاصل کلام یہ ہے کہ کوشش کر اور ریاضت کر کہ فلانے فقیر و بزرگ نے ایسی نعمت حاصل کی ہی اور مین عاجز و غریب ہون یہ بات ناسمجھون بدعقل اور کم ہمتون کی ہی اس جگہ ہمت بکار فرما ہو کیونکہ جو ہاتھ و پیر اور دل اور تمام اعضا تجھکو دیے ہین ویسے ہی فقیرون و بزرگون کو دیے ہین انھون نے بھی کوشش و محنت کی اگرچہ انکو درجہ پہلے دن پیدایش سے تھا کہ اس سے اولیا و غوث و قطب ہوے مگر بہت سے آدمی انکی خدمت کے سبب سے درجہ کمالیت کو پہونچے اور انھون نے اپنی مراد حاصل کی ہی اگر تو بھی کوشش کرے البتہ ہو جاویگا خداے تعالے نے بہت محنت کسی کی ضایع نہین کی ہے جیسی محنت و مزدوری کریگا ویسا ہی نتیجہ پاویگا اور قرآن مجید مین خبر دیتا ہی یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت یعنے بھول مت جاؤ خدا تعالے جس چیز کو چاہتا ہی ثابت کرتا ہی اور جس چیز کو کہ چاہتا ہی مٹاتا ہی یعنے اگر قسمت نیک ہو اور آدمی برے کام کرے تو اس قسمت کو مٹا کر اسکی جگہ اچھی قسمت ثابت کرے اور اگر قسمت بری ہو اور آدمی نیک کام کرے تو اسکو مٹا کر اسکی جگہ اچھی قسمت ثابت کرکے دیوے اس سے سمجھو کہ بہت سے آدمی اس دنیا سے اپنا نقصان کرکے جاتے ہین اور جاوینگے اور بہت سے لوگ فائدہ حاصل کرکے گئے ہین اور جائینگے لیکن عقلمند آدمی کو چاہیئے کہ تردد کمال کرے کہ اس کلمہ شریف کو اپنی آنکھون مین مثل پتلی کے نصب کرے یعنے ٹھہراوے اور مردون مین وہی مرد ہی جو کوئی کہ دونون جہان کی لذت سے فرد ہے یعنے تنہا ہی غرض کہ جسنے سب لذتون کو چھوڑ دیا بلکہ مٹا دیا اور آپ اکیلا رہ گیا ایدوست

اپنی جان کو دوست مت رکھ جبتک کہ دوست ہاتھ لگے اور راہ حاصل ہونے ملاقات معشوق کی یہ ہے
کہ جوکچھ تیری آنکھ مین اچھا معلوم ہو اُسپر عاشق مت ہو لیکن عاشق اُس جگہ کا ہو کہ وہان تو پہونچ نہ سکے
جیسے کہ مجنون و فرہاد وہان ہوسے ہین پہلے ابتدا مین عشق ظاہری اُنھون نے کیا بعد اسکے یہ سبب نہ
پہونچ سکنے کے وہان تک ہاتھ عشق ظاہری سے اٹھا کر ساتھ عشق حقیقی کے ہاتھ پہونچایا اور مراد حاصل
ہوئی لیکن یہ راہ بہت کٹھن و کڑی ہے اسمین نفس واقعی مرجاتا ہی شغل دوسرا وہ ذکر ہے کہ جو سانس
اندر جاتی ہی اُس سے لا آلہ کہے اور جو باہر آتی ہی اُس سے الا اللہ کہے اور بعضے کہتے ہین کہ ایسا کرتے ہین
جو دم باہر آتا ہی اُس سے اللہ کہے اور جو اندر جاتا ہے اُس سے ہو کرتے ہین یہ راہ نگاہ رکھنے سانس کی ہی
اور اسکو پاس انفاس کہتے ہین دوسرا ذکر زبان بند کرکے کہ دل مین اللہ اللہ کہتا رہے اور
دوسرا وہ ذکر ہی کہ تلی برابر ناف کے بائین طرف ہی اس سے لا آلہ کہے اور دل سے الا اللہ اور جگر
سے محمد اور ناف سے رسول اللہ کہے ان طریقون سے بھی کلمہ بزرگ نصیب عین ہوتا ہے یعنے
آنکھو مین جگہ پکڑتا ہی اور کھپ جاتا اور نہایت درجہ نصیب ہوتا ہی افسوس ای بھائی عمر آدمی کی تھوڑی
ساٹھ سی ستر برس تک ہوتی ہی جو بیچ عیش اور خوشی اور کامون دنیا کے گذرے گی اور گذر جائیگی اور عشق الٰہی
مین محنت و درد ہی تو بھی گذر جائیگی لیکن یہ ایک درد تحفہ ہی جس کسی نے لذت اس درد کی پائی ہی ہرگز
اس درد کے گھیرے سے باہر ہونا نہین چاہتا ہی اور آرام و دلجمعی ہمیشہ کی حاصل کرتا ہی اے بھائی حقیقت مین
اسی کام کو حق الٰہی کہتے ہین اگر اس حق الٰہی کو ادا کریگا تو اس حق مین حق سب کا ادا ہو جائیگا نہین تو کسی کا
حق ادا نہین کرسکتا ہی نہین سُنا ہی تونے حکایت ایک لڑکا تھا نیک بخت خدمت مان کی بہت کرتا تھا ایکدن
رات کیوقت اُسکی مان کو پیاس معلوم ہوئی لڑکے سے پانی مانگا لڑکا اپنی مان کی آواز سنکر چارپائی سے
اسیوقت اُٹھا اور پیالہ پانی کا بھر کے ہتھیلی پر رکھکر اپنی مان پاس پہونچا اور دیکھا کہ مان سوتی ہی جگایا نہین
اسی جگہ کھڑا رہا کیونکہ از روے ادب جگا نہ سکا تمام رات گذر گئی اور صبح ہوئی مان نے اپنی آنکھ کھولی تو
دیکھا کہ لڑکا پیالہ پانی کا بھر کے ہاتھ مین لیے کھڑا ہی کہا کہ ای فرزند تو اُسیوقت سے کہ مین نے مانگا تھا کھڑا ہی لڑکے
نے کہا کہ ہان اسی طرح تمام عمر اپنی مان کی خدمت اُسنے کی تو بھی حق مادری اُس جوان سے ادا نہوا
ای بھائی اُس آدمی سے کہ حق مانکا ادا نہوا حق اور تمام لوگون کا یعنے مان اور باپ اور بی بی اور
لڑکا اور بھائی اور لڑکی اور حق ہمسایہ وغیرہ کس طور سے ادا ہوگا اُس لڑکے مذکور نے اس عمر مین
کچھ حق خدمت خدا کا بھی ادا کیا تب اس سبب سے مان کے حق سے ادا ہوا کسواسطے کہ یہ سب تمام
حق اوپر اس بندہ کے خدا نے مقرر کیے ہین اور حق اپنا علحدہ مقرر کر رکھا ہی آداب حق الٰہی فقیر لوگ

جانتے ہین کہ اُس حق کے ادا کرنے سے حق یعنے خدا ے عزوجل مہربان ہوتا ہی اور مرتبہ بہت دیتا ہے اور
حق سب کا اُس بندہ کو بخشش یعنے معاف کردیتا ہی چاہئیے کہ حق حقیقت ادا کرکے غریب و بیچارون پر
مہربانی کرے کیونکہ یہ بھی عبادت اور بدلہ بڑا رکھتی ہی لیکن جسوقت کہ ان کامون سی تجھے فراغت ہووے اور
رات ہوجاوے اسوقت مین کچھ کام دنیا کا نہین ہوتا ہی تھوڑا بہت شغل طریقت بھی توکرتا رہ قصہ مختصر یہ ہی
کہ اگر تجھ سے ہوسکے توکر نہین تو خدا ے بزرگ و برتر بے پرواہ ہی اور اختیار ہاتھ مین مختار کے ہے اور پہچاننا
اور دریافت کرنا بھی ایسی باتون کا فضل الٰہی سے تعلق رکھتا ہی قصہ مختصر یہ ہے اور حضرت سید مذکور
نے بیچ حقیقت تمام عذاب و ثواب کے دو عمل عذاب اور دو ثواب اور دو فرض اور دو سنت قرار دیے ہین جو کوئی دعوی
انسانیت رکھتا ہو اسپر قدم مضبوط رکھی یعنے اسپر ثابت قدم رہی اور عمل کرے تو نتیجہ نیک پاوی بیان دو عمل
ثواب ایک جبر کرنا اپنے نفس پر دوسرے پرورش کرنا دوسرون کے دلکا بیان دو عمل عذاب ایک تابعداری
اپنے نفس کی دوسرے آزردہ کرنا یعنے دکھانا اور ستانا اورون کے دل کا دو فرض یہ ہین ایک عشق و
محبت الٰہی دوسرے فکر و تردد و رنج ذکر الٰہی مین دو سنت یہ ہین ایک چھپانا عیب کو آدمیون کے
دوسرے بھول جانا اپنی سخاوت و احسان کو جو کسی کیساتھ کیا ہو چاہئیے کہ احسان کرنا اپنے مقدور بھر کسی سے
تو دریغ نہ رکھے جو کوئی ان آٹھ عمل کو بجالائے وہ مرد واصلان یعنے پہونچے ہوے اور ملے ہوے خدا سے
ہوجاوے اور جو کوئی ان سب آٹھ عملون سے ایک عمل اپنے اوپر ثابت کرے وہ مرد بہشت مین
جاوے اور جو بہشت مین نہ جاوی چنگل اُسکا میرے دامن پر ہووے بیان آٹھون خصلتون کو
نثر کا نظم مین دو ثواب اور دو عذاب اور فرض دو سنت ہین دو ٭ ہو اگر عاقل تو گوش دل سی تم اُسکو سنو
دو ثواب ہین وہ کہ جنسے حق مین واصل ہووے تو ٭ گر عمل ہو تیرا اسپر خوب جان ای نیک خو ٭ اوّلاً تو نفس امارہ
اپنے جبر کر ٭ دوسرے اورونکے دلکے پالنے پر کس کمر ٭ دو عذاب ہین وہ کہ اُنسے ہر دم اپنے کو بچا ٭ ورنہ
دوزخ کی مصیبت مین تو ہوگا مبتلا ٭ ایک تابعداری اپنے نفس کی مذموم تر ٭ دوسرے اورون کے
دل کو رنج دینا ہی مضر ٭ اور دو فرضونکو بھی بتلاؤن تجکو میری جان ٭ ایک ہی عشق الٰہی دوسرا اپنے ذکر آن
اور دو سنت کو بھی تو کان رکھکر مجھ سے سن ٭ ایک تو عیبونکو لوگون کے چھپانا ہمہ تن ٭ دوسرے احسان و
بخشش کو تو اپنی بھول جا ٭ گر کیا تونے کسی کا ہووے احسان ہی بھلا ٭ گر یہ آٹھون خصلتین تیرے عمل مین
ہون مدام ٭ واصل حق ہووے تو حاصل ہون تیرے سب مرام ٭ گر ہون سب سے ایک بھی اپنے مین جو ثابت
کرے ٭ سچ سمجھنا وہ بھی ہوگا بہشتی جب مرے ٭ گر بہشتی وہ نہو یہ قول میرا اُس سے ہے ٭ حشر کو وہ میرا
دامنگیر ہو بے ریب و رے ٭ اور اکثر آدمی دعوی محبت الٰہی کا کرتی ہین اور سب طرح سے نفع و نقصان کو اپنے سمجھی

ہین اور کلمات عاشقانہ پڑھتے ہین اور جانتے ہین کہ سب سے یہ بہتر ہے اور اُسپر عمل نہین کرتے ہین اور
حیلہ وبہانہ علائق یعنے گھروالونکو بیچ مین لاتے ہین پس حیلہ وبہانہ کرنا سبب انکی اپنی نفسانیت کا ہی ورنہ سب
بزرگ لوگ قبائل رکھتے تھے اور ہمت کو کام فرماتے تھے اور اس دنیا سے سرخ رو گئے ای عزیز وہمت
بڑے بڑے کام کر سکتی ہی البتہ برکت دینے والا بزرگ و برتر صدقے مین اپنی حبیب کے درود اللہ کا
اُن پر ہو اور سلام سب بندون کو اپنی توفیق وہمت بخشے تو کام دنیا کا اور دین کا دونون سہل
ہوجاوین اُسکے احسان اور کمال بخشش سے جو کوئی اُس راہ مین فنا ہوتا ہے
حق تعالے اُسپر رحم کرتا ہی

باب ششم در بیان سیر مراقبات از رسالہ من تصنیف عبد الجلیل رحمۃ اللہ علیہ

مراقبہ اول اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ فکر وحدت اور کثرت کی بیچ تمثیل بسم اللہ کے تمام کرے جیسا
کہ مقصود بسم اللہ کا واحد ہی اسی طور ذات باری تعالے کو جانے مثال الفاظ بسم اللہ الآخرت حضرت
مخلوق کا جانے یعنے خدا ہے کہ کتنے لباس پہنکر دروازہ پر جیسا کہ ایک عارف کہتا ہی بیت
آن بادشاہ اعظم دربستہ بود محکم ۔ پوشیدہ دلق خلقت ناگاہ بر در آمد ما عبد یقول بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم یذوب الشیطان کما یذوب الرصاص فی النار اسبات سے ہے
مراقبہ دوم الم لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ ہر سہ حروف الم سے نعمت معلوم کرے جیسا کہ میم سے
مظہر مخلوق کا خیال کرے اور لام سے رسول اللہ اور الف سے اللہ خیال کرے اور ان تینون کو
اپنے وجود مین حرکت پاوے جیسا کہ اجزا اپنے کو بمثال مظہر کے مخلوق جانے اور جملہ وجود اپنے کو
رسول جانے اور روح اپنی کو ذات حق تعالے جو ان تینون نعمت کو ایک دیکھے بلاریب و
شک صفات ساتھ ذات کے محو ہووے اور جزو کل ہو بیت ذات وصفات ہر دو بہ مقصد یکے
بود ۔ بمثال موج دریا اصلش یکی بود ۔ کہ طالب حق کہ ببیند بوجود خویش مطلق ۔ آدم رسول مولی ہر سہ
یکے بود اُس وقت الم ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدی
للمتقین الذین یومنون بالغیب معلوم کرے یعنے الم وہ کتاب توحید ہے
کہ نہین ہی جھوٹھ اُس کتاب مین اور راہ دکھلائی گئی ہے خاص متقیان کو وہ کہ ایمان لائے
ہین خداے تعالے پر ساتھ غیب کے یعنے بہ ثبوت خدا اپنے کو فنا کیا وہستی ونیستی کو
سہو کیا ہے مراقبہ سوم فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنے جس جگہ کہ جانے اور ایکدم آدم
بس اُس جگہ جاوے خداے تعالے ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ بیچ شمع معنی اس آیت

کے خداکو پروا نہ کرے اور جو پروانہ ہو پروانہ ہو جیسے پردہ دوئی مین ہی جبکہ دوئی گئی لاپرواہوا
کہ الفقر لا یحتاج الی اللہ اسبات سے ہے مراقبہ چہارم ونحن اقرب الیہ من
حبل الورید خداے تعالے فرماتا ہی کہ مین قریب تر ہون طرف تمھارے شہرگ گردن
تمھاری سے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قوت آیۂ مذکورہ سے پیرہن ہستی اپنی کو پھاڑے اس سے
کہ سبحانہ تعالے شہرگ گردن سے نزدیک تر ہو پس طالب معلوم کرے کہ مغز مطلق اُسکا ہی اور جو
مغز مطلق اسکا ہے پس یہ وجود پیرہن اُسکا ہی یعنے مغز و پوست مین تصرف اسکا ہی بیت اوست
مغز جہان جہان ہمہ پوست × خود چہ مغز چہ پوست خود ہمہ اوست × مراقبہ پنجم وفی انفسکم افلا
تبصرون خداے تعالے فرماتا ہی کہ مین تمھاری ذات مین ہون لیکن تم نہین دیکھتے ہو اہل
مراقبہ کو چاہیئے کہ صلاحیت معنی اس آیت مذکورہ سے گھر ہستی اپنی کو سنوارے ایسا کہ جس جگہ بادشاہ
نزول کرے غوغا عمرو زید کا نہ رہے مشہور ہی مصرع ہرجا کہ سلطان خیمہ زد غوغا نہ خاند عام را × غوغا
عمرو زید عالم مین ہرگز نہین ہی لیکن طالب سالک پندار ہستی اپنی سے بیہودہ بیہود دیکھتا ہے بے یسمع وبی
ینطق وبی یبصر وبی یاکل وبی یشرب مراقبہ ششم ونحن اقرب الیہ
منکم ولکن لا تبصرون حقتعالے فرماتا ہے کہ مین نزدیک تر ہون طرف تمھارے
تمسے ولیکن تم نہین دیکھتے ہو اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ حرارت معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو جلادے جیسا کہ قاعدہ
ہی کہ جو شی آگ مین داخل ہوتی ہی تو وہ بھی آگ ہو جاتی ہی پھر جو اس آگ کو ڈھونڈھو کسی جگہ نہ پاؤ بجز
اپنے اسواسطے یہ اشارہ ہی کہ مین نزدیک تر ہون طرف تمھارے تم سے مراقبہ ہفتم وھو معکم
اینما کنتم یعنے وہ خدا تعالے واحد ہر دم تمھارے پاس ہی جس جگہ پر کہ تم ہو پس اہل مراقبہ کو لازم
ہے کہ سوزش معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو جلادے جیسے کہ ہر شے کان نمک مین پڑتی ہی اُسکا نمک ہو جاتا
ہی بعد ازان جو اُس شی کو خود تلاش کرے تو نہ پاوے بجز نمک بیت چشم ہمہ افتاد وجود م جلک شد ×
ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد مراقبہ ہشتم وللہ ما فی السموات وما فی الارض
وکان اللہ بکل شئ محیطا جو چیز کہ آسمان و زمین مین خاص اُس خداے پاک و برتر کی ہی اور خدا ہر ایک
چیز مین گرفت کرنے والا ہی مگر اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ جوش و خروش معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو
فراموش کرے جیسا کہ حقتعالے کو بجز اپنے کسی جگہ نہ دیکھے اور جو آپ مین پاوے تو دیکھتا ہی مانند
دریا کے مالا مال اندر اور باہر اور تحت و فوق مین بگڑا ہوا ہے وجود ہا بارش بمثال حباب کے ہین جو حباب
پانی کو ڈھونڈھے سواے اپنے کسی جگہ نہ پاوی اور جو آپ مین پاوے تو جس طرف دیکھتا ہے پانی ہی

پانی نظر آتا ہے پس اشارت و للہ مافی السموات والارض کی اس معنی سے سمجھنا چاہیئے مراقبہ
نہم لا آلہ الا ہو یعنے خدا ہے سو موجود نہین ہے کوئی آدمی سوا ے اُسکے مگر اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ تصرف
سے بہ فہمید گی معنی اس آیت مذکورہ کے اسباب ہستی اپنی کا باندھے ایسا کہ دو بادشاہ ایک ولایت
مین نہین سماتے ہین بیت در ملک وجود گویا تو باش بامن × کاشفتہ بود کار ولایت بدو تن ×
مراقبہ دہم کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذو الجلال والاکرام یعنے کہ جو آدمی اس عالم
ظہور مین آیا ہے وہ فنا ہونیوالا ہے ذات پروردگار باقی رہیگی مگر اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ تلوار معنی اس
آیت مذکورہ سے آپکو وہ قتل کرے اور بدون تیغ قتل ہو شہید ہوا ور جو شہید ہوا من قتل فانا ولیہ
کا اسکے اوپر مکشوف ہوا مراقبہ یازدہم ان اللہ کان علیکم رقیبا یعنے خداے تعالے اوپر تمہارے
نگہبان ہے پس کچھ دغدغہ نہ چاہیئے جو کہ صانع اوپر صنعت اپنی کے عاشق ہوا ہے پس اس صفت سے کرشمہ
معشوق کا پاوے تا کہ عاشق و معشوق ایک ٹکڑا ہوین اور اضافت عاشق و معشوق کی درمیان سے اُٹھے
جیسا کہ تھا و لیسا ہی ہو حب المومن من الایمان مراقبہ دوازدہم واذکر ربک یعنے یاد کر اپنے
پروردگار کو یہانتک کہ آپکو فراموش کرے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ حکومت معنی اس آیت مذکورہ سے آپ کو
فراموش کرکے دوئی درمیان سے اٹھاوے حدیث محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم من عرف اللہ کل لسانہ
حال اپنا دیکھے اور اسکے معنے اس طرح پر ہین کہ اپنے پروردگار کو یاد کر کہ جسوقت ہو سکے اور جو آپکو فراموش
کرے پس معلوم کر کہ یاد کرنا اپنا گویا یاد کرنا خدا کا ہے اور فراموش کرنا اپنا فراموش کرنا خدا کا ہے
اور جو آپ کو فراموش کیا گویا خدا کو فراموش کیا حدیث محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
من عرف اللہ لا یقول اللہ مراقبہ سیزدہم لو کان فیہما آلہۃ الا اللہ لفسدتا اگر ہوتے
دو خدا آسمان و زمین مین سوا ے ایک کے تو تحقیق فساد ہوتا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ معنی
اس آیت مذکورہ کو بغور سمجھکر ڈھول ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے کیونکہ شریعت مین
بجانا ڈھول خودی کا حرام ہے اگر نوبت شاہانہ بجاوے مبارک ہے اسلیئے کہ اہل اللہ کو بجانا ناچ کا ہے
جیسا کہ اسمین حضرت خواجہ حمید الدین ناگوری فرماتے ہین بیت گفتگو ے انا بحالت کشف × ہر کہ
گوید از و خدا بنود × حاصل اندر زبان استغراق × شاہد روح جز خدا بنود × مراقبہ چہاردہم یفعل اللہ
ما یشاء و یحکم ما یرید یعنے کرتا ہے خدا تعالے جو چیز کہ چاہتا ہے اور حکم کرتا ہے جس چیز کو کہ چاہتا ہے
لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ شجاعت معنی آیت مذکورہ سے اپنی حرکت کو باندھے جیسے کہ دریا غلبہ
کرتا ہے اور اپنے مین سوا ے خدا کے نہ پاوے مثل ہے کہ جسوقت دریا جوش کرتا ہے تو دریا و نہر ایک ہو جاتا ہے

اور حرکت نہر کی بیچ دریا کے نہایت ہوتی ہی سالک کو جو دریا و نہر معلوم ہو جاوے اس وقت
اعوذ بك منك کہکر اٹھے الآن کما کان جدہ مراقبہ پانزدہم رب السموات والارض
وما بینہما الرحمن لا یملکون منہ خطابا یعنے اللہ تعالے صاحب آسمان و زمین کا اور جو کچھ
کہ درمیان آسمان انکو ہے ہیگا کوئی آدمی بے فرمان اُسکے بات نہیں کہہ سکتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو
چاہیئے کہ غوغاے بانگ حدیث اس آیہ مذکورہ سے اپنے کفر کو توڑے اسوقت مسلمان حقیقی ہو ہرگز آس پاس اضافت
کے نہ پھرے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہی السلامۃ فی الوحدۃ والآفات بین الاثنین
کے مثل احوال اسکا ہو مراقبہ شانزدہم وقل جاء الحق وزھق الباطل بفحواے معنی اس آیت مذکورہ کے
کلفت دیو ہستی کی اُٹھاوے کہ انی انا اللہ لا الہ الا انا آیا ہی جو اوپر ہر کمال کے پہونچے اسوقت بیخ دی
جڑ سے اکھڑے جیسا کہ حدیث نبوی ہی موتوا قبل ان تموتوا اور یہ حال اسکے اوپر ظاہر ہو مراقبہ ہفدہم
ونفخت فیہ من روحی خدا تعالے فرماتا ہے کہ پھونکی میں نے وجود آدم میں روح ذات اپنی سی پس اہل مراقبہ
کو لازم ہی کہ تصور اس آیت پر کرکے بیاد خدا مشغول ہووی یہانتک کہ کسی جگہ آپکو نہ دیکھے جیسا کہ باز بے
مکان و بے نشان ہی کہ مکان و نشان اپنا آپ ہوتا ہی اور جبکہ بے خود ہو خدا ہوا اور حدیث نبوی ہی انا احمد
بلا میم چنانچہ بہ حسب فحواے آیت مذکورہ کے ہی مراقبہ ہژدہم لیس کمثلہ شیء وھو
السمیع البصیر یعنے اُس خداے واحد کے مانند کوئی چیز نہیں ہی اور وہ خدا شنوا اور بینا
ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ سننے یعنے یکتائی آیت مذکورہ سے دوتائی کو ترک کرے اور جبکہ دوتائی
ترک ہوئی تو تمام جگہ ذات واحد نظر آوے دوسری دکھائی نہ دیوے اس معنی سے اشارت
لیس کمثلہ شیء وھو السمیع البصیر کہ ثانی نہ رکھے اور جو رکھے تو ایسا ہی کہ مانند نہ رکھے
مراقبہ نوزدہم وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون خدا تعالے فرماتا ہی کہ پیدا نہیں کیا
ہمنے جن و انس کو مگر واسطے عبادت اپنی کے اسے پہچاننا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ تازیانہ معنی اس
آیت مذکورہ سے مرکب خودی اپنے کو میدان معرفت مین مارے تا کہ ماندہ نہو اور جو ماندہ ہو معلوم ہو
کہ معدوم ہوتا ہی جو جانے کہ معلوم ہو علم سے معدوم یعنے معصوم ہو حدیث نبوی سنو کہ الصوفی
لا مذھب لہ جواب اسکا ہو مراقبہ بستم ان اللہ یحب المتوکلون جاننا چاہیئے کہ خدا تعالی متوکلون
کو دوست رکھتا ہی مگر صاحب مراقبہ کو لازم ہی کہ سننے کشف معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو مفلس کرے
یعنے خزانہ مرادات کا خزانہ ہستی اپنی سے اٹھا دے کہ ہرگز اپنے ساتھ نہ لاوے حقتعالے اوپر اسکے
کہے من لہ المولی فلہ الکل اسکے سپرد کرکے اور باران رحمت اسپر برساوی اسوقت زمین خشک

سنری انا الحق کی نکالے اور یہ کہے بدیت ہو گیا ہے کہ از زمین روید ہو وحدہ لاشریک لہ گوید مراقبہ نسبت
ولیم فاذکرونی اذکرکم خدائتعالے فرماتا ہی کہ یاد کرو تم مجکو مین یاد کرون تم کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے
کہ فرمان معنی اس آیت مذکورہ سے یاد خودی کی فراموش کرے اسوقت ساتھ خدا کے واصل ہو بس یاد
کرنا بندہ کا کیا ہی کہ خود کرے جیسے کہ آگ موم کو آگ کرتی ہی اور یاد بندہ کی خدا کو ایسی ہی کہ آپ کرے
جیسا کہ موم آپکو بیچ شمع کے شمع کرتا ہے فہم من فہم مراقبہ نسبت دوم ففروا الی اللہ خدا تعالےٰ
فرماتا ہے کہ بھاگو میری طرف لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ طلب سرعت معنی اس آیت مذکورہ سے بے سر
دوڑے جیسے کہ قطرہ باران کا ابر سے طرف دریا کے جاتا ہے فہم من فہم مراقبہ نسبت سوم ھو الاول
والآخر والظاھر والباطن وھو بکل شئ علیم خدائتعالی اول ہی اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن
ہی اور ہر چیز کو جانتا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ آموزی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو ہستی سے بیجان کرے
اور جسوقت کہ آپکو بیجان کیا جگہ اسکی لامکان ہوئی جیسا کہ نمک پانی مین اور جبکہ وجود نمک کو پانی مین
تلاش کرے کچھ نہ پایا جاوے چنانچہ سلطان العارفین بایزید بسطامی نے فرمایا ہی کہ جسوقت آپکو ڈھونڈھتا ہون
مین خدا کو پاتا ہون مین اور جو خدا کو ڈھونڈھتا ہون مین آپکو پاتا ہون مین عزیز میرے سالک کو دریا توحید سے ایک موج
پہونچتی ہی کہ ہستی اپنی سے جاتا ہی اور تجلی صفات فنا و بقا کی اور اسکے اوپر طلوع کرے کبھی ساتھ بقا کی آتا ہی اور کبھی ساتھ
فنا کے آتا ہی جو کمالیت کو پہونچتا ہی بطور معصوم کے ہوتا ہی نہ فنا رہتا ہی نہ بقا مراقبہ نسبت چہارم ان اللہ
علیم بذات الصدور خداے تعالے جاننے والا ہی بالذات سینہ ہا کا اور بقولے جاننے والا ہے
بذات خود احوال سینہ ہا کا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ سننے کشف معنی اس آیت
مذکورہ سے کثافت ما و منی کی اپنے سینہ سے حمام یکتائی مین غسل دیوے اور غسل مین تین چیز فرض ہی اول
پانی منھ مین کرنا دوم پانی ناک مین کرنا سوم تمام بدن کو تین مرتبہ دھونا اور پانی منھ مین کرنا ایسا کہ
دم چیز وی نہ مارے اور پانی ناک مین پہونچانا اسواسطے کہ بو خودی کی نہ پکڑے اور تین مرتبہ بدن کو
مالش کرنا مرتبہ اول مین حرص و ہوا کو دھونا ہی اور مرتبہ ثانی دوئی کو دھونا اور مرتبہ ثالث ہوا سے دھونا
ہے جو اسطرح غسل بجالاوے پاک ہو غسل فرض یہی ہی کہ ما و منی مین آپ سے دھووے اور جاننا
چاہیئے کہ دھونا ما و منی کا پاکی بدن ہی اور دھونا ما و منی کا خلاصی دام ہے اور جو دام سے خلاص
ہو ساتھ اصل اپنی کے پہونچے اور جو ساتھ اصل اپنی کے پہونچا اسنے انی اعلم بذات الصدور کی
بانگ ماری مراقبہ نسبت پنجم ان اللہ بصیر بالعباد جاننا چاہیئے کہ خداے تعالے بینا
ہے اوپر بندون کے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ صلابت روزن محل سلطانی سے معنی اس آیت مذکورہ

سے آپکو باادب نگاہ رکھے اور بجز خود راست وچپ وتحت وفوق کیطرف نہ دیکھے جیسے کہ سیاست سلطانی کی ضرب سخت ہر راست وچپ کے دیکھنے سے راضی نہین ہوتا بارگاہ سلطانی مین نظر اپنی طرف چاہیئے یا سلطان کیطرف تاکہ سلطان ہو اور راضی ہو اور جو راضی ہوا اُسکو اپنے نزدیک بلاوے جو نزدیک جاوے تو دیکھے کہ دونون ایک ذات اُدم ہین جیسے کہ آئینہ مین صورت نظر آتی ہے اور جو آئینہ مین صورت بالیقین تحقیق ہوا ایسے ہی لنعرے مارے بیت خود بخود بیند وخود می کند با خود کلام بدعا وفانی رانیست دیگر جز خدا و والسلام مراقبہ بست وششم ان اللہ سمیع علیم جاننا چاہیئے کہ خداے تعالے شنوا ودانا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ ہا سو ہی سلطان معنی اس آیت مذکورہ ہے اسم خودی کا زبان سے دور کرے جو اسم خود کا زبان سے دور ہوا سو وقت بادشاہ اُسکو اٹھا وے اور ایسی جگہ پہونچاوے کہ بجاے اپنے اسکو بٹھاوے اور جبکہ بادشاہ کی جگہ بیٹھا ملک مین حکومت اپنی دیکھی اور جو حکومت اپنی دیکھی مستی احدیت پر شب وروز گوش مارے لمن الملك اليوم لله الواحد القهار جو شہر احدیت مین تخت گاہ کیا تو لازم ہے کہ عدالت کرے یعنے مستحق کو ساتھ حق کے پہونچاوے حق آنکھون کا کیا ہے کہ عالم کو مثل صورت آئینہ کے جانے وحق بینی کیا ہے کہ اسم کسی غیر کا نہ کہے اور حق گوش کا کیا ہے کہ اسکو رغبت غیر کی نہو یعنے بجز سننے ومنہ معشوق دیکھنے کے راضی نہو وحق ہاتھ کا کیا ہے کہ سواے اپنے نہ پکڑے اور حق پاؤن کا کیا ہے کہ بخود ہو جاوے اور حق سر کا کیا ہے کہ ذکر کیا کرے واما بنعمة ربك فحدث شاہد اس بات کا ہے مراقبہ بست وہفتم ان اللہ علی کل شئ کلیم یعنے خداے تعالے ساتھ ہر چیز کے کلام کرنیوالا ہے لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سننے نغمہ معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو بیچ رقص کے لاوے یہانتک کہ پیرہن ہستی اپنی کا پارہ پارہ کرے اور دستار زمین پر مارے سر ایک طرف اور پاؤن ایک طرف اور خود ایک طرف اور جو ہوش مین آوے وہی آواز نغمہ کی گوش ودل مین خیال رکھے خواہ عشق خواہ فسق خواہ نیک خواہ بد کچھ اُٹھے وہی جانے جو اوپر اس عمل کے عامل ہو ہمین آواز ہو جب کہ عین آواز ہو گیا دیکھے کہ جو کچھ کہے خود ہے سواے آواز خود دوسری نہین سلام احدیت سے بانگ مارے انی علی کل شئ کلیم مراقبہ بست وہشتم ان اللہ علی کل شئ شہید یعنے جاننا چاہیئے کہ خداے تعالے اوپر ہر چیز کے گواہی دیتا ہے لیکن اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سننے گواہی معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو خود ہی بے دعوے کرے کہ قضیہ خصومت دوتائی سے پاک ہو کر یکتا ہوا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له

اوپر زبان حال اپنی کے پڑھے مراقبہ بست و نہم ان اللہ علی کل شئ قدیر جاننا چاہیئے کہ
خداتعالے اوپر ہر چیز کے قادر ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ قدرت معنی اس آیت مذکورہ سے
تدبیر کو دور کرے اور آپ کو تقدیر شمار کرے بطور سیپ کے کہ سیپ مین موتی دریاے تقدیر سے
بے تدبیر ہوا اُسوقت اسرار اندر اسکے پیدا ہوا اور جو اندر اُسکے اسرار پیدا ہوا سیماهم فی وجوهم من اثر السجود
کی ہر صدف مین تجلی ہوا اور جسوقت اسرار کمالیت کو پہونچے صدف سے باہر آوے اور اُس حالت مین جگہ
اسکی مساوی ہو خواہ دریا خواہ خندق یا گلی مین ہو اور جس جگہ پر رہے بطور خود رہے کوئی جگہ
اس پر غالب نہ آوے بلکہ وہ سب پر غالب رہے اور جو اہل مراقبہ ساتھ اس مقام کے پہونچے
ہستی معدومی ان اللہ علی کل شئ قدیر سے نعرہ مارے مراقبہ سی ام ومکروا ومکر اللہ واللہ
خیر الماکرین یعنے فریب کیا ہی اُس خداے اور خداتعالے بہترین فریب کنندگان ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے
کہ کرشمہ معشوقی معنی اس آیت مذکورہ سی آپکو بیچ عشق خدا کے گرویدہ تک کہ نیک و بد و خوشبوئی و بد بوئی و دشنام
و قرآن اسپر رکھین تفرقہ بیس تفرق نہ کرے اُس سے کہ یہ تمام مکرہاے خدا ہی جو تمام مکرہاے خدا ہی اگر خود
انا الحق کہے وہ بھی برحق ہی اور اُسپر کوئی نقصان نہین آتا ہی جیسا کہ جوش و خروش عشق مین کہتا ہی قال النبی
صلے اللہ علیہ والہ وسلم ان اللہ لایواخذ العشاق بما عہدہم مراقبہ سی و یکم ہو اللہ
الواحد القہار یعنے خداتعالے ایک اور قہار ہی مراد قہار سی کیا کہ اپنے ملک مین بجز اپنے دوسرے کو نہین چھوڑتا
ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ قہر سلطانی معنی اس آیت مذکورہ سے اپنے ملک کو ترک کرے اور ایسے ملک
مین جاوے کہ بوے ملک خودی کی آوے جو بوے ملک خودی کی نہین آئی مانند پھول کے ہوا اور جسکہ مثل گل
کے ہوا باران رحمت نے اسپر برسنا شروع کیا اسوقت اسمین سی شجر اسرار کا نکلا اور جب کہ درخت اسرار کا ساتھ کمال
کے پہونچا جب اوپر ہر شاخ کے نظر کی اُن ہر شاخ کو مانند اپنے دیکھا اور جب ہر طرف مانند اپنے
دیکھا مستی احدیت سے نوبت سلطانی بجائی اور معنی ان اللہ ہو الواحد القہار کے
اسپر ظاہر ہووے مراقبہ سی و دوم ان اللہ یحب المطہرین یعنے خداے تعالے دوست
رکھتا ہی پاکون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ اشارت پاکی اس آیت مذکورہ سے آپکو خودی اپنی
سے پاک کرے پاکی کیا نفی اثبات کو دور کرے اور مثل طالب و مطلوب کے اُٹھے اور مطلق
پاک ہو اور پاکی سے نعرہ بیباکی کا مارے کہ الطالب بری الطریق دیکھے مراقبہ سی و سوم
ان اللہ یحب الصابرین خداے تعالے دوست رکھتا ہے صابرون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے
کہ لجام اس آیت مذکورہ سے مرکب ہاروانی اپنے کو قید کرے اور واسطے چرنے زراعت مرادات

کے جانے نہ دیوے سواے راہ نیستی اور راہ نیستی کیا کہ دہنے اور بائین نہ پھرے تاکہ مرکب خودی و
خودنمائی کا قید مین آوے اور عزت قید ہارونی سے بے قید ہو اور نعرہ معدومی کا مانند معصومی کے
نکلے الصوفی لامذهب له مراقبہ سی و چہارم ان الله یحب المتقین جاننا چاہیے کہ خدا
تعالے دوست رکھتا ہے پرہیزگارون کو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ پرہیزگاری معنی اس آیت مذکورہ سے
خودی اپنی سے پرہیز کرے کہ بوے خودی و خودنمائی کی نہ آوے اگر ایسی ہی پرہیزگاری بجالاوے جگہ اسکی بیجگہ
ہوا اور جبکہ جگہ اسکی بے جگہ ہوئی اس حال مین نعرہ حیرانی کا مکان لامکان سے مارے ماعرفناك
حق معرفتك مراقبہ سی و پنجم ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة خدا تعالی فرماتا ہے نہین ڈالو دستہا
اپنے طرف ہلاکت کے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ نہی معنی اس آیت مذکورہ سے ہاتھ اپنے کو دریاے
ہلاکت خودی مین نہ ڈالے کسواسطے کہ دریاے خودی بدتر ساتون دوزخ سے ہے اسواسطے محقق تمام و عارف
مقام فرماتے ہین بیت گر ترا حالی بماند از خودت ہہفت دوزخ بر سر آید از بدت پس فرض ہے کہ امر خداے تعالے
کا بجا لاوے دولت و خودنمائی کو دور کرے اور جبکہ خودی سے بیخود ہوا اسوقت ہلاکت دوزخ خودی سے خلاصی
اور رضوان بقا مین پہونچے یعنے ہمیشہ رہے اور فراغت سے نعرہ خوشی کا مارے لیس فی الجنۃ خود ولا ابی ولا نسل
ولا زمہریر الا الله مراقبہ سی و ششم ان الله علی کل شئ علیم خداتعالی اوپر ہر چیز کے کام
کرنیوالا ہے لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ خزانہ علاج معنے اس آیت مذکورہ سے دوا کھاوے کہ مرض بشریت و خودیت
کا دور ہو اور اگر کھانا جانے تو اس طریق سے کھاوے کہ اول ماسوی اللہ کا پرہیز کرے بعدہ دارو
اللہ کی کھاوے کہ اثر پذیر ہو اور جبکہ دارو موثر ہوئی معذوری جاوے اور خوشی ہو اور
جس حال کہ مین خوشی کل ہوئی خزانہ خودی اور دوتائی سے غلبہ فرحت کل سے نعرہ زنان
آوے واللہ ان اللہ انا اللہ مراقبہ سی و ہفتم واللہ علی کل شئ وکیل یعنے خدا اوپر ہر چیز
کے تدبیر کرنیوالا ہے مگر اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ اپنی تدبیر سے باز رہے اور بفراغت تمام آپ کو
خدا کے سپرد کرے جو ایسا مدبر اسکے سر پر ہو پس تدبیر خود خام ہے چاہیے کہ تدبیر اپنی اُسی کے اوپر
موقوف رکھکر بطور معصوم رہے الصلوۃ والسلام مراقبہ سی و ہشتم اللہ نور السموات والارض
یعنے تجلی خداے تعالی کی آسمان و زمین مین ہے اہل مراقبہ کو چاہیے کہ تجلی معنی اس آیت مذکورہ سے
آپکو مانند موسیٰ کے پست کرے یہانتک کہ بیہوش ہو جاوے اور کوہ ہستی خودی و خودنمائی کا سوختہ ہو
اسوقت سرمہ ہوا اور جبکہ سرمہ ہو گیا قبولیت اُسکی آنکھہ اولیاء و انبیاء اور خاص و عام مین پہونچا اور
جو آنکھو مین پہونچا دروازہ تجلی جشمان کا اُسپر فتوح ہوا کہ ایسا کسی جگہ نہ پایا جاوے بدرجہ مسکینی کے پہونچے

اور درجہ مسکینی ایک مقام ہو کہ اُس مقام کو سرور کائنات نے جو التجا کیا جیسا کہ کہا اللھم احینی مسکینا
وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین مراقبہ سی و نہم قل الروح من امر ربی
خداتعالے فرماتا ہو کہ کہدا اے محمد روح امر پروردگار کی ہو اہل مراقبہ کو لازم ہو کہ از معنی اس آیت مذکورہ
سے موت غفلت اپنی کو مانند عیسی کے زندہ کرے جیسے کہ روح امر خدا ہو جو روح امر خدا ہو کیونکر امر
خدا سے جدا ہوا اور جبکہ امر خود خدا ہو ج واج ہو وے مدہ خ ساتھ ج کے ہو جلالیت سے جاوے
غریب نقطہ جیم کی سوختہ ہو وہ خداے تعالے رحمٰن الرحیم نقطہ شفقت کا اسکے سر پر رکھے پھر خ ہو
پس جو ہر عقل شعوردان ہو وہ ایسے صاحب سے کہ رحمٰن و رحیم ہے ہرگز نہ بھاگے اور اگر بھاگے تو
سوائے اُسکے ملک کے اور جگہ کہاں بادیہ پھر تر سندہ ہوتا ہے بہتر یہی ہو کہ خ سے ہرگز ج کیطرف توجہ نکرے جو ساتھ
ج نہ آوے کام اسکا کشادہ ہو اور آواز دریاے عرفان ہمارے سے نعرہ مارے واستقم کما امرت
مراقبہ چہلم انی بری مما تشرکون خداے تعالے فرماتا ہو کہ مین جانتا ہون اُس چیز کو کہ شرک
کرتا ہو فلانا ساتھ اُسکے اہل مراقبہ کو چاہئیے کہ سننے پنداری معنی اس آیت مذکورہ سے خانمان اپنا مع خودی
وخودنمائی اپنی کے آگ مین جلاوے کہ بساط خانہ ہستی مین بال کے برابر نرہے اور جبکہ بال کے برابر نہ رہا مفلس ہو
اور جو مفلس ہوا سوقت ہوا سوقت المفلس فی امان اللہ پس المفلس فی امان اللہ ہوا تو
صحن شفقت اس پروردگار مین بطور معصوم بازی کرنیوالا ہوا اور جو معصوم صفت ہو خداتعالے اُسپر
کرم فرزندی کا فرماوے قولہ تعالیٰ المال مالی والفقراء عیالی مراقبہ چہل و یکم انہ یعلم الجھر
ومایخفی یعنے خداتعالے جانتا ہو آشکارا اس چیز کو کہ پوشیدہ ہو اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ کفر سلیمانی
معنی اس آیت مذکورہ سے دیو ہستی وخودی وخودنمائی اپنی کو مسلمان کرے کہ ظاہر و باطن اُسکا ہو
تسلیم باطن کی کیا یعنے بے یقین ہو کر نہ غیر جانے اور عین جانے اور تسلیم ظاہر کہ کچھ مفید ہو یعنے کوئی
سامع کوئی چیز سے انکار نہ کرے اسوقت تسلیم ظاہر و باطن کی ہو اور جبکہ تسلیم اسکی حاصل کی میدان
احدیت مین چوگان ارادت سے گیند سر اپنے کو آگے ڈالے کہ ساتھ حال کے پہونچا دی
اور جو کوئی بحال مین پہونچے نعرہ لا الٰہ کا مارتا ہوا اٹھے مراقبہ چہل و دوم یسبح للہ
ما فی السموات وما فی الارض یعنے یاد کرتی ہو خاص اُس خداے تعالے کو جو چیز کہ آسمان
اور جو چیز کہ زمین مین ہو لیکن اہل مراقبہ کو چاہئیے کہ غوغاے معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو
نے ونا کے مانند فراموش کرے جو ایسی فراموشی حاصل کرے منہ اسکا ساتھ منہ نا ے کے
پہونچی اسوقت کیا دیکھے کہ درونی ونا ے ایک آواز ہو اگرچہ اسم دو ناے کا ایک ایک ہو جو اس مقام کو

پہونچے نعرہ الا اللہ کا کہتا ہوا اُٹھے مراقبہ چہل و سوم واما بنعمت ربک فحدث یعنے صبر کر اُس پر
کہ جو نعمت خداے تعالے نے بخشیر عطا کی ہو اہل مراقبہ کو لازم ہے کہ سخاوت یعنی اس آیت مذکورہ سے بخل
خودی اپنی کو ترک کرے کہ سخی ہو او بخل کیا ہے خزانہ ہستی کی محافظت کرے اور سخاوت کیا ہے خزانہ ہستی و
خودی اپنی کو چھوڑے اور برباد کرے جو خزانہ ہستی و خودی اپنی کا برباد دیا تو چوردن وخطرات حرص و ہواے
ہوس سے فارغ بیٹھے اسوقت جان نفسانی کو کہ خودی و خودنمائی ہے اور اوپر تخت ربانی کے بیٹھے غیب سے
اور مانند بادشاہ کے نعرہ انصاف کا مارے اور کہے البخیل عدو اللہ ولو کان زاھدا والسخی حبیب
اللہ ولو کان فاسقا مراقبہ چہل و چہارم ونہی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی یعنے
جو کوئی باز رکھے نفس اپنے کو حرام اور گناہ اور ہواے حرص سے پس جگہ اسکی بہشت مین ہو لیکن اہل مراقبہ کو لازم
ہو کہ باز داشت اس آیت مذکورہ سے آپکو دوزخ ہستی و خودی و خودنمائی سے باز رکھے کہ بہشت ہستی
مین پہونچے اور جو بہشت ہستی مین پہونچا شہباز عالم غیب ہوا اور لامکان مین پرواز کرے اور جبکہ لامکان
مین پرواز کر نیوالا ہووے وجود خود کو معشوق اپنا دیکھے اور آپ اُسکا عاشق ہو اور حرارت عشق سے نعرہ عاشقی
کا مارے ساتھ معشوق کے اور کہے محمد رسول اللہ مراقبہ چہل و پنجم فادخلی فی عبادی وادخلی
جنتی یعنے خدائعالی فرماتا ہے کہ ای بندگان میری طرف آؤ کہ تم کو داخل کرون بہشت مین لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے
کہ محفل مین صدق کے ساتھ آوے بندہ ہو اور بندہ کیا کہ اپنا اختیار نہ رکھے اور جو اپنا اختیار رکھے بندہ نہین
ہے بلکہ بیچ مراد کے بندہ ہوا ہی اور جسوقت کہ بندہ مراد کو کھولے اسوقت بیچ بہشت کے نامرادی آوے
اور پھل درخت طوبی کا کھاوے جب لاموت ہوا اور دریاے معرفت مین موج مارے اور جب کہ
دریاے معرفت مین موج مارے لہے لا الہ الا الحق مراقبہ چہل و ششم علم الانسان
مالم یعلم یعنے سکھلایا خدائعالے نے آدم کو جو کہ نہین جانتا تھا لیکن اہل مراقبہ کو چاہیے کہ مدرسہ
استاد مین یعنی اس آیت مذکور کے آوے اور کتاب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی آگے رکھے
اور استاد سبق دیوے کہ نہین ہے کوئی بجز ذات واحد کے بعد لازم ہے کہ عقدہ محمد رسول اللہ کا اُستاد
سے حل کرے جو استاد بکرم خویش جواب راست فرماے خدا و محمد کو مثل برف و آب کے جانے
اور وجود برف اپنے کو دریاے احدیت مین ڈالے جبکہ دریاے احدیت مین پڑا اسوقت خداوند
محمد کو مانند موج دریاے موّاج کے اپنے مطالعہ سے پاوے اور جو مطالعہ غلبہ کرے اسی وقت
ذوق مستی و عشق و محبت اوپر زبان کے ظاہر کرے بدیت ہر یک وجود برف است روح است ہمچو آب
اندک تفکرے بکن و باز را جواب ؛ علم الانسان مالم یعلم اس معنے سے ہو مراقبہ چہل و ہفتم

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون خداے تعالےٰ فرماتا ہی کہ ہرگز نیک کام کو نہین پہونچوگے جبتک کہ خرچ نہ کروگے وہ چیز جسپر محبت زیادہ رکھتے ہو لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ غنیمت معنی اس آیت مذکورہ سے آپکو غنی مطلق کرے غنی مطلق کیا کہ نہ آپ رہے اور نہ خدا جبکہ کوئی نہ رہا احتیاج اُٹھی اور بے احتیاج ہوا اور احتیاج دوئی کی حالت مین ہوتی ہی جبکہ ایک ہوا احتیاج کہان رہی غنی کل ہوا پس غنیمت کل سے جز دُس کو اوپر کل کے پہونچاوی اسوقت کہے هو الغنی وانتم الفقراء مراقبہ چہل و ہشتم قل هو الله احد الله الصمد یعنے کہہ اے محمدؐ کہ خدا تعالےٰ ایک ہی اور پاک ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ دریاے احدیت معنی اس آیت مذکورہ سے وجود خودی اپنے کو دیکھے یہانتک کہ اغراق ہو کچھ نہ رہے نہ اول نہ آخر نہ ظاہر نہ باطن نہ وحدت نہ کثرت جو خودی وخودنمائی سے کچھ نہ رہا اُسی وقت پاک مطلق ہوا اور جبکہ پاک مطلق ہوا ان الله هو الاحد الصمد کہتا ہوا اُٹھے مراقبہ چہل و نہم الحمد لله رب العالمین یعنے سپاس وستایش خاص اُس خدا کو ہی کہ وہ خداے پروردگار کل جہانیان کا ہی لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ خرمن ثنا معنے اس آیت مذکورہ سے آپکو ثناگوئی حق تعالےٰ مین مستغرق کرے یہانتک کہ موے بموے اپنے ثناے حق تعالی کی سنے جو ایسی ثنا میسر آوے حرف علت کا درمیان سے اُٹھے اور جبکہ حرف علت کا درمیان سے اُٹھا خداے تعالےٰ نے اپنے کرم سے علم احدیت کا کھڑا کیا اور جو علم احدیت کا کھڑا ہوا اسوقت خودی اپنی سے گذرا اور جملہ خدا ہوا اور جو جملہ خدا ہوا ملک لایزالی کی بساط اپنے مین دیکھے اور جسوقت ملک لایزالی کی اپنی بساط مین نظر آوے مستی عشق سے احدیت خود بخود پڑھنا قبول کرے الحمد لله رب العالمین الرحمن الرحیم مالك یوم الدین تا آخر مراقبہ پنجاہم احد لیکن اہل مراقبہ کو چاہیئے کہ معنی لفظ احد پر غور کرے اور معنی احد کے دو ہین کہ سب وہی ہے جو جملہ اسکو جانا پس جبکہ کچھ نہ رہا مطلق بیقین ہوا جو ہمیشہ

ذکر ندا باسم یا ذکر دن

مجکو یہ ترکیب درویش باعمل جناب عبد الوہاب خان صاحب ولد الف خان صاحب مرحوم قوم تاغر شاخ یونس خانی کہ ان سے مجکو نہایت اعتقاد ہی بلکہ ان کو فقیر بجاے مرشد کے جانتا ہی آپ نے فرمایا کہ تو اس طور سے ذکر خفی کیا کر چنانچہ وہ یہ ہی کہ اول داہنے نتھنے کو داہنے ہاتھ کی انگشت شہادت سے بند کرے اور بائین نتھنے سے دم اینچے اس صورت سے بروقت کشش دم اول کے اپنے کو ختم کرے یعنے جھلے بعدہ ناف سے دم اینچے اور دماغ کو جانے دیوے اور بوقت کشش دم زبانکو تالو سے لگائے جبتک ذکر کرے زبان کو خم رکھے اسمین ایک بھید ہی اور بروقت کشش کرنے دم کے جیسے کہ جھکا تھا ویسا ہی اٹھتا

آئے جب جانے کہ کل دم آلیا یعنے کل دماغ مین پہونچ گیا اسوقت انگشت دور کرے لیکن زبان بدستور
ختم رہے اور ذکر اللہ کرے یعنے قلب پر زور دیکر قلب سے ذکر کرے گویا اسوقت آپکو گم کرے طالب کو چاہیئے
کہ دو دو چار چار گھنٹہ و یا کم و بیش فاصلہ سے ذکر کرے جسقدر شوق رکھیگا اسیقدر فوائد عظیم حاصل ہونگے
اول سات مرتبہ ایک دم کی کشش مین قلب سے ذکر اللہ کرے اور ایسی ہر روزہ ایک ایک کر بڑھاتا جاوے انشاءاللہ
عرصۂ ایک سال کامل یا کم و زیادہ ایام مین قریب چالیس پچاس ضرب بہ کشش ایکدم حاصل کرے گا
اور اس کام کے واسطے گوشہ تنہائی چاہیئے و یا منھ پر نقاب ڈال لیا کرے اور جہان چاہے وہان یہ ترکیب
کر لیا کرے عرصہ سال مین ذکر کامل ہو جاویگا اگر ابتدا اسکی موسم سرما مین کرے تو نہایت مناسب ہے
کس لیے کہ یہ گرمی لاتا ہے اور جو بوقت تہجد ذکر کیا کرے تو بہت ہی خوب ہے اور اسوقت ذکر تاثیر زیادہ رکھتا ہے
اور یون تو خیال ذکر کا ہر ساعت و ہر لحظہ قلب سے جاری رکھے اور ہر وقت قلب پر نگاہ رکھے کسی وقت
تصور سے خالی نرہے اور قلب کو ایسا دابے جیسے مرغی انڈا اپنا دابتی ہے خدا نے چاہا تو ایام سرما مین ہی طالب
کو اسکا لطف حاصل ہوگا لیکن عشق اسکا شرط ہے بدون عشق کچھ نہین ہوتا ہے چنانچہ اس بارہ مین کیا اچھا
کسی اُستاد کا شعر صادق آیا ہے شعر جس دل مین کہ عشق کی بنیاد نہو + گر خانۂ خدا ہو تو آباد نہو + عشق
کیا عمدہ شی ہے بدون اسکے کچھ حاصل نہین ہوتا ہے اگر مجازی ہو تو بھی بہتر ہے ہزار برس کی عبادت عشق
کے ایک لمحہ کی تڑپ کے برابر ہے اسکا مزہ تو انکو خوب حاصل ہے جو عاشق صادق ہین ہم ایسے کو اسکا
کیا مزہ ہے چنانچہ یہ شعر کسی استاد کا اپنے حسب حال ہے + شعر بوالہوس سود تجھے عشق سے کیا ہوتا ہے +
ہڈیان کھا کے کہین سگ بھی ہما ہوتا ہے + اور بدون مرشد کوئی شی حاصل نہین ہوتی ہے تاہم اپنی
جانب سے اسکی چھیڑ چھاڑ چلی جاوے بقول استاد بیت چھیڑ خوبان سے چلی جاوے اسد + گر نہین
وصل تو حسرت ہی سہی + بقول شخصے کہ پیسے جاوے دال نہین تو دلیا سہی بہرحال مرشد کی جستجو
رکھے جوئندہ یابندہ وہ کون شی ہے کہ جسکو بشر ڈھونڈھے اور وہ دستیاب نہو جنکی اچھی قسمت
ہوتی ہے اُن کو کم محنت مین یا بدون محنت کے دستیاب ہو جاتی ہے اور بدون محنت
کے بھی ملجایا کرتی ہے مگر اُسکا مرتبہ کم ہوتا ہے کیونکہ بدون مشقت کے جسکو خزانہ میسّر آتا ہے
وہ نہایت ہی بیدردی سے اسکے اسراف مین مشغول ہوتا ہے اس لیے کہ اسکی قدر سے واقفیت نہین
رکھتا ہے اور جسنے کہ محنت سے بہم پہونچا کر ذخیرہ کیا ہو اُسکو اسکی قدر خوب معلوم ہوتی ہے
اور ایسا بھی ہوتا ہے مینے اکثر قسمت والون کو دیکھا اور سُنا کہ جسقدر وہ خرچ کرتے ہین اس سے
زائد اُن کو خداوند کریم پہونچاتا ہے اللہ تعالے جل شانہ نے ایسے شخص پیدا کیے ہین

کہ جنکی تصنیفات سے بندہ نے اس رسالہ کو تحریر کیا ہے لیکن ایسے بہت کم ہوتے ہین اور یہ قاعدہ کلیہ ہے
کہ جمع کرنے اور پوشیدہ رکھنے خزانہ کا دستور ہے کہ اسکو پوشیدہ رکھا جاتا ہے جو پوشیدہ نہ رہیگا تو
رائگان جاویگا جہانتک ممکن ہو پوشیدہ رکھے اور قاعدہ یہ ہے کہ جبتک دانہ غلہ وغیرہ زمین مین پوشیدہ
نہ کیا جاوے نہ اگیگا اور جو دانہ کہ باہر زمین کے رہ جاویگا وہ ہرگز نہ اگیگا پس جہانتک ہوسکے اس
راز کو پوشیدہ کرے اور اس راز کو وہ ظاہر کریگا جو کچھ سرمایہ نرکھتا ہو بلکہ اسکو ایمان جانے کا خوف
ہے ویادہ شخص ظاہر کریگا جو خزانہ بے انتہا رکھتا ہو اسکو کچھ خوف نہین جو پوشیدہ کرے اور وہ پوشیدہ
کرنا گناہ جانتے ہین جاے غور ہے کہ جسکو شارع نے پوشیدہ کیا تو پھر پوشیدہ کرنا لازم آیا اور
شر درویشی کیا ہے لفظ ظن کا پختہ کرے یعنے خیالات کا جو کہ صحیح ہین اور ظاہر انکا کہنا کفر
عاید ہوتا ہے اس ظن کو اپنے خیال و ذہن مین پختہ کرے کسی نوع دل کے اندر شک وشبہ نرکھے غرضکہ
یہ معاملہ متعلق مقسوم سے ہے بدون مقسوم و مرشد کامل حاصل ہونا انکا دشوار ہے مگر ہان ایسی تصنیفات
اور صحبت درویشون سے شوق بڑھتا رہیگا اگر عشق رہا تو مرشد رہنا بھی ملجاوے گا کیونکہ اللہ تعالی
کسی کی محنت رائگان نہین جانے دیتا ہے طالب لوگ اول اپنے کو کافر کہلا کر مسلمان ہوتے ہین اسکا
مزہ تو وہی خوب جانتے ہین جو کہ اس راز سے واقف ہین ہم جیسے کیا جانین جو سہوًا ابھی اس راہ بے
قدم نرکھا اور جس نے اپنی عمر مین جو کھانا کہ کھایا ہو اور اسکا ذائقہ اُس سے پوچھا جاوے پھر بھلا
وہ کیا بیان کرسکتا ہے نہین ہرگز نہین کریگا بلکہ کوئی اُسکے ذائقہ کی تعریف کریگا تو ہنسی و
مذاق مین اڑا دیگا بلکہ اُسکے کہنے کو لغو جانے گا بموجب شعر جسے عشق ہوتا ہے حق کا عطا ۔ اُسے
لوگ کہتے ہین یون باؤلا ۔ ذاکر کو لازم ہے کہ گوشہ تاریک مین بیٹھکر ذکر حق مشغول ہو بر وقت نماز
آپ کو گم کرے اور اللہ تعالے کو قائم کرے یعنے کل شے مین اُسی کی موجودگی جانے اور اُس حدیث
شریف پر نگاہ رکھے قلوب المومنین عرش اللہ تعالے جبکہ قلب مومنین کا عرش ہے
تو خیال کرے کہ اسکے اندر بلاشبہ اللہ تعالے ہے اسوقت اُسکو ظاہر کرے آپ کو گم کرے یعنے
ساجد و مسجود اسی کو تصور کرے جو تجکو خطرات آوین انکو مت روک آنے دے اگر روکے گا تو تیرا
نفس تجھ سے ضد کریگا بر وقت ضد کے وہ غالب آویگا کیونکہ اگر کوئی بشر محبت کیساتھ اُسکو
دباوے تو نہین دبتا ہے پس یہی مناسب ہے کہ آنے دیوے اور اپنے مطلب سے کام رکھے
گو خطرات مذکورہ خود بخود دفع ہوجاوین گے جسطرح کہ تیرا اشتیاق بڑھتا جاویگا اسیطرح یہ زیر ہوتا جاویگا
جانب خطرات کے دلکو مطلق رجوع نہ کرے آنے دیوے انکار و کتنا اچھا نہین ہے کس لئے کہ رو کنے سے فتور

زیادہ پیدا ہوگا اور بروقت نماز تہجد کے سجدہ گاہ سے دو تین ہاتھ اونچے ایک مقام پر نگاہ رکھے بلکہ ہر نماز مین اسکا خیال رکھے انشاءاللہ تعالے بعد چند روز انوارات سرخ و زرد و سبز یعنے عیسائی و موسائی و محمدی نظر پڑینگے اور گاہ گریہ و گاہ خندیدگی آویگی اب آگے اس سے مرشد سے راستہ ملیگا میرا منھ اس لائق نہین جو لعل اُگلے یہ تو ایسا منھ ہے کہ جس سے امورات خرافات ظہور مین آتے ہین یہ جو رقم ہوا سنا سنایا بزرگون اور درولیشون سے جو کچھ اسوقت یاد آیا اور مناسب معلوم ہوا تحریر کیا لیکن یہ سب عشق سے تعلق رکھتا ہے عشق پیدا کرے تو سب حاصل ہو سکتا ہے اور بطفیل حضرت عشق کے مرشد بھی ملجاتا ہے اور اللہ تعالے نے اس دنیا کی بنا عشق ہی پر رکھی ہے کوئی شے عشق سے خالی نہین ہے ہر ایک شے مین تعشق موجود ہے کسیکو کچھ عشق اور کسی کو کچھ عشق غرضکہ ماہ سے تا بماہی عشق سے معمور ہے یعنے ایک مخلوق اسکے فرشتے نوری ہین اُنکی عبادت پر ہے بلکہ انکی خوراک بھی یہی ہے انکو عشق عبادت کا ہے لیکن جو عشق کہ آدم کو یعنے تڑپ اور بیقراری مثل سیماب کے عطا کی وہ فرشتونکو بھی نصیب نہین ہے اس کے ہی باعث آدمی کا رتبہ فرشتون سے زیادہ ہوا اللہ جل شانہ نے اگرچہ محبت اور عشق اکثر مخلوق کو عطا کیا لیکن جیسا کہ سوز عشق بشر کو عطا کیا ہے ویسا کسی کو نہین اور اسی باعث اپنا خلیفہ فرمایا یہ خلیفہ کا لفظ بہت وسیع ہے شرح اسکی کثیر ہے اور بھید بہت چنانچہ فرمایا۔ کہ حملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا بقول حافظ ؎ آسمان بار امانت نتوانست کشید + قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند + اس جگہ ظلوما جہولا کا لفظ عجب اسرار کا ہے اور بکمال پیار کا ارشاد ہوا ہے توصاف جای غور ہے کہ جب وہ ایسا مالک الملک قدیم لایزال ذات منزہ بیچون و چرا وحدہ لاشریک ایسی عنایت فرماوے تو اس بشر ضعیف البنیان سے اسکا کیا بدلا ادا ہو سکے مگر صوفیہ کرام ایسا فرماتے چلے آئے ہین کہ اسکا بدلہ کچھ ہے تو قدرے قلیل جان اور روح ہے یعنے روح سے ذکر کرے اور جان کو تصدق کرے اور اپنے کو گم کرے اور حق کو ظاہر کرے بقول مولانا روم ؎ تو مباش اصلا کمال اینست و بس + تو درو گم شو وصال این است و بس ہے یعنے اپنے کو نفی کرے اور اسکا اثبات کرے اور اپنا کام اور تمنا کچھ نہ رہے بقول حافظ ع مرا کارم زخود کامی بہ بدنامی کشید آخر + اور نفی اثبات کا یہ سبق ہے کہ لا الہ الا اللہ یعنے نہین کوئی معبود سوائے اللہ کے تو جبکہ مقصود اپنا اللہ کو کرچکا تو پھر غیر سے مدد کیا ضرور ہے خواہ اپنے دست بازو ہون چنانچہ قولہ تعالے ایاک نعبد و ایاک نستعین تو یہ اقرار چند بار ہر روز کرتا ہے اور توڑتا ہے تو اسلام کامل کہان درویشی تو چیز دیگر ہے بقول شخصے شعر وصال اسکا عوض جان کے میسر ہو غنیمت ہے + متاع حسن جانان جان دینے پر بھی

سستی ہی + مطابق اسکے جیسا کہ مولانا محمد رمضان صاحب فرماتے ہین ۔ روئی کا ن احمدی پلیتم کومت
تیاگ + سر کے سانٹے رب ملے تو بھی دھن دھن بھاگ + بقول حافظ ۔ حضوری گر ہمی خواہی
ازو غافل مسو حافظ + متی ماتلق من تہوی دع الدنیا و امہلہا + بقول شاہ بوعلی قلندر صاحب
۔ ہیچو پروانہ نسوزی بال و پر + کی شوی ہمرنگ آتش سربسر + اور حذائے عزوجل کے مخلوقات
بہت ہین از انجملہ ایک مخلوق اس دنیا کو بھی تصور کرے مجھ سے ایک صاحب فرمانے لگے کہ اللہ
تعالی کے بہت مخلوقات ہین مثل اس دنیا کے اور اللہ تعالے ہر روز ایک قیامت برپا کرتا ہی جسمین
حساب کتاب اپنی مخلوقات کا کرتا ہی جن و بشر کے واسطے ایک روز قیامت کا مقرر ہے اور ہونا اسکا
ضرور ہی برحق اور اسی سبب ہمارے دلون پر ہول و دہشت طاری ہی مگر اللہ تعالے کو اُس روز کی شرم ہی
اپنا فضل و کرم صادر کریگا بیت ہرگاہ بودم در عدم گفتم مرا پیدا مکن + از خود تو پیدا کردۂ خود کردہ را داری چرا
اور ایک روز یہ بھی ہو جاویگا اگر کوئی صاحب یہ طرز کرین کہ امر بھلا کب قیاس مین آتا ہی کہ قیامت کے دن
تو بڑے ہونگے یعنے ایکدن ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا روز مثل ششماہ اور کوئی ہفتہ کے مانند
باقی برابر ہونگے بھلا اس صورت مین ہر روز ایک قیامت کے ہونے کا کب گمان ہو سکتا ہی اسکا
یہ جواب ہی کہ غور کرو کہ آنحضرت صلعم کو عروج معراج ہوا تو آسمان کے عجائب و غرائب کی سیر مین
کسقدر عرصہ گذرا تھا اور اس دنیا مین آپکو اسقدر عرصہ ہوا کہ بستر کی گرمی بھی موجود تھی اور زنجیر حجرہ بھی
حرکت کر رہی تھی اسلیے یہ مقام چون و چرا کا نہین ہے بجز خاموشی و سکوت کے اور حضرت صدیق
اکبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک قطار شتران کی ایک سوزن کے ناکے مین سے جاتے دیکھی آپ فرمانے لگے
آمنا و صدقنا اسکی شان سے یہ امر کچھ بعید نہین ہی کیا عجب ہی ایسا ہی ہو کیونکہ ثابت ہوتا ہی کہ جس روز آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو معراج نصیب ہوئی اسوقت آسمان پر بنی مقبول نے ایک ایک قطار شتران کی
مع بار صندوق تھا جاری دیکھ کے آنحضرت صلعم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کب سے جاری ہی
اور کہان جاتی ہی حضرت جبرئیل ؑ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اسکا علم مجکو بھی نہین ہی جسوقت سے حق تعالی
نے اپنی قدرت کاملہ سے مجکو پیدا کیا ہی جب سے اس قطار کو اسی طرح روان دیکھتا ہون اسوقت حکم دار شاد
باری ہوا کہ ہم کو اسکے جاری کرنے سے ایک بھید یہ بھی تھا کہ نبی آخر الزمان عنقریب معراج آسمان پر
تشریف لاوینگے اور کل آسمان کے عجائب و غرائب کی سیر کرینگے از انجملہ ایک اسکی سیر بھی ہی جب
اسکا راز منکشف ہوگا پھر حکم رب الجلیل ہوا کہ انمین سے ایک شتر کو پکڑ لاؤ اور اسکو ٹھیلاؤ اور جو صندوق
گران اُس کے ہر دو جانب بار ہین اُن مین سے ایک صندوق کہ جسپر قفل ہے اور کلید

اسکی بسم اللہ ہی کھولو چنانچہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حسب الحکم رب العزت ایک شتر کو قطار مین سے بٹھلایا اور ایک صندوق کے قفل کو کنجی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے کھولا تو اندر اُسکے ہزار ہا بیضہ مانند مرغ کے تھے اور ہر ایک بیضہ پر قفل تھا بموجب حکم اُن مین سے ایک بیضہ کا قفل بسم اللہ کہکر کھولا تو دیکھا اندر اسکے دانہ خشخاش ہین اور ہر ایک دانہ پر قفل لگا ہے اس ایک دانہ کے قفل کو بھی بموجب حکم کے حضرت جبرئیل نے بسم اللہ کہکر کھولا تو ایک دروازہ نظر پڑا اور اندر اُسکے ایک میدان ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دروازہ کے اندر تشریف لے گئے اور بموجب آبادی اس دنیا کے آبادی دیکھی آپ کا گذر ایک شہر کے اندر ہوا ایک جگہ پر مجمع مردمان کا نظر پڑا اُس طرف کو تشریف لے گئے وہان ایک عالم درس دے رہا تھا اسوقت وہ عالم یہ بیان کرتا تھا کہ اللہ تعالی کی قدرت کا بھید کسی نے نہ پایا اور نہ پاوے گا اللہ تعالے نے ایک دنیا کی بنا اس طور پر رکھی ہی یعنے اول پانی ہی اور بالا اسکے ایک کلوخ گل ہے اور اُس گل پر اپنی ایک مخلوق کو اپنی عبادت کے واسطے پیدا کیا ہے اور وہان پر نبی آخر الزمان پیدا ہوے ہین اور انکی شان مین خود خداے تعالے فرماتا ہی لولاك لما خلقت الافلاك غرضکہ آپ کی تعریف بیان کرتا تھا کہ اہل مجامع نے تکرار کرنا شروع کی کہ حضرت یہ خیال مین نہین آتا ہی کہ پانی کے اوپر مٹی قائم رہے اور اُسپر آبادی ہو اسوقت حضرت نے فرمایا کہ اے لوگو کہنا اسکا راست تصور کرو فی الحقیقت اُس مخلوق کی آبادی کلوخ گل پر ہے اور اُس مخلوق کا نبی آخر الزمان مین ہون جب وہان کے مجمع کو یقین واثق آیا اس لیے اوپر کا قول صادق آتا ہی البتہ بھید الٰہی کسی نے نہین پایا اور نہ پاویگا اسکی کچھ انتہا نہین ہے جسطرف بنظر تعمق دیکھو اُسکی قدرت موج زن ہی بشر کا کیا امکان جو چون وچرا کرے اب یہ حسب فرمودۂ حضرت حافظ جی صاحب کے بیان کیا جاتا ہی ہدایۃ النبی قادری مرحوم باشندۂ گوالیار ولد سید چراغ الدین جد بزرگوار انکے محمد اسمٰعیل خان عرف نواب دلاور خان ناغر بعہد سلطان بہلول لودی ولایت سے ہند مین تشریف لائے اور وہ دادا بھی جد امجد راقم ہذا کے ہوتے ہین اُسوقت ہمراہ اُنکی قوم سید بھی تشریف لائی تھی اُنمین سے چند خانہ اس قوم بزرگوار کے آجتک ہم لوگون کے ہمراہ کردلی مین ہین والد انکے سید چراغ الدین مرحوم جبکہ قصبہ سیل گڈھہ واگذاشت ہوا یہ صاحب سیل گڈھہ سے گوالیار تشریف لیگئے تھے اُس جگہ بزمرہ سواران یکہ نوکر ہو گئے اسواسطے بود وباش اپنی گوالیار مین اختیار کی یہ صاحب یعنی حافظ ہدایۃ النبی قادری درویش باکمال وخدا پرست گذرے ہین انکو فیض حضرت جی گوالیاری جو کہ حضرت جی سنگڑی مشہور ومعروف ہین پہونچا اور ان سب سے طالب جناب عبدالوہاب خان صاحب ہین اب جو کہ تحریر ہوتا ہے یہ تصنیف

سید حافظ جی صاحب کا قول جاننا چاہیئے حضرات صوفیہ نے تین مقام مقرر کیے ہین احدیت - وحدت واحدیت - و یاہوت ولاہوت - وجبروت - وملکوت - وناسوت - بھی کہتے ہین - اور حقیقۃ الحقائق ومعرفت وطریقت وشریعت بھی نام ہین اور بیچ اصطلاح ہندی کے ہوا و آب وخاک ہی جانو کہ احدیت مرتبہ ہی کہ بے علمی وبیرنگی ونیستی وغیب وسہو وغفلات خودانیہ ہے اور واسطے خود مراد اس سے ہی اور وحدت مرتبہ علم کا ہی کہ پہچاننا وجاننا وسمجھنا اپنا آپ مین ہی واحدیت مرتبہ مراتب علم اور روح ودل سے ہے اور جان کہ بے علمی تیری بیچ تیرے مرتبہ ذات کا ہی کہ اپنے مین آپ ہمیشہ محو وبیخود وغائب وفراموش ونسیان وسہو وغافل ونادان ہوتا ہی تو تجکو چاہیئے کہ ہردم اس مرتبہ سے آپکو آگاہ رکھے اور جو اس مرتبہ کا شغل ذکر ہے تجکو تعلیم کرو نمین اول رات کو باوضو قبلہ کیطرف منہ کرکے دوزانو بیٹھ کہ تیرے پاس کوئی نہ آوے یعنے دروازہ حجرہ کا بند کرکے آپ کو ہمہ وجوہ خاموش مثل بت ہوکر بموجب شعر حضرت مرشدی ومولائی جناب حضرت صاحب قدس اللہ سرہ شعر تو اسکی بزم مین خاموش رہ جون بتکدہ مین بت * مقام اے یار یہ کھلتا نہین بتلا ہی حیرت کا * بیٹھے تو اور آنکھ کو چندے بیچ مشاہدہ بیرنگی کے بند رکھے بشرطیکہ پلک برہم نہ مارے اس حالت مین آنکھ بند کرے جیسا کہ بیچ آنکھ کھولنے کے آنکھ بیچ مشاہدہ ذات کا رکھتا ہوا اور باطن مین اُسی طریق بیچ ذات کے رکھے اور ذکر سوائے مشاہدہ تا نام اللہ زبان پر نہ لاوے صرف خاموش رہے بموجب شعر حضرت جی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر یا تو غنیمت ہے یا ہے بے ادبی * یار وست نام لیا کرو خدا کا * بیچ اثر خاموشی کے ایسا مصروف ہو کہ سوای خاموشی وانوار لطیف آپ مین خیال وقیاس ووہم وگمان نہ پیدا ہو تجکو چاہیئے کہ ایسے انوار لطیف اپنی بین قرار دے تاکہ تو نہ رہی وصرف انوار لطیف مین جسوقت کہ تو کثرت اس شغل کی کرے مقام حیرت کا بیچ حیرت کے کھلنے والا ہوا اور ہمیشہ صرف متحیر آپ مین رہے اُسوقت کہ تو آپ مین نہ رہے تمام عالم نظر مین خواب وخیال کے مانند دکھلائی دے تو حق مین اور حق تجھ مین ہو بموجب شعر حضرت مولوی معنوی شعر تو در وگم شود وصال اینست وبس * تو مباش اصلا کمال اینست وبس * یہ طریق شغل پانے کا ہے اور صاحب اس شغل کا خوش رہتا ہے یہ شغل منتہی کا ہے نہ مبتدی کا

شغل دوم مرتبہ وحدت

کہ اُسکو مرتبہ علم کا کہتے ہین وہ صرف آتا ہی جو تو چاہتا ہی کہ بیچ شغل اس مرتبہ کے مشغول ہو تو چاہیئے کہ رات کو یا دن کو حجرۂ تنہائی مین بدوزانو روبہ قبلہ بیٹھے حواس ظاہری وباطنی اپنے کو آپ مین جمع کرکے ہرطرف سے دروازہ بند کرے اور علم کو آپ مین رکھکر اور آپکو اپنے مین پہچانکر معرفت کو آپ مین دیکھے اور آپکو حق مین جانے اور کہے اسم ذات یعنے اللہ کو اپنے ساتھ مخاطب

کرے یعنی آپکو اللہ اللہ کہے تو اور اسم اپنے کا بھی اسم حق جانے جو آپکو حق جانے اسم اپنے کو بھی حق جان
کہ کثرت اس شغل کی کرے انوار معرفت و شناسائی و لذت و حلاوت تجھ مین پیدا ہو تجکو نام حق یعنی
ذاتی کا چھپا ہوا پوشیدہ لذت و سرور پیدا ہوا اور تجکو محو و مستغرق کرے اور حیرت ساتھ تیرے منھ مین
دکھلاوے بموجب شعر حضرت جی کے شعر علم کو اپنی طرف علم کو رکھ اپنے رجوع + تا حقیقت مین تجھے
روح کی حیرت ہووے + کیا کہون مین مذاق و حلاوت اسکی بیان نہین ہو سکتی بموجب شعر حضرت جی
قدس اللہ سرہ کے شعر تجھ سے ہرگز رکھون نہ پوشیدہ + حال دل گریبان مین آوے شغل سوم مرتبہ واحدیت
کہ اسکو ذکر روحی و قلبی بھی کہتے ہین اول تجکو طریق ذکر روحی کا یاد دلاؤن بعدہ ذکر قلبی کا لکھونگا اگر ذکر
روحی کرے تو حجرہ مین تنہا دو زانو بقبلہ بیٹھے اور پریشانی ہر طرف سے آپکو اپنے مین یکسو جمع کرکے اور ساتھ اپنے مخاطب
ہو کر کہے وحدہ وجہہ وکلامہ وعلمہ وعلمہ ذاتہ کی مجھ مین اور تمام عالم مین ذات حق کی محیط
ہے اس خیال و تصور مین آپ مین متوجہ رہے اور محو کرے اور جو اثر محویت اور انوار لطیف و شکر کے
تجھ مین پیدا ہون آپکو اسمین محو کرے اور ہمیشہ نظر جان وار پر رکھے کیا انسان سے اور کیا حیوان سے
اور حرکات و سکنات ہر ایک کے پیش نظر تیرے آوے حرکات و سکنات حق دیکھنے اور جاننے
کے مانند کثرت اس ذکر کی کرے حرکات و سکنات تمام عالم کے بیچ نظر تیرے حق آوے چہارم
ذکر قلبی کرے چاہیے کہ جگہ تنہا مین دو زانو طرف قبلہ بیٹھکر ہر طرف سے آپ کو یکسو کرکے خیال اپنے کو کرے مانند
یاد ردان واسپ دوان کے ہو بیچ مقام دل کہ دو انگشت زیر پستان رکھے اور صورت دل کی خیال
نہ کرے صرف متوجہ رہے اور زبان دل سے ہمیشہ ساتھ اپنے گویا رہے بموجب شعر حضرت جی
قدس اللہ سرہ کے شعر برابر ہو زبان کے یہ حدیث النفس ہے گویا + دلا دعوی خموشی مین غلط ہے بے زبانی کا
جان مین ہزار ہزار خیال و خطرات پیش آتے ہین اور وہ زبان دل ہے تجکو چاہیے کہ
رو زن زبان و دل مین صرف اللہ اللہ کہنا رہے اور چشم و گوش کا منشا ہم
رکھے مگر آنکھ بند رکھے اور جبتک کہ حواس خمسہ ظاہری و باطنی سے متوجہ نہو فائدہ کامل نہ پاوے
مگر اول اندک آنکھ کھول کر یہ ذکر کرے جو اثر خاموشی و عشق و سرور تجھ مین پیدا ہوا اسوقت آنکھ
بند کرکے ذاکر ہووے اور وقت آنکھ بند کرنے کے خطرات اور خیالات تیرے دلمین بہت پیدا ہون
تجکو چاہیے کہ علم اپنا دو قسم کرے ایک کو مائل ذکر رکھے اور دوسرے کو واسطے دفع کرنے خطرات
کے مقرر کرے جو کثرت اس ذکر کی کرے تیرے دلمین حیرت و ذوق و لذت و سرور و گریہ و
انوار پیدا ہون آپ کو اس مین مستغرق کرے بعد چندے شورش و گریہ و قہقہہ امن حال تیرے کا

پکڑے اور تجکو جوش مین لاوے جسوقت کہ تیرا یہ حال ہو اسوقت جاننا چاہیئے اور یہ حال بغیر صحبت مرشد کامل صاحب حال وقال و لیشت و پناہی جذبی متعدی موحد تنہائی مین ہرگز ہرگز نہ کرے کیونکہ کچھ حاصل نہوگا تجکو چاہیئے کہ اول صحبت مرشد مین ذکر کرے اور حاضر حضور اُسکے ہو تو اور حال پیدا کرے تو بعدہ اگر تنہا کرے فائدہ پاوے جانمن مشکل ہی کہ یہ حال تجکو بدون توجہ مرشد موحد کے حاصل نہوے بموجب شعر حضرت جی صاحب شعر تلاش اُسکی نہو دیگی ہمتسے اے یارو ❊ تلاش اسکی کرو جسنے کی ہو اُسکی تلاش ❊ پس جسوقت کہ لطیفۂ قلبی و روحی و سر خفی تیرے او پر ظاہر ہون اسوقت تیری نظر مین انوار زرد و سرخ و سفید و سیاہ آوینگے اور خطرات و وسواس و خیالات و وہمات جاوید و ناقص و غنیمت کے تجھ مین آوینگے یہ مقام نفس کا ہے اور خیالات نیک و توفیق طاعت و عمل خیر تجھ سے آوین یہ جگہ تیرے قلب کی ہے و ذوق و لذت و حلاوت و معرفت خودی کی خود تجھ مین ہین اور یہ جگہ قلب اعلی تیرے کی ہے اور معرفت حق اور ایک ہونا اور رہنا تجھ مین یہ مقام تیری روح کا ہے نفس و قلب و روح و علم و بے علمی و خیال شک و بد و ذوق و حلاوت و خیالت و بیحجابی سب تجھ مین ہے لیکن جبکہ تو ہی ہے تو تمام تجلیات ظاہری و باطنی کا حجاب تجھ مین ہی جبتک کہ تو ایمان نہ لاوے مرتبہ تیرا ظاہر نہوگا چاہیئے کہ عادت تصوّر کی ہمیشہ کرے کہ یار ہے اغیار نہین ہے آپ کو اور سب کو یار جانے و دیکھے جو چیز کہ آگے تیرے ہو کیا انسان اور کیا حیوان اور کیا شجر اور کیا حجر سب کو یار دیکھے اور جانے بموجب شعر حضرت پیران پیر سید فتح علی قدس اللہ سرہ شعر آن حقیقت را کہ در دیر و حرم جویند خلق ❊ آشکارا در در و دیوار می بینیم ما

باب ہفتم دربیان مشاہدات

دربیان مشاہدات یعنے روبرو ہونا یعنے جاننا علم کو مانند صورت آئینہ کے

مشاہدہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم دیکھے تمثیل بسم اللہ کیا مقصود واحد بصورت بسم و بصورت اللہ و بصورت رحمن و بصورت رحیم ظاہر ہے اسی طور چار صورت عناصر اربعہ کی ساتھ پاک واحد کے جانے اور جو عقل قرار قبول کرے غلبۂ شکر سے نعرہ مارے بیت ندیم و مطرب و ساقی ہمہ اوست ❊ خیال آب و گل در رہ بہانہ است ❊ مشاہدہ دوم بعبارت دیگر ان اللہ لا ینظر الی صورکم ولا الی اعمالکم ولکن ینظر الی قلوبکم ونیاتکم یعنے معلوم کرنا چاہیے کہ اللہ تعالے نظر نہین کرتا ہے طرف صورت تمھاری اور نہ طرف عمل تمھارے کے ولیکن نظر کرتا ہی طرف دل اور نیت تمھاری کے مگر طالب مشاہدہ کو لازم ہی کہ اشارہ معنی اس حدیث مذکورہ سے اعمال و صورت اپنی کو صور نیستی کا پھونکے اور جبکہ صور نیستی کا پھونکا ہستی آسمان و زمین مین پرواز شروع کی اور جبکہ ہستی و خودی پر پرواز کیا آئینہ دل کا صاف ہوا جو حقتعالے بنظر کرم آئینہ دل اُسکا

صاف کرے اُسوقت پھر اُسپر نظر کرم عنایت الٰہی فرمادے جو نظر کرم و عنایت کی صفائی باطن
سے آئینہ دل اپنے کو مانند صورت آئینہ کے دیکھے جب ذوق بینائی سے نعرہ یکتائی کا مارے اور کہے

مشاہدہ سوم بعبارت دیگر

کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق خدا تعالی فرماتا ہے کہ تھا مین گنج پنہان مین پھر چاہا کہ
پہچانا جاؤن مین پس پیدا کیا مین نے خلق کو تحقیق پہچانا گیا مین لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اب ہی
لشکر معنے اس حدیث سلطانی سے آنکھ نفسانی کو بند کرکے تو غبار پریشانی کا نہ بھرے جو غبار پریشانی کا
نہ بھرا اسوقت جمال سلطانی کا عیان ہوا اور آنکھ کھولی اور جبکہ آنکھ کھلی مساوی ہو روحانی و نفسانی جو
مساوی ہوئی روحانی و نفسانی پس بیٹھے اوپر تخت ربانی کے اور جسوقت کہ تخت ربانی پر بیٹھا اوسوقت
ذوق سلطانی سے کہے من رانی فقد رای الحق **مشاہدہ چہارم بعبارت دیگر** ان اللہ خلق آدم
علی صورتہ یعنے خدا تعالے نے اپنی صورت پر آدم کو پیدا کیا لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اپنے جمال
جمال کو مشاہدہ حق کا دیکھے اور بلکہ ہر ایک وجود کو اسی طرح پر دیکھے جیسا اسمین تمام ہے اور ایک عارف مقام فرماتا ہے
بیت گر تجلی خاص خواہی صورت انسان ببین + ذات خود شد آشکارا اندران خندان ببین
ہر ولی سالک طالب کو کہ ایسا مشاہدہ تحقیق ہو دریائے تحقیق سے بعالم تفریق آگاہی ہو بجاوے
التوحید اسقاط الاضافۃ بقولے ضمیر طرف آدم کے ہے یعنے پیدا کیا خدائے تعالے نے آدم کو
بصورت اس آدم کے پس طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اس معنی مین بھی جمال اپنے کو مشاہدہ کل
حق کا دیکھے مانند خاتم کے اگرچہ بصورت خاتم کے ہین لیکن اسکی اصل مین تغیر نہین ہے جیسی کہ تھی
ویسی ہی ہے بسبب صورت کے اضافت ظاہر ہوئی ولیکن اضافت بیانیہ ہے نہ کہ اضافت حقیقی
فہم من فہم **مشاہدہ پنجم بصورت دیگر** ان اللہ جمیل و یحب الجمال یعنے خدا تعالے
نیک ہے اور نیک خصلتون سے محبت رکھتا ہے نیک خصلت کیا یعنے سیرت و صورت خودی و خودنمائی
اپنی کو درمیان سے اٹھاوے کہ آئینہ دل کا صاف ہو جبکہ آئینہ دل کا صاف ہو اس مقصد اپنے کا
عکس آپ دیکھے اُسوقت دریائے مشاہدہ مین پیرے اُس حالت مین مراتب بی نی حسن کی صورت
نرکھے اس کے معنی مین مولانا روم فرماتے ہین **بیت** اے قوم بحج رفتہ کجا ئید کجا ئید معشوق
ہمین جاست بیائید بیائید + آنہا کہ طلبگار خدا ئید خدا ئید + حاجت بطلب نیست شما ئید شما ئید
مشاہدہ ششم بعبارت دیگر یا عبدی انا اقرب الیک منک خدا تعالے فرماتا ہے کہ اے
بندہ میرے مین نزدیک ہون طرف تمہارے تم سے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیے کہ اشارہ معنی اس

حدیث سلطانی سے وہم نفسانی کو حک کرے کہ مشاہدۂ ربانی مین کچھ نقاب نہ رہے مانند حرف سیاہی کے ہوجاوے یعنے خلقت حرف سیاہی سے ہی اگر حرف متاخر ہو تو بجز اپنے کسی کو معلوم ہووے اور جانے کہ تمام حروف ہا کتاب مظہر نگہداشت سیاہی ہی اگرچہ ساتھ لکھنے نقش کے ہر ایک کا نام علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہے جو طالب مشاہدہ اس تمثیل کو پاوے اس عالم مین مجاز اپنا کیا دیکھے کہ دریا ہے جبکہ جانا دریا ہی پس موجہا مشاہدہ کی خود بخود اسمین مارے اور جو خود بخود موجہاے مشاہدہ کی مارین الانسان سرّی وانا سرّہ کا خداتعالی فرماوے کہ انسان راز میرا ہی اور مین راز انسان کا ہون مگر طالب مشاہدہ کو لازم ہی کہ اشارت مولی نفی و اثبات کو تصور کرے کہ لا آلہ دوئی مین ہی اور اس جگہ دوئی نہین ہی میتاہدہ مشاہدہ نہین ہی مشاہدہ ہشتم بعبارت دیگر لا آلہ الا اللہ یعنے نہین ہی کسی چیز الٰہی مین بجز اللہ واحد کے لیکن طالب مشاہدہ کو چاہیئے کہ معنی کلمہ طیب سے آپکو طیب کرے طیبّ کیا کہ برابر ایک بال کے عزیز ہے جو بجز ذات واحد کے رہے موحد ہوا اسوقت جس طرف کو نظر کرے اپنا مشاہدہ دیکھے بہ حسب اس بیت کے بیت وجود محض مطلق را ہمہ جا ہر زمان دیدم * بہر سوے بہر کوئے بہر مظہر عیان دیدم ہوا اے عزیز میری عبارت کی انتہا نہین ہی ہر چند کہ طویل کیا جاتا اسواسطے مختصر کیا گیا کسواسطے کہ جگہ اس کسی کی ہی جسکو ایک حرف بس ہی پس و بیش راست و چپ تحت و فوق اور در و دیوار مین مشاہدہ در مشاہدہ یہ مضمون اس بیت کی ہے بیت در و دیوار من آئینہ شد از کثرت شوق * ہر کجا می نگرم روئے ترا می بینم ہے

باب ہشتم در بیان مقالات

سنو کہ ایک مقام ہی بیان اسکا کیا جاتا ہے کہ جو یہ ہمارے لایزالی بمکان لامکان سر مراقبہ مین رکھتا تھا جیسا کہ بجز اپنے نہ رکھتا تھا اس مقام کا نام عارفون نے ہوت رکھا ہی اور جو بعلم اپنے آیا کہ خود بخود اس مقام کا نام لاہوت ہوا اور جو سر اٹھایا اور نظر آپ مین بڑی اجزاے وجود کو یک بیک مشاہدہ کرنے لگا جب نام اس مقام کا جبروت رکھا جو ساتھ فنا اپنی کے آیا نام اس مقام کا ملکوت ہوا جبکہ لذّت وجود کی آئی نام اس مقام کا ناسوت ہوا اور جس مقام مین کہ کھڑا ہوا اسی نام سے ہین اگر لذات فقط مین کھڑا ہوا اسکا نام غفلت اگر بیچ وصف کے جلوے علم الیقین کہین اور جو مشاہدہ مین جاوے عین الیقین کہین اور اگر بخود کھڑا ہو حق الیقین کہین اور جو خود بخود ہے حق الحق یہ چارون مقام تفرج گاہ اسکے شاہد ہین حق الحق بالاخانہ کے مانند ہے اور حق الیقین مثل گھر کی ہی اور عین الیقین مثل صحن خانہ ہی اور علم الیقین مثل دیوانخانہ ہی اور لذات وجودی مثل مطبخ خانہ دکارخانہ کے ہی فہم من فہم اب بیان اس طرف کے مقامات کا سنو کہ جو اروا ح

پاک نے دریاے احدیت سے موج ارادت مین سر اُٹھایا ذات الف نے کو موج الف مین پایا
ہر موج مین صورت الف الف کے مانند پائی اور ہر صورت مین خوبی الف الف کی دیکھی
اور خوبی مین لذات الف الف کی چکھی جبکہ لذات الف الف کی چکھی شہر لذات مین متمکن ہوا اور
جسوقت نغمہ حب الوطن من الایمان کا اسکے کان مین پہونچا دلمین اثر کیا مائل اصل وطن اپنے کی
طرف ہوا اور کہا کہ کون سی راہ سے جاؤن مین چنانچہ عارفون نے دو راہ کی ہین ایک راہ تقدیر اور
دوسری تدبیر راہ تدبیر مین چار منزل ہین شریعت طریقت حقیقت معرفت اگر چاہے کہ براہ چارون
منزل کے تفرج کنان جاوے اول برزخ مرشد کو راہبر کرے اور توشہ یقین کا اوپر کمر صبر کے باندھکر
روان ہو جو منزل شریعت مین آوے چاہئیے کہ سینہ اپنے کو اوصاف ذمیمہ سے پاک کرے یعنے
غفلت و خواب و طمع و خشم و کینہ و خیانت و زنا و دالی و کاہلی و تکبر و بخیلی و پندار و غیبت و حسد کو دل سے
ترک کرے اکل الحلال و صدق المقال کا شیوہ اختیار کرے اور پانچ چیز پر استقامت کرے نماز و روزہ و
حج و زکوۃ و کلمۂ طیب قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علے خمستہ چاہیئے کہ اس منزل مین مقام نہ کرے سافر
ہووے آگے منزل طریقت کی آوے جبکہ اس منزل مین پہونچے تھوڑی کوشش مین باختیار رہو چنانچہ
اس باب مین حافظ فرماتے ہین مصرع تکیہ بر تقوی و دانش در طریقت کافریست رہ چاہیئے کہ اس منزل مین
مقام نہ کرے روانہ ہو تو نظر اوپر توکل کے ہو آگے منزل حقیقت کی آوے جو اس منزل مین پہونچے تمام
حق دیکھے اور شوق مستی حق سے نعرہ مارے و کہے ما رأیت شیئا الا رأیت اللہ چاہیئے کہ اس منزل مین
قیام نہ کرے روانہ ہو جیسا کہ حکم ہے السکون علی قلوب الاولیاء حرام آگے منزل معرفت کی
آوے جو اس منزل مین آوے بخود دیکھے وبخود کہے وبخود سنے قال النبی علیہ الصلوۃ والسلام الشریعۃ
اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی والمعرفۃ وصالی اور راہ دوم تقدیر ہے
اُس جگہ اختیار اپنا شرک ہے جس جگہ ہو اسی جگہ وطن اصلی ہے کیونکہ کاروبار خدا کا ہے دوسرے
کسی کا نہین کہ اختیار کرے قال النبی علیہ السلام الاختیار شرک فہم من فہم

باب نہم دربیان رموزات

آغاز چار منزل یعنے شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت جاننا چاہیئے کہ شریعت بمعنی لغوی شروع
کرنا یعنے حق کی طرف رجوع کرنا جیسا کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتی ہین کہ پانچ
چیز ہین اول کلمۂ طیب کہنا دوم پنج وقتی نماز گذارنا سوم روزہ رکھنا چہارم زکوۃ دینا پنجم حج کو جانا اور ان پانچ چیز کے
سوائے درود و ریخ ہے خود سرور عالم نے فرمایا ہے بنی الاسلام علی خمسۃ اشیاء جوان پانچ

چیز کو بجالاوے وہ اوپر ماہیت وحقیقت اُسکی مقید محرم وواقف ہو اُسوقت مسلمان ہو اور ماہیت
کا اُسکی بیان کیا جاتا ہے سنو رموز اول کہنا کلمۂ طیب کا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ جو طالب
صادق ہو لا الٰہ الا اللہ کے کہنے سے ماہیت اور مقصد اسکا پاوے اور ایسا پاوے کہ بد نہ بد کی مثال ہو
بیت عجب بد بود لے نابود نابود ٭ عجب شد مظہر ماہست ہم نہست ٭ جیسا کہ اس باب مین کسی بزرگ نے کہا ہے
بیت فنا اندر فنا یعنی فنا است ٭ بقا اندر بقا یعنی بقا است ٭ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے یخرج
الحی من المیت ویخرج المیت من الحی کے اُسپر ظاہر ہوں اور فنا سے مقام مین آوے رموز دوم
نماز کے گذارنے مین جاننا چاہیئے کہ نماز گذارنا فرض عین ہے اور گذارنا دل و جان سے فرض عین ہے اور اگر بے ریا نماز
گذارے اسلام اسلام مین ہے اور اگر گذارنا نماز بے ریا کا بھی دل وجان سے فرض عین ہے اور اگر باریا نماز گذارے
کفر عین ہے اور گذارنا اسکا فرض عین ہی چاہیئے کہ نماز بے ریا گذارے اور اسطرح گذارے کہ جیسا اس جگہ کہا ہے
من اراد العبادۃ بعد الوصول فقد اشرک باللہ العظیم جو کوئی ایسی نماز گذارے اور ادا کرے
یعنے کہ اسکو ظاہر ہوں اُسوقت مصلی مسلم ہو اور نماز اُسکی قبول ہووے اور جو قبول ہوئی اضافت اُسکو
ہوئی واعبد ربک حتے یاتیک الیقین کی پائی مانند برف وآب کے اسوقت برف کیا اور
آپ سالک ہوا سیراب یہاں سے ہے کہ کہا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عرف نفسہ فقد
عرف ربہ جو سالک اس مقام پر پہونچے شراب لذت وحدت کی چکھے اس وقت معنے لا الٰہ
الا اللہ کے اُسپر ظاہر ہوں رموز سوم روزہ رکھنا معلوم ہوا کہ روزہ بمعنی راز ہے یعنے
منھ باندھنا راز ہے کہ کہا ہے صوموا برویتہ عین ہے وافطروا برویتہ جان کر روزہ رکھنا فرض یعنے
رکھنا خود عین فرض ہے تحقیق اسی طور سے ہے اٰمنا وصدقنا جس کسی نے آپ کو عین درست پایا
اسوقت عین آپ کو دیکھا کہ عین ہوا حدیث من رانی فقد رای الحق زبان سے کہے بیت
چو او عین من و عین اویم ٭ انا الحق خویشتن را چون نگویم ٭ جیسا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لو دلیت
دلی بربی جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے اللہ نور السموات والارض کے اُسپر ظاہر ہوں رموز
چہارم زکوۃ کے دینے مین جاننا چاہیئے کہ زکوۃ کا دینا فرض ہے یعنے اپنا فرض ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ان اللہ مع المتقین تحقیق اسی طور ہے جس کسی نے آپکو کھویا خدا کو پایا کہ کہا ہے اپنا نہ پانا پانا اُسکا اور نہ
دیکھنا اپنا دیکھنا اُسکا ہے یہانتک کہ سالک آپکو خودی سے نہ اُٹھا سکے اگر زائد ہو تو مانند بریان کے ہو
دنیا دار قارون کے مانند ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حب الدنیا
راس کل خطیئۃ وترک الدنیا راس کل عبادۃ جو سالک یہانتک سیر تو کلی تفرقہ اپنے کی سیر کرے

اسوقت معنی انما الهکم الله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحیم کے اُسپر ظاہر ہون رموز پنجم
حج کے جانے مین جاننا چاہئیے کہ جانا حج کا فرض ہے یعنے جانا اپنا فرض ہے تحقیق اسی طور ہے اپنے جانے
مین خدائی ہے اور اُسکے جانے مین خود آئی ہے اور جس جگہ کو خود آئی ہے خود نمائی ہے اور جس جگہ کہ خود نمائی
ہے جدائی ہے اور جہان کہ جدائی ہے بے نمائی ہے اور جس جگہ بے نمائی ہے یہ آیت اسپر نازل ہوئی ہے ومن کان
فی هذه اعمی فهو فی الاخرة اعمی واضل سبیلا چاہیے کہ وہ کام کرے کہ کوئی نہ کرے اور یاری
کرے کہ کوئی نہ کرے اسوقت حج درست آوے اور مقصد راست دکھلائی دیوے جبکہ
سالک یہانتک کہ سیر کرے اُسوقت معنی فاینما تولوا فثم وجه الله اسپر ظاہر ہون رموز
ششم طریقت ہونے کے بیان مین جاننا چاہیے کہ طریقت کے معنی اصطلاحی مجاہدہ کرنا اپنے
نفس مین یعنے سہو کرنا نفس کو نفس مین سالک یہانتک سیر کرے کہ معنی والذین جاهدوا
فینا لنهدینهم سبلنا کے اسپر ظاہر ہون اور طریقت بمعنی لغوی راہ چلنا یعنی آپ مین جانا ہے
تحقیق اسی طور ہے خدا کو پانا آپ مین ہے نہ آسمان مین اور نہ زمین مین جیسا کہ حدیث مین آیا ہے
القلوب بیت الله یعنے جسنے گھر کو پایا صاحب گھر کو پایا جسنے صاحب کو پایا پہچانا اور جسنے آپکو پہچانا خودی اپنی
عالم مین پائی اسوقت معنی کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق کے پائے
رموز ہفتم حقیقت کے بیان مین جان کہ حقیقت کے معنے لغوی حق ہونا اور اضافت لیجانا
اور بیعت پھاڑنا اور آرزو کرنا ہی جیسا کہ کہا ہے الفقر لا یحتاج سوی الله جو سالک اس
جگہ تک سیر کرے اسوقت معنی قل هو الله احد کے آخر تک اسکو ظاہر ہون رموز ہشتم معرفت
کے ہونے مین جاننا چاہئیے کہ معرفت اسم ظرف ہے معنے اُسکے پہچاننا یعنے تمام
جگہ پاک ذات واحد کی پانا اور اسمین ظہور کو تین طرح طرح غیر نگر یا حق دل کی ہے اگرچہ
صورتین مختلف دہشت ناک یا پاک پیش آوین خوف د ذوق نہ چاہیے احدیت مین محکم اس
جگہ تک ہے کہ کہا ہے الایمان بین الخوف والرجا جو سالک اس جگہ تک پہونچے معنے
الحمد لله رب العالمین آخر تک اسکو ظاہر ہون بیان چار منزل کا دوسری طرح سنو
ناسوت وملکوت وجبروت ولاہوت رموز نہم لاہوت مین ہونیکی جان تو معنی لفظ
لاہوت کے یعنے نہین ہے وہ سوائے تیرے اگر کہین کہ سیر کیونکر اسکی ہوتی کلام کو رب العالمین
کے سنو کہ حضرت میران محی الدین نے کہا یا غوث الاعظم جسم الانسان ونفسه وقلبه وروحه
وسمعه وبصره ویده ورجله وکل ذلک اظهرت له بنفسه لا هو الا انا و

لا انا غیرہ) جو سالک اس جگہ تک سیر کرے کتابت لوح محفوظ آیہ انی انا اللہ لا الہ الا انا کا اسکے اوپر پوشیدہ نرہے رموز دہم جبروت مین ہونگی یعنے مشاہدہ ہونا رب کا اس جگہ کہا ہے ما رأیت شیئا الا رأیت اللہ فیہ جو سالک اس جگہ سیر کرے معنے ان اللہ علی کل شئ محیط کے اسکو معلوم ہووین رموز یازدہم لاہوت مین ہونگی یعنے پاک وصاف ہونا ما سوی اللہ سے ان اللہ جمیل ویحب الجمال ہمہ حال اللہ اللہ اللہ کہنا اور ہو ہو جاننا جیسا کہ کہا ہے بیت ہر خیال غیر حق در دو جہان ＊ این ریاضت سالکان را فرض دان جو سالک اس جگہ تک سیر کرے اس کو معنے وھو معکم اینما کنتم کے دکھائی دیوین رموز دوازدہم ناسوت مین ہونا جان کہ ناسوت کے معنے غافل ہونا اور غفلت ＊ اور معنی آمد بمعنی بد ＊ اگر غفلت صفت کی گئی ہو اوصاف ذمیمہ کے ساتھ وہ بمعنی بد ہے ان الانسان لفی خسر الا الذین امنوا وعملوا الصلحت اسکے اوپر نازل ہوئی ہے اور اگر غفلت موصوف ہو باوصاف حمیدہ وہ بمعنی بد ہی یعنے جیسا کہ تھا ویسا ہی ہو ایسا تھا کہ خبر وحدت وکثرت کی نہین رکھتا تھا اور شرک اور اضافت نہ رکھتا مطلق تھا بلکہ بے یقین جیسا کہ اسلف نے کہا ہے النہایۃ ھو الرجوع الی البدایۃ وہ مقام باہوت ہی پس باہوت اور ناسوت دونون ایک جگہ ہوے جیسے کہ تھے ظاہر ہوے کہ کہا ہی من عرف ربہ کل لسانہ جو سالک اس مقام پر پہونچے تیس ہزار کلام کہ عوام الناس محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوشیدہ تھے علم خود سے اسپر ظاہر ہون وجہ دوسری نہ جاننے ناسوت اور جاننے ملکوت کی اور جبروت دیکھنا اور لاہوت ہونا اور ناسوت وباہوت مین گذرنا پھر ناسوت و باہوت ایک ہوکے وجہ دوسری نہونے باہوت اور لاہوت مین ہونیکی اور جبروت مین دیکھہ اور ملکوت مین سُننا اور ناسوت مین نہونا پھر ناسوت وباہوت ایک ہوئی وجہ دوسری ناسوت مین مانند جواب کے اور ملکوت مین بیداری کے مانند اور جبروت مین پایا اور لاہوت مین خود یار اور لاہوت مین یار پھر ناسوت اور باہوت ایک ہوے عارف باللہ ہر چہار منزل مین مرکب ہے مانند جلوہ کی اور چہار چیزین اُس سی کہ ہر چہار صفت موصوف ہین صفت موصوف سے جدا نہین ہوتی ہے رموز سیزدہم ای عزیز شروع کو ایک دیکھتا ہی تو مانند لام کے ہے اور ہمین جان الف کی مانند ہی اور میم اسکا گفتگوی محمدی ہی اندر اسکے حروف اشارت مقامات ہر طرف فہم من فہم رموز چہاردہم جو کوئی حقتعالے سے جدائی رکھے اُسکے علم سے محروم رہا اور جو کوئی جدائی سے محروم نہین ہوا اُسکے بھید سے محروم ہے ای سالک جوان مردی چاہیئے نہ کہ غیر ہو اور عین کہ چلنے سے راہ کے رہائی یا دے بیت ہجر تو مرا خوشتر از بودن وصلت ＊ عجز تو مرا بہتر از بودن قدرت ＊ جنے

سلہ تحقیق مین اللہ ہون نہین ہے کوئی معبود مگر مین سلہ نہین دیکھا مین نے اللہ بیچ اُس کے سلہ تحقیق اللہ اوپر ہر شئے کے گھیر والا ہی سلہ بزرگ اور دوست رکھتا ہے نیکو سلہ وہ ہر ساتھ تمہارے جہان ہو تم ہی سلہ تحقیق انسان بیچ ٹوٹے کے ہین مگر وہ لوگ ایمان لائے اور عمل کیے نیک سلہ نہایت وہ رجوع ہی طرف شروع وہ سلہ جس نے پہچانا اللہ کو بس بند ہوئی زبان اسکی ۱۲ ۱۲ ۱۲

کہ قدر عاجزی کی پانی منھ قدرت سے پھیرا جوہر عاجزی ایک جوہر ہے کہ جو ساتھ نامردی کے کھینچتا ہی
اور صلابت اسکی قدرت کی مراد کو پہونچاتی ہی رموز پانزدہم خداکو ہم سے غیریت نہین ہے اگر ایکدم
آشنائی کا اس سے مارین ہم شرک دور ہوتا ہی اور راضی ہنون مین جبتک کہ یہ اور وہ وقت اوٹھے
قطعہ نہ ہر جائیکہ افلاس ہست جان راہ دل آنوقت است غربا ے جہان راہ بگذشتن از خودی ہم مولود
تمنا ہم بریدن عشق جان او رموز شانزدہم ہر مسافر کو کہ شیر جان تک پہونچا اُسنے گھر کو کہ گم کیا تھا
اُسی گھر مین پہونچا لیکن وہ گھر نہ چاہیے کہ مسکن اپنا کرے بلکہ منہدم کرے رموز ہفدہم جو کوئی
کہ سر رکھے سر توحید سے محروم ہے رموز ہیژدہم اے عزیز ہرگز تعلم اپنے ساتھ خدا کے
نہ پہونچے اور جو کہ تعلم آپ نہ پہونچے ہرگز ساتھ نہایت کے نہ پہونچے رموز نوزدہم جو کہ
محجوب ہی خدا سے دور ہے اور جو کہ محجوب نہین ہی مغز معنی سے دور ہے رموز بستم
جو کہ بے خدا ہی غافل ہی کہ بے خدا نہو رموز بست و یکم جو کہ قدم نیستی پر مارے مشرک ہو جب تک
کہ نیست نہو عارف باللہ نہو رموز بست و دوم جو کہ اثبات پر ثابت ہی کافر ہے جب تک اثبات نہ کرے
لذت ایمان سے محروم رہے رموز بست و سوم جو کہ آپ کو خدا جانے کافر ہے جبتک کہ آپکو جدا نہ جانے
کفر سے باہر نہ آوے رموز بست و چہارم جو کہ راہ سے گم راہ ہی ہرگز مقام پر نہ پہونچے جب تک گمراہ نہو
مقام پر نہ پہونچے رموز بست و پنجم جو کہ دم آشنائی کا مارے غیر ہے جب تک کہ غیر نہو یار نہو رموز
بست و ششم جو کہ حضور مین پر کھے مطلقاً دور ہے جب تک دور نہو حضور نہ کہین رموز بست و
ہفتدہم جو کہ خلق کو بے خالق دیکھے اِسکو محقق نہ کہین رموز بست و
ہشتم جو کہ خدائتعالے کو اندر اپنے جانے مشرک ہی اور اگر اپنے باہر جانے مردود ہی رموز بست و نہم
جو کہ ساتھ خدا کے مشغول ہی نفسانی رکھے جبتک کہ نفسانی نہ کرے ہرزہ کہین رموز سی ام
جو کہ درم واسطے تلاش کے رکھے درہم ہی جبتک اور پر مطلوب کے نہ پہونچے قائم نہ کہین رموز سی
و یکم جو کہ مراد رکھے نامراد ہی جبتک نامراد نہو مراد کو نہ پہونچے رموز سی و دوم ایک مراد
ایک مدت تک آپ کو بخود پہچانتا تھا جو خدا کو پہچانا کچھ نہ پایا رموز سی و سوم طالب سالہا
حقتعالی کی طلب مین تھا جبکہ حقتعالی کو شناخت کیا اسکا نام لینا غیرت آیا رموز سی و چہارم
جو آپ سے گیا مین کفر کیا مین نے اور جو آپ مین آیا شرک دیکھا مین نے رموز سی و پنجم
جو بینا تھا مین کچھ نہ دیکھا مین نے اور جبکہ نابینا ہوا مین بینا ہوا مین رموز سی و ششم
ای جان میری خواب ہے جو کچھ کہ یقین کرتا تھا مین احوال تھا مین جو یقین سے ہوا مین اور گیا

مین راست ہوا مین رموز سی و ہفتم جو کہ خدا کیساتھ ہستی رکھے اگرچہ گمنام ہی ہستی نہ رکھے ہمارا ست
نہو ہستی سے مست ہو رموز سی و ہشتم اے جان میری جو کہ خواب سے بیدار نہین ہی بے یار ہی جو کہ
رکھے اغیار ہی رموز سی و نہم وہ کوئی شخص کہ خانقاہ انا الحق مین بیٹھا ہی اسکے اوپر اعتکاف نامردی
کا سنت ہے وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کی مراد پاوے رموز چہلم اے عزیز سنو کہ شرک تین نوع کا ہی
شرک جلی و خفی و اخفی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ شرک جلی ہی و الا شرک خفی ہی و اللہ شرک اخفی ہی
جو کہ جلی ہی وہ شرک ناسوتی ہی اور جو کہ خفی ہی شرک ملکوتی اور جو کہ اخفی ہی شرک جبروتی ہی اور مومن حقیقت لاہوت
مین ہوتا ہی رموز چہل و یکم بندگی و بندہ ہونے مین بندہ وہ ہی کہ بند سے آپ توڑا دے بیت
نہ او در بندوی باشد ٭ ہمیشہ فرد خود باشد اگر او مرد خود باشد شعر نخواہد از کسے چیزے بسوزاند
تمنا را ہد ران وقتے بود بندہ اگر داند تمنا را بد لیکن بندہ کو اپنی بندگی سے کام ہی نہ کہ چون و چرا در کار ہے
جو کچھ ہوتا ہی اسکے اوپر گذار سے ہے اور جو کچھ کہ ہوا اسپر راضی ہوا اور جو کچھ ہوگا اسپر ناخوشی ہووا الا تمنا آزاری
ہوا اور اسمین سوزی و سازی ہوا اسوقت بندگی بندہ کی درست آوے یبنی اسرائیل اذکروا نعمتی
التی انعمت علیکم کے اسپر دکھلائی دین رموز چہل و دوم در بیان عشق جان کہ مراد عشق سے وہ
ہے کہ عاشق یہ معشوق اسکا ہی وہ جو درمیان بہانہ کے ہے بیت عشق ہمون عاشق و معشوق او ہو
عرف ہمون عارف و معروف اوہد جو کیا ہی مظہر واسطے دیکھنے اسکے خود آئینہ ہوا خود دیکھنے والا اسکا
جیسا کہ کہا ہے المومن مراۃ المومن جسنے اس مقام کو پایا واللہ الغنی وانتم الفقراء اسپر ظاہر ہوے
رموز چہل و سوم در بیان موحد جان کہ موحد وہ ہی کہ بے نام و نشان ہی اور جو با نام ہی ہمیشہ
الآن کما کان اور طفولیت اسکی برہان بیت نہ بیند خودی را نہ بیند خدا ہد نباشد وصالش
نباشد جدا ہد اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی من عرف اللہ
لا یقول اللہ سالک نے جو اس مذکور کو معلوم کرلیا لمن الملک الیوم للہ الواحد القہار
اسپر ظاہر ہووے رموز چہل و چہارم در بیان نفس جان کہ نفس کا دو وجہ پر نام رکھا ہو
بوجہ نفس اور اوصاف ذمیمہ کو کہین اور وہ یہ ہے شرک و بغض و نفاق و حسرت و حسد و حرص و
ہوا و پندار و جاہ و خود نمائی و ہستی اسی قیاس پر ہر صفت ہوئی ہو جیسا کہ حدیث نبوی اقتلوا
انفسکم لسیوف المجاہدات والمخالفات کہ کہا ہے من قتل نفسہ عن فنا فانا دیتہ
سالک جو اسی مقام کو دریافت کرے ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ھی الماوی
اسکو دکھلائی دے جی نفسی نفس کو کہتے ہین جیسا کہ نفس بدار ہی یس جو کچھ کہ نفس سے آوے نفس ہو

۵ اور ڈر گیا نفس کو ہوا سے یس تحقیق بہشت ہی ٹھکانا اسکا ۱۲

مثلاً جیسے کہ نیشکر سے نیشکر آتا ہی نہ کہ دوسرے سے کہ گندم سے گندم اور اسیطرح آدم آدم سے آتا ہی
علی ہذالقیاس شیٔ شیٔ سے آتی ہی نہ کہ دوسرے سے آتی ہی وہ کہ نفس بمنزلہ نفس ہو جو اس
مذکور کو دریافت کرلیا و لا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ذالکم وصکم بہ لعلکم
تعقلون رموز چہل و پنجم دربیان قلب اسس وجہ سے قلب کو قلب کہتے ہین
جان کہ قلب جب تک قلب مین ہو قلب ہے کبھی حاجت ہو کبھی ناظر ہے اور کبھی عاجز
ہو اور کبھی شاکر ہے اور کبھی خیر ہے اور کبھی شر ہے اور کبھی جاہل اور کبھی عالم اور کبھی بے اسکے
اور کبھی ساتھ اسکے اور کبھی باہر دونون سے جیسا کہ کہا ہے یا لیت ربک محمد لم یخلق محمدا
سالک جو اسس مذکور دریافت کرے معنے والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث
بعد الموت کے اسس پر ظاہر ہون بوجہ دوسرے قلب کو قلب کہین یعنے قلب
احدیت قدم کے مانند محکم بند ہوا ہے کہ غیرت احدیت اپنے سے کسی کو منھ نہین دکھلاتا ہی
لیکن آپ کو جیسا کہ کہا ہے لن ترانی دہ ہیچ ہے کہان ڈھونڈہ اور کہان دیکھے
چنانچہ واقع ہوا ہے القلوب ھو اللہ ط جو سالک یہ مذکور معلوم کرے معنے لا
تفکروا فی ذاتہ کے اسس پر ظاہر ہون رموز چہل و ششم در
بیان روح جان کہ روح بیچون و بیچگون و بے شبہہ و بے نمون ہو نقلی بقلی بعقلا
جیسا کہ ہر چند فکر کرتے ہین کچھ دریافت نہین ہوتا اور نقلاً شریعت مین کہا ہی کہ بیچون و
بیچگون بے شبہہ و بے نمون ہے پس یہ صفات ذات ہو جس جگہ کہ صفات ذات ہو وہ
یہی ذات ہو کہ حق تعالے نے حضرت میران محی الدین کو فرمایا خلقت الانسان
ببطنی اور حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہو کہ اگر عوام الناس مین
کوئی نیک فہم رکھے وہ باوے قل الروح من امر ربی اور اپنے اصحابون کو یہ ظاہر کیا ہے
کہ الروح ھو اللہ اور وجہ دوسری سنو کہ روح و قلب و نفس بیک زبان اسم ذات ہین کہ شیخ عطا
بموجب بیت کے فرماتا ہی بیت نفس و روح و عقل و دل جملہ یکیست ٭ می ندانم تا اگر اینجا شکست
اور حضرت نظامی فرماتے ہین بیت ای عالم تا دانی چندین بچہ میخوانی ٭ عالم کہ مفید است دانم کہ ہمی
دانی ٭ سر موے توشد برفے در علم نحو صرفے ٭ معلوم نہ شد حرفے وہ علم کہ ربانی ہو العارف
ھو الذی لا یعرف سواک اللہ جو سالک اس مقام سے واقف ہو ان اللہ
خلق آدم علی صورتہ اسپر ظاہر ہو رموز چہل و ہفتم دربیان بہشت جان کہ بہشت

یگانگی مین ہی اس سے کہ بیگانگی سے باہر ہی جس جگہ کہ باہر یگانگی سے ہے تمام حال بیگانگی ہی اور اس جگہ کام ساتھ ایک دیکھنے اور ایک جاننے اور ایک سننے اور ایک کہنا کہ حضرت جنید بغدادی نے فرمایا ہی حدیث لیس فی الجنۃ رسول اللہ سالک جو اس مقام صید مصطفےٰ کو صید کرے لیس فی الجنۃ حورٌ ولا قصور ولا لبن ولا عسل ضاحکا جو کہ اس مقام پر پہونچے اس کو ابدا ابد بہشت ہے آخر کیا ہوگا آپ بہشت مین ہے جو سالک اس مقام کو اپنی جگہ کرے اسوقت آپ کو آئینہ کے مانند دیکھے اللہ ولی الذین امنوا یخرجہم من الظلمات الی النور جب معنے ان الذین امنوا و عملوا الصلحت لہم جنت تجری من تحتہا الانہار ذلک الفوز الکبیر کے اُس پر منکشف ہون رموز جہل وہشتم دربیان دوزخ کہ دوزخ بیچ بیگانگی کے ہے اس سے یگانگی اور جس جگہ کہ بیگانگی ہے بیگانگی ہے کہ حقتعالے نے فرمایا ہے انی بری مما تشرکون جیسے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے انی بری مما تشرکون جس کسی سے اللہ تعالے بیزار ہوا اُسکو ابد الابد دوزخ ہے آخر کیا ہوگا نعوذ باللہ منہا اب دوزخ اور آگ بیگانگی جلاتی ہے کسواسطے کہ حدیث یگانگی کی نہین سُنی تھی اس سبب سے سیاہی آگ بیگانگی نے فراموش کیا یگانگی آگ دوزخ کو سیاہ رکھتے ہین اور سیاہی آگ کی بیچ اسکے یگانگی یافتہ ہوا پس یہ حقیقت معلوم کر کہ مراد بہشت سے یگانگی ہے اور مراد دوزخ سے بیگانگی ہے قال اللہ تعالی والذین کفروا اولیاءہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا خالدون بیت یکی را بہشت آن بیگانگی دوزخ بدان ٭ چون شدی واقف زہر دو ہر دو راز خود بران ٭ اور بزرگون نے کہا ہی کہ کرنا اپنا اوپر اپنے ہے جو سالک اپنے کئے سے واقف ہو یہ آیت معلوم ہو قال اللہ تعالی ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ رموز جہل ونہم دربیان قیامت جان کہ قیامت بمعنے اصطلاحی قطر ہوتا ہی اور وہ کھڑا ہوتا ہی کئی وجہ سے ایک ہر دم کفر اور جاتا ہی اور کھڑا ہوتا ہی دوم ہر ساعت ہی اور اوپر چاہنے قلوب کے ہے کہ ہر ساعت اطراف مین قلت ہی سوم ہر روز ہے اور وہ طلوع دن ہے کہ ہر روز طلوع کرتا ہی اور تمام عالم کو کاروبار مین مشغول کرتا ہی چہارم ایک دن اور وہ خواہش وجود سے ہے ان ہر چہار وجہ سے اوپر تمام عالم کے مرکب ہے وجہ پنجم ایک وقت ہی اور وہ جانا خودی کا ہے جو آپ سے گیا آپکو خدا سے پایا اور پھر اپنی خود کیطرف نہ دوڑا جیسا کہ سرور عالم نے فرمایا

الله دوست رکھتا ہے ان لوگون کو جو ایمان لائے نکالتا ہی انکو اندھیرے سے طرف روشنی کے ۱۲ ۵۲ تحقیق وہ لوگ ایمان لائے ہین اور عمل کئے نیکی واسطے اسکے جنت ہے جاری ہین اسکے نیچے نہرین یہ بڑی کامیابی ہے ۱۲ ۵۳ ہم پناہ مانگتے ہین ساتھ اللہ کے اس سے ۱۲ ۵۴ اور وہ لوگ کافر ہوتے ہین دوست رکھتے ہین شیطان کو نکالتا ہے انکو نور سے طرف اندھیرے کے یہ لوگ ہین صاحب آگ کے وہ بیچ اسکے ہمیشہ رہنے والے ۱۲ ۵۵ نہ ڈالو اپنے ہاتھون اپنے طرف ہلاکت کے ۱۲

ہر من مات فقد قامت قیامتہ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے کل من علیہا فان
ویبقی وجہ ربك ذوالجلال والاکرام اُسپر دکھلائی دین مقصود کلی ہیچ وجہ پانچوین کی
ہو ماورائے اسکے جو کچھ ہے بے مقصود ہو اور قیامت بمعنی لغوی قائم ہونا ہو تحقیق جسوقت سے
کہ حقتعالے ظاہر ہوا ہے اُسکی نہایت نہین ہو قیام اسکا ابدا ابد ہو جیساکہ کہا ہو **بیت** قیامت
شدہ رفت آخر نخواہد آمد ﴿ باقی خیال عشق است ہر دم قیام دارد ﴾ جو سالک اس مقام پر
پہونچے معنے اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم تا آخر اُسپر ظاہر ہوون رموز پنجاہ دربیان دنیا
جان کہ دنیا بمعنی دون ہو اور جو کہ کمینہ ہو وہ نجاست ہو اور محبت اُسکی کثافت ہے
کہ حضرت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے الدنیا جیفۃ وطالبہا
کلاب سالک جو اس مذکور کو معلوم کرے معنے انما الحیوۃ الدنیا لھو ولعب
کے اسکو معلوم ہوون پس فرض ہو کہ اس مقام سے گذرے ایسا گذرے کہ گذر جاوے اسوقت
معنی الصوفی ھو اللہ کے اسکو روشن ہوون رموز پنجاہ و یکم دربیان دین جان کہ
دین بعضے دین ہو اور دین بمعنی عین ہو اور ناظر ہو بعین بے تقدیر اپنے اوپر
رکھے دین من ناظر علی اللہ فھو محجوب عن حقیقتہ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہو کہ طالب العقبی مؤنث پس طالب پر فرض ہو کہ اس مقام سے گذرے
کہ عین گذر جاوے جو عین ہوا اسوقت الان کما کان اسوقت ظاہر ہوے رموز پنجاہ و دوم
دربیان ذکر جان کہ ذکر بمعنی یاد کرنا حقتعالے کا غفلت سے ہے کہ کہا ہو فاذکرونی اذکرکم
کہ اسکا یاد کرنا دو نوع پر آیا ایک معنی دوم لفظ پس ذکر لفظی محروم سر سے ہے جیساکہ کہا ہے
من یقول اللہ الفاظ ذاکر معنی محروم اسرار سے ہے اور نا محروم سر سے ہے کہ کہا ہے من یقول
اللہ معنی فھو محروم عن سرہ لا ھو میسرہ جیساکہ کہا ہے کہ لو کان المذکور فھو مؤنث
لا ھو مذکور ولو کان المذکور فھو مذکر پس معلوم ہوا کہ یاد کرنے سے یاد کرنا ہو نہ کہ دستار
پیچ گردن کے بلکہ ہاتھ گردن سے تحقیق دور ہونا بیگانگی کا طالب نے جو اس مذکور کو دریافت کرلیا
معنے اذکر ربك اذا نسیت کے اُسپر معلوم ہوون رموز پنجاہ و سوم دربیان فکر
فکر بمعنی دریافت یعنے دریافت کرنا اس دریاے وطن کا جو دریاے تن کا دریافت کرلیا موتی
پایا مراد در سے وجود ہے اور مراد دریا سے موجود ہے طالب جسوقت دریا مین غوطہ مارے
اسوقت موتی پاوے **بیت** عجب دریا کہ در وے ہست پنہان ﴿ عجب در کہ در وی دریا

بناشد جبیسا کہ کہا ہی الانسان سری وانا سرہ جو سالک اس مقام پر پہونچے معنے لا تتخذوا
الٰہین اثنین کے اسپر ظاہر ہون **رموز پنجاہ وچہارم دربیان تلاوت کلام اللہ**
جان کہ تلاوت کلام اللہ کی سنت ہی اور دریافت کرنا اُسکا فرض ہی اور دریافت کرنا اسکا کیا ہے
یعنے تامل او پر ظاہر کرنے اور اُس سے واقف ہونے کا تحقیق بیچ تامل کے ظہور اشارت
کا ہے اور اسے پڑھنے مین عبارت ہی اور جس جگہ کہ عبارت ہے باب اشارت سے ہے جبیسا کہ حضرت
رسالت پناہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ الحافظ کالاعمے
جس جگہ کہ اشارت ہی بصارت ہی اور جس جگہ کہ بصارت ہی حاضر ہے ور وبرو ناظر ہے چنانچہ قاسم
انوار نے فرمایا ہی **بیت** درہمہ جا زہمہ روے تو در جلوہ گری است × مصحف روے ترا ازہمہ
رومی خوانم × کہ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے افضل العبادۃ
تلاوۃ القران طالب جو اس مذکور کو دریافت کرلے گویا خزانہ غیب کا دریافت کیا اسوقت
معنی اقرأ باسم ربک الذی خلق خلق الانسان من علق اقرأ وربک الاکرم الذی علم
بالقلم علم الانسان مالم یعلم کے اُسپر ظاہر ہون **رموز پنجاہ وپنجم** اے عزیز بناء کلام اللہ بس ۲۸
حروف ہین اور شروع اسکا الف اور آخر اُسکا یا اور کچھ جانتا ہے تو کون تھا اور کون ہی تو اور کہان
تھا اور کہان سے آیا یعنے آپ کو دیکھکر احد وعشر ہے تو بلکہ اُس سے بھی گذر کہ دوئی نہ رہے **رموز
پنجاہ وششم دربیان علم** یعنے جاننا مطلق جبیسا کہ اس باب مین ایک بزرگ کہتا ہی **بیت**
آن شاہد لاہوتی درکسوت انسانی است × انسان شخصی زان شان نظرے کن × اور حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ نوم العالم افضل من عبادۃ الجاہل جو طالب اس علم کو تحصیل کرے اُسکو
عالم العلماء کہین العلم نکتہ کہ اسکو ہی اور کمال اُسکا وہ ہی کہ ذات اسکی ہی اور مطلق سے بے مطلق ہو جبیسا کہ حضرت
میران محی الدین نے درگاہ رب العالمین مین سوال کیا کہ یارب ما علم العلم جواب آیا کہ یا غوث
الاعظم علم العلم ہو الجہل عن العلم جو سالک اس مقام کو پاوے اسوقت معنی ہو اللہ
الذی لا الہ الا ہو عالم الغیب والشہادۃ کے اسپر منکشف ہون **رموز پنجاہ وہفتم دربیان حلم**
جان کہ حلم یعنے سلیم ہونا ہے ایسا سلیم ہونا جیسا کہ پانی بیچ پانی کے اتنا کہ تھوڑا اُس سے
گرم کرین اور تھوڑا سرد پھر دونوں کو ایک جگہ کرین اور گرم سرد سے بھاگتا ہی ورنہ سرد
گرم سے بھاگتا ہی اور دوسرے ہزار کوچہ پاک وناپاک سے آتا ہی اور کوچہ اسلام وکفر سے
دریا مین جاتا ہے اور کچھ تمیز نہین ہوسکتا ہے کہ وہی ہی یا کہ دریا سے ہے جو کہ ایسا ہو

۵۷ پڑھ تو نام رب اپنے کے جسنے پیدا کیا انسان کو لہو کی پھٹکی سے اور پڑھ تو اور رب تیرا بزرگ ہے جسنے علم سکھایا قلم سے اور تعلیم دی انسان کو وہ جو نہ جانتا تھا ۱۲ واللہ

ایسا اللہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ جاننے والا غیب کا اور ظاہر کا ۱۲

وہ دریا ہوا اسوقت معنے ھو الاول ھوالآخر والظاہر والباطن وھو بکل شئ علیم ۵
کے اسکو معلوم ہووین رموز پنجاہ وہشتم دربیان خلق وخالق جان کہ خلق خالق
سے ہے جیسے کہ موج دریا سے طالب جبکہ ان دونون کو تلاش کرے پانی پاوے کہ کہا
ہے لا امر اللہ تعالےٰ جسوقت کہ طالب اس مذکور کو دریافت کرے معنے التعظیم
تخلقوا باخلاق اللہ کے اسوقت معلوم کرے رموز پنجاہ ونہم دربیان خلق یعنے
علم سے خلق کہ خلق سے تمام انبیاء واولیاء بیچ خلق کے ہوے جیسا کہ کہا ہے یا
احمد آدم علی ذکری یارب کیف علی ذکرک والھالک من الناس ہر سالک
کہ اس مقام کو معلوم کرے اسوقت معنی انا الموجود فاطلبنی تجدنی سے واقف ہو
رموز شصتم دربیان خاموش جان کہ خاموش ہوا ہو کہ کوئی دم نے فائدہ نہ گذارے اور
آپ کو میانہ رکھے یعنے آپ سے کچھ نہ کہے اور جو کچھ کہ کہے اسی سے کہے کہ کہا ہے من
سکت سلم ومن سلم نجی ومن نجی فلہ الجنۃ ہر سالک کہ مذکور سے واقفیت حاصل کرے
خزانہ حق معلوم کرے اسوقت معنی ان اللہ علی کل شئ علیم کے اس پر منکشف ہون رموز
شصت ویکم دربیان قناعت قناعت وہ ہے کہ بے وجود بیٹھے نہ کہ با وجود مین
بیٹھے مراد بے وجود سے وہ ہے کہ آپ درمیان بہانہ کے جو کچھ کہ ہے وہ ہے کہ کہا ہے القناعۃ
کنز لا یفنی ابدا جو کوئی اس مذکور کو معلوم کرے اسوقت معنے ان اللہ یحب المؤمنین
کے اسپر ظاہر ہون رموز شصت ودوم بیچ بیان حجرہ مین بیٹھنے کے جان کہ حجرہ مین
بیٹھنا وہ ہو کہ آپسے ہجر کرے نہ کہ آپ کو چہار دیواری مین حبس کرے جیسا کہ کہا ہے من حبس
فی اربعین معک کالطیر فی القفس ہر سالک کہ اس مقام کو معلوم کرے معنی ونفخت
فیہ من روحی کے اسپر ظاہر ہون رموز شصت وسوم دربیان تسبیح کہ تسبیح نہ وہ
ہے کہ دانہ ہاے چوب سے بنائی جاتی ہے باسم اللہ اللہ بلکہ تسبیح وہ ہے کہ تمام مظہر کو جانے
اللہ اللہ چنانچہ ایک چوب سے صد دانہ طالب اسوقت ہو کہ بناوے جیسا ایک بزرگ نے
کہا ہے بیت کہ بچشمان دل مبین جز دوست * ہر چہ بینی بدانکہ مظہر اوست * من علم حرفا فھو
المولےٰ جو طالب کہ اس مذکور کو پاوے اسوقت معنے افلا ینظرون الی الابل کیف
خلقت والی السماء کیف رفعت والی الجبال کیف نصبت والی الارض کیف سطحت
فذکر انما انت مذکر کے اسکو ظاہر ہون رموز شصت وچہارم دربیان مراقبہ

قرب ہوتا ہے کہ تمام حال مین وہی ہی نہ کہ سر مانند فکر زدون کے ڈالے کہا ہے کہ من تقرب
الی شبراً تقرب الیہ ذراعاً جب کہ سالک اس مقام پر پہونچے اسوقت سے لی مع
اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل اسکو معلوم ہوون رموز شصت و
پنجم دربیان مجاہدہ یعنے جہد کرنا اپنے نفس کے ساتھ جان کہ جہد وہ ہے کہ کچھ نہ کرے اور اگر
کرتا ہو وہ جہد نہین ہے وہ فریب نفس ہی جیسا کہ کہا ہی الاختیار شوم جو طالب اس مقام پر
پہونچے اسوقت معنے وضع اللہ فہو خیر کے اُسپر منکشف ہووین رموز شصت و ششم
دربیان مشاہدہ یعنے روبرو ہونا جان کہ روبرو ہونا وہ کہ آپ درمیان بہانہ کے ہے اور تمام
جہان عین العیان ہے جیسا کہ کہا ہے الم ذلک الکتاب لاریب فیہ
ھدی للمتقین الذین یومنون بالغیب کی اُسکو واقفیت ہو رموز شصت و ہفتم
دربیان تقویٰ یعنے پرہیز کرنا وہ ہے کہ اپنی خودی سے پرہیز کرے نہ کہ آب وطعام سے پرہیز
کرنا تحقیق جو کہ آب وطعام سے پرہیز کرے وہ پرہیز ہے جیسا کہ کہا ہے من تزھد بغیر علم
تقدمات کا فرا وجھوٹا جو کہ آپ سے پرہیز کرنیوالا ہے وہ پرہیز ہے العلماء ورثۃ
الانبیاء جبکہ سالک اس مقام پر پہونچے حقیقت اللہ کی صید کرے اسوقت معنی ان اللہ علیم بذات
الصدور اسکو معلوم ہون رموز شصت و ہشتم دربیان صلاحیت جان کہ صلاحیت وہ ہے
کہ آپ سے روان ہے بے اضافت دوان ہی مانند پانی کے پانی مین ہیچ دریاے وحدت کے روان ہی
بیت صلاحیت ہمان باشد کہ باحق ہر زمان باشد ٭ نباشد بے خدا ہرگز ہمیشہ باخدا باشد ٭ اور
کہا ہی من یقول الاضافۃ فی ذات المطلق فہو عامی لا صالح جو سالک کہ اس مقام پر پہونچے
خم وحدت سے شراب طہورا پیوے سب معنی فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا
یشرک بعبادۃ ربہ احدا اسپر ظاہر ہون رموز شصت و نہم دربیان ہمت جان کہ ہمت وہ
کہ دونون جہان سے مستغنی ہووے تارک ایمان و بے ایمان کا ہی اور فارغ نفس شیطان
سے ہے اور صابر سبحان سے ہے ورحمن بیت ہر کہ صاحب ہمت آمد مرد شد ٭ ہمچو خورشید از
بلندی فرد شد ٭ اور کہا کہ صاحب الھمۃ مستغنی عن الکل سالک جو اس مقام پر پہونچے معنے
ازالۃ الفقراء فہو اللہ اسکو معلوم ہون رموز ہفتادم دربیان مسکنت مسکنت وہ ہی کہ تمام
مقامات وکرامات سے سکونت کرے کسی وقت اور پر کسی جگہ کے رجوع نہ کرے بیت
غیر صد بیچارگی گرد او ست آید مرد را ٭ آنزمان عشق لا سوزد تمام مرد را ٭ کہ کہا ہے اللہم احینی مسکینا

واحشرنی فی زمرۃ المساکین جوکہ سالک اس مقام پر پہونچے اور ہستی اپنی سے نیستی کومارے اسوقت معنی موتوا قبل انت موتوا کے اسپر ظاہر ہوں رموز ہفتاد و یکم دربیان رضا جان کہ رضا وہ ہے کہ بیچ تمام حال کے خدا سے راضی ہو یعنے ساتھ خدا کے راضی ہو اور ساتھ اپنے ناز کرے نیازی بیت ناز و نیازی باخودی کردن تماشا خوشتر است ٭ ہر کہ داند او تماشا دائما او خوشتر است ٭ اور یہ بھی کہا ہے الاخلاص بناء الایمان جو سالک اس مقام پر پہونچے پھر ایمان جانے اسوقت معنی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے اسکو معلوم ہوں رموز ہفتاد و دوم دربیان ایمان جان کہ ایمان وہ ہے کہ آپ سے بے نشان ہو اور بیچ حال کے ناظر ساتھ سبحان کے ہے جیسا کہ کہا ہے سبحانی ما اعظم شانی جو طالب اس مقام پر پہونچے شراب طہور کی خم وحدت سے پیوے اسوقت معنی سبحان الملک الحی الذی لاینام ولایموت کے اسپر ظاہر ہوں رموز ہفتاد و سوم دربیان اخلاص جاننا چاہیئے کہ اخلاص وہ ہے کہ آپ سے خلاص ہے جیسا کہ برف بیچ پانی کے بیت اگر مرد واقف بود بر وجود ٭ نگوید خدا ہم نہ گوید وجود ٭ اور یہ بھی کہا ہے کہ سعید واثق المعرودون جو سالک اس مقام پر پہونچے اسوقت معنی من عرف اللہ کل لسان کے اسپر ہویدا ہوں رموز ہفتاد و چہارم دربیان استقامت یہ معنی قرار کرنے کے ہے اس باب میں ہے الاستقامۃ فوق الامامۃ جو طالب سالک اس مقام پر پہونچے اسوقت سبح اسم ربک الاعلی الذی خلق فسوی والذی قدر فھدی والذی اخرج المرعی فجعلہ غثاء احوی اسپر ظاہر ہوں رموز ہفتاد و پنجم دربیان توبہ جان کہ توبہ وہ ہے کہ آپ اختیار سے توبہ کرے بلکہ جو کچھ گذرا اسکے اوپر افسوس اور جو کہ کرتا ہے اسپر کوشش نہ کرے اندر اور باہر حق پوشش کا کرے جیسا کہ کہا ہے من ترک ذرۃ مما نہی اللہ تعالے خیر من عبادۃ الثقلین جو کہ اس مقام پر پہونچے پھل درخت طوبی کا چکھے اسوقت معنے ان للمتقین مفازا حدائق واعنابا وکواعب اترابا وکاسا دھاقا لا یسمعون فیھا لغوا ولا کذابا جزاء من ربک عطاء حسابا رب السموات والارض وما بینھما الرحمن لا یملکون منہ خطابا اُس پر ظاہر ہوں رموز ہفتاد و ششم دربیان شاکر و شاکر ہونے کے جان کہ شاکر وہ ہے کہ اس کا شاکر کرے نہ شاکر شکر سے یعنے دل مین ایک جانے اور زبان سے ثنا پڑھے جانان ساتھ جانان کے جان ساتھ جسم کے جانے ایسے ہی مقصد و معنی ساتھ لفظ کے پڑھے اور بغور تلاش کرے ہر سر کو ایک جانے اُسکو شاکر کہین کہ کہا ہے یا عبادی مما اقرب الیک منک جو شاکر اس جگہ شکر بجا لاکر آپ کو بجا لاوے اسوقت معنی نحن اقرب الیہ من حبل الورید کے اُسپر ظاہر ہون

رموز ہفتاد وہفتم دربیان صبر وصابر ہونے کے جان کہ صبر وہ ہے کہ اس سے صبر کرے
نہ کہ دونون کو آپ مین دیکھے اور آپ کو ایسے ہی ہیچ وجود کے نزدیک جان کہ روبرو بیٹھے ایک اسکی
مرو ملک مین رہتا ہو اور دوسرا ہیچ مرد ہالک کے والعالم مرات العارف جو کوئی اس صبر
کو بجالاوے اُسی کو صابر کہتے ہین کہ کہا ہے کل نفس واحد اسوقت یا ایتہا النفس
المطمئنۃ ترجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی کے معنے اسپر ظاہر
ہون رموز ہفتاد وہشتم دربیان توکل ومتوکل ہونے کے جان کہ توکل وہ ہے کہ ملک سے توکل
کرے نہ کہ ملک ونصیب سے توکل نہ کہ کسب سے جو کوئی کہ ملک وملک سے توکل کرے
اس کو کہین متوکل ورنہ متاکل رعیت نفس ہے نہ کہ صاحب نفس ہو اور کہا ہے
کہ کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر فی سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور جو کہ ایسا متوکل
ہو وہ کلام حق تعالے نے حضرت میران محی الدین کہا ہے کہ اُسکو ظاہر ہوا اور وہ کلام یہ ہے
قال لی عبادی سو لنبیین والمرسلین لایطلع علے ان ادجوہم احد من اہل الدنیا ولا احد
من اہل الاخرۃ ولا احد من اہل النار ولا مالک ولا الارض او ماخلقتہم للجنۃ
والنار ولا للثواب ولا للحور ولا للقصور ولا للغلمان فطوبی من امن منہم انکم یعرفہم
رموز ہفتاد ونہم دربیان تلقین یعنے تلاقی کرنا ساتھ حقتعالے کے اسکا ملاقی کرنا دو نوع پر
آیا ایک یہ کہ طالب کو مشغول کرنا ساتھ الفاظ ملحوظ بصوم وصلوۃ وتہجد واشراق وچاشت
وفی الزوال دوگانہ اور ہمیشہ باوضو رہنا کہ مقصد یاد وے اور طرح دوسری یہ ہے کہ طالب کو شغل کرنا
بعیان ثابت یعنے مقصد جیسا کہ نہین ہو کوئی آدمی سواے مقصد کے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی من یرید ان یجلس مع اللہ فلیجلس مع الفقراء ومن یرید
ان یجلس مع الانبیاء فیجلس مع العلماء جو طالب تلقین ثانی کا فہم کرے اسوقت کان اللہ
ولم یکن معہ شئ اسپر ظاہر ہون رموز ہشتادم دربیان تصوف یعنے صاف ہونا جان کہ صاف
ہونا کیا ہو کہ خود رہے نہ خدا اور نہ وصل رہے نہ جدائی لی مع اللہ وقت لا فیہ عبد ولا رب
لی مع اللہ جیسا کہ کہا ہے التصوف حال ولا لذ بیان رموز ہشتاد ویکم دربیان تجرید تجرید یہ ہے الذی
ناظر علی اللہ وحاضر من اللہ جان کہ تجرید وہ ہوتا ہو کہ ہر طرف مولا کو دیکھو اور دنیا کو نہ چاہو یون
ہمیشہ مولا ناظر اسکا ہووے کہ کہا ہو ما زاغ البصر وما طغے ہر سالک کہ اسکے معنے دریافت کرے
لا الہ الا اللہ اسپر ظاہر ہو رموز ہشتاد ودوم دربیان تفرید جان کہ بے نام ونشان

ہو الان کما کان بیت مگر تفرید آن باشد کہ سہو سہو خود باشد ہو ولے چون نیک مے بیند سہو سہو خود باشد
اور کہا ہے التفرید الذی لا یکون ثانی الا ھو جو سالک اس کو دریافت کرے
اللہ اسپر ظاہر ہو رموز ہشتاد و سوم جس کسی کی نظر او پہ عرفان کے عارفان سے نہو رموز
ہشتاد و چہارم نظر او پر مراد کے ہو دریاے مراد سے جرعہ نہ چکھا ہو رموز ہشتاد
و پنجم جو کہ منظور ناظر ہو حقیقت اسکی سے اندھا ہو رموز ہشتاد و ششم جو کہ علم
سننے سے بے بہرہ ہو وہ عالم نہین رموز ہشتاد و ہفتم ہر عاشق کی نظر عشق پر ہو ابھی بہ کمالیت
عشق نہ پہونچا ہو رموز ہشتاد و ہشتم واصل کو ساتھ حقیقت کے کوئی گذر نہین ہے
رموز ہشتاد و نہم یافت اسکی وہ ہے کہ بے یافت ہو رموز نود ام جس کسی کی نظر او پر رویت
کے ہو اندھا ہو اور بینا اسوقت ہو کہ نابینا ہو رموز نود و یکم جو کہ دیکھنے سے
آنکھ بند رکھے آپکو کلفت سے باز رکھے رموز نود و دوم نفی و اثبات وجود سے ہے جو
وجود سے جاوے کچھ نرہے رموز نود و سوم خلق کو ساتھ خلق کے دیکھنا شرک ہے اور خالق
جانتا شرک ہے اور اخلاص وہ ہے کہ بے شرک ہو رموز نود و چہارم جو کہ ڈھونڈھے نپاوے
رموز نود و پنجم جو کہ کہے نہ جانے رموز نود و ششم جو کوئی دوڑ نہ پہونچے رموز
نود و ہفتم جو طالب مطلوب ہو مطلوب سے ہو رموز نود و ہشتم جو سالک منزل پر پہونچے منزل نہ دیکھے
رموز نود و نہم جو یقین کے ساتھ کمال کے پہونچے بے یقین ہو رموز صدم جو ایمان مسلم ہو ایمان سے بے بہرہ
رموز صد و یکم ایک بزرگ نے ساتھ سیاہی کے ملاقات کی اور پوچھا اے سیاہی کہا سے کہانتک
ہوئی اور کہانتک پہونچی اُسنے جواب مین کہا کہ جو ملک عدم سے باہر آئی مین بیچ ولایت لاکے پہونچی
مین اور جتنی کہ پھری مین بیچ ملک لاکے لائی ہین ×

اختتام کتاب

یا الٰہی بہ طفیل اپنے حبیب نبی کریم کے اس رسالہ کو مقبول فرماکر مجکو اور اُسکے ناظرین کو اس سے
بہرہ مند فرما یا اللہ تو غفور و رحیم ہے مین از سرتا پا گنہگار ہون مجکو اور میرے فرزندان اور خویش و
اقارب کو کونین مین باآبرو رکھیو اور بروز قیامت نامۂ اعمال دست راست مین دیجیو آمین رب العالمین

منقبت بجناب حضرت رسول مقبول صلعم

محمد تو نور خداے جہان ہے	یہ سب نور سے تیرے کون و مکان ہے	سراپا ہے تو نور اس صمدیت کا	یہ ظاہر عیان ہے کہ سایہ کہان ہے

گذر کر کے ایکدم مین ہیئت ہے اسمانکو
ولی جامۂ بشری مین تقلید کی تھی
پیمبر نبی اور مرسل بہت ہین
تو لیسن وطٰہٰ حبیب اللہ
یہ ہے عرض میری نبی الکریم
نہین ناخدا ہے نہ حامی کوئی ہے
مین امت مین تیری گنہگار ہونگا
ملادے خدا سے بچا آفتون سے
پڑا اور یہ تیرے گنہگار زردار

عرش پر تو پہونچا جہان لامکان ہے
جہان تو تھا پہلے وہان اب کہان ہے
ولیکن یہ رتبہ کسی کو کہان ہے
خدا کی خدائی مین یکتا نشان ہے
کہو یا تو امت کا پیارا کہان ہے
مگر تجھ پہ مچھلی کشادہ دہان ہے
بچالے تو لا اکہ تیری امان ہے
مجھے نفس ہر دم ستاوے یہان ہے
شرم باندھ گہی کی تجھی کو تو ہان ہے

فرشتو نکے پر جس جگہ ہو وین سوزان
یہ اسرار مخفی انسے کون پہونچے
سبھی منہ کو تکتے ہین تجھ ماہ رو کے
لکھون نعت کیا مین کہ بیحد ہے تو
مری ناؤ ٹوٹی پڑی منجدھار
مین تنہا غریب اور طوفان بہت ہین
لگا پار مجکو تو محبوب رب ہے
گنہگار امت کو اسطرح اجل

بشر کی یہ امکان و طاقت کہان ہے
فنا ذات حق مین تو مثلہ جہان ہے
تو محبوب رب ہے شفیع مگیان ہے
زبان و قلم مین یہ طاقت کہان ہے
شب تیرہ ہے اور بھنور بھی وہان ہے
یہ دریا عمیق اور کنارہ کہان ہے
سوا تیرے میرا ٹھکانا کہان ہے
مع بچون جاوے جو تیر غران ہے

ناظرین پر تمکین سے التجا رکھتا ہون کہ اسمین جس جگہ پر قصور دیکھین قلم اصلاح سے زینت بخشین اور اس عاصی پر معاصی کو بدعاے خیر یاد کرین تاکہ باعث میری مغفرت کا ہو

قطعات تاریخ مطبوعہ سابق از منشی سکھ لال صاحب متخلص بہ آہ ساکن رامپور روہیلکھنڈ

خان زردار خان چو خوش رو است
پیرو دین و حامی حرمین

ہر کسی ہم او ثنا خوان است
رہرو شاہ راہ عرفان است
گفت سکھ لال آہ تاریخش

خوب رو نیکخو نکو طلعت
رہبر حق چہ نسخہ خوش ساخت
عابدان را سبیل عرفان است
۱۲۹۳ھ

نکتہ چین نکتہ دان سخندان است
بہر آن یکجہان خواہان است

ایضاً

رہبر حق چہ خوش مرتب ساخت
آہ را شد خیال تاریخش

خان زردار خان امیر زمان
بہر آن نسخۂ پسند جہان

رمز دان طریق عرفان است
ہاتفے گفت از سر الہام

پیرو دین و رہبر ایمان
قبلۂ فیض و کعبۂ ایمان
ھ ۱۲ ۹۳

ایضاً

رہبر حق ساخت چون زردار خان

باکمال فکر از طبع رسا
ہاتفی گفت از سر کاخ برین

آہ شد آن نسخہ مقبول خالق
آفرین زردار خان را مرحبا
۱۲ ۹۳ ہجری

بہر تاریخش خیال آمد مرا

بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

مثنوی نادر مضامین محتوی بر مطالب اہل تصوف ارباب اذہان دیقین مسمے بہ

مثنوی تحفة العاشقین

از انکشاف طبع روشن صاحب کرامات حضرت محمد عبد الصمد معروف بہ شاہ نعمت خان مغفور

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بطبع لطیف مزین مطبوع ہوا

۱۹۳۷ء

بسم الله الرحمن الرحیم

حمد نامحدود و درود نامعدود معبودے راسزا است کہ جان عارفان را گلزار عرفان ساخت و شجرۂ طیبۂ شریعت و طریقت را بمواد اصلها ثابت فی الارض وفرعها فی السماء باوج کمال افراخت دردمندان لنش ترنم این رباعی پرداختہ رباعی عشقست کہ آن مغز دل و جان من است + برگ من و عیش من و سامان من است رمزیکہ توانم زثنایش گفتن + این است کہ درد من و درمان من است رباعی بے جاہ و جلال کبریا میخواہیم + نے درد ترا ہیچ دوا میخواہیم + ہر کس ز در تو مطلبے میخواہید + ما خستہ دلان ترا میخواہیم + جمالش را در ہر ذرہ جلوہ دیگر ست و نور ذاتش را ہمہ اشیا مظہر بیت ناقص و کامل مبین اندر جہان مظہرش ہر جزو ہر کل می شود + و تحیات وافیات و صلوۃ زاکیات محمود یرا کہ ذات کامل الصفاتش نور الانوار است و بہترین مظاہر پروردگار سینۂ پاکان از تربیت ہدایتش معدن نور الٰہی و دل سالکان بتائید ارشادش مخزن اسرار کماہی و رحمت رضوان عرب ابر ز دمنان آل و اصحاب لا اشانش کہ پروانہ جمال باکمال او و متادب بآداب خصال ام بعد میگوید پشت بدیوار زاویہ خمول ضراعت خاکساری مجمع منقصتہا بے بجید و عدد محمد عبد الصمد عفا عنہ الاحد کہ من شکستہ بال سرگشتہ مال مدتی مدید و زمانے بعید بمقتضائے این بیت شاید کہ تو ہم سوزی + پروانہ شوم ہم پروانہ ما سوختن آموزی + باسوختگان بنشین شمع دلان و سوختہ وادی طلب حاصلان بودم سینۂ بریان و دیدۂ گریان

درصحراے طلب پویان وصحبت کیمیاخاصیت سیمادلان جویان تہ دل رازین کارصبرے نہ ازسماے فیض صاحبدلی بارش ابرے تا اینکہ بگوش دلم خبر رسید کہ مطلوب تو حاصل نتواند شد الا از افادات و افاضات رہنماے سالکین قدوة العارفین مخزن اسرار کماہی مطلع انوار آلہی ہادی منازل طریقت بدرقہ مراحل حقیقت شاہباز اوج تجرید عنقاے قاف تفرید برگزیدۂ اہل دل امام رہروان منزل وصل سرحلقہ عاشقان دلفگار حضرت شاہ نامدار کہ اکسیر سیماب دلان ہمگی اضطراب اند درونق بخش سرزمین پنجاب بمجرد شنیدن این خبر شوق اثرے عالم برنگے دیگر وشوقم بیشتر از بیشتر گردیدہ دلم برعزم جازم شد و درغایت شوق باین قطعہ مترنم قطعہ

آتش عشق کو کہ از اثرش — عقل آتش بدفتر اندازد
مستی شور کو کہ نعرۂ من — واعظان را ز منبر اندازد
عمر کو کہ داد روح دہد — سر نفس ستمگر اندازد
کو علی تا بہ قتل این کفار — شور اللہ اکبر اندازد
یارب آن شاہ نامدار کجا است — کہ دمش جان بہ پیکر اندازد
نعرۂ ہو اگر زند در دل — گنبد چرخ اخضر اندازد
وقت آن شد کہ بر دل مردہ — نفس روح پرور اندازد
یعنی این تنگدست در پایش
کو عقاب جنون کہ از ستمش — مرغ ادراک شہپر اندازد
دلم از زہد در گذشت و کنون — طرح طور قلندر اندازد
لشکر آراست نفس کافر کیش — تا بہ مشکل نگاہ در اندازد
مستی عشق کو کہ از اثرش — عقل دستار از سر اندازد
نفسے گر بجسم مردہ زند — نعرہ اش قصر قیصر اندازد
وقت آن شد کہ از کرم نظرے — بر دل وجان مضطر اندازد
واصف این رہ آنکہ در قدمش — تحفۂ لیس محقر اندازد
از تہی پایگی سر اندازد

درراہ آن مطلوب عاشقان دویدم واز حصول خدمت سعادت آئینش بمقصود دل رسیدم واز انجا کہ طبع من برشیوہ از خود رمیدگان مستانہ و متوحش از خویش وبیگانہ بود از صحبت خلق تجرد از یار و اغیار تفردی جستم تعلیم وارشاد را بامن کارے واندیشۂ اخذ بیعت را در دلم بارے نبود آنجناب توجہی در دلم ریختند کہ بہ تعلیم آنچہ در نسبت چرامی کوشی واز طالبان صداقت کیش ارادت اندیش چشم التفات چرامی پوشی در اشاعت این امر بجد باش وبرفیض مبداء فیاض معتمد بمقتضاے وجوب اطاعت امر خود را بکار اہل ارادت مصروف ساختم وطور قلندری وشیوہ آزادی برانداختم وخواستم کہ براے یاران محبان خبرے از اداب طریقت برزبان آرم وبہ طرز مثنوی بیان نمایم وبہ تبیین آنچہ ضروریات است گرایم تا دستان را یادگار واہل شوق را معین و دستیار باشد واین مثنوی را تحفة العاشقین نام نہادم ودیرے مقبول دست دعا کشادم امید کہ صاحبدلان معنی بین وبزرگان کرم آئین چشم بر الفاظ وتوافی نہ کشایند ونہ نظر عنایت منظہر بمعنی نمایند باللہ التوفیق

بیدہ ازمة التحقیق

آغاز مثنوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دستگیری کیجیو میرے خدا   تا کوئی دم ہوں نہ میں تجھسے جدا
دمبدم ہوتا رہوں تجھپر فدا   آرزو تجھ سے یہی ہی ای خدا
ہو زبان پر ذکر دلمیں ہو حضور   ماسوی تیرے یہ دل ہو سب سے دور
بے حضور دل نہ لوں میں تیرا نام   جبکہ لوں میں ہوں حضور دل تمام
ہر گھڑی ہر لحظہ ہو تیرا حضور   بے جہت بے کیف مجکو ای غفور
التجا کس سے کروں تیرے سوا   کون بر لاویگا میرا مدعا
نور وحدت کر دی مجھپہ آشکار   پس یہی ہی مدعا پروردگار
یہ دعا عاجز کی ہی کیجیو قبول   از برائے آل و اصحاب رسول

بیان وحدت و گفتن انا در ولولۂ اول سلوک

ماسوی تیری ہوں فانی سب خیال   یان تلک ہستی کا رہنا ہو محال
معرفت کا جوش ہو منصور وار   پر نہ نکلے لفظ انا کا زینہار
جسپہ ظاہر راز لا ہو ای عزیز   پھر کہاں اثبات کا اسکو تمیز
بیشک اظہار کی بھی ہی دوئی   مدعی یان پر نہیں ہی تا کوئی
لا و الا سے بھی ہی نزدیکتر   پر نہیں تجھکو خبر اے بیخبر
جسنے کی گفتار اسمیں ای حبیب   وہ ہوا دونوں جہاں سے بے نصیب
کیونکہ ہی یہ خود پسندی ہوشکی   یہ نہیں ہی بات وانکی جوشکی
گر نہیں ہی وہم ہستی ای پسر   پھر انا سے کیا وہ توڑی بیخبر
جسکو ہو کچھ وہم ہستی کا گمان   وہ نہیں عارف ہی ہرگز ای جوان
بلکہ اسمیں وہم ہی شرک خدا   عین جانے وہم سے ہو کر جدا
وہم ہستی کا ہی بس ایسا حجاب   یہ نہ ٹوٹے وار بن عالیجناب
مولوی نے ملکہ اسمیں یون لکھا   راز مخفی کل دیا سب کو بتا
وہم کی کیا بات ہی اے بیخبر   مولوی کے قول پر کر ٹک نظر
جملہ معشوقست عاشق پردہ   زندہ معشوقست عاشق مردہ
چاہیے کرنا تجھے یان پر سکوت   یہ حدیث مصطفے سے ہی ثبوت

حدیث شریف مَنْ سَکَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجیٰ

من سکت کو دل سی پڑھ تو ای عزیز   تجکو تا رمز خفی پر ہو تمیز
یعنے جسنے بند کی اپنی زبان   پا گیا اندوہ نکبا تھون امان
دیکھ کیا فرماتے ہیں عالیجناب   یعنے حضرت مصطفے ای فیضیاب

حدیث شریف کَلِّمُوا النَّاسَ بِمَا یَعْرِفُونَ وَدَعُوا مَا یُنْکِرُونَ اَتُرِیدُونَ اَنْ یُکَذَّبَ اللّٰہُ وَرَسُولُہٗ

قول اُسکے عقل پر کر ای جوان   تا نہو وہ راز حق سے بدگمان
دوسرا فرمان سن اس پاک کا   مرتبہ ہے جسکے باعث خاک کا

حدیث شریف مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ کَلَّ لِسَانُہٗ

جسپہ کھل جاتا ہی راز حق نہان   بند ہو جاتی ہی اُسکی بس زبان
یعنے جسپر راز حق کا ہو ظہور   گفتگو سے وہ بشر از بس ہی دور
یاد رکھ اس بات کو ای جان من   خامشی اسکا یہ ہی گویا سخن
یون کہو یا تھونکو اپنے تم اٹھا   ماسوی اپنے تو مولا سب مٹا

سر بسر ہر شے میں دیکھوں ہے اوہ نور / دیکھ اسکو سوختہ ہوں مثل طور
نیست تیرے روبرو ہوں اسقدر / جیسے پیش شمس ہوتا ہی قمر
بس زیادہ تو نہ کہیو کچھ کلام / نیست تو باقی خدا ہو والسلام
بھید یہ ہے فہم انسانی سے دور / چاہیے خاموش رہنا ذی شعور
دیکھ فرماتے ہیں دانائے علوم / مثنوی میں یعنی مولانائے روم
علم حق در علم صوفی گم شود / این سخن کے باور مردم شود
راز حق کا گر ہی طالب اے پسر / نیست کر ہستی کو جب ہو باخبر

در بیان انتشار دل و وسوسہ شیطان و باز داشتن از و

غیر کا دلمیں نہ آنے دے خیال / تاکہ ہووے نفس کا دیا پامال
غیرت ہے سدا انوار خدا / دور کر اسکو شتاب اے باصفا
یاد رکھ اس بات کو اے ہوشیار / جب تلک ہے غیر کب ہو وصل یار
یہ ہی کافر بلا کفر ذی شعور / روز و شب رکھتا ہی حق سے تجکو دور
دیکھ فرماتے ہیں یوں اہل عمل / نفس نے ڈالا ہے دلمیں کیا خلل
کاش کے ہرگز نزادی مادرم / تا نہ کردی کشتہ نفس کافرم
کاش کے ہرگز نبودی نام من / تا نبودی جنبش و آرام من
یوں کرو ہر وقت حق سے تم دعا / تاکہ حاصل ہووے دلکا مدعا
نفس شیطان نے کیا ہمکو اسیر / تو ہی بڑا ہمکو ہمارے دستگیر
سخت تر دشمن ہی شیطان لعین / الغرض ہم اسکے کچھ واقف نہیں
جسکو ہم جانے کہ ہی بیشک بلا / اسمیں کرتا ہے ہمیں پھر مبتلا
یہ ہوا ہے ابتدا سے دو بدو / کیا بھلا ہم ہیں اسکے روبرو
دام سے اسکے نہیں کوئی بچا / ہو دی گردہ لاکھ دانا پر پھنسا
کیونکہ ہے یہ مکر شیطاں کی دقیق / کر سکیں جبتک نہو دے تو توفیق
کر تو آگاہ اس سے ہمکو اے کریم / تا سمجھ لیں مکر شیطان رجیم
گر کریں نیکی تو بد دیوے بنا / یا کریں کچھ بد تو کر دیوے بھلا
جسکا دشمن سخت ایسا ہو لعین / ماسوا تیری پناہ اسکو نہیں
یا الہ العالمین بہر رسول / اس دعا کو کیجیو میری قبول
گنج وحدت کا ہے تو نہیں / بند رکھتا ہی یہ چشم یقین
خود نمائی سے یہ پرہیز گر / ماسوا اپنے نہیں کرتا نظر
اس سبب سے نور وحدت ہے چھپا / ورنہ دیکھو تو وہی ہے جابجا
کونسا دل ہے کہ جسمیں وہ نہیں / پر نہیں ہے چشم تیری نور بین
غور سے اس قول پر کر تو نظر / مولوی فرماتے ہیں کیا باثمر
آنچہ تو گم کردہ رہ کز کردہ / ہست اندر تو تو خود را پردہ

در بیان آیت نحن اقرب

پاسبانی دل کی کر تو اسقدر / ماسوای حق کے نادی کچھ نظر
غرق بحر وحدت ایسا ہو عزیز / تا نہو پھر این و آن کی کچھ تمیز
عارفان حق کی یہ ہی گفتگو / جبتلک تو ہی نہیں ہی تو ہی تو
اسکو کہتے معرفت ہیں عارفان / وہ عیاں ہو تو نہاں ہو اے جوان
سن یہ فرماتے ہیں شاہ بو علی / محرم راز خفی و ہم جلی
تا تو ئی کے یار گردد یار تو / چون بنا شی یار باشد یار تو
جبتلک تو ہی نشاں اسکا کہاں / نیست کر ہستی کو تو پاوے نشاں
گر تو پروانہ کی ہمت پر نظر / واصل جانان ہے جلکر سر بسر
ہے یہ پردہ تجھ سے اے محبوب بین / دور کر خود کو تو دیکھے دلمین
وہ تو ہے نزدیک تو ہے اس سے دور / یہ عجب سے حال تیرا بے شعور
کیوں پڑا ہے دور ہے نزدیک تو / دلمیں اسکی کر ذرا تو جستجو
گرچہ ڈھونڈھے عرش سے تا فرش تو / راہ حق دلکو سوا پاوے نہیں
کیونکہ رہ اسکی ہی دلمیں اقرب ہے / دیکھ تو دلمیں ذرا تو ہوشیار
دیکھ لے کیا لکھتے ہیں مولوی / واقف ہر رمز و اسرار خفی

ای کمان از تیرہا پر ساختہ ۔ صید نزدیکست و دورش ساختہ

قولہ تعالیٰ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْد

سخن اقرب کو نہین سمجھا اگر ۔ اسلیئے اس بعید سی ہے بے خبر
عقل جزوی عقل ظاہر اے جوان ۔ عقل کلی عقل باطن بیگمان
عقل ظاہر ہین تو گر تو بسی دور ۔ دیکھ تو پھر ہر طرف اسکا ظہور
عقل کلی تھی نبی ہین بس تمام ۔ دیکھ فرماتے ہین کیا خیر الانام

دربیان حدیث قدسی سَمْعُہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ

بعد فرض و واجبات والامقام ۔ عقل پر جو لوگ کرتے ہین دوام

حدیث قدسی مَا تَقَرَّبَ اِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ اَحَبَّ اِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَیْہِ وَلَا یَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِہَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِہَا وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَیْءٍ اَنَا فَاعِلُہٗ تَرَدُّدِیْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ یَکْرَہُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَکْرَہُ مَسَاءَتَہٗ وَلَا بُدَّ لَہٗ مِنْہُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

حق نے فرمایا کہ اسکے دست و پا ۔ کان اور چشم و زبان ہین برملا
یہ مجرد معنی لفظ حدیث ۔ کچھ نہین تاویل اسمین اے حبیب
یہ حدیث مصطفی ہے تیغ لا ۔ نیست کرتی ہے دوئی کو اے فنا
یون لکھا خاصان حق نے اسکا حال ۔ فہم کر دلمین نہ کر کچھ قیل و قال
بحر وحدت مین یہی جوہین حباب ۔ یہ وہ لاے در وحدت بیگمان
لام مین جیسے الف اے بیخبر ۔ اسطرح کثرت مین وحدت سربسر
یعنی کثرت نیست ہے وحدت بقا ۔ بے الف جیسے نہین ہوتا ہے لا
لام لا الا الف ہے اے جوان ۔ لا ہے کثرت وحدت الا بیگمان
لا فنا الا فنا اے زشت خو ۔ ہو کی لا پھر دیکھ جانان ہو بسو
پردہ الا ہے لا اے بیخبر ۔ توڑ اسکو دیکھ الا سربسر
عین کثرت مین ہے وحدت یون نہان ۔ جسطرح ہوتی ہے گل مین بو نہان
بس ضمیر لا ہے لا معبود غیر ۔ ہو کی حق مین تو ذرا کر دل کی سیر
لا کے قائل مشرکین ہین مرد دین ۔ ہین مقر الا کے مومن بالیقین
اسلیئے واقع ہوا الا ہی لیسر ۔ تا کہ ہووے کفر اسنے دور تر
لا کو لا جانتے وہ بدنصیب ۔ یہ تھا باعث کفر کا انکی حبیب
یعنی الا کو کیا لا سے نہان ۔ اسقدر تھی محو لا وہ بدگمان
جو کرے الا کو لا اے بیخبر ۔ وہ ہے کافر دین حق مین سربسر
جو کرین لا سے لا کو بس نہان ۔ وہ ہین ذات حق کی عارف بیگمان
انکی ضد مین جو ہوا کافر ہوا ۔ انکی ضد مین مومن ظاہر ہوا
فرق حال کافر و مغفور کا ۔ ہے یہی فرعون اور منصور کا
تھا انا فرعون سے لا کا بقا ۔ تھا انا منصور سے لا کا فنا
دیکھ فرماتے ہین مولانا یہ راز ۔ یعنی حضرت مولوی پاکباز
گفت فرعون انا الحق گشت پست ۔ گفت منصور انا الحق و برست
این انا را رحمت اللہ ای محب ۔ وان انا را لعنت اللہ در عقب
زانکہ او سنگ سیہ بود این عقیق ۔ آن عدوی نور بود و این عشیق
این انا گفت و ز خود آزاد شد ۔ وان انا گفت و ز خود برباد شد
جیسے پیش مشرکین لا ہے نہان ۔ ویسے نزد عارفان الا عیان
جیسے نزد مشرکین لا ہے عیان ۔ ویسے نزد عارفان لا ہے نہان
لا کو لا جانین ہین مومن ہی فنا ۔ لیک الا سے ہوا الا کا فنا
یعنی الا کا ہے ابتر یہ اثر ۔ غیر الا ہے نہین انکو خبر

مولوی نے کیا تاسف سے لکھا
سنگ سے بھی ہے ترا دل سخت تر

سن کے گر پتھر ہو شق تو ہے بجا
پھر بھلا ہو تجھکو کیا پتھر اثر

ازرہ مہجوری و دوری ای فلان
چشم باطن مین نہین تیری ہے نور

آہ از دست تو دارم صد فغان
پھر بھلا ہو کسطرح تجھکو حضور

دربیان درست کردن دل بموجب حدیث

دلکو کر آراستہ ای مرد دین
ماسوی اسکے نہین راہ تین

گر نہین دلبر ترے دین کا اثر
جو عمل ہے دل سے بس بہتر ہے وہ

کیسے ہون اعمال ظاہر معتبر
گر نہین دلسے تو بس ابتر ہے وہ

حدیث شریف اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ دُنیاتکم

یون ہوا فرمان حق ای ہوشمند
ماسوی دلکے نہین ہمکو پسند

جو عمل دلسے نہین ہے تلف
الغرض ہین بس بیان ہین سب سلف

حدیث شریف اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ

بلکہ فرمایا نبی نے اے دغل
ما برون را ننگریم و قال را
صاف دل کہتے ہین اسکو باکمال
پھر کرین جو کچھ کہ وہی سب ہے درست

جسکے دلمین ہے خلل سب مین خلل
ما درون را بنگریم و حال را
ماسوی حق کے نہو جسمین خیال
عشق حق سے وہ ہو چالاک و چست

دیکھ فرماتی ہین مولانا ہے دین
دل نہین جبتک ترا ہو باصفا
یعنے جو کچھ ہو وہ ہو بہر خدا
ہر عبادت مین ہو پھر زنگ دگر

مومنونکو جب سے ہوتا ہے یقین
سب عبادت ہے تری بس نا روا
غیر سے دلمین نہو جون چرا
زنگ وہ عالم ہو جس سے بے خبر

دربیان ترجیح نماز اہل باطن بر نماز اہل ظاہر

انکی دو رکعت ہی تیری صد نماز
اُنسے کیا نسبت ہے تجھکو ای ذلیل
اُنکا سونا تیری بیداری سے بہتر
گر ہون آسودہ تو ہون شاغل ہے سر
لاکھون کا فریب بہتر اس سے ہوگئے
دیکھکر یہ انبیا کا معجزا
عشق حق سے منتشر ہو جسکا حال
اشقیا را دیدۂ بینا نہ بود
آب و خور برانکی تھا انکو خیال
مغز باطن پر نہ کی انکے نظر

بلکہ بہتر اس سے بھی ای نابکار
تو اندیس نفس وہ حق کی خلیل
روز و شب کا فرق ہے بابصر گر
ہو اگر تو سنگ ہو ای بے ادب
انبیا کو آپ سا جانا کیے
کہتے تھے یہ سحر ہے سب ملا
یہ کہین مجنون اسکو بد خصال
دید شان سنگ و بد کیا نمی
یا لباس ظاہری پر زی خصال
مثل سگ کے استخوان پر کی گذر
کیونکہ علم غیب ہے علم خدا

کیونکہ تو ہے اسم خوان بے بصر
تیرا ہمدم نفس شیطان لعین
گرسنہ ہون وہ تو ہون جبرئیل ور
ہین تری ہمشکل لیکن وہ عزیز
انبیا اور اولیا کو اے بسر
ہو کرامت جب کسی سے ای عزیز
راست فرماتے ہین وہ عالیجناب
ہمسری انبیا سے یہ تب اہ
یعنے جیسے وہ ہین ایسے ہم ہین سب
یہ نہ سمجھے دلمین اپنے بے بصر
غیر پر ہوتا نہین ہرگز یہ وا

وہ ہین بینا سے سمی سر بسر
انکا ہمدم نور وحدت بالیقین
ہو اگر تو مثل سگ ہو بد شعار
بے ادب اس سے ہوا تو بے تمیز
کہتے تھے مجنون و ساحر یہ بشر
سحر سب جانا کیے یہ بے تمیز
یعنے حضرت مولوی ای فیضیاب
ہوگئے درگاہ حق سے رو سیاہ
پھر کہا انسے آیا انپر فضل رب
علم باطن سے نہین ہمکو خبر

قولہ تعالٰی فَضَّلْنَا بَعْضَہُمْ عَلٰی بَعْضٍ

لفظ فضل سے غافل لعین | ہوگئے انفصال حق سے بالیقین
باوجود اسکے شقی و مرتدین | مثل ہے انکو جانین بالیقین
دیکھ کیا نکتہ ہین وہ عالیمقام | یعنی حضرت مولوی نیکنام
یعنی صورت مین ہون مثل ہم مگر | فرق ہے اخلاص مین لیکن بسر

عقل کے نزدیک کہاں ہے دو نصاب | کل کا ہونا ایک سا ہے محال
مثل ہے جو انہین جانے جوان | یہ شقاوت کا نشان ہے بیگمان
کار پاکان را قیاس از خود مگیر | گرچہ ماند در نبشتن شیر و شیر
تیرے جو حسنات ہین ابرار سے | سیئات انکے ہین نیکی سے

قولہ تعالیٰ فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات

یعنی ظالم مقتصد تم اے پسر | سابق الخیرات وہ ہین سربسر
بے ادب ہونے سے ہم پر وبال | یعنی غالب نفس ہم پر بالکمال
ہے شرف انسان کو از علم ادب | بے ادب ہوتی ہے کب عالی نسب

حدیث شریف ظنوا المومنین خیرا

کیا نہین ہے یہ حدیث مصطفیٰ | ظن مومن کا ہو مومن سے بھلا
نفس نے لیکن کیا تمکو خراب | حشر مین دیکھوگے تم اسکا عذاب
دوستی سے انکی جنت ہو نصیب | دشمنی سے انکی دوزخ ہو حبیب

حدیث قدسی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ قال
قال من عادیٰ لی ولیا فقد عادیتہ بالحرب | یون ہوا فرمان حق ای خوبرو | جو لڑا اُسسے وہ مجھسے رشت غو

حدیث قدسی حب الفقراء مفتاح الجنۃ

دوستی ہے انکی جنت کی کلید | یہ حدیث مصطفیٰ ہے ای سعید
بے ادب پر فضل رب ہوتا نہین | یاد رکھ اس بات کو ای مرد دین
کیا لکھا ہے مولوی نے وعظ و پند | بے ادب کے حق مین سن ای ہوشمند
از خدا خواہیم توفیق ادب | بے ادب محروم گشت از فضل رب
اب بیان کر فرق ان دونون کا تو | بے ادب اور با ادب کا ہے جو
کیونکہ ہے وہ بے ادب اسکے سبب | جانتا ہے مین بھی یہ کرتا ہون سب
یہ نہ سمجھے بے ادب وہ دین بسر | کام وہ پر ہم نہین دیتی بشر
لیک کھاوے تو مرض مین اسکے پسر | سم قاتل تجکو ہوا ای بے خبر
تخم ہو برباد محنت رائیگان | پھر شجر کا ذکر کیا ای نیکدان

ہمنشین ہو ایکدم گر با ادب | دیکھ کیا ہوتا ہے تجھپہ فضل رب
بے ادب تنہا نہ خود ہے بی ادب | باز رکھی خلق کو از فضل رب
بی ادب تنہا نہ خود را داشت بد | بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد
ختم کر اب ذکر ادب کی گفتگو | بے ادب سنتا ہے کب ای نیکخو
فعل دونون ایک کرتے ہین مدام | فرق اسمین ہے نکالا ہے نیکنام
یعنی یہ جو دین کا کرتے ہین کام | مین بھی کرتا ہون ادا اسکو تمام
یعنی جیسے ہو مرغن یہ طعام | کھاتے سے جسکے ہو قوت بس تمام
بلکہ جیسے تخم ہو اچھا بھلا | پر زمین سخت مین بووے فنا
بس زمین دل ہے تیری سخت تر | دیکھ فرماتا ہے حق ای بے خبر

قولہ تعالیٰ ثم قست قلوبکم من بعد ذلک فہی کالحجارۃ او اشد قسوۃ وان من الحجارۃ لما یتفجر منہ الانہار وان منہا لما یشقق فیخرج منہ الماء وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ
وما اللہ بغافل عما تعملون ۵ | یعنی پتھر سے زیادہ سخت ہے | دل جو تیرا دیکھ یہ بدبخت ہے

پس بعض انمین سے اپنے نفسو پر ظلم کرتے ہین اور بعض میانہ رو ہین اور بعض امور نیک کی طرف سبقت کرتے ہین ۱۲ ت مومنین کو اچھا گمان کرو ۱۲ ت ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی کسی دوست میرے سے عداوت کرتا ہے تو اس سے لڑائی کرتا ہون ۱۲ ت فقرا کی دوستی جنت کی کنجی ہے ۱۲ ت پھر سخت ہوگئے تمہارے دل اسکے بعد تو وہ مثل پتھر کے ہین یا اس سے کڑے اور پتھر ونمین بھی بعض مین سے نہرین نکلتی ہین اور بعضو نمین سے پھٹکر پانی نکلتا ہے اور بعضے خدا کے خوف سے گر پڑتے ہین اللہ تمہارے کامون سے غافل نہین ۱۲

یعنے بہتین نہرین ہین اسسے مدام	تو بھی ہی کچھ چشم تر ای نیکنام	شق ہو کر آب ہوا نسے روان	خوف حق سی بھر گرین وہ بیگمان
سچ بتا ہوتا ہی کچھ دل پر اثر	نام حق سنتا ہی جب اے بیخبر	دیکھ تو گرتے ہین یہ کوہ عظیم	تو نہین گرتا ہی کیون مرد سلیم
کیونکہ ہی وہ خوف واحد کا اثر	پر نہین تجھپر اثر کیون بیخبر	خوف حق مین کچھ نہین گر قصور	لیک تیری دلمین ہی ای بیشعور
سخت دل تیرا ہی یعنے کالحجر	پھر بھلا ہو کسطرح تجھپر اثر	دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت رسول	گوش دل سی سن لے ای بوالفضول

حدیث شریف وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا تکثروا الکلام بغیر ذکر اللہ فان کثرۃ الکلام بغیر ذکر اللہ قسوۃ للقلب وان ابعد الناس من اللہ القلب القاسی

قلب مین جسکے قساوت ہو پسر	وہ خدا سے دور ازبس دور تر	قلب قاسی توڑ ای مرد خدا	نور وحدت دیکھ تو پھر جا بجا
جبتلک قسوت ہے تجھ مین اے جوان	گنج وحدت کا نہو تجھپر عیان	مولوی کی یہ ہدایت ہے السیر	سننکے اسکو کر عمل ای بیخبر
صورت سرکش گنہگاران کس رنج	تا نہ بینی زیر او وحدت چو گنج	فرق تجھ مین اور انہین ہی عظیم	تو ہی با قسوت وہ ہین مرد علیم
لیک تو ہی چشم دلسی بے بصر	نور دل انکے سے تو ای بیخبر	صاف دل روشن ہی وہ با آب و تاب	نور ایمان کی ہین گویا آفتاب
یعنے روشن دین ہی اُنسے اے جوان	لیک وہ ہین چشم شپیر سے نہان	ہو زمین کی جسقدر ناپاک خاک	شمس کے پرتو سے ہو جاتی ہی پاک
آفتاب آسمانسے اے پسر	آفتاب معرفت ہی تیز تر	اُس سے جلتی ہی نجاست ظاہری	اس سی خبث باطنی ای متقی
وہ کرے ہی نور ظلمات زمین	یہ منور دل کرے ای نازنین	اسکا پرتو گر تو ای زشت خو	دین کا تو بھی ہو پھر اک بار رو
لیک تو خفاش ہی ای بدشعار	آفتاب معرفت سی تجکو عار	یعنے باطن کی نجاست یہ تمام	اسکے پرتو سے جلے ای نیکنام
جانتا ہی کون ہی وہ آفتاب	جسکی یہ ہی گفتگو عالیجناب	دیکھ وہ ہی نور حق اور تو زمین	یعنے وہ ہی رحمۃ للعالمین
فیض اُسکا خاص ہی اک علم ہی	فرق اسمین مثل صبح وشام ہی	عام سی حاصل نجات تام ہی	خاص سی حاصل وصال تام ہی
تام کے حامل ہین عالم ظاہری	خاص کے ارباب باطن انکی	جو کہ دونون صفت سے موصوف ہی	عالم راسخ وہ تب معروف ہو
	عام کو چاہیے تو پڑھ لے تو کتاب	خاص گر چاہے وسیلہ لے شتاب	

دربیان آیت وابتغوا الیہ الوسیلۃ

قولہ تعالی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون

وابتغوا ہے حکم رب ای بیخبر	کیون ہی غافل اُس سے تو عالی گہر	جسقدر گذری ہین دین مین [illegible]	کے وسیلہ سے جدا کوئی نہ تھا
	کیونکہ بے اسکے نہین ہو دل درست	گرچہ ظاہر ہو مگر باطن ہی سست	

حدیث شریف انما الاعمال بالنیات

ظاہری پر حق نہین کرتا نظر	لیک نیت پر کرے ای بیخبر	اسلیے ہی واسطہ تجکو ضرور	تا کہ ہووے ہر عبادت مین حضور
جب حقیقت واسطہ کی سن جوان	تا کہ اسکا بھید ہو تجھپر عیان	یعنے رکھہ تو واسطہ اس سی بسر	عشق حق کی جو جلا ہو سر بسر

زاہدون کی قال پر مت کر نظر / اور ما من کو تو حاصل کر پسر
گر نہین تو اسکے لائق ای پسر / واسطہ سے کچھ نہو تجھ پر اثر
یعنے ایسا ہو کہ ہو آتش پذیر / جب تو قابل فیض کی ہو ای فقیر
شمس وحدت سے ہو جسکا واسطہ / کر چکا حاصل ہوا اس سے رابطہ
منتقل کرنے پہ قادر ہو مگر / شعلہ زن ہو غیر پر تا سر بسر
دلمین پھر کر وہ شعاع آفتاب / ڈالے تل دلبر تری با التہاب

ہو تو لائق واسطہ کر ای جوان / جلد ہووے فائدہ پھر بیگمان
بیشتر ہو صاف دل ای مرد دین / مثل پنبہ کے سبک ہو بالیقین
بعد اسکے پیر کی کر جستجو / مثل شیشہ دل ہو جسکا ہو بہو
یعنے جب چاہی شعاع آفتاب / اور حرارت کرلے دلمین اکتساب
جب ملے ایسا تجھے کوئی بشر / پنبہ دلکو تو اسکے نذر کر
یعنے دلبر جب پڑے وہ تل پسر / تو جلے پھر مثل پنبہ سر بسر

پیر کی نسبت کا جب ہو یہ اثر / رابطہ رکھ پیر سے ای ذی سیر

در بیان آیت کونوا مع الصادقین

قولہ تعالیٰ یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ ○

لفظ کونوا دیکھ لے قرآن مین / حق نے فرمایا ہی اُنکی شان مین
کثرت و قلت نہو لیکن ذرا / دین مین ناقص ہین دونون ای فتا
رابطہ کیا ہو یہ جنکے سے پسر / نور وحدت صاف آتا ہی نظر

قولہ تعالیٰ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

لفظ فی خلق السما کہتا ہی حق / عالم راسخ سے پڑھ اسکا سبق
مانع وسواس ہی یہ رابطہ / ماسوائی حق کے نہ دی یہ واسطہ
ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر / دامن آن نفس کش را سخت گیر
ہی غذا یہ جان و دل سے ای پسر / وہ غذا ہے مال و تن سے سر بسر
وہ غذا ہو خنجر و تلوار سے / یہ غذا ہو دست بے ہتھیار سے
ظاہری سامان ہی ظاہر کا معین / باطنی کا باطنی ای مرد دین

رابطہ کیا ہی غذا ہی ای پسر / دے شفا دلکو مرض کو تو مگر
دیکھ فرماتی ہین کیا وہ پاکباز / یعنے حضرت مولوی اہل راز
ہی غذا یہ باطنی کی ای امام / نفس امارہ کو کر دی یہ تمام
یہ غذا فی الوحدت ہی ای مرد دین / وہ غذا ہی اجتماع مومنین
وہ غذا ہو بر زمین و بر نشان / یہ غذا ہی بر مکان لامکان
علم اسکا اور ہی ای بیخبر / سن حدیث مصطفے یہ معتبر

حدیث شریف عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دُعَائَیْنِ فَاِنَّمَا اَحَدُھُمَا فَبَثَثْتُہٗ فِیْکُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُہٗ قُطِعَ ھٰذَا الْحُلْقُوْمُ یَعْنِیْ مَجْرَی الطَّعَامِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

بوہریرہ کی روایت دیکھ تو / دیکھ کر خاموش ہو ای زشت خو
یعنے وہ ہی علم ظاہر سر بسر / جو ہدایت تمکو کرتا ہون پسر
یعنے وہ ہی علم خاص اہل خدا / فہم مین کب غیر کے ہو ای فتا
جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو / رہزن باطن ہی وہ ای نیکخو
علم رسمی رہزن ہر سالک است / این عقیدہ حنبل و ہم مالک است

پاے مین نے علم دو حضرت سے یار / ایک مین سی کرو مین آشکار
دوسرے کا گر کرون کچھ بیان / نرخرا کاٹو مرا تم ای جوان
کیا ہوا گر پڑھ لئی حرف کتاب / بے وسیلہ کے نہو تو فیضیاب
یعنے فرماتی ہین مولانائے روم / مثنوی مین دیکھ لے یہ ہی عموم
ہر کہ او در بند قال و قیل شد / ہمچو فرعون غرق اندر نیل شد

لوح دل از نقش شیطان بشوی / ای مدرس درس عشقی ہم بگوی
چند چند از حکمت یونانیان / حکمت ایمانیان را ہم بخوان
دل منور کن با نور جلی / چند باشی کاسہ لیس بوعلی
علم باطن خاص ہی علم خدا / غیر کی شرکت نہین اسمین ذرا
یہ ہی بس تعلیم حق ای بے خبر / مولوی کے قول پر کر تو نظر
این ہمہ علمی ز تعلیم حق است / نے ز جد و جہد نی ز ابق و سبق
علم حق وہ ہی کرے حق پر فدا / ماسوی حق کے کرو سکو فنا
علم جسکو یہ ہی حاصل ای جوان / یعنے مومن خاص ہی وہ بیگمان
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باخدا / مولوی معنوی با صفا
صاحب ایمان ہمان باشد ہمان / گر نباشد غافل از وی بگذران

در بیان نماز کامل کہ عاشقان حق ادا میکنند

دیکھ یہ انکی نماز ای ذی سیر / حق سے واصل غیر سے ہین بیخبر
جب کرین تکبیر اولی وہ تمام / نور وحدت دیکھ لیتین ای نیکنام
بعد اسکے جب پڑھین ام الکتاب / جلوہ گر ہو معرفت کا آفتاب
دیکھ کر انوار اسکے ذی سیر / سوختہ ہوتی ہین عاشق سربسر
جب پڑھین اخلاص کو بصدق دل / نور وحدت سے وہین جاتی ہین مل
یعنے ہستی نیست کرتی ہین عزیز / ماسوا حق کی نہین رکھتی تمیز
کیا لکھا ہے دیکھ تو ای ذی نصیب / مولوی نے جو کہ دین کا ہے طبیب
چونکہ با تکبیرہا مقرون شوند / ہمچو قربان از جہان بیرون شوند
جسکی ہستی نیست ہو پیش خدا / اسکو کہتے ہین ملائک مرحبا
خوب پہچانا خدا کو ای بشر / ماسوا حق کی گیا سب سے گذر

حدیث شریف الصلوٰة معراج المؤمنین

یعنے یہ ہے وہ صلوٰة ای ذی سیر / جو کہ ہی معراج مومن سربسر
اسکو کہتے ہین نماز با حضور / سعی کر اسمین اگر ہی ذی شعور
سعی جو کرتا نہین اسمین بشر / وہ ہی بدتر خر سے احمق بیخبر
دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت علیؓ / گوش دل سی ہی سن ذرا تو ای اخی
بار سے اسکے زمین و آسمان / کھینچتے ہین الامان والامان
زرد ہو جاتا تھا رنگ مرتضیٰ / جبکہ فرض و نفل کرتے تھے ادا
خوف حق سی مومن ہوتی تھے خاک / یعنے کپڑے پھاڑ دیتی تھے پاک
یون ادا کرتے تھے وہ شیر خدا / پنجگانہ بس صلوٰة ای با صفا
ایکدن کا حال سن ای بیخبر / دلپہ تیرے تا ہو کچھ اس سے اثر
تیر تن مین چبھ گیا انکی جوان / جلد مین جا کر ہوا مطلق نہان
جب نکالین درد ہو انکی حبیب / دشمنونکی بھی نہو ایسا نصیب
اس سبب سے دیر تک تھین نہ ہلا / شاہ بھی اس درد مین تھے مبتلا
درد تھا ایسا بھی بلائے دو جہان / رنگ حضرت کا تھا اس سے زعفران
دیکھکر عاشق ہوئی سب بیقرار / تیر انکے تھین انکے دلمین خار
فکر کی سب نے نکالین جلد تر / پر نہو حضرت کو کچھ اس سی خبر
فکر مین تھی تا ہوے وہ با نماز / اور گئی سجدہ مین با عجز و نیاز
پیچھے سے اسکو لیا سب نے نکال / ہو گیا پھر سب مصلا خون سے لال
جب ہی ہو فارغ وہ شاہ اولیا / یون کہا ہو ملتفت با اتقیا
غرق کیون خون سے مصلا ہے سبب / دوستو اسکا بتاؤ تم سبب
پھر حقیقت سب نے کی اسکی بیان / جب ہوا اس شاہ دین پہ یہ عیان
دیکھ لے یہ ہے صلوٰة با حضور / ہو مقلد اسکا گر ہی ذی شعور
ایک شب حضرت کو آیا یہ خیال / چلکے دیکھون اپنی امت کا مین حال
کون سوتا کون ہے بیدار ہے / سوز دل سے کون روتا زار ہی
جب گئی مسجد مین دیکھی تین یار / عشق حق سے ہو رہی ہین بیقرار
یعنے ہین صدیقؓ و بعد انکی عمرؓ / تیسرے حضرت علیؓ والا گہر
یہ کھڑے تینون اکابر با نیاز / کرتے تھے اپنی ادا وان کی نماز

اسقدر روئے تھے وہ صدیق پاک ۔ تر ہوئی تھی اشک سے انکی خاک
شمع ساں جلتی کھڑی تھی وہ خموش ۔ دیگساں نکلی مگر سینہ سے جوش

دیکھکر صدیق کا یہ وجد و حال ۔ خوش ہوئی اور کچھ نہ کی اُن سے قیل و قال
یہ ندا آئی فلک سے ای رسول ۔ درد دل انکا ہوا ہمکو قبول

کچھ طوالت پر نہین ہمکو نظر ۔ ہے مگر اخلاص پر عالی گہر
گر پڑھے اخلاص سے کوئی صلوٰۃ ۔ ایک بہتر لاکھ سے اسکی برکات

یہ لکھا ہے دیکھ تو ای جانِ من ۔ مولوی نے از برائے مرد و زن
پیش حق یک نعرہ از روی نیاز ۔ بہ کہ عمرے بے نیازانہ نماز

یہ نہ حاصل تجکو سوای بیخبر ۔ تا قیامت ہو وسیلہ سے مگر
کیونکہ یہہ ہی رازِ دل ای مرد دین ۔ علم سینہ ہے سفینہ یہ نہین

سوختہ دل سے ہو حاصل یہ ادب ۔ یاد رکھ اس بات کو عالی نسب

در بیان صحبت اولیاء و فضیلت آنحضرت

ایک ساعت صحبت دل سوختہ ۔ تجکو کردے مثل گل افروختہ
دیکھ فرماتے ہین مُلّائے پاک ۔ قدر جانے اسکی کیا یہ مشت خاک

صحبت مردان اگر یکساعت است ۔ بہتر از صد خلوت و صد طاعت است
سوختہ دل کون یعنی اولیا ۔ انکو حاصل ہے ودادِ انبیا

حدیث شریف تخلقوا باخلاق اللہ

ہے تخلق پر عمل انکا قوی ۔ دین حق کو دیکھ یہ ہین متقی

حدیث شریف مثلهم کمثل الانبیاء علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

کانبیا کے لفظ سے موصوف ہین ۔ عارف باللہ یہ معروف ہین

حدیث شریف اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم

اقتدیتم سے مشرف یہ بشر ۔ یہ مبصر اور سب ہین کور و کر
نفس ہے مغلوب شیطان ان سے دور ۔ حق سے رکھتے دمبدم ہین یہ حضور

قوله تعالی ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن اولئك رفيقا

اسلیے فرماتا ہے رب جلیل ۔ نیک ہے انکی رفاقت ای خلیل
کیا رفاقت یعنے ہے ظل اله ۔ دور جو اس سے ہوا وہ ہے تباہ

انکی صحبت مردہ کو زندہ کرے ۔ زندہ ایسا ہو نہ پھر ہرگز مرے
انکی صحبت دیو کو کردے ملک ۔ ہے اثر صحبت مین انکی تا فلک

انکی صحبت مین ہون عالم جاہلان ۔ یعنے وہ بہتر ہوان از صد عالمان
انکی صحبت مین نہین آتا شقی ۔ یہ خبر دی مصطفے نے ای تقی

گر تو چاہے ہمنشینی با خدا ۔ ہمنشین انکا تو ہو ای باصفا
دیکھ یہ فرماتا ہے حق ای حبیب ۔ جو شکستہ دل ہون انکے ہو قریب

مولوی نے مثنوی مین یہ سخن ۔ کیا لکھا ہے دیکھ تو ای جانِ من
ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا ۔ او نشیند در حضور اولیا

حکایت حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ کامل بایزید پارسا ۔ مانگتے حق سے بدل تھے یہ دعا
وصل اپنا دے مجھے پروردگار ۔ ہجر سے تیرے ہوا ہون بیقرار

یہ ہوا فرمان حق ای بایزید ۔ گرچہ محنت تیری ہے از بس مزید
پھر نہ ہووے وصل سے بہرہ تجھے ۔ جب تک لاوے نہ تو تحفہ مجھے

یعنی وہ لا چیز جو مجھ مین نہو ۔ دون تجھے وہ چیز جو تجھ مین نہو
سنکے یہ الہام روئے زار زار ۔ پھر کہا یون اے مرے پروردگار
تجھ سے سب شے جانتا ہون اے خدا ۔ تجھ سے کوئی شی نہین پاتا جدا
روزہ رکھتا اور پڑھتا ہون صلوٰۃ ۔ حج کرتا اور دیتا ہون زکوٰۃ
علم تیرے واسطے مین نے پڑھا ۔ وعظ و پند اس سے سدا کہتا رہا
راتدن کرتا رہا مین تیرا ذکر ۔ اور آنے دی نہین ہے کوئی فکر
ہر بلا پہ صبر مین کرتا رہا ۔ شکر تیری نعمتونکا بھی کیا
مال و جان تجھپہ کیا مین نے فدا ۔ پیروی سنت بھی مین کرتا رہا
یہ بھی ہو توفیق تجھ سے اے آلہ ۔ ورنہ شیطان کر دے اکدم مین تباہ
کہہ چکے جب یہ ازحق وہ باصفا ۔ پھر ہوئی حق کیطرف سے یہ ندا
یعنی یہ اعمال جو تونے کیئے ۔ حور و غلمان اسکے بدلے مین لیئے
ان عباداتون سے اے حالی گہر ۔ یان بھرے لاکھون خزانے سربسر
سنکے یہ الہام رویا وہ فقیر ۔ اور کہا دے علم اسکا دستگیر
مین نہین واقف ہے اس سے کچھ ذرا ۔ تو ہی مجکو دے بتا اے رہنما
پھر ہوا یون حکم رب دو جہان ۔ گوش دل سے سُن ذرا اے نکتہ دان
یعنی وہ ہے درد سوز و انکسار ۔ ہم منزہ جس سے ہین اے باوقار
دور کیا ہے وصل کا پیغام ہے ۔ عجز کیا ہے وصل کا انجام ہے
وصف ان دونون کا سن اے باخدا ۔ مولوی روم نے بھی ہے لکھا
کیست فرعون آنکہ او خود را بدید ۔ کیست موسی آنکہ خود را در رہید
دیدۂ یعقوب بینندہ روئے او ۔ خویش را قربان کند بر بوئے او
گر تو فریادی کنی یعقوب وار ۔ تا بتو بوئے رسد از نزد یار
یوسف کنعان نہان در چاہ دل ۔ تو ورا جوئی ہمین در آب و گل
تو ہے غافل نور حق سے اے بشر ۔ پھر بھلا ہو کس طرح تجھپہ اثر
ہر عبادت مین ہے یہ نقص عظیم ۔ پر نہین واقف ہے تو مرد سلیم

در بیان نماز بحضور

جب کھڑا ہوتا ہے تو بہر نماز ۔ سج بنا ہوتا ہے کچھ دل مین نیاز
چاہیئے وقت نماز ایسا نیاز ۔ جس سے حاصل دلکو ہو سوز و گداز
عشق حق سے دل جلے جیسے کباب ۔ یا کہ جیسے برف پیش آفتاب
گر نہین کچھ خوف حق دل مین ذرا ۔ پھر کہان تیری نماز اے بیحیا
مولوی نے مثنوی مین ہے لکھا ۔ پڑھ اُسے گر ہے تجھے فہم و ذکا
بر زبان تسبیح و در دل گاؤ خر ۔ این چنین تسبیح کے دارد اثر
ماسوا حق کے جو ہو دل مین خیال ۔ بت سے کچھ وہ کم نہین صاحب کمال
جبتلک سکو نہ توڑے اے پسر ۔ نور وحدت سے رہے تو بے خبر
بے حضور دل اگر ہووے صلوٰۃ ۔ وہ نہین ہرگز صلوٰۃ ہے اینکذات

حدیث شریف لاصلوٰۃ الا بحضور القلب

کیونکہ یہ ہے بس حدیث مصطفے ۔ بے حضور دل نہین ہوتی ادا
گر ذرا تو فکر باطل دل سے دور ۔ تاکہ ہووے یہ نماز باحضور
فکر باطل نے کیا تجکو تباہ ۔ ہوگیا درگاہ حق سے رو سیاہ
کیا ہے باطل فکر اے مرد خدا ۔ یعنی ہووے غیر حق جو مدعا
روز و شب کرتا ہے جسکی جستجو ۔ تیرا تو اسمین ضرر ہے موبمو
گفتگو مین عمر ضایع تونے کی ۔ راہ عقبی کی نہ تونے دل سے لی
فخر دنیا پر کیا تونے خیال ۔ یہ نہ سمجھا دین مین ہے یہ وبال
طالب شہرت رہا تو روز و شب ۔ دل سے کچھ چاہا نہ تونے فضل رب
علم وہ سیکھا کہ جسمین کچھ ہو دم ۔ اور جانین مولوی مجکو عموم
پڑھ وہ دین مین ہوا رونق پذیر ۔ عالمون سے جا کے دی اپنی نظیر
جو ملا ہم سے ملا وہ بار سول ۔ فخر کر کہنے لگا مرد فضول
یعنی وہ سیکھا کہ جسمین کچھ ہو نام ۔ اور نکلے سو طرحکا اس سے کام

دربیان علم حقیقت

وہ نہ سیکھا چشم دل جس سے ہو وا — تا قیامت کو نہ اعمی ہون بھلا
وہ نہ سیکھا خلق ہے جو ہو نہان — قرب حق لیکن ہوا اس سے بیگان

وہ نہ سیکھا ہیبت حق جس سے ہو — ما سوا اپنی وہ دیوے سب کو کھو
وہ نہ سیکھا جس سے دنیا ہو ذلیل — دین کے تا لوگ ہون تجکو خلیل

وہ نہ سیکھا جس سے ہو عشق آلہ — تا کہ ہو یہ نفس امارہ تباہ
وہ نہ سیکھا ہو ریا جس سے کہ دور — تا کہ ہو اخلاص سے دلکو سرور

وہ نہ سیکھا جس سے ہو یاد خدا — تا رہون مین دمبدم حق پر فدا
وہ نہ سیکھا عجب ہو جس سے عیان — یعنے وہ جو اپنے دلمین ہے نہان

وہ نہ سیکھا سینۂ احمد کا نور — تا کہ ہووے یہ نماز با حضور
وہ نہ سیکھا جس سے ہو عجز و نیاز — تا تکبر دور ہو اسے حیلہ ساز

وہ نہ سیکھا جس سے ہووے چشم تر — تا پڑے پھر روے جانان پر نظر
جسکے دلمین ہون مرض ایسے نہان — نور وحدت وہ نہ دیکھے بیگمان

اصل وحدت کی نہ پی جسنے شراب — یا نہ کھائے نفس کافر کے کباب
ہر حجی ہون یا کہ عالم بے بدل — تف ہے دونون پر کہ یہ ہین بے عمل

علم تو بیشک پڑھا تونی حبیب — علت غائی سے کیون ہے بے نصیب
علم ظاہر شرط باطن ای پسر — شرط بے مشروط باطل سر بسر

یعنے جیسے ہے وضو شرط صلوٰۃ — بے نمازی کا وضو کیا نیک ذات
مولوی کی یہ نصیحت ہے شتاب — تا کہ ہووے دین کا تو آفتاب

صد کتاب و صد ورق در نار کن — جان و دل را جانب دلدار کن
بی نشان را کس نیابد از فصوص — ہم نیابد از فتوحات و نصوص

عمر را ضایع مکن در گفتگو — گفتگو چون پردہ ہای تو بتو
پردہ ہای تو بتو در دم بسوز — تا بہ بینی روے آن فیروزہ روز

جہد کن تا تو بچشم دل عیان — بے دلیل و بے بشارت در بیان
ہر کہ روے یار در سینا نہ دید — ہم نہ بیند روی عقبیٰ ای مرید

مولوی گشتی تو آگہ نیستی — خود کجا و از کجاؤ کیستی
از خود آگہ چون نۂ ای بشنو — پس نیابد زین چنین علمت غرو

علم سے تجکو جہالت ہو گئی — عقل جو تھی نور بین وہ کھو گئی

دربیان حقیقت جہل

جہل کیا ہے یعنے مس ہے آکسیر — تو نہوس ہی مگر ہے بے خبر
اسکو زر خالص بنا رکھا ای جوان — یہ تو نسخہ یاد رکھ ای مہربان

جہل کو دی علم سے اپنے شکست — جب یہ چھوٹک ہو تو دی اسکو نشست
بو لا اخلاق مین عالی گہر — کر توکل حکمت سخاوت کی مگر

اسم اعظم کی تو دی بوٹی ملا — عشق کی آتش سے دی تو پھر جلا
جلکے جب یہ خاک ہون سب اے پسر — تب یہ ہو اکسیر اعظم سر بسر

علم جسنے اسطرح روشن کیا — حکمت باطن کو اسنے کھو دیا
دین احمد کا ہے بیشک یہ طبیب — جو پھرا اس سے ہوا وہ بے نصیب

جو ملا اس سے ملا با مصطفے — جو لڑا اس سے لڑا با مصطفے
کیونکہ ہے نائب نبی کا مرد دین — اسکی صحبت مین ہے رحمت بالیقین

جسکو دیکھ اس سے کچھ بھی بر خلاف — وہ نہ عالم ہے عالم کا خلاف
مولوی نے بھی لکھا ہے ای عزیز — مثنوی مین اسطرح ہے کر تمیز

اینکہ می بینی خلاف آدم اند — نیستند آدم خلاف آدم اند
علم اسکا شرط دنیا ہے عزیز — اسلیئے دین سے رہا یہ بے تمیز

گر نہین ہے شرط دنیا بی ادب — کیون نہین کرتا بھلا حق کی طلب
جسطرح اس شرط کو لایا بجا — اسطرح مشروط کو بھی کر ادا

کیونکہ اس سے ہر عبادت ہو ادا — گر نہین ہے یہ تو گویا ہے قضا

در بیان نماز بے حضور

بلکہ فرمایا نبیؐ نے اے دغل — جسکے دلمیں ہے خلل سب میں خلل
گر پڑھے کوئی نماز بے حضور — نور وحدت سے وہ ہوجاتا ہے دور

حدیث اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ فَاِنَّهٗ بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ لَهُ الرَّبُّ اِلٰی مَنْ تَلْتَفِتُ مَنْ هُوَ خَیْرٌ لَّکَ مِنِّیْ اِبْنُ اٰدَمَ اَقْبِلْ اِلَیَّ فَاِنِّیْ خَیْرٌ لَّکَ مِمَّنْ تَلْتَفِتُ اِلَیْهِ الْحَدِیْث

یہ ندا اسوقت کرتا ہے خدا — کیوں نہیں ہوتا ہے تو مجھ پر فدا
کون بہتر مجھ سے ہے اے بے بصر — جسکی خاطر مجھ سے ہے تو بے خبر
کر ذرا انصاف ای دل بے نصیب — مجھ سے بہتر کون ہے تیرا حبیب
جب نہیں سنتا یہ بندہ وہ ندا — حکم حق ہوتا ہے پھر یہ برملا
یعنی دلمیں رکھتا ہے جسکا خیال — وہ ہی ہے معبود تیرا بد خصال
اسکو کردو نور وحدت سے جدا — یہ ابھی قابل نہیں اسکے ہوا
یہ فرشتے کہتے ہیں عالی نسب — کیوں رہا آداب حق سے بے ادب
یعنی ہو آداب حق ایسا بسر — جز خدا دلپر نہو جس سے اثر

حدیث شریف قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ امْرَءٍ لَا یَشْهَدُ فِیْهَا قَلْبُهٗ كَمَا یَشْهَدُ بَدَنُهٗ وَاِنَّ الرَّجُلَ عَلٰی صَلٰوتِهٖ دَائِمٌ لَا یُکْتَبُ لَهٗ عُشْرُهَا اِذَا كَانَ قَلْبُهٗ سَاهِیًا لَاهِیًا

دیکھ فرماتے ہیں یہ خیر الوریٰ — جسم و دل دونوں ہوں حاضر با خدا
یعنی جیسے تن کیا ہے قبلہ رو — دل بھی ویسے کر خدا کے روبرو
۵۳ کیونکہ وہ ہے بیحجاب و جلوہ گر — اس زمان ای بے خبر ای بے بصر

حدیث شریف فِی الْخَبَرِ اَنَّ الْعَبْدَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالَی الْحِجَابَ بَیْنَهٗ قَاطِبَةً وَجْهَهٗ بِوَجْهِهٖ

وہ قریب و بیحجاب و تو ہے دور — پھر بھلا کب ہو نماز ای بیشعور
غور کر انصاف کر دلمیں ذرا — کیا پڑھا اور کیا لکھا تو نے بھلا
جلوہ گر تو دیکھ وہ محبوب ہے — تو خودی سے اپنی پر محجوب ہے
نور افشانی کریں سارے ملک — آفرین دیویں زمین و نہ فلک
سو سو جلوے خود کرے وہ با کرم — پھر بھی تو دیکھے نہ اسکو ایکدم
جب وہ فرماتا ہے تجلی بیت پرست — یعنی تو ہے بت پرست از خود پرست
یہ ہوا القاب پھر بھی بیخبر — نفس نے غارت کیا تجھکو بسر

اللّٰهُ اَکْبَرُ

ذبح اسکو کر تو تکبیر خدا — یعنی تکبیر یہ ہیں اے فتا
تن کو قربان کر تو ای مرد جلیل — مثل اسمٰعیل کے تا ہو خلیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہو تو بسم اللہ سے بسمل شتاب — تا شہادت کا ملے حق سے خطاب

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَیْرُكَ

پھر کھڑا ہو کر تو پڑھ حمد و ثنا — یہ دعا کر حق سے پھر با التجا

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میرا دشمن سخت بد کردار ہے — یعنی شیطان مانع انوار ہے
گر نظر تجھ پر ذرا میرے اِلٰہ — تا نہ کر دے یہ نماز و نکو تباہ

جب کرے رحمت سے وہ تجھپر نظر
ماسوا حق کے نہو پھر کچھ اثر

حمد حامد مین فنا ہو یکجان
حمد ہو محمود مین پھر یکسان

حمد حامد محو با محمود ہون
عرض جوہر یعنے با مقصود ہون

دربیان نماز کامل کہ حاصل نمیشود مگر بتوجہ مرشد کامل

لیک شرط اسمین ہے ای نیکنام
چشم روشن ہو مگر کوئی امام

دیکھ فرماتے ہین کیا وہ مولوی
یعنے جو ہین مولوی معنوی

این نماز آمد سلوک معنوی
بے دلیل در نماز ست چون عمی

گرچہ حافظ باشد و چست و فقیہ
چشم روشن بر اگر باشد سفیہ

او پلیدی را نہ بیند در عبور
ہیچ مومن را مبادا چشم کور

کور ظاہر کا سنا تو نے بیان
کور باطن کا بھی سن لے ای جوان

کیونکہ اسمین تو مکلف ہے عزیز
اس حدیث مصطفےٰ سے کر تمیز

کیونکہ وہ تو کور اور معذور ہے
دیدہ و دانستہ تو تو کور ہے

جب یہ تیری ہو نماز با ادب
یاد رکھ اس بات کو عالی نسب

چون امام چشم روشن در صلوٰۃ
چشم روشن باید اندر پیش راہ

در شریعت ہست مکروہ ہی کیا
در امامت پیش کردن کور را

کور را پرہیز نبود از قذر
چشم باشد اصل و پرہیز و حذر

کور ظاہر در نجاست ظاہر است
کور باطن در نجاست اسیر است

وہ تو ہے معذور از طرف خدا
تو نہین معذور اس سے ای فتا

جبتلک تیرا نہین اسپر عمل
کور بہتر تجھسے اے مرد دغل

یہ حدیث مصطفےٰ ہے معتبر
اس سے کیون غافل ہے تو ای بیخبر

بغیر ارکان صلوٰۃ ظاہری و اخلاص دل نماز کامل نمیشود

حدیث شریف العِلمُ فریضۃٌ علیٰ کُلِّ مُسلِمٍ و مُسلِمۃٍ

دو طرح کا علم ہے تجھپر ضرور
حاصل اسکو کر اگر ہے ذی شعور

ایک بھی ہو ترک اینین سے اگر
پھر کہان تیری نماز اے بیخبر

کیونکہ ہے جسکے عقاید مین قصور
دین حق سے وہ بشر ہے سب سے دور

امر حق کر عشق سے ایسا ادا
جیسے ہو معشوق پر عاشق فدا

بلکہ زائد اس سے ہو تو اے حبیب
کیونکہ ایمان سے کرے یہ یہ نصیب

سب سے بدتر نہی دشمن ہے قوی
یاد رکھ اس بات کو ای متقی

ایک تو ہی علم ارکان صلوٰۃ
دوسرا اخلاص دل ای نیک ذات

بیشتر کر تو عقاید کو درست
بعد اسکے دین مین ہو چالاک و چست

کر چکے کامل عقاید جب جوان
بعد اسکے یاد رکھو اے نیکدان

پر حذر ہو نہی سے تو اسقدر
جیسے ہووی شیر سے بکری بدر

دشمن جان شیر گرچہ ہے جوان
دشمن ایمان نہین وہ بیگمان

دربیان علم دین یعنی تفسیر و حدیث و فقہ و علم تصوف کہ ہمہ لازم و ملزوم اند

آئے ہم اسپر کرین تجھسے بیان
یعنے جس سے راز مخفی ہو عیان

علم ظاہر کو تو کر دل کا رفیق
روح کا کر علم باطن کو شفیق

ایک تو ہی علم ظاہر مرد دین
دوسرا ہے علم باطن بالیقین

جب کھلے یہ سر حق تجھپر بسیر
علم باطن سے ذرا ہو با خبر

قال امام مالک مَن تَصَوَّفَ وَلَم یَتَفَقَّہ فَقَد تَزَندَقَ وَمَن تَفَقَّہَ وَلَم یَتَصَوَّف فَقَد تَفَسَّقَ وَمَن جَمَعَ بَینَہُمَا فَقَد تَحَقَّقَ

گرچہ ظاہر علم حاصل ہو عزیز
پر نہووے علم باطن کچھ تمیز

جان بغیر جسم کب پکڑے قرار
جسم ہو بیجان خراب اور نگار

یہ ہین دونون علم مثل جان و تن
ایک بن دونون ہون ناقص جانمن

جو نہ جانے اسکو حق ہی جانتے ہین
ہے یہ تمثیل شریعت ذی شعور

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ جس نے تصوف سیکھا اور فقہ نہ جانے وہ زندیق ہوا اور جس نے فقہ سیکھی اور تصوف نہ سیکھا وہ فاسق ہوا اور جس نے دونون کو سیکھا وہ محقق ہوا

علم ظاہر اور باطن سے بسر / شرع احمد ہے مرکب سر بسر
شرع دونوں سی مرکب اتقیا / ماسوا اسکے نہین مرد خدا
ایک بھی گر ترک ہو تجھ سے پسر / دین حق سے کچھ نہین تجکو خبر
علم ظاہر ہے سبب باطن کا دوست / علم باطن مغز اسکا ہی وہ پوست
علم ظاہر فخر دے انسان کو / علم باطن فخر دے ایمان کو
علم ظاہر سے گرے تو خاک پر / علم باطن سے اڑے افلاک پر
علم ظاہر مبدء کبر و حسد / علم باطن معدن نور احد
علم ظاہر موجب کبر و ریا / علم باطن دافع انکا ای فتا
دیکھ فرماتے ہین کیا ای بیخبر / یعنی حضرت مولوی والاگہر
علم باطن کیا ہی بس اخلاص دل / جس سے جاتا ہی خدا ہر اک سے مل
وہ ہی ہی علم خدا علم نبی / جس سے ہو مغلوب شیطان دنی
دیکھ فرماتی ہین حضرت مولوی / مثنوی مین اسطرح پیرا ای اخی
ماسوا اسکے نہ پڑھ تو ای پسر / تاکہ آوے نور حق تجکو نظر
فقہ کردی بند تیری گفتگو / تا عیان ہو خیر و شر پھر مو بمو
ایک جان ہی ایک تن ای بے نصیب / جان و تن بن انسیت کب ہو نصیب
جو کہ منکر ایک سے بھی ہی حبیب / وہ ہوا دونوں سے منکر بے نصیب
جسکو ظاہر ہو مگر باطن نہو / اسنے اپنی عمر دی ناحق ہین کھو
علم ظاہر سی ہو بس باطن درست / علم باطن سے ہو دل چالاک و چست
علم ظاہر نفس کو کر دے بقا / علم باطن نفس کو کر دی فنا
علم ظاہر سے ہو حاصل قیل و قال / علم باطن سی ہو حاصل وجد و حال
علم ظاہر علت دنیا و دین / علم باطن علت حق الیقین
علم ظاہر تجکو کر دے بس تباہ / گر نہ رکھے نور باطن سی نگاہ
علم گر بر تن زنی مارے بود / علم گر بر دل زنی یارے بود
جلتا ہی اخلاص سے نفس لعین / بھاگتا شیطان ہے اس سے حزین
ماسوی اسکے نہین علم و عمل / جو پڑھے اسکی سوا وہ ہی دغل
علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث / ہر کہ خواند غیر ازین گردد خبیث
حذف ہو تفسیر کے پڑھنے سے یات / دے جلا دلکو حدیث ای نیکذات

دربیان اخلاص دل

لیک ہی اخلاص دل شرط ای پسر / کچھ نہ ہو اخلاص بن ہرگز اثر
دور کرتا ہی اسے عشق خدا / ماسوا اسکے نہین اسکی دوا
عشق ہی آب حیات ای بیخبر / گر نہو یہ موت ہی پھر سر بسر
عشق ڈالے ذرہ پر گر ایک تاب / دیکھ کر بیتاب ہووی آفتاب
عشق جتنے سب مرض ہوتی ہین دور / یاد رکھو اس بات کو ای ذیشعور
ہر کرا جامہ ز عشقی چاک شد / او ز حرص و عیب کلی پاک شد
جسم خاک از عشق بر افلاک شد / کوہ در رقص آمد و چالاک شد
ہر دلی کز عشق یزدان زندہ شد / از حیات معنوی پایندہ شد
کیونکہ دشمن تیری اندر ہی قوی / یہ نہ جاوے بن خلوص ای متقی
عشق افلاطون و جالینوس ہے / یہ دوائے نخوت و ناموس ہے
جسنے اسکا ایک بھی قطرہ پیا / وہ مسیحا کیطرح جیتا رہا
عشق کا پرتو پڑا جس خاک پر / خاک وہ اڑتی ہی پھر افلاک پر
مولوی کی گفتگو پر کر نظر / تاکہ ہووے عشق سے تجکو خبر
شاد باش ای عشق خوش سودای ما / ای طبیب جملہ علتہای ما
عشق جان طور آمد عاشقا / طور مست و خر موسی صاعقا

دربیان سوز دل

عشق کیا ہی سوز دل ہی ذی ہنر / نفس کو دیوی جلا یہ سر بسر
دیکھ ابراہیم کا تو سوز دل / رو برو جسکی تھی آتش آب و گل

سوز دل ہو دینی کا بس لیسر	جس سے آہن موم ہوتا ای بیخبر	سوز دل رکھتے تھے وہ خیر الانام	کفر کی ظلمت جلی جس سے تمام
ماسوا مطلوب کے ای مرد دین	سوختہ کردے یہ سبکو بالیقین	اسکو حاصل کر تو ای مرد خدا	تا جلے یہ نفس کافر بیحیا
جبتلک ہے نفس تجھپر ہی قوی	راہ حق ہرگز نہ پاوے گا ای اخی	دمبدم رکھتا ہے وہ تجھپر نظر	تا نہووے دین سے تو باخبر
جو پڑے انوار کی تجھپر جھلک	یہ نہ آنے دے اُسے اِس تجھ تلک	تو ہے غافل اسقدر اس سے عزیز	اسکی یہ یون ہے نہیں تجکو تمیز
جانتا ہے کیون یہ غافل ای لیسر	روز محشر ہے نہیں تجکو نظر	خوف حق سے گر ہو کچھ تجھپر اثر	نفس کیا تو خود نہووے ذی کسر
گر نہین دلمین ترے خوف و رجا	نور ایمان پھر کہان ای بیحیا	حقنے دی اسکو خبر ای نابکار	باوجود اسکے نہین تو ہوشیار

قوله تعالیٰ فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

خندہ کم کر گریہ زیادہ اے لیسر	تا کہ لطف حق سے ہو تجھپر اثر	خندہ سے مردہ ہو دل آی باتمیز	یہ حدیث مصطفیٰ ہے ای عزیز
دیکھ کیا وہ مولوی عالیجناب	مثنوی مین لکھ گئے باسوز و تاب	تا نہ گرید ابر کے خندد چمن	تا نہ نالد طفل کے جوشد لبن
با تضرع باش تا شادان شوی	گریہ کن تا کے دہان خندان شوی	کہ برابر ہے بند شاہ مجید	اشک را در وزن با خون شہید
زابر گریان باغ سبز و تر شود	وانکہ شمع از گریہ روشن تر شود	در پے ہر گریہ آخر خندہ ایست	مرد آخر بین مبارک بندہ ایست
طفل یکروزہ ہمی داند طریق	کہ بگریم تا شود دایہ شفیق	تو ہے نادان طفل سے زیادہ لیسر	گریہ کی تاثیر سے ہے بیخبر
	گر تو حاصل خوف حق عالیجناب	تا کہ ہووے نور حق سے فیضیاب	

دربیان پنجگانہ حضور کہ مومن را میسر میشود

پنجگانہ تو جو پڑھتا ہی نماز	مومنونکا حشر ہے ای بانماز	جب ادا کرتے ہین وہ اپنی صلوٰۃ	حشر برپا اُنپہ ہوا ہے نیک ذات
یعنے وہ دربار ہی قہار کا	سامنا ہی دیکھ وان جبار کا	صبح سے لے تا عشا و تا سحر	حشر کا میدان ہی یہ ای بیخبر
	ہے بجاے پرسش حق یہ خطاب	یعنے ہے وہ با صواب و با جواب	

قوله تعالیٰ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

دیکھ فرماتا ہے یہ رب جہان	تیرا ہون ہر وقت محسن بیگمان	اسکے بدلے مین تو کیا لایا مجھے	مین نے مہلت دی جو دنیا مین تجھے
عمر اپنی صرف کی کس کام مین	اور رہا پابند تو کس دام مین	چشم روشن دی جو تجکو نور بین	وہ گنوائی کس جگہ ای خوردہ بین
عقل جو دی تھی تجھے بہر خدا	وہ تلف کس شے پہ کی ای بیحیا	حس جو دی تھین ہمنے تجکو پانچ جا	صرف کین کس کام مین ای نابکار
	جسکا دل ہوتا ہے حق سے کچھ رجوع	جب وہ کرتا ہی رکوع با خشوع	

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

سر کو اپنے شرم سے وانپر جھکا	یون لگا کہنے کہ تو سب سے بڑا	پھر ہوا فرمان حق ای محترم	سر اُٹھا کر دیکھ تو میرا کرم

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

سر اٹھاتا ہی یہ پڑھکر وہ بشر
یعنے سنتا ہو خدا تو سر بسر
حمد تیری دل سے کی جسنے ادا
نفس و شیطان سے لیا اسکو بچا

سر اٹھا کر دیکھتا گیا ہی جوان
نور وحدت جو نہان تھا ہی عیان

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

پڑھ کے پھر تکبیر بسمل ہو گیا
ہو کے بسمل جان سے اپنی کھو گیا

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

پھر کہا سجدہ مین سنو ای خلیل
تو جلیلو تھا جلیں ہی اے جلیل
ہو چکا اسکا تذلل جب تمام
پھر ہوا حق کی طرف سے یہ پیام

یعنے ہو کر ہمنشین تو دید کر
غرق ہو پھر نور مین تو سر بسر
دیکھ کر انوار یہ عالی نسب
یون لگا کہنے زبان سے با ادب

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن

یعنے ہے سب تیری تجلو اله
مال کی ہون یا بدن کی یا شہ
پھر کیا اسنے نبی پر یون سلام
مہربانی حق کی ہو تمپر تمام

یعنے تمپر اور امت پر سدا
رحمت حق ہو سدا تمپر فدا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ہو کے لا پھر لا کیا حق کے سوا
جب ہوا اثبات حق اہی یا خدا
یعنے روشن چشم دل اسکی ہوئی
مٹ گئی پھر من و تو کی دوئی

قوله تعالیٰ حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ ۝

ہے یہ آداب صلوٰۃ ای بے خبر
جسکے باعث سے مشرف ہو بشر
علم اسکا سیکھ ای عالی نسب
ہو شرف انسان کو از علم ادب

علم یہ اور وہ ادب ای ذی سیر
فرض یہ دونون ہین تجھپر سر بسر
ایک بھی گر ترک ہو تجھسے حبیب
تو اٹھے محشر مین اعمی بی نصیب

کیونکہ یہ صلوٰۃ ہی جاں وصال
گر نہو یان پھر کہان آئے خصال

قوله تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰی فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا ۝

دیکھ یہ فرمان حق ای مرد دین
یان جو اعمی وان بھی اعمی یا الیقین
جانتا کیا ہے نماز ای بیخبر
یعنے ہے معراج مومن سر بسر

شرط یہ مشروط اسکا وصل حق
پڑھ کسی عاشق سے جا اسکا سبق
لفظ ہے معراج کا اسپر دال
یعنے ہو وے وصل حق اس سے کمال

گر نہین ہی وصل حق اس سے بسر
پھر کہان معراج یہ اے بے خبر
یہ تو ہے معراج پر تو بے بصر
اسلیے تجکو نہین آتی نظر

اسم خوان ہی بے مسمی سے ہو دور
پھر بھلا ہو کسطرح تجکو حضور
یہ لکھا ہی بو علی نے اے حبیب
دیکھ گر ہو با نصیب اے بے نصیب

اسم گر خوانی مسمی را بجو
بے مسمی اسم کے باشد نکو
گر خدا خواہی خدا جوئی بکن
ور نہی جوئی مخوان اسم کہن

رو بہ قبلہ دل بدنیا ای مرید
پھر کہان تیری نماز اے نا سعید
گر نہین حق کی طلب اے بیحیا
دین مین اسکو ہی کہتے ہین ریا

اے مصلی گر ہے غافل از خدا
پھر یہ سجدہ کسکا ہی اب تو بتا
مست ہے یا سنگ ہے یا خاک آب
دے جواب اسکا مجھے تو با صواب

جو پڑھے کوئی بغیر حق صلوٰۃ
وہ ہی بیشک بت پرست اے نیک ذات

در بیان ریا

جو عمل ہے بے طلب معبود کے — وہ عمل ہے بار یا تو جان لے
جانتا ہے کیا ریا ہے ای جوان — یعنی یہ ہے شرک اصغر بے گمان
جسکے دلمین یہ ریا ہے ای حبیب — بت پرستون سی ہے وہ بے نصیب
پیر جی ہون یا کہ عالم ای پسر — خر سے بدتر ہین یہ دونون سر بسر
کیا ہوا اگر ہو گئی لاکھون مرید — اور کہے ہین انہین جو بایزید
وہ ہین شیطان یہ شیاطین لعین — خلق کو کرتی ہین حق سے بے یقین
صدق کو دین کذب سے اپنے چھپا — ہین یہ دونون اسقدر کے بیحیا
اس سے شوکت دین کی ہوتی ہے کم — کذب ہے گر اسمین تا ہے کوئی دم

در بیان پیر صادق

جب تلک حاصل نہو تجکو کمال — خلق سے بیعت نہ لے ای خوش خصال
اسکو کہتے ہین کمال ای نیکنام — ماسوا حق کے محبت ہو حرام
نور وحدت کا ہو دل پر یہ اثر — ماسوا حق کے نہ آوی کچھ نظر
جسکو دیکھے چشم دل سے ای حبیب — نور وحدت سے وہین ہو با نصیب
یا کہ دیوے درد حق جسکو عزیز — ماسوا حق کے نہو اسکو تمیز
جبتلک ایسا نہو تجھ مین اثر — تیری پیری مکر ہو گی سر بسر
دیکھ تو اسکو ذرا مرد خدا — مولوی روم نے یہ کیا لکھا
کار مردان روشنی و گرمی است — کار دونان حیلہ و بی شرمی است
لیک اسمین شرط یہ عالی گہر — ہو شریعت کی موافق وہ بشر
جو خلاف شرع ہو وہ کیا سعید — جانیو اسکو تو بس دیو مرید
یا طریقت کے مخالف ہو اگر — وہ نہین ہادی ہے دین کا سر بسر
پیر جی ہون یا کہ عالم بے نظیر — یہ نہین پیری کے قابل ای فقیر
گوش دل سے سن ذرا یہ گفتگو — کام آویگی خدا کے روبرو
راہ سنت ہے صراط المستقیم — راہ بدعت راہ شیطان الرجیم
دیکھ فرماتی ہین عطار ولی — گوش دل سے سن ذرا اسکو اخی
اہل بدعت شیخ سنت چون بود — رہ نہ دیدہ کے ترا رہبر شود
رہبر راہ طریقت او بود — کو بہ احکام شریعت میرود
دیکھ کیا لکھتے ہین شمس العارفین — یعنی مولانا کے مرشد مرد دین
باش ثابت در شریعت ای عزیز — تا حقیقت کشف گردد بر تو نیز

در بیان متصوفہ متقشف بے درد

یا کہ جو پابند صورت ہو بشر — وہ بتر اس سے ہے زاہد سر بسر
گر نہین باطن تو ظاہر سب خراب — دیکھ لے یہ تو حدیث با صواب
ظاہر و باطن ہو مثل جان و تن — وہ ولی اللہ ہے بیشک جانمن
ایک مین بھی ضعف گر ہو ای عزیز — وہ نہین پیری کے قابل بے تمیز
کیا لکھا عطار نے یہ اے حبیب — پڑھ ذرا دل سے کہ تا ہو با نصیب
آنکہ باشد دائما صورت پرست — دامن معنی کجا گیرد بدست
صد فسون و مکر دارد در درون — مخلص و صادق نماید از برون
مولوی نے بھی لکھا کیا دلپذیر — مثنوی مین اپنی دیکھو بے نظیر
جان یعنی درمین تن بخلاف — ہست ہمچون تیغ چوبین در غلاف
ظاہرش نغز است معنی نغز نے — جوز ہا بسیار در وی مغز نے
دانۂ بیمغز کے گردد نہال — صورت بیجان نباشد جز خیال

در بیان مرید شدن باحتیاط تمام و محترز شدن از صحبت نے اہل باطن

تو نہ پھنسنا دام مین انکے پسر — جھوٹی دیتی ہین جو خبر سر بسر
یہ نہین ہین مرغ قدسی آشیان — چغد ہین یا بوم یہ اندر جہان

قول یہ سن عارف باللہ کا ۔ نور دیکھا جسنے تھا اللہ کا
زانکہ صیاد آورد بانگ صفیر ۔ تا فریبد مرغ را زان مرغ گیر
بشنود آن مرغ بانگ جنس خویش ۔ از ہوا آید بیابد دام پیش
تو ہوا انکا مقید ذی سیر ۔ ہین یہ شیطان شکل انسان سر بسر
کیا ہوا گر ریش کی اسنے بلند ۔ ڈالی ہی اسنے ریا کی یہ کمند
پھانس لے اس سے سلیمونکو بسیر ۔ مولوی نی اسلیئے دی ہی خبر
حرف درویشان بدزدد مرد دون ۔ تا بخواند بر سلیمی آن فسون
ای بسا ابلیس آدم رو ہے ۔ پس بہر دستی نباید داد دست
جو ہوا انکا مقید ای حبیب ۔ نور وحدت سی ہوا وہ بی نصیب
یہ لکھا عطار نے اے باصفا ۔ گوش دل سی سن ذرا یہ برملا
ہر کہ باور کرد آن مکر و دروغ ۔ ماند از نور ولایت بیفروغ
گم شد و ہرگز بمنزل رہ نبرد ۔ در بیابان ہلاکت راز مرد
اشقیا از اولیا نشناختی ۔ دین و دنیا را از آن در باختی
رہزنان چون رہنما پنداشتی ۔ احمد و بوجہل چون ہم داشتی
ساختی دجال را مہدی و پیر ۔ خر عیسی چون ندانی ای فقیر
خود نہ بر ست او کہ شیطان رہ است ۔ از طریق رہ روان کی آگہ است
غول را کردی تصور رہنما ۔ تا کہ گشتی منکر اہل خدا
تو نہ جا نزدیک انکی ای عزیز ۔ تا کہ پاوی نور ایمان سے تمیز
انکی صحبت مار سے بھی ہی بتر ۔ یون لکھا ہی مولوی نی ای پسر
حق ذات پاک اللہ الصمد ۔ کہ بود از مار بد از یار بد
مار بد جانت ستاند ای سلیم ۔ یار بد آرد سوی نار جحیم
زہر قاتل می شمر صحبت بہ عام ۔ ہست صحبت را اثر تاکی تمام
جیسے قرب اولیا سے ہو ثمر ۔ ویسے قرب اشقیا سے ہو ضرر
یعنی حضرت مولوی با صفا ۔ دیکھ فرماتے ہین کیا وہ با خدا
صحبت صالح ترا صالح کند ۔ صحبت طالح ترا طالح کند

حدیث شریف للصحبۃ تاثیر

اس حدیث پاک پر کہ تو نظر ۔ تا کہ بد صحبت سے ہو تجکو حذر
انکی صحبت سے ہو حق سی بی نصیب ۔ انکی صحبت سے ہو حق کا تو حبیب

در بیان اقسام سالک

جستجو کر سالکون کی ای پسر ۔ تا کہ ہووے مرد دین حق سی باخبر
چار ہین اقسام سالک ای جوان ۔ یاد رکھ اس بات کو اے نیکدان
پہلا مجذوب سالک ای حبیب ۔ سب سے بہتر دین حق کا وہ طبیب
حق نے بھیجا ہی اُسے بس زود تر ۔ تا کرے مخلوق کو یہ باخبر
لیک مشکل سی میسر ہو یہ پیر ۔ یہ لکھا عطار نے سن اے فقیر
اولین مجذوب سالک مد است ۔ کو ز اول با خدا واصل شدہ است
حق فرستادش بسوی خلق زود ۔ تا کہ خلقان جہان را رہ نمود
سالہا باید فلک بر سر ۔ تا کہ پیرے این چنین پیدا شود
اسکو حاصل کر اگر ہی باخبر ۔ دیکھ دم مین کیا ہو پھر تجھپر اثر
سالک مجذوب ثانی ای حبیب ۔ محنتون سے جذب اسکو ہو نصیب
سالہا محنت کرے جب وہ جوان ۔ تب ہو قابل جذب کے ای نیکدان
یہ لکھا عطار نے ای ذی سیر ۔ چشم دل سے کر ذرا اسپر نظر
وان دوم از سالک مجذوب دان ۔ کو سلوکے کردہ باشد ہر زمان
در ریاضت در عبادت سالہا ۔ کرد سعی و گشتہ قابل جذب را
چون دلے او قابل انوار شد ۔ جان پاکش قابل اسرار شد
شاہباز جذبہ او را در ربود ۔ جان او شد محرم بزم شہود
تیسرا مجذوب مطلق ای پسر ۔ نور حق کے ماسوا وہ بیخبر
دائما حیران از عشق خدا ۔ عقل و دانش سی ہی وہ اپنی جدا

سلامت صحبت اثر ہونی کا

وہ ہوا ہی عشق حق سی بیخبر / غیر کا پھر کیا بھلا ہو راہبر
یہ لکھا عطار نے اے ہوشمند / ہوشمندونکی کیا اسکو پسند
پس سوم مجذوب مطلق می شمر / کوز تاب نور حق شد بیخبر
اور مستی گشت از خود بیخبر / دیگر انرا چون بود او رہبر
او چو مست بیخود و لا یعقل است / کردن تکلیف با وے باطل است
رہبری ناید ز مجذوبان یقین / اتفاق کاملان است این
رہ ز مجذوبان مجو ای پرہنر / اندرین رہ ہیچ نبود خیر خطر
گرچہ آن مجذوب انہ حق آگہ است / تابع مجذوب بیشک گمرہ است
چار ہین مجذوب سالک اے حبیب / عشق حقسے وہ ہوا ہے بے نصیب
عقل مطلق سی وہ کرتا ہی طلب / اسلیے واصل نہین وہ بے ادب
جو کہ تابع اسکا ہی اے مرد دین / وہ ہے منکر عشق حق سے بالیقین
در دحق سی کچھ نہوا اسکو خبر / بلکہ ہوا اس راہ حق سی دور تر
عام انسے بلکہ بہتر اے جوان / یہ ہی بہتر عام سے بھی بیگمان
یہ لکھا عطار نے اے متقی / جو کہ پیرو اسکا ہے وہ ہی غوی
چار ہین سالک اور مجذوب ہست / کو سلوکے کرد از ہستی برست
سالک از جذب چون واصل نشد / در طریقت لاجرم کامل نشد
سالک مجذوب خود آگاہ نیست / واقف این منزل این راہ نیست
از رہ منزل چو واقف نیست او / رہنمائی چون کند آخر بگو
چون نہ شد واصل نباشد رہنما / زو مجو چیزے چو ہست او پیشوا
اینچنین گستاخ گر تابع شوے / رہ نیابی عاقبت گردی غوی
انسے بچنا فرض ہی تجکو جوان / تا نہو تو عشق حق سی بدگمان
کیونکہ یہ ہین درد حق سی بے نصیب / بے نصیبونکو نہین ملتا حبیب

در بیان اطاعت پیر کامل گوید

گر تو چاہی وصل حق ای بیخبر / کاملونکا خاک پا ہو سر بسر
اس صفت کا گر ملے تجکو گدا / اُسکے اوپر جان و دل سی ہو فدا
سب سے ہو آزاد انکا ہو غلام / جب ملے دین کا مزہ تجکو تمام
جبتلک انکا نہ ہووے خاک پا / راز حق ہرگز نہ ہووے تجھپہ وا
یہ لکھا عطار نی ای بے شعور / پڑھ کے کر دل سی تکبر اپنی دور
منکہ دامن از جہان برچیدہ ام / عشق اہل دل ز جان بگزیدہ ام
منکہ دارم از ہمہ عالم فراغ / مہر کامل کردہ ام در سینہ داغ
منکہ از سیر دو عالم رستہ ام / بر در اہل دلان خاک درم
منکہ بر فرق سلاطین افسرم / پیش ایشان از گدایان کمترم
منکہ عرش و فرش کردم زیر پا / میکنم از خاک ایشان توتیا
منکہ آزادم ز قید ہر چہ ہست / پیش ایشان گشتہ ام چون خاک پست
منکہ از دنیا و عقبے فارغم / در سپہر وصل چون مہ پارہ ام
روی می مالم ز عجز و افتقار / دائما بر آستان این کبار
خوشہ چین خرمن اہل دلم / خاک راہ کاملان منزلم
انکے ظاہر پر نہ کر ہرگز نظر / نور باطن انسے حاصل کر بسر
یعنی ظاہر سے بری ہے انکی چال / پر نہین واقف ہی تو انکے خصال
انکے ظاہر مین اگر ہو کچھ خلل / تو نہ کرنا اُسپہ کچھ ہرگز عمل
دیکھ فرماتے ہین کیا وہ اے عزیز / یعنی حضرت مولوی پیر تمیز
ملت عشق از ہمہ دینہا جدا است / عاشقانرا ملت و مذہب خدا است
وسوسہ بد دے جو شیطان لعین / دلمین تیرے اسکا کچھ اے مرد دین
خضر و موسی کا تو قصہ پڑھ عزیز / تا کہ ہو اس راز سے تجکو تمیز

قولہ تعالیٰ قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ سَأُنَبِّئُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝

تیری نیکی ہے بدی انکی حبیب / فرق یہ ہے یاد رکھ اے بے نصیب
دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا / پڑھ ذرا اسکو تو اے مرد خدا

ت کہا مجھ مین اور تجھ مین جدائی ہے اب مین بتا دونگا تجکو معنے ان باتون کے جنپر تو صبر نہ کر سکا ۱۲

طاعت عامہ گناہ خاصگان ؎ وصلت علمہ حجاب خاصہ دان
عام را باشد نظر بر فعل و اسم ؎ پیش خواصہ محو گردد وصف و اسم
عام را با شیشہ بنقش و نگار ؎ خاص را با روشنی گردد قرار
گر نظر در شیشہ داری گم شوی ؎ زانکہ در شیشہ ست اعداد دوی
مولوی کی سن نصیحت ای پسیر ؎ اولیا کا جیب ہو منظور نظر
خاک شو در پیش شیخ با صفا ؎ تا ز خاک تو بروید کیمیا
ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر ؎ دامن آن نفس کش را سخت گیر
چون بگیری سخت آن توفیق ہوست ؎ در تو ہر قوت کہ آید جذب اوست

در بیان صفت مجذوب سالک

اب تو سن مجذوب سالک کا بیان ؎ تا کہ تجھپر نیک و بد سب ہو عیان
یعنی وہ مجذوب سالک کی سیر ؎ جسکی صحبت سے ہو جذب اول بسیر
بعد اسکے ہو سلوک ایسا جوان ؎ ماسوا حق کے ہو وہ سب پر نہان
یان تلک پوشیدہ ہوا دی سیر ؎ قدسیون کو بھی نہ ہو اصلا خبر
منتہی کا ہی یہ جذب انگیخت ؎ یہ طریقہ سب طریقو سنی سخت
حکم اسکو ہی کہ رہ سب سے بہم ؎ پر نہ ہو وے عشق سی باہر قدم
یعنی ہو مخلوق مین جون جان تن ؎ جان ہو حق کیطرف ای جانمن
جسکا یہ ہی حال ای عالی گہر ؎ صحبت بد سے نہین اسکو خبر
حق نے بھیجا اسلیے اسکو شتاب ؎ تا کہ ہووی خلق اس سے فیضیاب
جسکو ایسا ہو سلوک ای مرد دین ؎ وہ گدا ہی عشق کا شہ بالیقین
اسکی صحبت سے ہو جذب ای با خدا ؎ پر عبادت پیری صادق ہو ذرا

قولہ تعالی إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ

بے ارادت کی نہین ہوتا اثر ؎ انبیا کی کر ہدایت پر نظر
یعنی ہو اخلاص مرشد سی تمام ؎ جب تجھی ہو جذب حق کے انکا نام

در بیان اقسام جذب

دو طرح کا جذب ہی ای نیکمرد ؎ جسکو یہ حاصل ہو وہ عالم مین فرد
ایک تو ہی خاص دیگر عام ہی ؎ خاص ریس عام کا انجام ہی
عام کہتے ہین اسی عالی گہر ؎ جسکو نسبت پیر سے ہو سربسر
خاص یہ ہی یاد رکھ عالیجناب ؎ نسبت احمد سے جو ہو فیضیاب
نسبت پیر اسکی ہی لیکن خلاف ؎ یعنی نسبت احمدی کی بی اختلاف
جسکو نسبت پیر کی ہو بو الفضول ؎ ہی وہ عین نسبت ذات رسول
نسبت احمد احد کی ہی بسیر ؎ عرض یہ جو ہر وہ ہی ای بیخبر
مخزن نسبت ہے مرشد کی حبیب ؎ اسکو حاصل کر اگر ہے با نصیب
جس سے نسبت تجکو ہو ای نیکدان ؎ یاد رکھ وہ ہی ہی نسبت بیگمان
اس مثل کو سن ذرا ای خوش خصال ؎ اسمین لکھتا ہو مین اک عابد کا حال

در بیان زاہد خشک و زن فاسقہ کہ آخر کار ہر دو کامل شدند

اک گدا پڑھتا تھا صحرا مین صلوٰۃ ؎ وقت مغرب کے سنو ای نیک ذات
زن وہان آ نکلی اک ای سعید ؎ پار کھا اسنے مصلے پر پلید
دیکھ یہ زاہد ہوا زن سی خفا ؎ اور کہا زن سے کہ سن ای بیحیا
مین ادا کرتا تھا یان فرض رب ؎ تونے پار کھا یہان کیون بے ادب
سنکے یہ زاہد سے زن نے کھینچی آہ ؎ یہ کہا کتنے ہو کیا ہادی راہ
فسق کی نیت سے جاتی تھی چلی ؎ تجکو دیکھا نہ مصلے ای تقی
فسق نے دلبر کیا تھا یہ اثر ؎ تن بدن کی کچھ نہ تھی مجکو خبر
حیف ہی صد حیف تجپر ای گدا ؎ تو نماز حق مین دیکھے جز خدا
سنکے زن سے یہ نصیحت پر اثر ؎ گر پڑا زاہد زمین پر بے خبر
بیخبر تھا پر یہ کہتا کردگار ؎ نور وحدت زن پہ کر دی آشکار

یہی مرشد ہین بس اسکا ہون مرید / تو دکھا اسکو خدا راہ سعید
یعنے اپنا عشق دے اسکو خدا / دمبدم جس سے ہو تجھپر یہ فدا
التجا زاہد کی حقنے کی قبول / زن گئی افعال بد سب اپنے بھول
عارف حق وہ ہوئی ایسی عزیز / ما سوا حق کے نہ تھا اسکو تمیز
جب ہوا زن کا یہ رتبہ ای پسر / دیکھ کر زاہد کو زن نے آہ بھر
یون کہا ای خالق کون و مکان / ظاہر و باطن ہے تجھپر سب عیان
اسکے باعث سے کیا مجکو قبول / کر قبول اسکو خدا بہر رسول
یہ ہوا زن کی دعا کا پھر اثر / ہو گیا زاہد بھی عارف باخبر
حق پسندی حقکو ازبس ہے پسند / یاد رکھ اس بات کو اے ہوشمند
راست گوئی سے یہ رتبہ ای سلیم / زن کو حاصل ہو گیا ازبس عظیم
حق پسندی سے نہ ہو غافل عزیز / مثل زاہد تا کہ ہو تو باتمیز
یہ پسند حق ہین دونون اے حبیب / جو کہ خالی ان سے ہے وہ بےنصیب
خود پسندی شیوہ شیطان ہے / کذب گوئی غارت ایمان ہے
یہ ہین دونون فعل بد ای بلید / کر دیا لاکھون کو غارت اے سعید
تو نگہبان اسکا رہ ہر روز و شب / مثل شیطان تا نہو تو بے ادب
زن نمط بےخود ہو نسبت مین فنا / جب سے تیری ہو نماز ای باخدا

در بیان صلوۃ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ

دیکھ سفیان کو کہ پڑھتے تھے صلوۃ / شام کی مسجد مین سن ای نیک ذات
جبکہ پہونچے لستعین پر ای پسر / گر پڑے بیتاب ہو کر بےخبر
جبکہ فارغ وہ ہوے عالیجناب / انسے پوچھا ایک نے ای فیضیاب
کیون گرے بیتاب تم ای باصفا / بھید اسکا دو ذرا مجھکو بتا
پھر یہ سفیان نے کہا ای بےخبر / روبرو حق کے نہ ٹوٹے کیون جگر
وان کھڑا کہتا ہون حق سے با ادب / بس ہے مانگون ہون تجھسے روز و شب
گر یہ فرما دے خدا ای کذب گو / پھر امیرون سے کری کیون جستجو
کیونکہ تو پابند ہے تدبیر کا / کیون نہ تو شاکر رہا تقدیر کا
یہ تصور دل مین جب آیا پسر / شرم سے اسکے گرا مین خاک پر
سن چکا غافل یہ اب تو گفتگو / ترک کر حق کے سوا سب کو تو تو
جب حضور دل ہو حاصل ای پسر / ورنہ کیا ہے نان و حلوہ بےخبر
دیکھ تو یہ کیا لکھا ہے آشکا / مولوی روم نے اے نابکا
تا نمی سازی ز خون دل وضو / کے نماز عاشقان آید ز تو
ایکہ ترک تن بود اصل نماز / ترک خویش و ترک فرزندان نماز
می نیرزد آن نماز او دو جو / آنکہ با اغیار دارد دل گرو

قولہ تعالیٰ اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ ۵

ہر گھڑی ہر لحظہ رکھ حق سے نیاز / جب ادا ہو ہیگا نہ یہ نماز
دمبدم جسکو نہو حقکا حضور / پھر کہان اسکی نماز ای ذی شعور
کیونکہ غفلت مین کہو یار ذرہ شب / پھر خیال اسکے بھلا آتا ہو کب
اسلیے لازم ہے تجکو ای پسر / حق سے کوئی دم نہو تو بےخبر
دیکھ فرماتے ہین یہ حضرت نبی / گوش دل سے سن ذرا تو اجی
چشم میری بند دل بیدار ہے / یعنے یہ دل خواب مین ہشیار ہے
تیری بیداری ہے سونے سے بتر / خواب کا کیا ذکر ہے اے بےخبر
اس حدیث مصطفیٰ سے ای زبون / صاف ثابت ہے صلوۃ دائمون
جب نماز ہیگانہ ہوا ادا / بہتر اسکو ادا کر باخدا
مولوی روم نے اے بےخبر / کیا لکھا ہے دیکھ تو یہ پر اثر
صاحب ایمان ہمان باشد ہمان / کو نباشد غافل از وی یکزمان
بس ترا یاد کسی ہر دم سجود / عارف از وی یکزمان غافل نبود
ہر سرے کو سجدہ سبحان نہ کرد / حق مرا و را صاحب ایمان نکرد
جب تلک ایسی نہین پڑھتا نماز / پھر کہان تیری نماز ای حیلہ ساز

بے شک مین تو وہ خدا ہون کہ جسکے سوا کوئی معبود نہین تو میری عبادت کر اور میری یاد کیلئے نماز پڑھ پارہ ۱۶

	در بیان مذمت خیال الفت ماسوے حق		
دلمین تیری یہ مرض ایسا پلید	حشر تک چھوڑیگا تجکو ہی صعید	دلمین تیرے جسکی نسبت ہو کمال	حشر اسکے ساتھ ہوگا ذی خصال
	حدیث شریف یحشر الناس یوم القیمۃ علی نیاتہم		
یہ حدیث مصطفے ہے ای جوان ہرچہ در دنیا خیالت آن بود	حشر ہو نیت پہ تیری بیگمان تا ابد راہ وصالت آن بود	مولوی روم نے لکھی ہی بسیر جز خدا کچھ فکر مت کر اے بسیر	کیا لکھا ہے دیکھکر ہو باخبر یہ کریگی خوار تجکو سر بسر
	در بیان کشت آخرت		
دل ترا ہی کشت مرشد کاشتکار بیل ہین اس کشت کے ای نیکدان ہی بجا تخم نام ذوالجلال جب یہ کامل تیری ہووے کشت زار برق سے خرمن کو رکھنا تو بچا کیونکہ دشمن اسکے ہین لاکھون جوان جبتلک انکی نہین کرتا دوا اول ایجان دفع شر موش کن یعنے وہ دل جوہر جان ایجوان یہ ہے پھر ہر رگ مین تیری مثل خون	جو وہ بووے وہی نکلے ہو شکار یعنے تنہائی و بیداری جوان کشت دلمین سکو بوئے باکمال عجز کے آلہ سے کاٹے ہو دی شعار برق یعنے شرک ہے ای باخدا بے نگہبانی نہ چھوڑین بیگمان کشت تیرا ہے خراب ای باخدا بعدازان در جمع گندم خوش کن وان نہین موشون کا ہرگز کچھ نشان پر نہین دلمین گذارہ ذو فنون دیکھ فرماتے ہین عطار ولی	عشق ہے اس کشت کا بونا بسیر ہی بجائے چاہ چشم اشکریز ہین بجائے پاسبان طاہر عمل لا کے میدہمین نور کو خرمن ببر جب نکالے خوشہ سے دانہ عزیز بند کر غلہ کو اُسجا ہوشمند دیکھ فرماتے ہین کیا وہ باصواب جانتا ہی وہ مکان اے بیخبر موش کیا ہی جانتا ہے اے حبیب کیونکہ اسمین نور حق ہے آشکار گوش دل سے سن ذرا اسکو اخی	ہل ہے اسکا فکر جو ہو ذی ہنر ہے بجائے شانہ شاہد رستخیز گر نہون یہ کشت مین آوی خلل دی ہوا اثبات کی پھر سر بسر پھر نگہبان اسکا رہے آباتمیز جس جگہ پہونچے نہ موشون کا گزند یعنے حضرت مولوی عالیجناب جس جگہ پہونچے نہ موشون کا ضرر یعنے شیطان لعین بے نصیب ہو گریزان دیکھ شیطان نابکار
	در بیان اوصاف دل		
دل چہ باشد غیر نفس ناطقہ کس چہ داند قدر دل جز اہل دل مقصد و مقصود خلوت این دلست ہمچنین دل را تو از عارف طلب دل یہ کیا ہی شاہد مقصود ہے دل یہ کیا ہی مرآت اہل دلان	آنکہ از حق تافت بیرو ہی یار قبا نیست دل را نسبتے با آب و گل ہرچہ میخواہی ازین دل حاصلست دل بجو زین جام اے بی ادب دل یہ کیا ہی ساجد و مسجود ہے دیکھتے ہین نور حق اسمین عیان	دل بمعنی جوہر روحانی است اہل دل شو اہل دل شو اہل دل ہرچہ عارف داند از دل خندہ است بے تعلم حق دہد او را علوم دل یہ کیا ہی مخزن اسرار ہے دل یہ کیا ہی جام جم اہل بصر	دل نہ از جسم است نے جسمانی است ورنہ ہمچون خر فرومانی بہ گل از کتاب و فی رسی سست فتادہ است علمہا بے برتر از درک و فہوم دل یہ کیا ہے مطلع انوار ہی نیک دیدہ آتی ہے سب اسمین نظر
	حدیث شریف قلوب المؤمنین عرش اللہ تعالی		

دلکو فرمایا کہ ہی عرش خدا — صاحب لولاک ذات باصفا
دل ہوا ہی خاک از عشق خدا — آئینہ دل لیتی ہین اس سی جلا
دل نہین ہی یہ بحر بے کنار — درو حدت اسمین رخشان بیشمار
عرش و کرسی ہفت اقلیم دگر — اسکے اندر دیکھ لی ای بے خبر
دل نہین ہی لحم و شحم و گوشت پوست — دل ہی وہ حاصل ہو جس سے بوئے دوست
دو صفت سے خاص ہی موصوف دل — کیجیو سچا تمیز اے اہل دل
یا کہ ناظر یا کہ وہ منظور ہے — وہ نہین دل جو کہ اس سے دور ہے
کیا لکھون دلکو بھلا اے مشت خاک — گوش دل ہی گر سنے ہو سینہ چاک
یعنے فرماتی ہین کیا وہ باخدا — مثنوی مین مولوی باصفا
دل گذرگاہ جلیل اکبر است — کعبہ بنگاہ خلیل آزر است
دل بدست آور کہ حج اکبر است — از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
سن ذرا عطار کی یہ گفتگو — تا کہ واقف اس سے ہو از شت خو
دل چو شد برباد غیر او حرام — گر بدل بی او بود بیت الحرام
درد حق ہی جان دل ای اہل دل — پر نہین واقف جو خود ہی آب و گل

دربیان درد حق کہ از قرآن ثابت است

یون کہو ہاتھونکو تم کرکے دراز — از طفیل مصطفے اے کارساز
ایسی آتش کر مری دلمین نہان — ہو اگر ظاہر جلے کون و مکان
آہ جب نکلی تو ہو سب کو خبر — کوہ تڑپے گر پڑے میری نظر
بیقراری سی مجھے ہو بس قرار — فضل سے ہو وصل ای پروردگار
سوز و درد خاص ہو افسردگی — زندگی عاشق کی ہو پژمردگی
اسقدر دے سوز دل پروردگار — چشم دل سے خون ہی لیل و نہار
کیونکہ حاصل جسکو تیرا درد ہے — دو جہان مین وہ بلا شک فرد ہے
باعث ایجاد عالم ہے یہ درد — سرفرازی بخش آدم ہی یہ درد
جسکا دل با درد ہو عالی نسب — اس سی ملتے ہین فرشتے با ادب
جو کہ دل وابستہ ہی اسکی کلید — درد ہی یہ درد اے مرد سعید
جسکو درد حق نہو خالی گہر — وہ نہین ہرگز بشر اے باخبر
جو کہ ہی بیدرد وہ حیوان ہی — گرچہ ظاہر شکل مین انسان ہی
درد ہے اخلاص حق از بس لطیف — تو نہین واقف ہی اس سے ای کثیف
یہ سخن با درد سن عطار کے — عاشق صادق کہو وہی ستار کے
ذرہ درد خدا حاصل ترا — بہتر از ہر دو سرا حاصل ترا
ذرہ عشق از ہمہ آفاق بہ — ذرہ درد از ہمہ عشاق بہ
درد حاصل کن کہ درمان درد تست — درد و عالم دارد و جان در درد تست
درگذر از زاہدی سادگی — درد باید درد کار افتادگی
ہر کہ را درد نیست درمانش مباد — دانکہ درمان خواہد و جانش مباد
مولوی فرماتی ہین اے باخبر — اس کلام آتشین پہ کر نظر
آتش است این بانگ نای و نیست باد — ہر کہ این آتش ندارد نیست باد
درد سے انکار جسکو ہی وہ خر — بلکہ بدتر اس سی ہے وہ بد گہر
یہ لکھا عطار نے کیا ہے عجب — دیکھکر انسان کو ہو گر تاب و تب
حق ہمیگوید کہ انسانیج المثل — ہمچو گاو است و چو خر بل ہم اضل
ردہا سفل دارد و چون گاو خر — نیستش کاری بغیر از خواب و خور
بے نصیب فیض کملست آن گروہ — غافل از ارباب حال است آن گروہ
مولوی کے سن تو یہ طرز کلام — دیکھ کیا ہوتا ہی ثابت نیکنام
بر محمدؐ چون ابوبکرؓ نکو — دید صدقش گفت ہذا صدق وغ
چون نبودہ بوجہل اصحاب درد — دید صد شق القمر باور نکرد
نقص یہ تھا بوجہل مین اے پسر — اسلیے دین سے رہا وہ بے خبر
یعنے تھا بیدرد وہ زشت پلید — کسطرح ہوتا بھلا پاک و سعید
سن حقیقت درد کی ای جان من — تا نہو با درد پر تو طعنہ زن
یہ کلام پاک رب دو جہان — گوش دل سی تم سنو ای مومنان

قوله تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ

جبکہ سنتے ذکر حق ہیں مومنین / خوف حق ہوتا ہے دل پر جانشین

قوله تعالیٰ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ

پاک کرتے ذکر حق ہیں با حضور / دلکو اُس سے ہوتا ہے انس و سرور

یعنے ہستی نیست ہوتی ہے عزیز / ماسوا حق کی نہیں رکھتی تمیز

جانتا ہے نیستی کیا ہے بسیر / غیر حق یعنے نہو دل پر اثر

دربیان سبب جذب اہل حق

جسگھڑی ہو اس اثر کا کچھ ظہور / نفس عاجز روح ہووے پُرشعور

لیک تن سے ہی جانکو نسبت ہے بسیر / اس سبب سے وہ ہے عاجز سخت تر

یعنے جان ہے پاک چاہے پاک کو / تن بجنس ہے خاک چاہے خاک کو

تنکی خواہش ہے بچھوڑوں جا خاک / جان کی خواہش ہے ملوں با اصل پاک

تن یہ کہتا ہے نجاؤں عرش پر / جان یہ کہتی ہے رہوں کیوں فرش پر

جان و تن میں یہ نزاع تو ہے سدا / مقتضا ہر اک کا دائم اور ہے

قوله تعالیٰ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ

جان یہ کہتی ہے کہ میں ہوں امر رب / میں مقید آب و گل کی ہونگی کب

تن یہ کہتا ہے کہ میں ہوں آب و خاک / تو کہاں اور میں کہاں اے اصل پاک

پر نچھوڑونگا تجھے اے نیکنام / تجھ سے روشن ہے مرا خانہ تمام

قید تن سے جان بنی ہے مبتلا / تا کہ حاصل ہووے اسکو مدعا

کھینچتا ہے اسکا تن اپنی طرف / اس سبب سے جانکو ہوتا ہے شغف

اس تخالف کے سبب سے عاشقین / دست و پا کو مارتے ہیں بر زمین

مولوی کا یہ کلام اہل دل / ہے اسی مضمون پہ بیشک مشتمل

روح می بردت سوے چرخ برین / سوے آب و گل شدی در اسفلین

اسقدر ہیں سستے پا زن خاک پر / شور و غل پڑجاتا ہے افلاک پر

مولوی فرماتے ہیں آگو روکر / مثنوی میں اسطرح پر کر نظر

جسم بر خاک است و جان بر لامکان / لامکان ہے فوق وہم سالکان

لامکانے نہ کہ در وہم آیدت / ہر دمے در وی خیالے زایدت

کز نیستان مر مرا ببریدہ اند / از نفیرم مرد و زن نالیدہ اند

در دسے تر ہیں جو انسان خاکپر / رشک سے روتے ہیں ملک افلاک پر

یہ لکھا عطار نے سن اے حبیب / قدسیونکو یہ نہیں رتبہ نصیب

قدسیان را عشق ہست و درد نیست / درد را جز آدمی در خورد نیست

درد اسکو کہتے ہیں اہل عقول / ماسوا اسکے نہیں سن اے جہول

جاہلوں کے قول پر مت کر نظر / حاصل اسکو کر اگر ہے باخبر

سن امام اولیا عطار سے / مانگتے تھے یہ سدا ستار سے

کفر کافر را و دین دیندار را / ذرۂ درد دل عطار را

دیکھ فرماتے ہیں مولانا روم / قدر کب جانے ہے اسکی جغد و بوم

اے خنک چشمیکہ آن گریان اوست / وی ہمایون دل کہ آن بریان اوست

دربیان جذب کہ بغیر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیچ فائدہ نکند

ہو مگر جو شرع احمد کا نشاں / درد اسکا راست ہے با وقار

جو خلاف آنجناب پاک ہے / درد اسکا سر بسر سب خاک ہے

قولہ تعالیٰ ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ

جو فدا انکا وہ مولا کا فدا — پڑھ اطاع اللہ فرمان خدا
جسنے کی انسے محبت اے حبیب — نور وحدت ہوگیا اسکو نصیب

جس زمین پر نقش ہوں انکے قدم — اسکو چومیں سب ملائک دمبدم
ہوئے جسجا پر لکھا حضرت کا نام — اولیا آنکھیں ملیں ہر صبح وشام

حب احمد سے ہی ہے وصل خدا — کیوں نہیں ہوتا دلا انپر فدا
مصقلہ ہے دلکا حب مصطفےٰ — بے محبت کے نہو دل پر جلا

جسکو حب مصطفےٰ حاصل نہیں — بالیقیں وہ ہے لعیں وہ ہے لعیں
گرچہ وحدت کا کرے سو سو قرار — بے محبت کے نہیں ہوتا شمار

حدیث شریف لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

جب انکی شرط ایمان ہی پسر — ہے یہ مضمون حدیث معتبر

حدیث شریف من رأنی فقد رأی الحق

من رانی کو تو پڑھ دلسے عزیز — جب تجھے ہو شان احمد سے تمیز
ہے وہ بے نسبت نہو ش سے شعو — کیونکہ حائل ہیں ترے دلکے خطور

یہ خطور دل نہ جائیں ہیں اے حبیب — جبتلک کامل ہو نسبت نصیب
لیک نسبت تیں ہیں انیا زمیں — جسکو حاصل ہیں وہ ہی مرد دیں

ایک بھی گر ترک ہو تجھسے حبیب — نور وحدت سے رہے تو بے نصیب
انکو لاوے جب بجا جی جان سے — پھر تو پاوے کچھ مزا ایمان سے

ماسوا اسکے نہیں ہے ما حصول — جو کرے اسکے سوا وہ ہے فضول
چوب کو بھی دیکھ نسبت با رسول — ہجر سے روئے وہ مثل ذی عقول

دربیان ستون چوب حنانہ

تھا ستون چوب حنانہ بنام — اس سے لگ کر بیٹھتے خیر الانام
ہجر سے حضرت کے رویا اسقدر — جیسے روئے طفل بے مادر پدر

سسکیاں بھر بھر کے کہتا ہیں فدا — یا نبی اللہ نہو مجھ سے جدا
جب ستون چوب کو یہ درد ہو — حیف ہے انسان کو گر تو سرد ہو

چوب میں تاثیر ہے اتنک پسر — مولوی کے قول پر کر تو نظر
بشنو از نے چون حکایت میکند — و زجدائیہا شکایت میکند

والئے بدتر چوب سے ہم ہیں پسر — جنس سے اپنی نہیں ہمکو خبر
خاص نسبت سے ہیں انسے سلیم — بحر وحدت کی جو ہیں در یتیم

باوجود اسکے نہیں ہم میں اثر — جیسے رکھتی چوب ہے عالی گہر
کیونکہ جب بو تجھا نبی نے اے ستون — چاہتا کیا ہے بتا اے ذوفنون

تب کہا اسنے کہ ہوں سب سے جدا — اور بقا ہوں ما بقائے مصطفا
دیکھ ہمت چوب کی اے بے بصر — ہوگئی طالب بقا کی سر بسر

گر نہیں نسبت تجھے با مصطفےٰ — تو ہے بدتر چوب سے اے بیحیا
لیک اسمیں نکتہ ہے باریک تر — یاد رکھ اس بات کو عالی گہر

یعنی طاعت اور محبت اور ہے — گرچہ ظاہر سب کا ایک ہی طور ہے
یا کہ قولی یا کہ فعلی اے پسر — بے محبت ذات کے سب بے اثر

یہ محبت کی ہے صورت اے حبیب — جانسے لیکن یہ صورت ہے نصیب
یہ ہیں دونوں سب سے نوافل فنا — گر نہیں نسبت تجھے با مصطفا

اسکو پیدا کر اگر ہے ذی شعور — جب تجھے ہو نور وحدت سے حضور
دیکھ حنانہ کو تھا عشق رسول — ہجر سے رویا وہ مثل ذی عقول

دیکھ تھا یعقوب کو یوسف کے ساتھ — رو رو دی دھوئے بینائی سے ہاتھ
دیکھ تھا صدیقؓ کو با مصطفےٰ — جان و مال اپنا کیا انپر فدا

دیکھ تھے عاشق عمرؓ عالی وقار — کر دیا بیٹے کو سنت پر نثار
دیکھ تھا عثمانؓ با علم و حیا — قتل تک وہ عاشق احمد رہا

جو اطاعت کرے رسول کی وہ مطیع ہے اللہ کا

دیکھ تھے حضرت علی والا گہر جان جانے پر نہ کی کچھ بھی نظر
دیکھ تھے حضرت بلال ذی عقول جان دیگر کی قدمبوسی حصول

حکایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ

گوش دل سے یہ حکایت عجیب تاکہ ہووے درد دل سے با نصیب
اک صحابی تھے والا تبار نام تھا انکا بلال باوقار
عاشق احمد وہ والا شان تھے جان و دل سے اپنے وہ قربان تھے
کوئی دم حضرت سے ہوتے گر جدا سرزمین پر مارتے وہ جابجا
اسقدر نسبت تھی انکو با رسول گوش دل سے سن ذرا ای بوالفضول
بعد وصل رحمۃ للعالمین آئے زیارت کو لئے وہ مرد دین
جب پڑی انکی مدینہ پر نظر گر پڑے بیتاب دل سے آہ بھر
خاکمیں غلطاں بگریہ با درد و غم یہ ندا کرتے تھے اے شاہ امم
ہیں تری نعلین میری نور عین دیکھنے سے جنکی عشاقونکو چین
دی دکھا مجکو ذرا میرے حبیب آنکھ کو اس سے ملوں ہیں نصیب
دیجئے اپنے کف پا کو دکھا تا کروں میں جان و دل اسپر فدا
کہہ کے یہ پھر رو اٹھا وہ بھر کے آہ کسطرح حاصل ہوے امت پناہ
میری قسمت ہے کہاں ایسی بھلا تیری نعلینو نپہ ہوں جانسے فدا
گفتگو یہ کر کے با سمت مزار بس رواں واں سے ہوا با چشم زار
جبکہ وہ پہونچا مزار پاک پر گر پڑا بیتاب ہو کر خاک پر
آب بن ماہی ہو جیسے بیقرار اسطرح سے وہ تڑپتا دلفگار
دیکھکر یہ حال اصحابی تمام گرد و پیش اسکے ہوئے سب خاص و عام
کوئی کہتا ای بلال دردمند صبر کر اسجا یہ تو اے ہوشمند
کوئی کہتا ای بلال ذی شعور کیا چلا تو بھی پیمبر کے حضور
کوئی کہتا اے بلال پر اثر حال سے اپنے ذرا دے تو خبر
تب لگا کہنے یہ وہ اندوہگیں کچھ نہ پوچھو حال ای اہل یقین
کیونکہ جل جاوے زمین و آسمان گر کروں میں سوز دلکا کچھ بیان
تین دن روتا رہا وہ پر ملال پھر گیا مسجد کو وانسے باکمال
بیشتر تھا وہ موذن نامدار بانگ پر جسکے ملک تھے جان نثار
جب گئے مسجد میں یاروں نے کہا بانگ اب پھر دیجئے بہر خدا
وہ زمانہ پاک جسمیں تھے رسول آج پھر ہمکو سر نو ہو حصول
کہہ کے یہ سب رو اٹھے ای مصطفا وصل اپنا دیجئے بہر خدا
زندگی ایسی ہے تم بن اب خراب ناریونکو بھی نہوگا یہ عذاب
جیسے تم پوشیدہ ہو شمس جمال ماہ کے مانند اپنا ہے زوال
کوئی پرساں ہی نہیں ای درد کا کوئی پرساں ہی نہیں اس وجد کا
گفتگو کرتے تھے جب یہ ہمدگر شق جگر ہوتے تھے انکے سربسر
یہ شکایت جانسے کرتے تھے بلال دوست بن آتی ہے خوش کب قیل و قال
جانسے کہتے کیوں رہی تو بیخبر چشم ایمان کا گیا نور البصر
یہ کیا تو نے غضب اے بے نصیب کسطرح یاں پر رہی تو بن حبیب
کیا کروں میں حکم حضرت کا نہیں ورنہ کرتا ذبح تجکو میں وہیں
تو نے کی مجھ سے دغا کیا بیوفا حشر میں پاویگی تو اسکی سزا
نور احمد پر فنا ہوتی اگر زندہ ہوتی با بقا ای بیخبر
سخت حیران ہو کہا پھر آہ کر تو دکھا اسکو جو ہے امت پناہ
کیجیو تو عفو کی مجھ پر نظر رو سیہ مجھ سا نہیں کوئی بشر
با الہ العالمین میں ہوں غلام جان نکلے میری یا خیر الانام
جب کہا یہ عاشق معبود نے رو دکھایا شاہد مقصود نے
غیب سے آئی ندا ای سن ای بلال یہ مقام قرب ہے مت کر ملال
کوئی دم باقی ہے تیری فصل کا دیر نہیں ہے یہ زمانہ وصل کا
آخرش دی بانگ با درد و حزن رو پڑے سارے وہاں کے مرد و زن
پڑھ گئے لا کو یہ کہا پر درد گار تجھ سوا کوئی نہیں ہے کردگار
پھر گیا الا کا ظاہر جب بیان نور وحدت ہو گیا سب عیان

جبکہ ہو پہنچے نام احمدؐ پاک پر
شمع ساں جلکر گرے پھر خاک پر

عرش کے ساکن یہ دیتے تھے ندا
فالوا انا تم پڑھو سب برملا

یوں لگے کرنے دعا اے ذوالجلال
درد سہو کر عطا مثل بلالؓ

درد سے انکار جسکو آ لے گیا
وہ ہی شیطان بشکل انسان ہوا

دیکھکر تھرا گیا عرش برین
عاشق صادق گرا جب بر زمین

دیکھکر یہ حال اصحاب کبار
گر پڑے فرش زمین پر بیقرار

اب نہ لکھ عاجز وہ انکا سوز و درد
رقص میں آجا کہیں اب نہ سرد

دربیان سوز و درد خلیفۂ برحق حضرت ابوبکر صدیق رضؓ

سوز دل صدیق کا سن اے اسیر
تا کہ ہووے درد دل سے باخبر

زاہدان خشک سے مت کر خیال
درد دل حاصل تو کر انکی خصال

اسقدر تھا درد و سوز و اضطراب
دلسے آتی تھی سدا بوے کباب

دربیان سوز و درد حضرت امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

دیکھ کیا یا درد تھے حضرت علیؓ
یہ لکھا عطار نے سن اے اخی

روز مردی باز آمد باشتاب
گفت پیرے دوست چاہ نیست آب

گفت پندارم ز درد کار خویش
مرتضےٰ با چاہ گفت اسرار خویش

مصطفےٰ جا بے فرود آمد براہ
گفت آب آرید لشکر را ز چاہ

مصطفےٰ چوں این سخن از وی شنید
آنزمان انگشت با دندان گزید

چاہ چون بشنود زان تابش نبود
لاجرم پرخون شدہ آتش نمود

دربیان سوز و درد خلیفۂ برحق حضرت عمر رضؓ

درد سے موصوف تھے ایسے عمرؓ
سن لو واقع گر تر کردہ آہ کر

تھا یہی ابن عمر کا حال زار
پڑھ کے یوم گر پڑے وہ باوقار

ہے یہ نخعی کی روایت جانمن
قریۂ کوفہ میں تھی اک پیرزن

پڑھ چکی جب وہ نماز کبریا
عجز سے میں نے سلام اسکو کیا

جب سنایا میں نے قرآن مجید
آہ بھر گر پڑی ہوکر شہید

اسمیں ہے تفصیل سے سب انکا حال
دیکھکر اسمیں نہ کر کچھ قیل و قال

کیونکہ یہ ہے معجزہ قرآن کا
ہو شگفتہ سنکے دل انسان کا

منحرف اسکا جو ہے شیطان ہے
کیونکہ منکر عظمت رحمن ہے

وہ نہیں مومن حقیقت میں
عظمت حق سے جو خالی ہو سیر

خشیت حق کا ہوا ایسا اثر
اک مہینے تک رہے وہ بیخبر

اک صحابی تھے زرارہ باوقار
پڑھ کے قرآن ہو گئے حق پر نثار

وہ کھڑی پڑھتی تھی ان حق کی صلوۃ
عشق حق سے وہ ستودہ نیک ذات

مجھ سے پوچھا تجھکو قرآن یاد ہے
پڑھ ذرا اس سے مراد اتحاد ہے

اس نمط سے دیکھ اصحاب رسولؐ
جا کے احیا میں تو اے مرد فضول

تو نہیں قابل ہے اسکا نابکار
رو برو حق کی تو ہوگا شرمسار

بلکہ تاثیرات قرآن بالیقین
سنکے بیخود ہوتے کفار لعین

بلکہ بدتر کافروں سے وہ لعین
سخت دل ایسے زیادہ یالیقین

قولہ تعالیٰ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا

انما ہے مومنوں کی شان میں
آیا یہ حصر ہے قرآن میں

جستجو کر دیکھ کیا ہے سوز و ساز
یہ کھلے ہی راز کب اہل راز

عاجزا کر تو دعا بہر خدا
تا کہ حاصل درد ہووے ذرا

حکایت حضرت موسیٰؑ و درویش عاشق

آیات اسکے زیادہ کرتے ہیں انکے ایمان کو ۱۲

ایکدن موسی نے کی حق سے دعا / خاص بندے اپنے دے مجکو دکھا
تب ندا آئی کہ موسی کر سفر / جا فلانے کوہ پر کر تو نظر
جب گئے موسی تو دیکھا ایک مرد / تن برہنہ کوہ پر آلودہ گرد
تھا زبان دل پہ سکے ذکر ہو / شور تھا ہو کا وہان ہر سو بسو
جبکہ موسی نے کیا اسکو سلام / کچھ نہ پایا ہو سوا اس سے کلام
پھر کہا موسی نے اے مست خدا / ہو سے ہے دیدار تیرا مدعا
یا کہ اسمین راز ہے کچھ بجوان / راستی سے کر ذرا ہمپر عیان
ہم کرین تیرے لیے حق سے دعا / تا کہ حاصل ہووے تیرا مدعا
نام حق سن عاشق حیران نے / جان سے دھوئے ہاتھ اس حیران نے
آہ بھر کر گر پڑا وہ خاک پر / روح نے پرواز کی افلاک پر
دیکھکر یہ عاشق صادق کا حال / پھر کیا موسی نے حق سے یہ سوال
ایسا عاشق اور بھی ہے اے خدا / نام سن تجھ پر کرے جا نکو فدا
حکم آیا ہین جسے اے با وقار / نام پر کردین مرے وہ جان نثار
جو کہ ہین دیدار کے مشتاق تر / درد ہے انکی غذا اے با خبر
درد کیا ہے وصل کا پیغام ہے / درد کیا ہے وصل کا انجام ہے
یا الٰہی درد کر مجکو عطا / جیسا رکھتا درد ہے تیرا گدا
کیونکہ جسکے دلمین ہو اسکا اثر / اس سے بھاگین سب جسم بشر

حکایت حضرت خلیل الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ حکایت گوش دل سے سن پسر / جب تجھے ہو درد حق سے کچھ خبر
جب خلیل اللہ کے عاشق ہوئے / عشق بازی مین بڑے صادق ہوئے
آگ مین نمرود نے پھینکا لعین / آتش سوزان مین پھر رکھا یقین
آگ پر جب دم معلق تھے خلیل / آئے انکے پاس اس دم جبرئیل
یون کہا اُنسے کہ کچھ فرمائیے / آپکو حاجت ہو جو بتلائیے
ہم کرین رب سے تمہارے پھر دعا / تا کہ تمکو نار سے لے وہ بچا
یون دیا پھر عاشق حق نے جواب / حضرت جبرئیل سے کرکے خطاب
میرے دلمین شعلہ زن وہ نار ہے / آتش نمرود کیا مردار ہے
ایکدم اسکا اگر بھولون کبھی / عرش سے تا فرش جل جاوے ابھی
ماسوا حق کی نہین رکھتا امید / رب مرا سب جانتا ہے دلکا بھید

قولہ تعالیٰ قُلنا یا نار کُونی بَرداً وَّسلاماً علیٰ ابراهیم واَرادُوا بہ کیداً فجعلنٰہم الاخسرین ۝

آخرش کو سب وہ بجھی نار پر / جا کے بیٹھے تختۂ گلزار پر

در صفت درد

درد کیا ہے مایۂ پیغمبران / درد کیا ہے ہادی صاحبدلان
درد کیا ہی رہبر ایمان ہے / درد کیا ہے قاتل شیطان ہے
درد کیا ہے شہ سلیمان جہان / سب پہ پیر و دو تنکا آشنہ بیگمان
درد کیا ہے قاصد دلدار ہے / درد کیا ہے راز دار یار ہے
درد کیا ہی مہ رخون کی شان ہے / درد کیا ہی عاشقون کی جان ہے
درد کیا ہے بحر وحدت کا ہی در / آسمان معرفت کا ہی یہ خور
درد کیا ہے نور ایمان اے عزیز / اسکو حاصل کر اگر ہی با تمیز
درد کا کیا وصف مجسے ہو بیان / ہے کہان ایسی بھلا اپنی زبان
یہ لکہا خدا نے عالی سخن / گوش دل سے سن ذرا اے جان من
ہر کجا این آتش آید کارگر / ز آتش دوزخ کجا ماند اثر
درد حاصل کر اگر ہے ہوشمند / معرفت کے بام کا یہ ہے کمند
زاہدون کی قال پرست کر خیال / انکو پکڑا نفس نے با صد ضلال
انکے دل پر زنگ ہے ایسا عزیز / حق و باطل کی نہین انکو تمیز

قولہ تعالیٰ کَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ مَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ○

دیکھ تو بل ران کو قرآن مین — حق نے فرمایا ہے انکی شان مین

در بیان مذمت زاہد خشک

دیکھو زاہد یہ حدیث مصطفا — سخت دل ہین دور از قرب خدا
زاہد و انصاف سے دیکھو اگر — مکر ہین دعوی تمھارے سر بسر

کیونکہ تم اخلاص سے از بس ہو دور — جان و دل سے بلکہ ہو اس سے نفور
تم فقط اک نقشۂ تصویر ہو — سادہ دل ہو اور بڑے بے پیر ہو

درد کی لذت سے ہو نا آشنا — سچ ہے خر کو زعفران کی قدر کیا
کیا ہوا گر ریش کی تو نے دراز — خود پسندی سے نہین آتا ہی باز

کیا ہوا گر عابد و زاہد ہے تو — پر نہین اخلاص ای زشت خو
کیا ہوا گر حافظ قرآن ہے — خلق مین تیری بڑی کچھ شان ہے

کیا ہوا گر حج کا کر حاجی ہوا — شہر کا یا مفتی و قاضی ہوا
کیا ہوا گر تو ہوا پیر و مرید — اور کہتے ہین تجھے سب بایزید

کیا ہوا گر تو ہے عالی خاندان — مثل شیطان فخر کیا ای بدگمان
گر مطیع نفس ہے ای بے خبر — سب یہ حاصل تیرا غارت سر بسر

نفس نے اعمی کیا تجکو نہان — ضد حق تجھپر کیا اسنے عیان
جو شکستہ دل ہین یان پر سول — اپنے خندہ زن ہی کیون ای بوالفضول

یہ نہ سمجھا دل مین تو ای بے بصر — درد سے خالی نہین کوئی بشر
سن لے سعدی کا کلام پر اثر — ہووے قدر درد سے تجکو خبر

ہے یہ عالم سر بسر مستی و شور — لیک کب دیکھین جو ہوین چشم کور
درد سے خالی نہین کوئی یہان — لیک نسبت مین تفاوت بیگمان

یعنے نسبت جسکی ہو جس سے بسر — درد اسکو اس سے ہے ای بیخبر
یہ حکایت گوش دل سے سن حبیب — فہم حق ہے تا کہ ہو تو با نصیب

حکایت پدر مجنون و پدر لیلے

ایکدن الفت سے مجنون کا پدر — لیکے مجنون کو گیا لیلے کے گھر
وان لیلے سے اسنے یون کہا — قیس کو زندان غم سے کر رہا

یعنے اپنا قیس کو داماد کر — اسکے دلکو رنج سے آزاد کر
ماسوا اسکے نہین کچھ تجکو کام — رحم کر اس طفل پر ای نیکنام

تب دیا اسکے پدر نے یہ جواب — یہ نہین ہے رائے تیری با صواب
رحم کا باعث ہے جو کرتا نہین — ورنہ مین مجنون سے کچھ ڈرتا نہین

جو لکھا تقدیر مین اسکی ضرور — ہوتا ہی مجنون ہو یا ذی شعور
گر نہین تمکو یقین ای اہل دین — دیکھ لو تم آپ از عین الیقین

باپ نے پھر دی ندا ہو کر اداس — آؤ نور العین اکدم میرے پاس
جب اٹھی لیلی تو دامن پر نظر — جا پڑی مجنون کی اسدم بیخبر

گر پڑا بیتاب ہو کر دل حزین — مارتا تھا وہ پڑا سر بر زمین
پھر کیا لیلے کے والد نے کلام — دیکھ لے مجنون کو تو ای نیکنام

دیکھ کر دامان لیلی ہے یہ حال — اسکو گر دیکھے تو جینا ہے محال
اسلیئے رکھا ہی اسکو اس سے دور — تا نہ جاوے جان اسنے یہ بے شعور

ہو یہ پر تاثیر جب دامان زن — نام احمد سے تو کیون ہے خندہ زن
ایسی نسبت کر تو پیدا ای اخی — جیسے مجنون کو تھی لیلی سے دلی

یا کہ ہووے جیسی نسبت با بسر — یا نہ نسبت جیسی ہو با سیم و زر
یا کہ نسبت ہے تجھے جیسے بزن — ہے نبی سے ہیچ بنا ای سگدہن

نسبت احمد سے خالی تو دنی — اسلیے کرتا ہی تو خندہ زنی
آپ اپنے عیب کرتا ہے ناز — اسقدر اندھا ہی تو ای حیلہ ساز

ہے نسبت سے ہے خالی بر دنی — صاحب نسبت پہ کیون خندہ زنی
رنگ لے الکا یہ سبب ہے ای حزون — عقل تیری ہوگئی ایسی یون

لہ یون نہین بلکہ اسکے دلون پر زنگ لگ گیا ۱۲

جسکے دلمیں مرض ہووے عزیز	حق و باطل کی نہیں اسکو تمیز	کردوا اسکی شتاب اے ذی شعور	جب تجھے ہو نام احمد سے سرور

در بیان طالب کاذب

اپنے نسبت کر دو حال جو تمہارا	تا ہو تمہر مسند الہی ذو الجلال	کیونکہ یہ محشر میں تھی چھپیگا خدا	مجھ سے نسبت تجکو پایا مصطفے
یا کہ تھی میرے ولی سے جو حبیب	یا کہ اُن میں سے تھے تم بے نصیب	سنکے پھر بولیں کیں ای پروردگار	عشق ہی میرے تھے دم در ذوق سگا
کوئی بولی ای آلہ العالمین	نسبت احمد تھی مجھکو بالیقین	کوئی بولی اے خدائے دادگر	ڈھونڈھتا پھرتا تھا مرشد دربدر
کر چکیں حب کی سب یہ گفتگو	حکم ہو مجنون کو لاؤ روبرو	دبلا ہو دوان عاشق لیلی کا ہوا	حق کہا کہ دیکھو تو بھلا
کون ہے کسکا ہے عاشق ہو بیان	جانتے ہو اسکو تم ای عاشقان	سب کہیں مجنون ہے اے حق مبین	عاشق لیلی ہے یہ مرد حزین
عشق لیلی کا ہے اسپر یہ اثر	یا ان تن ہی کچھ نہیں اسکو خبر	صورت لیلی کا ہے اسپر عشق	بحر غم میں ابتلا ہے غریق
گریہ و زاری و آہ دل فگار	یہ غذا ہے اسکی اے پروردگار	سنکے فرماوے خدائے ذو الجلال	عاشق لیلی کا دیکھا تمنے حال
کوئی تم میں بھی ایسا ہی بھلا	غور کر دیکھو تو تم اسے ہم جیا	خشک تم سب کا ہے کب ایسا بدن	جیسے مجنوں کا ہے دیکھو ہے بدن
کھینچتا لاکھوں بلا ہیں غریب	واسطے لیلی کے دیکھو عجیب	کب تمہارا دل تھا ایسا بیقرار	جیسے مجنوں عشق سے تھا بیکل
کب کیا میرے لیے کپڑا چاک	کب ہوے میرے لیے تم دردناک	کب ہوے میرے لیے بے خواب و خور	کب پھرے تم خوار و خستہ دربدر
کب ہے ہو میرے لیے تم چشم نم	کب پھرے روتے ہوے باد و غم	کب ہوئے میرے لیے اندوہ گین	جیسے فرقت ہے یسر کی بالیقین
میری خاطر کب کیا ہستی کو خاک	مفت میں عاشق بنے تم نابکار	ترک تم نے کب کیا مال و منال	کب ملایا خاک میں جاہ و جلال
واسطے روٹی کی تم در در پھری	سگ نمط پھر پھر کے آخر تم مرے	مثل روٹی کی نہ تھا میرا خیال	نسبت حق کا ہی ہوتا ہے جمال
تمنے جو سیکھا تو سیکھا نام کو	یا کہ سیکھا نفس کے آرام کو	جب پڑھا تمنے تو علم بے عمل	بیشک ولا ریب تھے تم سب دغل
کیونکہ نیت میں خلل جب ہے پڑا	پھر عمل ہو کسطرح تمسے سعید	اس خلل کی کچھ نہ کی تمنے دوا	وقت ضایع مفت ہی تمنے کیا
	کیا نہ بھیجے ہمنے ترا تھے طبیب	نبض باطن دیکھنے والے طبیب	

قولہ تعالیٰ وحسن اولئک رفیقا

دیکھ تو لفظ حسن قرآن میں	ہمنے بھیجا ہے انھیں کی شان میں	نیک نے ظاہر میں تم اے سعید	پر نہ دیکھا دلکو کیوں یہ پلید
عید ہے پوشیدہ کیا نادان ہے	یا کہ پوشیدہ کیا تعلیل سے	نیک سمجھے سارے اپنے حال کو	چلنا سیدھا جانا الٹی چال کو
اسلیے سیکھا تھا تمنے قیل و قال	نقص ہو پوشیدہ ظاہر ہو کہاں	یہ نہ سمجھے دلمیں تم ای بابکار	ظاہر و باطن سے واقف کردگار
کیا نہ پہونچی تھی نبی کی یہ حدیث	اس سے ظاہر ہے کہ تم ہو خبیث	یعنی جسکے دلمیں کچھ ہووے خلل	ظاہر اسکا سب ہے ناقص اے غبی

قولہ تعالیٰ لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم

کیا نہ دی تھی ہمنے قرآن سے خبر	ہے سلیم القلب پر میری نظر	کیا نہ کی یہ آیا نے گفتگو	دل مصفا تم کرو از شستشو

بلکہ دشمن جانتے انکو تمام	اور غیبت انکی تم کرتی مدام	کوئی کہتا یہ ہین ساحر بالضرر	چاہیئے رہنا انھو نسے سبکو دور
کوئی کہتا حال انکا بار رہا	یہ نہین واقف ہی ازراہ خدا	کوئی کچھ کہتا نہین مجنون ہے	کیا ہوا گر تابع مسنون ہے
کوئی کہتا یہ خلاف دین ہین سبہی	کیا ہوا اگر کچھ ہین بے باادب	اسطرحکی تم خرافاتین تمام	السے نسبت کرتے تھے ای بدلجام
سنکے یہ ارشاد حق ای جانمن	گر پڑین بیتاب ہو سب مرد و زن	اسلئے لازم ہی تجکو ای گدا	مثل مجنون ہو خدا پر تو فدا

دربیان محترز شدن طالب حق از صحبت بدردان

بے محبت کے نہ جانیو دیکھ تو	یہ محبت کے ہین دشمن زشت خو	یہ نہین تاثیر الفت کے مقر	بلکہ جانیو عین الفت کو مضر
اس سے واقف وصل محبوب ہے	یعنے الفت سے نہ جو محجوب ہے	کیا محبت یعنی ہے کان نمک	جو گرا اسمین ہوا جان نمک
ہوا اگر تو خار الفت سے ہو گل	ہوا اگر سرکہ تو الفت سے تو مل	مولوی لکھتے ہین کیا شیرین سخن	دو رسنتے سے ہو تلخی از دہن
از محبت نار نورے میشود	از محبت دیو حورے میشود	اسکو حاصل کرکے چل حق کے طریق	جب تو ہووے گا بحر الفت مین غریق
	یعنے پڑھ تو یہ حدیث مصطفے	وصل حق تجکو ہو جب اے باخدا	

حدیث شریف مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

یعنے دل سے سن عرف پر کر عمل | جب تو جاوین تیرے دلسے یہ خلل

دربیان امراض باطن کہ چہار اند و مہلک طالب حق اند

چار ہین امراض باطن بس عظیم | پیشتر انکی دوا کر ای سلیم

حدیث شریف لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ

اولا ہے کبر دیگر ہے ریا	سخت یہ چارون ہین بیحد اے فتا	تیسرے ہے کسل چوتھے حرص و آز	انسے پیدا ہو رعونت اے بانیاز
یہ شریعت مین ہین چارون بس حرام	نزد حق یہ مثل خر اے نیکنام	مرتکب اسکا اگر ہے پارسا	وہ نہین ہی پارسا نزد خدا
کیونکہ یہ ہے کبر وصف ذوالجلال	غیر کو لازم ہے کب اے خوشخصال	بلکہ یہ ہی ہمسری ظاہر پسر	لیک ظاہر مین نہین اس سے خبر
دیکھ کیا لکھتے ہین مولانائے روم	واقف ہر رمز دانای علوم	کمتر از کم شو اگر داری خبر	این طریق کاملان است اے پسر

دربیان دوای امراض مذکورہ یعنے تکبر وغیرہ

گوش دلسے سن حدیث مصطفے	ہی یہی امراض باطن کی دوا	یعنے کر تو اصل پر اپنے خیال	تا کہ ہووے دور کبر اے خوشخصال
کیا ہی وہ پیدا ہی جس سے تو دنی	دیکھ وہ ہی قطرۂ آب منی	صلب والد سے رحم مین تو گیا	مضغۂ خون وان بنا تو بیحیا
وان غذا ہی حیض خونکی روز و شب	پرورش جس سے ہوا تو بے ادب	بول کی مخرج سے پھر آیا نکل	اصل تیری دیکھ یہ ہے اے دغل
باوجود اس اصل کے تو دمبدم	نفس پر کیون ناز کرتا ہی ستم	یہ تو تیری ابتدا کا تھا بیان	انتہا سن لے ذرا او بدگمان
یعنے دنیا سے تو جاوے جب گذر	دفن ہوگا قبر مین گھر چھوڑ کر	یہ ندا ہو آسمان سے آشکار	قبر مین تنہا چلا اے نابکار

ت جسنے اپنے نفس کو پہچانا اسنے اپنے رب کو جانا ۱۲ ت جنت مین نہ داخل ہوگا وہ شخص کہ اسکے دلمین ایک ذرہ بھی غرور ہو ۱۲

وہ کہاں ہو سیم و زر اے بے شعور
جس سے دنیا مین تو کرتا تھا غرور

وہ کہاں فرزند و زن تیرے پسر
جسکی خاطر ہمیشہ تھا تو بے خبر

تجکو چھوڑا سبنے تو بھی سبکو چھوڑ
کیون جلا تنہا سبھونسے دلکو توڑ

سنکے یہ آواز اڑ جاوینگی ہوش
قبر جب تجھسے کہو کیون ہے خموش

کیا تو لایا روشنی میرے لئے
کیا بچھاؤن فرش مین تیرے لئے

کوئی یان لایا ہی تو اپنا رفیق
جو کہ ہووے حال پر تیرے شفیق

کیونکہ یہ تاریکتر ہی تیرا گھر
سانپ بچھو کا یہان از بس خطر

یان بلائین سخت ہین لاکھون ہزار
کسکی طاقت جو کرے انکی شمار

کہکے یہ پھر قبر خود دکھائیگی جوش
تو تو کیا اڑ جائین گردونکی بھی ہوش

بعد اسکے پھر سڑے تیرا بدن
بوے بد ایسی ہو ظاہر جابجن

یعنے آوے قبر کو حسن بوسی عار
اصل تیری دیکھ یہ ہی نابکار

پھر کریگی قبر حق سے یہ دعا
تنگتر ہون اسکی بو سے اے خدا

حکم دیگا تب وہ رب العالمین
دی حرارت سے جلا اسکو زمین

سنکے یہ حکم خدا ای بد نصیب
یاد آوینگے تجھے یان کے طبیب

کیونکہ وہ کہتے تھے ہم سے روز و شب
اسکو کرنے آج ہوتا فضل رب

ہوکے عاجز قبر سے اے نازنین
یون کہی ہون جنس میری بالیقین

رحم کر مجھپر ذرا بہر خدا
گو کہ مدت سے ہون مین تجھ سے جدا

ہو مخاطب پھر کہی اس سے زمین
تو نہین ہے جنس میری بالیقین

کیا ہی نسبت مجھ سے تجکو تو بتر
مین مصفا تجھ مین بو ہی سر بسر

جانتا تھا اصل گر تو خاک کو
خاک مین آیا تو کیون ناپاک ہو

ہے تنفر سب کو تجھ سے اسگھڑی
ایسی نکلی تن سے تیرے بو بڑی

وان نہ سمجھا آپکو تو خاکسار
یان کے سمجھے کچھ نہوا ای نابکار

یعنے کرتا مین عرق پر گر عمل
اصل مین تیری نہوتا کچھ خلل

وان تو تیرا فہم تھا افلاک پر
کب تو سنتا تھا نصیحت خاکپر

دوستی گر خاک سے کرتا پسر
آج ہوتا یان یہ تو شمس و قمر

یعنے ملتا خاکسارونسے عزیز
اصل سے ہوتی تجھے جب یہ تمیز

یہ دعا کرتے تھے دیکھو مصطفے
یعنے مسکینونمین رکھ مجکو خدا

وہ تو شاہ انبیا اے بیخبر
لیک یہ تجکو ہدایت ہی پسر

یعنے مسکینونسے ہوتا ہمنشین
تا نہ بھولے اصل کو ای نازنین

حدیث شریف مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا

خاک ہو تو خاک ہونے سے عزیز
جب تجھے ہو اصل اپنی سے تمیز

دیکھ تو یہ اصل جسپر یہ غرور
فوق ہے شیطان سے تجکو بالضرور

جو نہین ہے خاکسار اے خوبرو
دیو ہے انسان نہین وہ زشتخو

خاکساری شیشۂ رحمن ہے
بس تکبر ظلمت شیطان ہی

خاکساری مخزن الاسرار ہے
خاکساری مطلع الانوار ہے

خاکساری بیخ ایمان ای جوان
کبر بیخ کفر ہے ای نیکدان

خاکساری سے ہو پیدا وہ کمال
جس سے دیکھو تو جمال ذوالجلال

خاکساری کا ہی کیا رتبہ عجیب
پھول وحدت اس سے نکلا ہے حبیب

دیکھ فرماتے ہین کیا ای با ادب
یعنے حضرت مولوی عالی نسب

در بہاران کے شود سرسبز سنگ
خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ

خاکساری سے ہو مقبول خدا
ہو تکبر سے تو مغضوب اے فتا

دیکھ فرماتے ہین کیا شیخ نکتہ شناس
گوش دلسے سن ذرا ای رو سیاہ

گشت آدم مقبل از استغفری
دیو ملعون گشت از مستکبری

عاجزا کر ختم اب کبر و منی
تیری کب سنتے ہین وہ دیو دنی

در بیان سبب کبر کہ او شش اند و معالجۂ آن

چھ سبب ہین کبر کے اے با خدا
شرح اسکی گوش دلسے سن ذرا

مال و علم و زہد و تقوی و نسب
حسن و قوت کبر کے یہ ہین سبب

یہ توسب گل ایک اسمین کبر خار / خار کو کر دور گل سے ذی شعار
سن مفصل حال دنیا کا بیان / نیک و بد اسکا ہو تجھپر تا عیان
ہی یہ دنیا خبث اور زشت و پلید / یعنے ہی یہ فضلۂ خوانِ یزید
کیا ہے دنیا مار افعی اے پسر / زہر سے اسکے نہین بچتا بشر
بلکہ بدتر مار سے بھی اے سعید / جان و ایمان کو ڈسے ہی یہ پلید
لیک افسون اسکا جسکو یاد ہو / مال دنیا سے فقط وہ شاد ہو
ورنہ اسنے کردیے لاکھون بشر / یعنے غارت مثل فرعون اے پسر
ہوگیا شداد و نمرود لعین / حق سے منکر اسکے باعث بالیقین

حدیث شریف ۔ اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنٌ وَّمَا فِیْهَا مَلْعُوْنٌ اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ ○

اسلیے حضرت نے دی اسکو خبر / یعنے یہ دنیا ہے ملعون سر بسر
جو کہ اسکے بیچ مین ہین اے فتا / وہ بھی ہی ملعون یقین ہین بر ملا
دیکھ تو یہ مولوی نے اے پسر / کیا لکھا ہی دین سی ہو کر باخبر
اہل دنیا کافران مطلق اند / روز و شب در زرق زرق و دربق اند
اہل دنیا چہ کہین وچہ مہین / لعنۃ اللہ علیہم اجمعین
سر خطاؤنکے یہ سر ہے اے جوان / یہ حدیث مصطفے ہے بیگمان
گر کیا کچھ فخر اسپر اے پسر / تو ہے بدتر خر سے احمق سر بسر
کیونکہ ملعون جسکو فرماوین نبی / فخر اسپر تو کرے دیو دنی

حدیث شریف ۔ اَلدُّنْیَا جِیْفَةٌ وَّطَالِبُهَا کِلَابٌ

اسکا طالب سگ بفرمان رسول / میرا کہنا کب تجھی ہوگا قبول
عجز کر جتنا کہ تجھ سے ہو سکے / کبر کھو جتنا کہ اسکو کھو سکے
دیکھ تو یہ مولوی شیرین سخن / جابجا لکھتے ہین کیا اسکے ہن
کمتر از کم شو اگر داری خبر / این طریق کاملانست اے پسر

در بیان حقیقت دنیا و بے ثباتی آن

کیا ہے دنیا یعنے یہ باغ خزان / تو ہے بلبل کی بطرح ای بدگمان
خندۂ گل کیطرح اسکو ثبات / بلکہ کمتر اس سی بھی ای نیک ذات
اسکے طالب مثل بلبل نالہ زن / قبر سے کہتے اٹھینگے یہ سخن
گر دلت آگہ ز معنی آمدہ است / کار و نیت ترک دنیا آمدہ است
ترک دنیا گیر اے فخر جہان / تا کہ باوے فخر سے اپنے نشان
جبکہ ملتا ہی نہین دین کا اثر / مولوی کی قول پر کر تو نظر
ترک دنیا کن کہ آدینت بود / آن بدہ از دست تا اینت بود
اسکی عزت عین ذلت ای جوان / اسکی ذلت عین عزت بیگمان
دوست اسکا دشمن ہی جان کا / بلکہ دشمن جان اور ایمان کا
ترک مین راحت ہی اسکی ای پسر / اسکی الفت مین بلا ہی سر بسر
مولوی نے کیا لکھا ہی یہ سخن / دیکھ تو بہتر ہے از در عدن
حاصل دنیا ہمین درد سرست / ہر کہ غافل شد ازین گاو خرست
ہیچ کنجے بے دد و بے دام نیست / جز بخلوت گاہ حق آرام نیست
ترک دنیا کن کہ تا سلطان شوی / ورنہ ہمچون چرخ سرگردان شوی
ترک دنیا ہی طریق مصطفے / اس سے غافل کیون ہی تو اے بیحیا
جس سے رغبت نفس کو ای بددہن / وہ ادا کی جان سی تو لے سخن
ہووے جس سنت سی دنیا مین خلل / یا مشقت ہو کچھ اسمین اے اغل
یا کہ جانے اس سے تجکو سب حقیر / یا کہ جانین اس سے تجکو سب فقیر
گر کہے تجھ سے کوئی کر یہ سخن / دشمن جان اسکا ہو سگ دہن

حدیث شریف ۔ مَنْ تَرَکَ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ

جسنے جانا دلسے سنت کو برا / وہ ہوا حضرت کی امت سے جدا
ترک کر دنیا کو تا ہووے ادا / مولوی نے دیکھ تو یہ کیا لکھا

ہم خدا خواہی وہم دنیای دون / این خیالست و محالست و جنون
جسقدر بھیجے ہین حق نے انبیا / سب لیے فرمایا ہے دنیا کو برا
یاد جو دا سکے تو ای زشت و پلید / جانتا ہے دلسے دنیا کو سعید
مار اسیر عاشقانہ لشپت پا / گر تجھے ہے دل سے حب مصطفا
قبر عاشق سے اٹھیگی یہ ندا / مولوی نے مثنوی مین یہ لکھا
ترک دنیا ہست سنت مصطفی / عاشقان کردند سنت این ادا
ای برادر ترک دنیا پیشہ کن / روز و شب ذکر خدا اندیشہ کن
جانتا ہے کیا ہے دنیا ای پسر / جو کہ کردے حق سے تجکو دور تر
آلذی کو دیکھ لے قرآن مین / اہل دنیا کی لکھا یہ شان مین
سو ہے گر دلمین رکھتا ہو عزیز / سب ہے دنیا تجکو کردے بے تمیز
نقش دل کر مولوی کا یہ سخن / جب تو ہو دنیا سے دور اے جان من
چیست دنیا دلباس و نیدی / از خدا غافل شدن ای مولوی

در بیان فضیلت ذکر و ذکر کنندہ و مذمت اہل غفلت

علم پڑھ کر حق سے غافل ہو اگر / وہ سگ دنیا ہے دون ای پسر
کیونکہ شیطان ساتھ اسکے با یقین / جو کہ غافل حق سے ہو وہ مرد دین
دیکھ لے محرے کو تو ای بیخبر / یہ حدیث مصطفے ہے معتبر
جبتلک اسکی نہین کرتی دوا / سب ہین ناقص علم تیرے ای فتا
علم سے یہ ہے غرض ای بے بصر / شر سے اسکے تا ہو انسان باخبر
جو کہ اسکے شر سے غافل ای جوان / گر ہو عالم پر وہ جاہل بیگمان

قوله تعالی مِن شرِّ الوسواسِ الخنّاس ۝

پڑھ تو من شر کو ذرا مرد سلیم / دیکھ فرماتا ہے یہ رب عظیم
یعنی ہے خناس تیری گھات مین / اور چھپا رہتا ہے تیری ذات مین
دے خیال بد یہ دلمین بیشمار / نیکیان ہون دور جس سے ذیشعار
دل جو خالی یاد حق سے ای جوان / خانہ شیطان ہے وہ دل بیگمان
پر حذر ہو غافلو اسسے ای پسر / دشمن ذاکر ہین یہ سب سر بسر
صحبت غافل تجھے غافل کرے / صحبت شاغل تجھے شاغل کرے
جو ہے غافل وہ ہے مردہ ای جوان / جو ہے شاغل وہ ہے زندہ بیگمان
وہ مرا ہے دست شیطانسے حرام / وہ ہے زندہ نام حق سے ای کرام
یاد حق سے گر ہے غافل ای جوان / زندگی ہے موت تیری بیگمان
بلکہ بدتر موت سے یہ زندگی / کیونکہ حاصل اس سے ہے شرمندگی
یاد کر تو یاد کر تو یاد کر / غفلت اپنی یاد سے آزاد کر
اک نفس بے یاد کر جاوے جوان / ہے بتر سو موت سے وہ بیگمان
دیکھ فرماتی ہین ذاکر مولوی / مثنوی مین اسطرح سے اے اخی
غفلت از وی یکزمان صد مرگ دان / زندگی با دست نزد عارفان
لیک جو ہین کور و کر ای خود پسند / وہ ہین غافل ذکر حق سے ہوشمند
ورنہ ذاکر ہین زمین و آسمان / دم بدم ہین ذکر سے یہ تر زبان
لیک سنتی ہین انھو نسے اہل دل / وہ نہین سنتے جو خود ہین آب و گل
دیکھ فرماتی ہین کیا وہ اہل شوق / ذکر سے حاصل ہو جنکو دلکو ذوق
حق چہ باشد یاد آن یزدان پاک / کے بداند قدر او ہر مشت خاک
این جہان و آن جہان فانی بود / غیر یادش جملہ نادانی بود
سب عبادا تو نسے بہتر ذکر حق / یہ حدیث مصطفی سے ہے سبق
دیکھ کیا لکھتے ہین وہ نیک نام / جو کہ گذرے دین مین عالیمقام
یاد او سرمایہ ایمان بود / ہر گدا از یاد او سلطان بود
چیست سلطانی دو در ویشی بدان / باد آن جان حزین انس و جان
یاد او گر مونس جانت بود / ہر دو عالم زیر فرمانت بود

در بیان مذمت کسانیکہ اہل ذکر را بحقارت بینند

دی تفضیلت حق نے ذاکر کو تمام — یہ حدیث مصطفے ہے نیکنام
جو حقارت سے کرے انپر نظر — وہ ہے شیطان شکل انسان بسر

قوله تعالیٰ وَاِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ

کیونکہ دشمن ذاکروں کا ہے لعین — یہ بھی ہے اُسکا برادر بالیقین
گر نہیں اُسکا برادر یہ بشر — دشمن ذاکر ہے پھر کیوں ہے بشر
طالبا ہرگز نہ کر انپر نظر — مدح و ذم انکے ہیں دونوں برضر
مدح تیری خود کرے وہ ذوالجلال — انبیا بھی سب کریں اُنسے خوشخصال
اولیا سب کرتے ہیں یہ التجا — مولوی یہ دل سے دیتے ہیں ندا
ہر کسے کو مائل یاد خدا است — خاکسار اش توتیائے چشم ما ست
انبیا کرتے ہیں غبطہ اے پسر — رتبۂ ذاکر سے سُن تو یہ خبر
جستجو کرتے ہیں انکی سب ملک — ذاکرونکی بزم ہے بر فلک
ہمنشین اُنکا نہیں ہوتا شقی — پر شقی ہے انکا منکر ای تقی
مولوی فرماتے ہیں دونو کا حال — گر نشیند ایسی سن ذرای خوشخصال
ہان و ہان ترک حسد کر با شہان — ورنہ ابلیسی شوی اندر جہان
ہر کہ با ایشان نشیند یکدمی — روز فردا او کجا دارد غمی
عمرہا خواہان این دولت شدند — سالہا مشتاق این صحبت بدند
صحبت یکان اگر باشد نصیب — دولت جاوید یابی ای حبیب
صحبت شان خاک را اکسیر کرد — لطف شان در ہر دلے تاثیر کرد
سبز میسازند چوب خشک را — دے می بخشید زاغ را مشک را
جملہ اشراف اندرو ذات و صفات — طالب ذات اند با سم عین ذات
ذاکران حق کا یہ ہے مرتبہ — معصیت نیکی سے بدلے ہے خدا

قوله تعالیٰ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ

خود خدا کرتا ہے ذکر ذاکران — جسطرح کرتے ہیں ذاکر اکجان
ذاکروں کے ساتھ رب ذوالجلال — یہ ہے رتبہ دیکھ تو ای باکمال
شمس کی ہے روشنی اس خاک پر — ذاکرونکی روشنی افلاک پر
ذکر حق سے یہ فضیلت اے پسر — مولوی کے قول پر کر تو نظر
بس بزرگیہاست اندر یاد او — یاد او کن یاد او کن یاد او

قوله تعالیٰ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

تطمئن کو پڑھ ذرا دل سے جوان — یہ حقیقت ذاکرونکی بیگمان
رنج راحت ذکر سے ہوتی ہے یار — ماسوا اسکے ہے دنیا سر بسر

قوله تعالیٰ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا

لفظ کرمنا کو پڑھا کر غور جو — کیون بنا جاتا ہے خود تو زشتخو
تو تو وہ شہباز ہے سدرہ نشین — آشیانہ ہے ترا عرش برین
دیتے ہیں تجکو صفیر از فلک — ڈھونڈھتے پھرتے ہیں تجکو سب ملک
خاک کے تو دام میں ایسا پھنسا — دیکھکر شیطان ہیت بخبر ہنسا
کیا ہوا وہ رتبہ اے ابن البشر — جس سے تھی مخلوق سب زیر و زبر
تیرے تھے فرمان میں یہ خاص و عام — کیون بنا اکرکے تو انکا غلام
غیرت انسان نہیں تجھ میں ذرا — دیکھ تو یہ مولوی نے کیا لکھا
آسمان ہمت سوئے آخر تاختی — آدم مسجود را نشناختی
باپ سے تیرے فرشتے سرنگون — ناخلف ہوتا ہے کیون تو ای زبون
تو نہیں ہے آب و آتش ای جوان — تو نہیں ہے باد و خاک ای نیکدان
تو ہے بس اک امر حق ای دیدہ ور — لیا ہے عنصر کے باعث بیخبر
خود کو بھولا خاک جانا ذات کو — کردیا دن سے مبدل رات کو
دیکھ تو ہی ہے گدا تو ہی شاہ — دیکھ تو ہی سرخ اور تو ہی سیاہ
دیکھ تو فرعون تو ہی منصور ہے — تو ہی مغضوب اور تو ہی مغفور ہے

تو ہی دشمن تو ہی یار و دوست ہے　تو ہی یا مغز تو ہی پوست ہے　خود تو عاشق خود تو ہی محبوب ہے　خود ہی ظاہر خود تو ہی محجوب ہے

تو کبیر و تو صغیر و تو امیر　تو ہی دانا تو ہی نادان و فقیر　ایک ہے تو ایک ہے تو ایک ہے　ہر نرالا تیرا ہر جا بھیک ہے

بھیک کے باعث ہے ہی خود تو غریب　اصل سے اپنی ہوا تو بے تمیز　خود سے غافل غیر سے مسرور ہے　لاکھوں فرسنگ آپ سے تو دور ہے

جسکو جانے ہے وہ ہی خاک پلید　اُس سے نسبت کچھ نہیں تجھکو سعید　وہ سراسر خاک ہے خاک کثیف　تو سراسر نور ہے نور لطیف

مولوی نے یوں لکھا اندر مثنوی　سنکے دام خاک کو تو دستی توڑ　قطرۂ نوری سراپا نور باش　بگذر از غم و اما مسرور باش

اصل تیری دیکھ یہ عالی نژاد　جا بجا فرماتا ہے رب العباد

قوله تعالیٰ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ اِلَّآ اِبْلِيْسَ اِسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ اِسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ۝ وَّاِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِيْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

مٹی انسان کو بنایا ہاتھ سے　روح پھونکی اسمیں اپنی ذات سے　اسکے ساجد ہیں ملک سب خاص و عام　فخر لسکو ایسا ہی ای نیکنام

خاک کا ایسا کہاں رتبہ بھلا　ہوں ملائک جسکے ساجد انما　گر نہیں یہ نور حق نور اللہ　منکر اسکا پھر ہے کیوں اے روسیاہ

بھید اسکا جسنے پایا اے حبیب　نور وحدت سے ہوا وہ بانصیب　دیکھ فرماتا ہے وہ رب عظیم　از زبان مصطفےٰ سن اے سلیم

حدیث قدسی اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ

بھید اسکا حق ہے یہ ہی بھید حق　پڑھ کسی عارف سے جا کر یہ سبق　جو نظر آیا ہے تجکو اے بصیر　تو ہی ہے لیکن ہے اعمیٰ سر بسر

خود سے جب تو بیخبر ہے اے سعید　حق کا کیا جانے تو پھر قرب و بعید

در بیان کلام سلطان صوفی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ در شناختن خود

بایزید پارسائی کا سن سخن　جب تو واقف حق سے ہو وے جان من　تو بہ معنی جان جملہ عالمے　ہر دو عالم خود توئی بنگر دمے

تو بہ معنی برتر از انسان و جان　ہر چہ بینی خود توئی بنگر بدان　در حقیقت خود توئی ام الکتاب　خود ز خود آیات حق را باز یاب

صورت نقش الٰہی خود توئی　عارف اشیا کماہی خود توئی　از کمال قدرتش بین مشکلے　گو دو عالم را نماید در یکے

نقش آدم را رقم نوعے زند　تو دو عالم را ازو پنہان کند　لیک اتنا یاد رکھ عالی گہر　فہم انسان اسمیں قاصر سر بسر

روح کو کر تن سے اپنے تو جدا　جب تجھے ہو فہم اسکا اے فتا　گر کوئی دیدہ کرے اسکا بیان　راست ہے اسکا بیان ای نیکدان

ہووے تقلیدی بیان جسکا بسر　ہے وہ رہزن راہ حق کا سر بسر　کیونکہ یان ہے دیدنی نا گفتنی　گفتنی ہے کفر ایمان دیدنی

دیدنی سے جو ہو منکر مرد دین　وہ طریقت سے ہے اعمیٰ بالیقین　جو کہ بے دیکھے کرے اسکا بیان　وہ شریعت سے ہے نادان بیگمان

جسنے بیعت ہاتھ سے پاؤں نکل　پھر کہاں حاصل طریقت ای غفل　پوچھ اسکو جا کسی بینا سے بس　گر ہے دلمیں پوچھنے کی کچھ ہوس

دیکھو فرماتی ہین یہ شیخ جہان — یعنی قطبونکے جو مرشد بیگمان
گرہمی خواہی کہ یابی زین نشان — سر برہنہ خاک پای کاملان

یہ ہوا تیری حقیقت کا بیان — لیک حق اس سی منزہ بیگمان
کیونکہ اسکی ذات ہے از بس لطیف — وہ ہی خالق ہے یہ ہی مخلوق کثیف

لیک اسکو جسکو بوجھا ای پسر — وہ ہوا عارف خدا کا سر بسر
کیونکہ اسکو حق سے ہے اک رابطہ — ہر نہ حاصل ہو تجھے بے رابطہ

قرب حق جسکو ملا اس سے ملا — جو جدا اس سے ہو وہ حق سی جدا
اس حدیث مصطفے پر کر نظر — بھید اسکا جب کھلے ای بیخبر

جسنے بوجھا آپکو ای نیکدان — اُسنے بوجھا حق کو بیشک بیگمان
جبتلک خود کو نہ بوجھا ای فتا — لاکھون بت دلمین ہون تیری بلا

یہ تو کرتب گر کری ای ذی شعور — خود سی خالی ہو کی خود ہو جو دور
جب ہوا تو دور کیا باقی رہا — کر نظر اس قول پر ای باخدا

تیغ لا در قتل غیر حق براند — در نگر آخر کہ بعد از لا چہ ماند
عشق و عاشق را قلم در کش تمام — تا ہمہ معشوق ماند والسلام

خاتمہ مثنوی بدعاء مقبول

ای خدای دو جہان بہر رسول — مومنونکو مثنوی یہ ہو قبول
کر چکا اب مثنوی عاجز تمام — طالبو دلسے پڑھو اسکو مدام

یہ دعا عاجز کی حقنی کی قبول — از طفیل آل و اصحاب رسولؐ
یعنی اسکو جو پڑھے بہر خدا — درد دل حاصل ہوا اسکو مطلقا

تمام شد

فائدہ مصنف قدس اللہ سرہ العزیز سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب مین فرمایا کہ تو کچھ بیان کر تا کہ طالبون کو اُس راہ کے اُس سے فائدے حاصل ہون پس بموجب حکم کے مصنف نے یہ مثنوی لکھی اور اس کی قبولیت کا یقین ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزلیات من تصنیف جناب حضرت وقبلہ محمد عبد الصمد صاحب قدس سرہ

غزل

وہ ہین شاہ دو عالم جو غلامان محمدؐ ہین — وہ بہتر ہین شہیدون سے جو قربان محمدؐ ہین
انھون سے انبیا کو رشک صدیقون کو حسرت ہے — جو ہتا مے صرف ہاتھو لنسے وہ دامان محمدؐ ہین
اتر کر عرش سے آئین فرشتے جو مقرب ہین — برائے پائبوس انکے جو دربان محمدؐ ہین
خدا کے ماسوا جو ہے صفت اوصاف احمد ہین — یہی کلمے کہو دل سے کہ شایان محمدؐ ہین

نہ بھائین پھول جنت کے جو بہتر ہین انھین عاجز
جو دیکھے آنکھ سے خار گلستان محمدؐ ہین

غزل

دیکھو تو ذرا رتبہ والای محمدؐ — سرتاج ہی ہر دین کی کف پای محمدؐ

کیا فخر زمین کو کہ نہین عرش برین کو — لوٹین ہین سدا خاک مین شیدائے محمدؐ
تعظیم کرین حور و ملک جن و بشر سب — جس دل کو میسر ہو تولائے محمدؐ
صد کوہ کَن و قیس موے رشک سے انکے — رکھتے ہین ذرا دلمین جو سودائے محمدؐ

عاؔجز مہ و خورشید ہون محجوب فلک کے
نعلین کف پائے جو دکھلائے محمدؐ

غزل

زمین پر جو غلام شاہ دین ہے — وہی فرمان دہِ عرش برین ہے
زبان جزو کل پر یہ صدا ہے — کہ احمدؐ رحمۃ للعالمین ہے
یہان جو عاشق احمد ہے بیشک — وہی معشوق رب العالمین ہے
ملائک سر کے بل آتے ہین اُس جا — جہان پر ذکر ختم المرسلین ہے
جو مومن ہے اُسے ہے لَت سے الفت — نہین اُسکو جو مردود و لعین ہے
ہوا جو خاکپائے آل و اصحاب — وہ بیشک ہمسر روح الامین ہے

در احمدؐ کا عاؔجز جو گدا ہے
شہنشاہون کا شہ وہ بالیقین ہے

غزل

ہمین یار سے وصل کی آرزو ہے — شب و روز دل کو یہی جستجو ہے
ہر اک گل مین اُسکا نشان پایا ہمنے — اُسی کی ہے رنگت اسی کی سی بو ہے
نہین بھاتی ہین مجکو باتین کسی کی — سنی جب سے اُس یار کی گفتگو ہے
ہماری یہ ہستی ہے تیرا ہے پردہ — اگر نیست یہ ہو تو پھر تو ہی تو ہے

یہ ہے راز مخفی نہ کہنا تو عاؔجز
نہ یہ ہے نہ وہ ہے نہ مین ہون نہ تو ہے

غزل

یار کی شان پر فدا ہین ہم — کبھی واصل کبھی جدا ہین ہم
ہم سے اکسیر کو ہے نسبت کیا — آل احمدؐ کے خاک پا ہین ہم
عشق مین یار کے جو ہو بے خود — اُسی بے خود کے آشنا ہین ہم

اپنی ہستی فنا جو اُسمین ہو
حق کی سوگند پھر بقا ہین ہم

زاہدو ہم سے دیکھیو بچنا
کیونکہ رندون کے پیشوا ہین ہم

چشم دل کھول کر ہمین دیکھو
کہین شہ ہین کہین گدا ہین ہم

اسقدر محو ہو گئے عاجز
یہ نہین جانتے کہ کیا ہین ہم

غزل

اگر دل خواب غفلت سے ذرا بیدار ہو جاوے
کرے جسپر نظر وہ صاحب اسرار ہو جاوے

کرے ہے میکشون سے سرکشی کسواسطے زاہد
توجہ گر کرین تجھپر ابھی مے خوار ہو جاوے

وہ بلبل ہین نہین ہمکو تمنا گل سے ملنے کی
نظر گر خار پر ڈالین تو وہ گلزار ہو جاوے

ہوس آنکھ مین مل خاک پا اُس شاہ خوبان کی
جدھر دیکھے اُدھر اکسیر کا انبار ہو جاوے

اگر یاد ین نہ جنت مین صنم دل شاد کیونکر ہو
ہمارے واسطے بے یار جنت نار ہو جاوے

عبث مفلس ہے عاجز دیکھ جا زندان جانان کو
ابھی یہ چشم تیری دیکھ گوہر بار ہو جاوے

فرد

ہم نہین کم ظرف ایسے جو بکین دیوانہ وار
خم کے خم پی جاتے ہین رہتے ہین لیکن ہوشیار

تضمین حضرت عبد الصمد صاحب قدس سرہ بر مطلع قدسی

شب معراج مین آئی تھی فلک سے یہ ندا
دیکھو آتا ہے زمین سے عجب اک نور خدا

شعلۂ نور ہے ایسا کہ نہ دیکھا نہ سُنا
جسنے دیکھا ہین وہ طور صفت ہو کے جلا

حسن معنی مین وہ ایسا ہے کہ حاشا کلّا
حسن یوسف بھی حیا سے نہین دیکھے ہی ذرا

در و دیوار سے پڑھتے ہین وہ ہو ہو کی فدا
جسطرف دیکھو اُدھر سے یہی آتی ہی صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عرش پر دھوم ہوئی آتا ہی وہ شاہنشاہ
جسکے خدام ملائک ہین یہی شوکت و جاہ

دیکھیو حسن خداداد یہ کرنا نہ نگاہ
ورنہ جل جاؤگے جس طرح سے جلتی ہی گیاہ

کیونکہ یہ نور ہے وہ جسکو کہین نور اللہ
مقتبس جسکا ہی ہر ایک ہی شام و پگاہ

لب جان بخش پہ پڑتے ہی نگہ کے ناگاہ
ہو کے بیتاب یہ عیسیٰ نے کہا کھینچ کر آہ

مرحبا سیّد مکّی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین بھی رقص کنان کہتی تھین یا شاہِ امم
وہی جلوہ ہے وہی نور وہی فیض اتم
آپ تشریف جو لایا کرین یان پر ہیہم
اُسپہ بہٹلایا کرین آپکو اور چومین قدم
دید تیری نہین ہے دید خدا سے کچھ کم
ہے منور یہ ترے نور سے سارا عالم
فرش آنکھونکا بچھایا کرین ہم سب باہم
روبرو آپکے اسکو پڑھین باشوق اتم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کہین آدم کہین حوا کہین تھے اسرائیلؑ
کہین کرتی تھین قدمبوسی کو حورین تعجیل
کہین یوسف کہین ادریس کہین عزرائیل
وجد مین آکے لگے کہنے وہان پر جبرئیلؑ
مے وحدت کی لگاتے تھے کہین خضر سبیل
کہین پڑھتے تھے کھڑے صل علی اسمٰعیلؑ
کہین مشتاق کھڑے دید کے روتے تھے خلیل
صور مین پھونک دو اس بیت کو اے اسرافیل

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ سے ہو کے جدا جب وہ چلے بہر وصال
انبیا سنکے یہ کہنے لگے اے ظل جلال
فخر سیّدی دانا سے تو مشرف بہ کمال
عاجزا غیر سے کر اسمین تو بحث و جدال
نور وحدت سے صدا آئی کہ آ میرے جمال
عقدہ یہ ہمپہ کھلا جز تری سب وہم و خیال
غور کر دیکھا نہین کوئی ترا مثل و مثال
روز و شب دل سے پڑھا کر اسے بے قیل و قال

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

قطعہ تاریخ طبعزاد سید فضل حق صاحب ساکن اتروی ۱۲۸۰ ؁ھ خلیفہ و مرید خاص حضرت ممدوح کہ اینہم بر مزار شریف کندہ است

آشنائے بحر عرفان مخزن فضل و کرم
ہادی راہِ طریقت آفتاب معرفت
حضرت عبد الصمد کشاف اسرار قدم
مظہر نور حقیقت مصدر فیض اتم

جوہر تیغ شجاعت مجمع حلم وحیا — معدن جود و سخاوت صاحب سیفِ قلم
نقشبند و صاحب ارشاد در ہر سلسلہ — داشت نسبت باجناب نامدار محترم
روز یکشنبہ بتاریخ سوم وقت زوال — در محرم شد ازین دار فنا سوے ارم
در فراقِ صوریِ آن قدوۂ اہل وفا — بود طالب ہر یکے در رنج و اندوہ و الم

بہر تاریخش سر ہاتف فرو گردید و گفت
کعبۂ اہل طریقت قبلۂ اہل کرم
۱۲۸۰ھ

للّٰہ الحمد کہ یہ مثنوی تحفة العاشقین مطبع منشی نولکشور واقع کانپور میں بسرپرستی عالیجناب معلی القاب بلند ہمت ستودہ خصال خوشخو منشی پراگ نرائن صاحب بہار گو دام اقبالہ مالک مطبع بماہ ستمبر ۱۸۹۹ء بار ششم چھپی

بعون صانع محیط مکان و فضل خلاق زمین و زمن

یہ ایک مجموعۂ نادر گلدستۂ باغ عرفان ہی عارفونکا کلام تجلیات قطبی کی بیان ہی قابل دید ہے نہ شنید جس کا نام ہی

مجموعۂ توحید

صاحبان کشف و کرامات اہل اللہ کا کلام پُرتاثیر ہے کہ جسکے ہر مقام مین توحید جلوہ پذیر ہے

مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکھنؤ مین بطبع مزین مطبوع ہوا

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حبذا کیا شان کبریا ہی کہ ظہور کثرت مین وحدت کا تماشا ہی اہل عرفان کو حقیقت پر نظر ہی کہ انکو لطیفۂ انسانی مین
الکبے وئی کا گذر ہی اصل شئی توحید ہی۔ اور کثرت وجود متمایز ایک وجود اعتباری بالتقیید ہے جیسے دریا
متموج ہوا اور اُس سے حباب قطرہ۔ گرداب موج پیدا ہوئی پس نظر حقیقت بین مین اصل مادہ اور وجود
قابل پانی ہی۔ اور ہستی حباب۔ قطرہ۔ گرداب موج وجود فرضی و اعتباری ہے ہیچ ہے۔ کہ شئے فنا پذیر
و غنی و حادث کا کیا اعتبار ہی اصل بقا و دوام فی نفسہ ثابت و پایدار ہی تجلیات شہودی جو ایک ظہور موجودات
ہی اسکو حقیقت جوئی کی راہ سے دیکھو تو ایک نمود حق کی صفات ہی وحدۃ الوجود اسکا نام ہی کہ موجودات کو
وجود حق جاننا اور ماسوا کو وجود اعتباری تصور کرنا پس اس اعتبار مین حفظ مراتب کا پاس رکھنا متحتمات سے ہی
جسے شریعت عبارت ہے۔ لیکن حصول اس دولت عظمی اور وصول اس بضاعت کبریٰ کا منحصر اوپر ایسے
واسطہ جلیل کے ہی کہ جو جامع جمیع صفات کا ہو وہ ذات پاک ہے جسکی شان مین لولاک لما خلقت الافلاک ہے
یعنی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ جو بواسطہ روح مکرم مبدأ فیاض سے فیوضات ظاہری و باطنی
کے متکفل ہین کہ جنھون نے مرتبہ حق الیقین کے حجابات کثرت کو مرتفع کر کے صورت وحدت دکھائی اور طالبان
حقیقت اندیش کو اس دولت سرمدی سے سرفراز فرمایا اور ہر ایک کو اعتبار صلاحیت فطرت جبلی سے مرتبہ حق الیقین پر
فایز کیا امن بعد واضح ہو کہ اکثر کتب تصوف جو زبان فارسی و عربی مین اشاعت پذیر ہوئین مگر کوئی ایسا مجموعہ
دوسری زبان کا کہ جو ذائقہ بخش اہل مذاق ہو مدون اور شائع نہین ہوا لہذا یہ ایک مجموعہ کلمات طیبات
عارفان کامل کا جسکا نام مجموعۂ توحید ہی فراہم ہو کر مطبوع ہوا امید ہی کہ مقبول طبائع حق پسند ہو واللہ الاستعانۃ وعلیہ التکلان

الف بائے وجہن

الف ایک بہو رنگی سائین　　ہر گہٹ مین وا کی پرچھائین　　جہان دیکھون تہان وہ ہے نیارا　　ایسا ہے بہو رنگی پیارا
(یعنی ہر رنگ) (عجائب)
وجہن کہے تو کیا کہے کہنے کی نہین بات　　سمندر سمایا بوند مین اچرج بڑ دکھات

ب بن گر گیہون بھید نپاوا　　دھرتی سے اکاس لو دھاوا　　پہلے پریت گرو سے کرے　　پریم ڈگر مین پگ تب دھرے
(زمین) (آسمان) (قدم)
بن گرو وجہن لیت ہے جو کوئی بسن رنگاے　　پہونچ گے تم جانیو وہ دونون اور سے جاے
(معشوق نہین) (دین و دنیا)

ت تب جوگ تر ائین آئی　　جب بیرون یہ دبدہ جائی　　وہیج ہے من مین کپٹ کی ٹاٹی　　جن سب کھیل کیا ہی ماٹی
جو من کی من مین چہے اور تین تین کا بندھے تار　　وجہن صاحب لہن ملین تنک نہ لاگے بار

ث ثابت ہوکے دھیان جو لاگے　　آپو ئی آپ بھرم سب بھاگے　　اچھا جاپ تو جپ رکھائی　　چھوٹ جای درپن کی کائی
(چھپے چھپے)
وجہن کہت ہو جاپ بیٹھو رہو دھیان لگائے　　سرت پھرت وہ راکھیے برتھا سانس نجاے

ج جگت مین اور بیھون　　جب تو مین اکلا کر پیھون　　ابہن تو دی ہینگی نہین چھوٹی　　دن دو بہر جن بیڑا لوٹی
کہنے کو تو پانچ ہین اور رہین وہ پورے تیس　　انھین کے کارن نا ملے ابہن تو جگدیس

ح حد بھر یہ بھول ہی تیری　　ایکو بات نہ مانی میری　　ابتک تو تین ایسا ہو جاتا　　جیسے کو وہ بہلا مدہ ماتا
کہان گئی تھی بدھ تری اور کہان گیا تھا چیت　　ایسی مایا پائے کے جو ہر سے کی نہ ہیت

خ خاوند کیا کہین ہے نیارا　　موند دیکھ تو دسون دوارا　　سُن پر ہے انحد کا باجا　　پر جا سے ہوی بجے ہی راجا
سبھی ساج تمن بھین اور ایسے مچے ہین اگ　　وجہن جا کو سُن پڑے بڑے ہین وا کے بھاگ

دال دیا من مین جو لکھے　　پریم کا رس کیسے ناچاکھے　　بن مدھ پئے ہوی متوارہ　　نس بانسر یا کرے بچارا
وجہن جگت مین آئیکے کر یونا تو ی مان　　دیا دھرم نا چھانڈیو جب لگ گھٹ مین پران
(دل)

ذال ذوق جب لگ نہین آوے　　کتنون چہے کو من ٹھکاوے　　ہردے لگی نہ پریم کی گانسی　　کیسے ملین کہو البناسی
جب لگ تن ناہین جرت اور من ناہین مرجات　　تب لگ مورت شام کی وجہن کہان دکھات

رے راز مین تجہپر ایسا کھولا　　جیسا کچھ منصور تھا بولا　　سو سب سے رہا تو مین کورا　　جان ٹرت مت لیگئے چورا
لاج کا کاجر نین تورے سو نہین تج وارے دھوے　　وجہن کہت کیسے بھلا درشن پیا کا ہوے

زے زر دیکھ تو بھولا رائے　　سگری بیس اکارتھ جاے　　پریم بھٹی مدھ پیو جو کھائے　　مت جی سب نکا دھو کھا
وہان سے کا کہہ آدا تھا اور یہان کیا کا آے　　جھوٹی مایا دیکھ کے کیسا رہا بھلاے

سین سج کا سیکھ لے لٹکا　　کاہے پھرتا ہے اپٹ بھٹکا　　سوچ نکر اہین ہی سبیرا　　ترکٹی کوٹ مین کردی ڈیرا
(نام ترک)

لاکھ جتن کا جتن ہے سو وجہن دیا بتائے / جو سائین کرپا کریں تو سبھی بات بنجائے

شین شور تن مین ہی جھیکا / ابھی تو نہین جلنی دہیکا / دن بھر لکھا کرت ہی پانی / ساجھ بھئی وہی سو وت ثانی

شاہ سے کچھ بنچی نہین اور چوہ دون سے بہوار / وجہن کیسا دیکھ تو بھول رہا سنسار

صاد چھوری سبادہ کو چھٹے / الٹھن ٹپسے نا کھو سی کہی / یہ سمجھے اپنے من آہین / ہونا وہی جو چہین سائین

آسن مار کے بیٹھ رہو راکھو من مین دھیر / صاحب کے پرتاب سے کٹ جی سب بھیر

ضاد ضرورت اتنا کیجیے / انس دن ناؤن نبی کا لیجیے / مین تو من مین یہی بچارا / تب ہوی تورا نستارا

وجہن جگت مین آئیکے جا مین کچھ ہو گیان / نبی نام کی سمرن کرے اور علی سے راکھے دھیان

طا طالب تو کہان ہے پورا / پریم نگر کا لانکھا نہین دورا / واکے آگے اور ہے چلنا / سہج نہین صاحب کا ملنا

پیر نگر کو پہونچ کے نبی نگر کو جاے / تب وجہن گھٹ ہی کے اندر ہر کا گاؤن کہاے

ظا ظاہر باطن ہے وہی / وہی وہی سب ہی وہی / جین اپنے من مین یہ بوجھا / ہر ہر مین ہر واکو سوجھا

پریم کی ندی گہری جو کو اُترے پار / عاشق اور معشوق مین رہوے کون بچار

عین عشق کا بڑا ہے نیارا / وہان وجے کا نہین گذارا / سیس کاٹ کے آگے دھر لے / تب درشن وہ پیا کا کر لے

اگلی سانکری بہت ہو اوبیری ہے سب گانؤن / ٹھوکر کو مٹ بچایکے سنبھل کے دھریے پانؤن

غین غرور نے کھیل بگاڑا / دیکھ بڑا نا ہیم پیارا / ادہی بات ہے سب راضی / کیسا ہارا جات ہے بازی

بازمین کہ کیا رہا اگلی رکھا ہے دانؤن / ہر سے جیتا جیت ہو لو صاحب کا ناانؤن

فے فرمان طلب کا لیجیے / اکا مکھ لیکر پی کے جیجے / ہر کا ناؤن کبھو نا لینو / دادن کا کچھ سوچ نہ کینو

آگے تو کبھو ناسنی اور ابھون کہت ہون چیت / اک دن پھر پچتاے گا جب چڑیان چگ گئیں کھیت

قاف قول ہو تیرا چھو نتھا / اور ڈھنگ ہے سو تو نتھا / سنا گیا سادھن کی مانی / ٹھر پر لیو بھوا نہ گیانی

جو مت کا ہینا بھوا دا کی کون ہے بات / پہلے کو سوچت نہین اور پاچھے کو پچھتات

کاف کرم ان بڑا ہے کینھا / ماز نکھہ جنم ایسا ہر اذنیا / آپ چھپا اور تو ہے اگھارا / یہ تو من مین سوچ گنوارا

واکا بدلا ایک ہے سو مین دیؤن بتاے / ہر ہیرت تو مین جا ہی پہلے آپ ہر لے جاے

لام لوبھ کی چھوڑ دے باتین / مین جو کہی ہین سیکھ لی گھاتین / اس لکھے پیا سے جیو توڑا / چندر کو جیسے جہت چکورا

جو تو پریم کی رنگ مین تن من لے رنگاے / پہلے پور مین دیکھیے لوبھ کدھر وہ ہو جاے

میم محبت سب جیئے من مین / گھر مین بسے رہے چہ چمن مین / گلے پڑے جب یم کی پھانسی / کہان کی جو دھیا کہان کی کاشی

جا کے ہردے لگت ہے وجہن پریم کا بان / چھوٹ جات ہے سب نیم اور بھول جات ہے گیان

یون نہین دوجا کو دوجگ مین　اپوہی آپ رمانے سب مین　ہست جیت ہے سن لے یہ بینا　الھل جھین نور دھیان منا
دجہن کہین سو بوجھ لے انھین ہے یہ بوجھ　اکدن یا ہی بوجھ مین موسے پر سوجھ
دادو ہی اک یار ہے تیرا　اٹھکی گلی کیسے نہین پھیرا　درجن تجھے سو مت بھائی　سمجھا نا مورے سمجھائے
مین جانا تھا جیسے تو ہے بڑا نا دان　گفتون مین سمجھاوت ہون اکو کہی نہ کان
ہ یادی ایسا تو نے پاسے　انھون سے اپنی جیت لگائے　یہی سوچ مو نہین ادھکاری　دیکھی کا گت ہوسے ہماری
یہین کی ہاری ہار ہے یہین کی جیتا جیت　دجہن کہین سو مان صاحب سے کر بیت
ی یار ہی ہر سے جو کرنا　یہی انجھر ہر دے بیچ دھرنا　بنت بنت بن جیسے ایسا　کوئی دن منصور تھا جیسا
دجہن انجھر ایسے کیسے ہین ساد من کے ہتیا　بر ہا کے میدان مین بیت کے راکھن ہار

تمام شد الف یائے دجہن

بھجن ہائے من تصنیف جناب حضرت شاہ صاحب قبلہ محمد عبد الصمد صاحب
قدس سرہ عرف رمست خان صاحب

بھجن

جاگ رے مورکھ سووت کا ہے　دیکھ تو جگ مین ہو وت کا ہے
لاکھ بار کہو سمجھا یو دھیان مین تو رے ایک نہ آیو　منہ بھاڑ رے وھرتی تو ہی منتھی اور ذکو تو رذوت کا ہے
تین لوک اور صاحب تو مین تو ڈھونڈھ ہے مو مین تو مین　اندھرا مورکھ دیکھت نا ہین دیکھ تو مین بولت کا ہے
نحن و اقرب مالک بولا من عرف نے یا کو کھولا　بگ سے یا کو بوجھ رے مستانہ حق جنم کو کھوت کا ہے

دیگر

اچپا جاپ جسے جو بھائی　ہر کا درشن بیگ وہ پائی
پہلے دھیان ترکٹی باندھ اونگ کنول مین جب سادھے　جیسے تکت بلائی موسی ایسے ہاگ لگائے
او نکیتی کی جیدا ادین چاند سورج یہ دو ڈوبین　سندر مورت میدہ گیان کی انحد ساتھ سنائے
انحد شی گیان مٹ جاوے سو ہنک پورن جب پھر جاوے　پاسی آگے کہا کہی مت ایک ہے ایک لکھائے

دیگر

یہ دنیا ہے رنگ برنگی یا سے بچکر چلیا رے
جو تو عاشق صادق سنا سب پر لعنت کرنا رے　لاکھ طرح سے تیر سے ہو وین تو مت آنکھا ہو تا ہے

دیگر ۴

گھٹ ہی مین پایا ٹھاکر دوارا ماتھر بچیت کا ہو گنوارا

کاشی ڈھونڈھ بندرابن ڈھونڈھے ڈھونڈھے مکہ سارا
کنول مندر کا سیوک نکلے پانچون پنڈن سے جا بل تو
لاکھ بار ہم سونچا جانچا گر ہر دوارن مین بھی با نچا

جب لگ گری بجھا گی گھٹ کی کھوئے نہ کرشن پیارا
مار کے کنس کو جب بس کر لیے تبھی ملے گو کرشن ہمارا
ماس کے سب سیوک متا جب ہو پوچ یہ مور کھ ہارا

دیگر ۵

کاہے کو سادھو کا ہو سے کر لیے
ہر بیری تیرو جنم سے پہلے
بل چھین کو سہہ تیسرو ملے یو
ہر امنہ کو مارے متا

من کے بیری سے کیون نا بھڑ لیے
نیک چوک مین تو کو گھر لیے
پا چھے سے پا کی مائی مین بھر لیے
سور بیر کو پا کو سر لیے

دیگر ۶

کاہے کا باھمن برہم بنجنا ہماوہ سنمتہ کا ساتھ کھینا

باھمن ہو جو ہر گن کا وے ہر کا ہر مین کھوج لگا وے
سوت ڈوار باھمن بن بیٹھا دیکھ سوت پھر من مین اینٹھا
ماس کھائے سو باھمن ہوئی ہوئی مدھوا پیے ہر پائی

آپ مٹے اور جگ کو میٹے وہ باھمن نت جینا
لال متا اور دن کا چھینا انہو کبھو ندینا
پاکو سانچ ہو جائے ندمتا باھمن نا ہین جان کمینا

دیگر ۷

ہم سکو ملت ہیں موہن نگری

کیسی کیون اب کون وری کیونی جات ہوری جیسی سگری
مست سکھی جیون جبل بن جیری

پا ملن کے ہوت مگن ہین کا گا بولے تیرے من نگری
بنگ غیر سرور پیتم ہاسری

دیگر ۸

گر سے ملکر آپ سے چھوٹے ہر سے ملکر ہر سے
ہر با چت دیس کا راج دوئی مین آن پڑا جا
پریم کی بازی جب ہم جیتی نام نرنجن کی پولائے

لاکھ آیا دے یہا تک پہونچی جب یا ہو پریت مین چھوٹے
گیان کی فوج تو پک دھیا نسے مین تین دوا ری لوٹے
ہرن گرد سے جاگ دنیا پھرنا جگ سے چھوٹے

دیگر ۹

ناہم ہندو نا ہم ترکا ناہم بالک ناہم بڑکا

سب بن ہم ہین سب ہین ہم ہین جو جانی سو بیدے گرکا

پریم کا باج تو پریم کا تانا جیات بناکیون اتو برہ کا ۔ پاپ دھرم سے مستا چھوٹا دکھت ہو یہ ہر مین ہر کا

دیگر ۱۰

بھوجیو ساد ھو بھائی کال مونڈ پہ دیکھ پھر آئی ۔ پیٹ کی پاپی منھ کی بھکتا لعنت یہ تیری بھگتائی
جگ سے روٹھی بیت ہوت ہی آپ سے روٹھے موت رہائی ۔ مستا کو بھی اب ساد ھو سانچ کہو تو ہوت لڑائی

دیگر ۱۱

در سلوک طریق نقشبندیہ

ہر بہتے اور گرکو دیکھے اسکو ملتا پیارا ہے

نام نرنجن کا مدھ ہووے دھیان گرو مدھ وارا ہے ۔ پاک رسول عاشق ہووے وہی سکھ متوارا ہے
الکھ لکھے اور سبکو تیٹے آپنے گیان سنوارا ہے ۔ پیٹ بھر کے چت سے کھولے پھر کیا صاحب نیارا ہے
کیا ہے اچرج دیکھو ساد ھو بوند مین سمندر سمایا ہے ۔ جو کوئی اسکو پہچانے مستا وہی گرو ہمارا ہے

دیگر ۱۲

در سلوک طریق چشتیہ

کیا ہی مزا ہے دیکھو ساد ھو انحد باجا بجتا ہے

اس انحد مین لاکھون باجے اسکو کوئی نہ سنتا ہے ۔ اس انحد کو جو کوئی سن لے بیت سے شاہ بنتا ہے
پہلے دل مین چندا او بھے جگمگ جگمگ کرتا ہے ۔ اسکے اندر ہے ایک مورت برلا کوئی لکھتا ہے
سب مستا دل کے اندر گرو سے سیکھو اسکا منتر ۔ بنا گرو یہ گیان نہ آوے نگر اسر کو دھنتا ہے

دیگر ۱۳

موہن میرا ہی تیرے پر دیکھن مین نہین آوے رے

ہر آدمے ہم جاوین ساد ھو ہم آوین ہر جاوی رے ۔ مستا ایسے آون گون مین دیکھن کہان پاوے رے

دیگر ۱۴

سوچ سمجھ پگ دھرنا یہ گیل کٹھن ہے چلنا

یان بانی ٹھار ست ہین لوٹت ہین پل چھین بان ۔ ست گرباں کا ساتھی کرلے واسنگ ہو کر بڑھنا
جو تو مایا وہان سے لایا واہی کو رکھ لینا ۔ جانہ بیری پاچھے لاگا سمجھ سمجھ کے لڑنا
مستا پریم کا جھنڈا بنایا ارا جا پہ جا پہ جا را جا ۔ پاکو مارے واکو چھوڑے پھر کا ہے ڈرنا

دیگر ۱۵

کاہے کو بھٹکت پھرے گھٹ بھیتر کھوج سے گے

گھومت پھرنے ہرنا ہے ناحق جنم گنوائے ۔ انہو درپن مانجے نہ مورکھ ہر کو درس کیسے پئے
من مین تورے ہات لگی ہیرا ان ہا شن تب جیسے ۔ جو بائی صاحب من بھاوے وہی بات لگیے
من اپنے سوچ سمجھ لے جوت مین جوت ملیے ۔ جو بیٹھے آپ کو مستا دہی وہ رہ سے چلیے

دیگر ۱۶

بھوپ سے فقیر اپلے بانی جب تو پاوے پریم کی باٹی ۔ جب لگ ٹاٹی ہو نا سادھو کبھو اٹھی نا دوئی کی ٹاٹی
چرن گرو کے رچکیہ کاجی دیکھ ٹرہے پھر گیان کی باٹی ۔ گرجہ دکھاوے بیسے پچ مستا بیری لوٹی یہ ہے گھاٹی

دیگر ۱۷

جو رام رمجھ جانے نہین بھجن ہوا تو کیا ہوا

پوتھی بغل مین داب کر کتا پھرے ہے گا گیتا ۔ اپنی گیتا جانے نہین پنڈت ہوا تو کیا ہوا
جوگی گسائین سیو رے کپڑے رنگے ہین گیروے ۔ من کو رنگتے ہین نہین کپڑے رنگے تو کیا ہوا
سیلی دالفی ڈال کے بن بیٹھے ہین گے شاہ جی ۔ دل کا کفر توڑا نہین جو شاہ ہوئے تو کیا ہوا
ٹھاکر دوارے جا کے پوجین سبھی ہین مورتین ۔ بر مین تو ہر جانا نہین پوجا کیا تو کیا ہوا
جو پاٹ پوجا کرتے ہین اور نام پاپا گرد کا ۔ اس گرو سے تو محرم نہین جو گرو ہوئے تو کیا ہوا
چلّے مین بیٹھے جا کے اور من پھرے ہے سب کہین ۔ پر دل تو چلّے مین نہین جو تن ہوا تو کیا ہوا
بھنگین شرابین پیوتے چلمین اوڑا دین چرس کی ۔ پر وہ نشہ پیا نہین بھنگڑ ہوا تو کیا ہوا
ٹیڑھی بانکی ہے سپاہ لڑتے ہین سب جا کے ۔ گھٹ کا ٹھگ مارا نہین بانکا ہوا تو کیا ہوا
پڑھ کر کتابین بہت سی کیتا پھرا ہے اور کو ۔ حق الیقین جانا نہین عالم ہوا تو کیا ہوا
مسجد مین جا کر زاہدان سجدہ کرین ہین دمبدم ۔ اور دل تو جھکتا ہی نہین جو سر جھکا تو کیا ہوا
قاضی عدالت بیٹھ کر تا عدل ہے اور کا ۔ اپنا عدل کرتا نہین عادل ہوا تو کیا ہوا
بندہ ہے کر تو بندگی جب تک تری ہے زندگی ۔ گر بندگی کرتا نہین بندہ ہوا تو کیا ہوا
مست بورا ہے بڑا کہتا ہی ہے ہر گھڑی ۔ اور آپ اندھا ہو رہا جو کہہ گیا تو کیا ہوا

دیگر ۱۸

سبح مین شام آج ہوری کھیلے ۔ سب سکھین سنگ ہنس ہنس بولے

کنج نل مین بٹھو سانورا سب سکھین کو تیرے — جو سکھیان واکے ڈھنگ پہ نچین اُنہر رنگ کو میلے
کنجن مین لکھو آپ سانورا بسری گیور گھوارا — جون جون بگ مین دھرن پہنچی ناکھ وہ پاچھو ڈولے
جت سرت کی گٹھڑی بنائی بابا دھری وا مین بھاری — دھیان جتن کو جب راہ نیو پرلی سکھی واکو کھولے

دیگر ۱۹

کاہیکو ہر کو بھولیے — ہر کو بھلا لے دوکھ دیئے
جو منوا تو ہر گن گاوے جنم جنم سکھ پیئے — آپ کو میٹ جگت کو میٹے جب ہی ہر مل جیئے
سورا کہا جو مانے ناستا — پھر پاچھے پچھتیئے

دیگر ۲۰

ابہو سوچ کہانسے آوے پاسے پاچھے پھر کہان جاوے — آدجنم سے پہلے سدھ کر مدھ انت دو دھر جاوے
اپنی گت جب پوچھے سادھو پر جاسے رلجا بنجاوے — کرم لکھا نہین میٹے رے مستا مانس کا بھر لجاوے

دیگر ۲۱

سادھو دکھوا نیسے ناہین — گھٹ مین ٹیری کال کی پرچھائین
گرکھپا سے دھیان یہ آیا ایک ہی ایک سمت ہم گایا — آنکھ کھلی جب دیکھا مستا وہ ہی وہ ہی سائین

دیگر ۲۲

سوچ تو مورکھ اپنے منمین — اتاک لگی کال کی تن مین
کرنی ہی سو بگ سے کرلے پھر نہ بنیگی کچھ وادنمین — مات پتا اور کٹم سنگاتی پھنکیدین سب کو ہمین
مر تو مستا ان سے پہلے — نا تر بیری مارے چھن مین

دیگر ۲۳

سادھو کیون تو ربکا نام بسارا — رب کے بسارا بسرن مین جی ہارا
بابا کے گڈھ پر توپ دھیان دھرن گیان کا گولا ڈارے — پریت کی زنجیک دیکر سادھو تک تک بیری کو مارے
موج پاپ اور توپ بھولی گر یہ کا گولا بھرکے — بابا اگن سے دیکے فلیتہ بیری گڈھ کو جارے
دونون دلمین جدھ پڑا ہے بڑھا سور لڑا ہے — ایسے سور کے بل جا مستا دل بیری کو تارے
کام کرودھ اٹھا کر بیراگیان کو مارن آئے — بان برہ کا لے کر مستا ان دونون کو مارے

دیگر ۲۴

پیم گنوا برہ سکھی جاوے — پران کی لیج جو جی اپناوے

کنول کنواں او چت پنہاری پریم کا جل وا مین ہے بھاری — گیان لگن یا بگ سے بھر لے بھر یا چھیے پچھتاوے
لیج سانس کی بھیٹی پرانی منکھنڈا تن اترا بھوٹا — دو جے درجن گھاٹ گورو کی جل کیسے بھری بھرنارے
سیدگرو کی انڈوی بناوے رب نام کا گربا — لیج شریعت سے جل سکھو ست سنگھی بھر لاوے

دیگرہ

شنکھ صاحب دیکھ بچارا — بھٹک بھٹک تن جنم کو ہارا

کام کرودھ لوبھ کی ناتی کھیل کٹی وہ اسب باتی — جب لگ بسمین اونگھے سادھو کیسے دیکھے یا لین ہارا
تن ٹوجھرہ من ہو بھگتا دھیان گرو رکھوارا ہووے — جگ مین بیٹھے ہر کو دیکھے جب ہو سادھ پیارا
گرجھیا ین کچھ نا ہووے ناحق مورکھ جنم لون کھووے — جو مزا آگے گرو کے مستا وہ ہے رام تمہارا
منہہ کے کیسے دھرتی گرے جیا کے جرے اکاس — بھیتر بھیتر جر مرے سو ہے پکا داس
تن سوکھ پنجرہ بھیو من بھیو سو داسار — بلی بیٹھی تاک مین گرو بچا دن ہار
گیان کے پنکھ دھیان کے بازو ست گرو تی لگا — سوا چڑھو اکاس پہ بلی رہی لجاے
گرگبانی سوا بھیو گر کی لچھیا پاے — ایسے گر کے چرن سے مستان دھیان لگاے
ہر ہر کرے اور سب کو تیاگے — ببری واکو دیکھ کے بھاگے

مد الگنی شیام کلیان

ایک جواہم کھیل چلے تن من دھن سب ہار چکے جی — تن وادیا پریم دی بانی گیان کو تیر نکال چکے جی

نت ہین مستا یا تن بھیتر جیت شرت سو ہار چکے جی
لاکھ کتاب اور پوتھی پاپنج دوہرہ کہنی جھوٹی کرنی ساکھ

دھیان گیان سے کچھ نا ہووے — جب لگ آپ کو تو نا کھووے
تن سوکھو تو بنا بھیو رگین بھیتین سب تار — روم روم سر دیت ہے سو لے نام تہار

سکھ سے رب ب من تیرا سو ویا سے مکت ہووے

پہلے پریت سے من کو جگاوے ہر سانسا پھر ہر گن گاوے — آپ مٹے اور جگ کو میٹے ہر درشن تب ہووے
من میلا تن تیرا اجلا پاپی مورکھ کیا تو بھولا — بگ سے من کو با نجھ رہی مورکھ ناہین پاچھی دیکھ تو رووے
ہردے مین جو تیرے بستا مالک پل چھن واکو لکھتا — یاکو دھیان جو رکھے نہ مستا پاپ کیا وہ دھرم کو کھووے

تمام شد بھجن ہاے حضرت شاہ محمد عبد الصمد قدس سرہٗ عرف رنگست خان صاحب

مثنوی اللہ نام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نام جو رہے بھائی جو تم من میں ہے کچھ حیرانی
اللہ نام جپو ہر سانسا جو چاہو بیکنٹھ کا باسا
اللہ سا دوجا نہیں کوئی جو کچھ اللہ کرے سو ہوئی
جو چت اللہ ساتھ لگاوے ساری دنیا واکو دھاوے
جس نے اللہ نام نہ لینا پھٹ یار دوا کا بینا
اللہ نام کو جپنا کرو دو جگ کو تم اپنا کرو
ہر دم اللہ نام پکارو تن من دھن سب اپنا وارو
ذات پات پوچھے نہیں کوئی ہر کو بھجے سو ہر کا ہوئی
جب آگئے منین آئی انی حاصل کہہ بات سنائی
من بھیدی کا بھید نہ جانا کہا خدا کا ہان سے مانا
اپنے بول کو پھر پھر تولا حق انے اعلم کہہ بولا
جب جی تپلے اندر آیا شکر خدا کو کہ سنایا
یہ سن سب ہی اچنبھے گئے شرمندہ ہو من میں رہے
شبھ گھڑی میں آدم کینا تاج خلافت واکو دینا
کہا فرشتو ایدھر آؤ آدم آگے سیس نواؤ
شیطان کبر دمنی سے بولا کہہ خلقت نے منہ کو کھولا
سجدہ کردن میں ہے کون بیل نہ کو واکو دے گون
ماٹی کے موئی سیس نواؤ چونی کہے موہی گھی سے کھاؤ
انت نہ اسنے سیس نوایا آگ کا پتلا آگ کو دھایا
بس سن ہے تو برا ہوئے گھول گھماؤن واری تیرے
کبر دمنی جو بہت رہوتی لعنت کیون شیطانکو ہوتی

اللہ نام جیون راتا غیر کا دل سے چھوڑو ناتا
اللہ نام سون سے نیتارا اللہ نام ہے سب سے پیارا
جو کوئی اللہ نام جپے گا نیڈر رہ دو جگ بیچ رہے گا
جو دامن اللہ ساتھ لگاوے ثمرت مزدوری اپنی پاوے
جو اللہ سے نیہہ نہ لایا جنم اکارت آپ گنوایا
اللہ نام کو ہر دم لیجو جب لگ جیسے بھلائی کیجو
اللہ اللہ ہر دم بھجیو اللہ خاطر سب کچھ کر لو
کنت کنز احب اُسنے کہا بہت سی مدت مخفی رہا
اُنکے فرشتے لاگے کہنے قالوا اتجعل لاگے پڑھنے
انت علیم حکیم کہایا وہی کیا جو واکو بھایا
ماٹی کا ایک پتلا کینا دم نفخت وا مین دینا
چھینک جو آدم کے تئیں آئی آدم نے الحمد سنائی
دن چالیس میں آدم بنا حیرت میں جن کا جینا
حکم فرشتوں کو جب آیا سن شیطان بہت پچھتایا
یہ سن سب نے سیس نوایا سر رحمت کا چھتر دھرایا
کہا اسنے سجدہ نہیں بھلا کدکی تیلن کدکا پلا
اسکی قدر میں بہتر جانی کس برتے پر تتا پانی
جب وہ بولا خیر انا لعنت کا طوق اسکو بنا
اللہ نبی کا کہا بجا ہے ہر ایک اپنی اہل پہ جا ہے
کبر غرور ہی بھول نہ کریو جب لگ جیسے خدا سے ڈریو
دنیا ہے دھوکی ٹاٹی خاک دھول انٹ اوڑ باٹی

دنیا ہی ساعت کا باسا
نبی خدا جو راضی رہتے
دنیا کا ہی عجب پسارا
اکین کے سر کٹ براجے
ایک تو کھاوی زر و سفید
کوئی سووی کوئی گاوی گیت
جب جم کو آن ستاوے
دھی اور پوت نہیں کوئی ساتھی
منکر اور نکیر جب آوین
دین ایمان کی پوچھین باتین

اس جینے کا چھوڑو آسا
دنیا کو ملعون نہ کہتے
کہین رووین کہین بجے نقارا
اکین پاچھے مرگھٹ باجے
اکین کو نہین بھوسی ہیدا
اندھا ملا پھوٹی سیت
کوئی تیرے کام نہ آوے
رو رو رہینگے سنگ سنگاتی
من ربک بھید سناوین
تک تک ہووین اپنی گھاتین
سن تیری بات سمجھا جاوین

دنیا ہے مردار ای یارو
دین کے خاطر دنیا چھوڑو
کوئی ہنسے کوئی دکھ سے رووے
ایک تو تاڑی ترنگ کو داوے
ایک تو پہنے ململ خاصا
اس جینے کا کیا بھروسا
ماتا پتا رہوینگے روتے
بھائی بھتیجے چاچا تاؤ
بھونڈا منھ بناوین ڈراوین
بھلا جواب جو تو سون پاوین
مار گرز تیرا بھسا کاڈین

دل سے یا کو دور بسارو
اس مردار سے نکھر امڑو
کوئی جاگے کوئی سکھ سے سووے
ایک چڑھن کو گدھا پاوے
ایک کو نہین لنگوٹی آسا
سن ری میری بکڑ پڑوسیا
آنسو سے سب نکھرا دھووے
کوئی تیرے کام نہ آوے
دیکھ اکیلا تو ہی ستاوین
سو سو زحمت تو ہی سناوین

کہاوت

اسپر مثل تو سن ری بھائی
ایک تیر یا جگ مین مرے
یہ مرے کوئی لشنی ہوگے
من ربک وہ کہہ جو پکاری
کو وا دھیل تن انکی لاگی
پکڑ کے اسکے گلے چڑھے
جیتے سب نے مال لٹایا

خلقت لی لی گور دھرے
جو مانگونگی سو خرچی دینگے
انسے دونون ہاتھ پساری
دیپک راگنی گادن لاگی
کام نہ آوے تال ممبرے
اب کوئی وا کے کام نہ آیا
ایسی کمائی نہ کریو کوئی

منکر اور نکیر جب آئے
جب وہ پھریا منہ سوجا گی
لوئی کیا تم خرچی لائے
وہ تو نہ تھی کچھ راگ کے بھوکے
موت دیا جب اون نے گھورا
اتنی نصیحت ہردی دھرنی
پھر پاچھے پچھتاوا ہوئی

بات اچنبھو کی یا داتی
پاتر بانی مفصل سجن پائی
تن تن ناری کرنی لاگی
جو مجکو تم لینے آئے
مارن لاگی لات وہ ہمو کے
بھول گئے مردنگ طنبورا
اپنی کرنی اپنی بھرنی

دوہا

کر گناہ لاحول کا یا جی کر تو خیال
جو چاہو اب درشن پاؤ
نیکی کرو بدی سب چھاڑو
آپ سے بہتر سب کو جانو
حسد بخل کا ہوش کیجو
اسکا اجر ملے گا آخر

فلیعمل کو عمل مین لاؤ
خود بین کو دل سے باہر کاڈھو
پیر و پیمبر سب کو مانو
بھوکو نکی متین بھوجن دیجو
وہ در دنیا صد در آخر

نبی کا کہنا برحق جانو
مثل اشرک کے بتونکو توڑو
ماتا پتا کی خدمت کیجو
بڑونکا کہنا ہیکا بجا لے
دینے کو تم بہتر جانو

ادھری جوگی و سمنی کا دیں تا ہنیا
کہا نستنشیون سیج تم مانو
مالکی دیکھو الفت چھوڑو
چرن مین انکی ہر دم پڑیو
پاسی رہیو نہ کتا کھائے
مثل الذین کو دل سے مانو

غصہ اور شہوت کو مارو
حرص کو دل سے باہر کاڈو

اتنے جینے پہ مان نہ کیجے
موتو اقبل کو دل سے دیجے

جو مرنے سے پہلے موا
دین دنیا کا خاوند ہوا

جلتے جی جب آپا مارے
تا رت رب واہ پکارے

ان بھل جو عمل مین لاوے
دونوں جگ پر حکم چلاوے

اکے فقیر اسنو رے یارو
اعدا عدو کو مار بچارو

برا ہے بیری نفس ہمارا
وہ جیتا جن واکو مارا

جو بیری کو پیار کرے گا
اللہ کو بیزار کرے گا

جو کس ہوکے تم بت جاگو
اس بیری سے کو سوئن لگو

تھوڑا سا ہنسو بہت سا رو
غافل ہوکر تم مت سوؤ

جو بیری سے غافل سووے
سگر یونہی اپنی کھووے

غافل ہوکے فقیرا سویا
اس بیری نے گھر واکا کھویا

بیری نفس فقیر کا کھائی مو ہو جووے
لوگرگی سی بوجھو ری کہنی سیدھی جو

ایک راجا کے جا کر بیٹھے
بہت دنا خدمت مین رہے

کچھ رلجا کے جو منین آئی
سر جو دھر کی پاک نبدھائی

ادھر گانو کا جوتا کیسا
جیہ بہت ہل موکو دینا

جب ہم دھرتی جوتن لاگے
پاپ دلدر ہم سے بھاگے

بیج جبری لاگے بونین
کتنی خنبسین لاگی ہونین

کہین ہین گیہون چاول لاگے
کہین ہین ناحق پیسے کھوئے

کہین ہین ہر بول لگائے
ناحق باتون لوگ ہنسائے

جینے جیسا بیج لگایا
غلہ عشر کا ان بھل پایا

متصدی رلجا کے آئے
کن کرنے کو مو پر دھائے

بھلے برے سب کہنے لاگے
جو کتنے تھے راجا آگے

میرے کھیت کی سنو کہانی
وقت جو اکی دیا نہ پانی

پانی دیدے کھیت بڑھایا
اور مزدوروں سے تلوایا

جب میری کھیت کو گیہون پاگے
جو ہے واکو کاٹن لاگے

گیہون دیس سے چور آدھائے
موس موس میری گیہون کھائے

رات دنا جو جاگت رہے
واکے کھیت سلامت رہے

جو کوئی کھیت سے غافل بھیا
ناج اکارت واکا گیا

دیکھ کام جو اپنا کرے
جاگت اوپر چور نہ پڑے

مین ہو غافل کھیت سے سویا
ناج اکارت اپنا کھویا

کھیت کٹن کے جب دن آئے
پیادے رلجا کے دھائے

دھول سنگھ جب ستک آیا
بڑا سا میرا دمڑا کھایا

جو میرے وہ سوچ مین آیا
فوطہ کا پیغام سنایا

کہنے لاگا سن رے جوتا
راجہ جی مانگت ہین فوطا

نیک فکر فوطہ کا کرو
راجہ جی کے غصہ سو ڈرو

چار پانچ مین کرنے لاگا
پاؤن اسکے پڑنے لاگا

انسے ایسی دھوم مچائی
آکر بیٹھے سگرے بھائی

روک روپیہ طلب مین لینا
سارا لوہو میرا پینا

سبھی کمیرا امیرا کوٹا
گھر باہر سب بیرا لوٹا

جب کچھ اکڑ لگا مین کرنے
وہ میری دھولین لاگا جڑنے

ایسا ایک بت گلے مین دینا
واست توڑ منہ جینی کینا

پھر چاہا کچھ حیلہ لاؤن
اور کہین یہاں سے بھاگ جاؤن

ایک اٹھا ایسا اٹھ دینا
اگر توڑ مو ہین تکوا کینا

انت مین واکا کہا نہ مانا
جو ان کیا اکارت جانا

ہنسی خوشی مین عمر گنوائی
کرتار جو من مین آئی

دھول سنگھ کو راضی رکھا
خدمت کرت کرت مین تھاکا

واکو بہت مدت بہلایا
وہی دیا جو اسنے چاہا

بہت دنا جب یوں ہین بیتے
ہم ہاری اور راجہ جیتے

ایک سزا دل ایسا بیٹھا
جن بیرے سر کا کھایا بیجا

داکا پایا وہ ہے سرنام
رستم سے جن کتنے مارے
ہر کوئی جیو رکھے ہو بیابانی
تھا اودھ کچھ دیر نہ کرو
جب وہ غصہ لاگا کرنے
در دور وا کے چرن مین گرے
تب ان موکو آن پچھاڑا
پکڑ حضور مین موکو لایا
اوجھی یونہی لایا فقیرا
ان خوط میرے منھ پر مارا
تو صاحب ہے سانچا میرا
گفر آٹے کی کیو لاجا
نبی صاحب کو دون ہون برائی
جب میرا اول دیوان نے سنا
اللہ کو تو راجہ جان
دوجے عمر فاروق کو جانو
جو کوئی صدق نبی پر لاوے
نبی حبیب خدا کا کہے

جم کہتے ہین واکا نام
ارجن بھیم سے بہت بچے مارے
کرے ہم ... پر بھگرائی
راجہ ... غصہ سے ...
مین پاؤن مین لاگا پڑنے
لات وہم کے بہت ...
بستا میر اگرا دھپاڑا
وہی کیا جو راجا چاہا
جیسے اونٹ کے منھ مین زیرا
مین دوردور سرآگے ڈرا
مین بندہ ہون عاجز تیرا
احسن تم ہو سب دوکھ لیا
جن میری بنا پار لگائی
پچھتایا اور سر کو دھنا
جاکا محمد ہے دیوان
افضل ان کو برحق جانو
دو جگ بیچ بھلا پاوے
واکی نت بخشی مین ہے
اللہ نبی کو دوست جانو

کتنا من مین کیا مین لیکھا
راجہ کچھ سوئی وہ کرے
... کیے غصہ کر جتا آیا
... خوط میرے سنگی ہو
جب اون میرا گھیرا آگا
انت ان میرا کیسا ...
کچھ آن مو پر پھر نہ کہین
راجہ کا جب پھیرا کینا
راجہ کے دربار جب آئے
اور نہ کچھ سوے بن آئی
جو تو چاہے سو کر موکو
مین ہون تمھارا اینٹ کینا
جب مین رویا ڈاڑھین مار
انت مجھے آن ان چھڑایا
محمد کے ہین چار در یار
عثمان علی کو دون ہین بڑائی
جیسے نبی کی سیوا کری
جکے حق مین لولاک آئی
ایک بوجھ کر واکو مانو

ویسا سمت کوئی تا دکھیا
جیو لیسے بن آ وہ ٹلے
بڑا سا موکو ناچ نچایا
راجہ جی کو چیلی کر دو
داکو دیکھ مین چرن لاگا
فاذا جا اکا بھید نہ جانا
رہی سہی سب دیکھی تینی
کھوٹے دام کا خوط دکھایا
خالصہ پانچون ہیل لگایا
اتنی عرض مین لوگ سنائی
پیدا کیے کی لاج ہے تو کو
چھٹ چھٹ میرا تم بن جینا
میرا تھا دیوان سے پیار
اور میرے کوئی کام آیا
افضل اون سب صاحب آغاز
میری نو پار لگائی
داکی محنت پوری پڑی
صلے اللہ کو سے بھائی

دوہرہ

احد احمد ایک ہین جان جدا کی نکلے
جس نے نبی کا کلمہ کہا
بہت کتابین پڑھ مت اکڑو
ملا بہت کتابین بانچین
داڑھی بڑی ہی منھ پر رکھین
مال پرایا ٹھگ ٹھگ کھاوین

دونون جگ مین وہ نیندر رہا
چھوڑ دو کبر غصہ ہی پکڑو
لالچ دیکھ جو نیندر ناچین
لقمہ حرام کا چاکھین
فاتحہ دیکر سو رہ جاوین

لم تقولوا آیت آئی
اس پڑھنے مین عمر کھوؤ
بیٹھے بیٹھے بات بناوین
کرکے تین ٹیکے سے کہین
حرف نحو مین عمر گذاری

میم احمد کا دور کر رہا ایک
رہی علم کو چھوڑ دیا
چھل استغفار اتم ...
تب مسئلہ لوگونکو سناوین
کبر سے لوگو پر وہ ہنسین
قل پڑھنے کو گون تاری

کرکے وضو مسجد مین آدین / مرغے کی سی بانگ سنادین
لاصلوٰۃ پہ سوچ نہ کرین / ٹکرین مارین باہر پڑین

ثابت ہوا فقیر تجھ پر / ہے یہ علم حجاب الاکبر
علم پڑھا اور عمل نہ کینا / جھپٹ جھپٹ یار وواکا چینا

اور بہت مین پنڈت دیکھے / ہین پاپی سب ایسی سیکھے
گنگا جاکر آیا دھو دین / جھیلی باتین کہین نہ کھو دین

پوتھی پڑھ پڑھ سنگ کی لادین / کہ وہ نرک مین کیونکر جاوینگے
پوتھی پڑھ پڑھ لوگ سنادین / آپ نہ کرین لوگونکو بتادین

نرک مین جاوین اور پچھتاوینا / انپے کیے کا بدلا پاوین
آتا پڑھ کہے ہے فقیرا / جاپر عمل کر دے بیرا

کعبہ اور گنگا مت جاؤ / کاہو کے دلکو ہاتھ مین لاؤ
اپنی من مین سوچ بچارو / دل ہے عرش خدا کا یارو

فی انفسکم اسکو بتاؤ / من عرف کے رمز کو پاتو
اللہ ڈھونڈھ کہین مت جاؤ / انپے آپ مین اسکو پاؤ

کعبہ مین جو اللہ رہتا / نحن اقرب وہ کیون کہتا
دیہو معلم جسنے کہا / وہ سب ٹھور مین بھرپور رہا

جس جس طرف فقیر ادھایا / اللہ بن کوئی اور نہ پایا
سن بے فقیر اسانی والی اللہ جل لاؤ / انی فی جسد آدم تو بوجھکی واکو پاؤ

کہاوت دوسری

ایک ٹھاکر نے کوری پالا / واکا گھر تھا ایسا کالا
کلوا واکا نام دھرایا / چھوکی کو دوار سے جھلایا

وا مین دو مانس ہو گئے / لوکر دیکھ کھڑے ہو رہے
نودو سے ٹھاکر جی نے جانا / ایک ہی یار اور ایک بگانا

ایک کو انپے پاس بلایا / انپے لوکر کو سمجھایا
سن کلوا یہ یار ہے میرا / رین دنا انت کری ہے پھیرا

تو اس منتر کو ست کاٹے / ٹوک دو ون جو تو واکو چاٹے
دوجے اوپر غصہ بھیا / وہ لالہ کلوا سے کہیا

کلوا انپے واکا اک بکڑا / دانتون بھیتر محکم جکڑا
یہ لگا کہنے چاروی مو کو / بہت ٹوک مین جو ڈگا تو کو

کلوا بولا سن رے بھورا / ٹھاکر کا ہے مجھ پر تھوڑا
کچھ نہین تیری پروا مو کو / جو بس انپے سے چھوڑون تو کو

ٹھاکر نے مو پہ ایسا کینا / سب گھر اپنا مو کو دینا
جاکو ٹھاکر جی کم چاہین / بیری سو ہین سے جلا دین

دو ٹکڑے واکی بک کو ٹون / پیار کرون نہ واکو چاٹون
جو ٹھاکر جی کو کم چاہے / کیون نہ اپنی ٹانگ کٹاوے

یہ کہہ جب کلوا نے کاٹا / ہو ابتر وہی کو تم کاٹا
ٹھاکر سو سن ہستا رہا / کچھ انپے کلوا سے نہ کہا

جب وہ ٹھو ہو حاضر بھیا / رو کر رو آنسو یون کہا
ٹھاکر جی ٹک ادھر آؤ / کتون سے مو پہ مت کٹواؤ

ٹھاکر جی تم رچھا کیجیو / درشن بھیجا مو کو دیجیو
مین تمہارا ہون نپٹ کمینا / جھپٹ جھپٹا تم بن مورا جینا

شفقت رحمت مین بھر آیا / لاڈھون مین انت سکھ پایا
تیری فضل کی ہو مو پہ آسا / لا تم نے کیا ہے اداسا

سب آنسن درد بہایا / اساتھی کو رحم اوپر آیا
کرکے شفاعت وہ چھڑایا / پیار کیا اور پاس بلایا

کہا ٹھاکر نے ملتا رہیو / انپے من سون بھول نہ جیو
جو بھولے گا پھر تو مو کو / کاٹے گا میرا کلوا تو کو

بیلے ساتھی کو چھٹا کیجیو / تب ٹک کو بانن مین دیکھے
کچھ ساتھی جو ہو وہ سیا / لا قفل اور نپٹ ایانا

اندھا حافظ بات مین ڈولے
جو کوئی مو راہ بتا وے
کہا تو مو کو راہ بتا وے
انت اندھے کو راضی کینا
آگے چلے جب ندی آئی
گٹھری واکی لیکر بھاگا

لاٹھی سینی راہ ٹٹولے
بیشک وہ جنت کو جاوے
اللہ پاس تو موی پہونچاوے
جوڑا جانتھا واکا لینا
ڈھیر انے وہان کی حیرانی
اندھا غوطے کھانے لاگا

رو رو پکارا کوئی آؤ
آخر آن ایک ڈھیر اپایا
ڈھیر ابولا تو مت ڈرے
بہت دیا اندھے پر کینی
جب ندی کے بھیتر پہونچا
پانی بھیتر اندھا دونے

مجھ اندھے کو راہ بتاؤ
اپنا دکھ سب واہ سنایا
مت ڈر دھیر بانیون پر
لاٹھی پکڑ گٹھری لینی
اندھے کا وا چھوڑ کے پہونچایا
یہ کیسے کوئی مو کو نکالے

دوہرہ

اچھی بیچر جو بلی سدا رہو وہ خوار
پونجہ چو بگڑی بھیتر کی کبھی ہو وے پار

کہاوت تیسری

ایک شخص نے طوطا پالا
محنت کر کر وا ہ پڑھایا
حق کا اسکو نام سکھایا
جو وہ بد میاں نادان کہایا
طوطا مٹھائی کھا کھا بھولا
ہند و حرکا دھاون لاگے
کاہو کے من مین اثر نہ آیا
باتین کر کر لوگ رجھائے
طوطے کو پنجڑے بیچ دیو جا
تڑپ تڑپ کر لاگا مرنے

بہت عقاید یاد کرایا
انتر جا تر بہت کہایا
باتین کر سب جگت رجھایا
من سے اللہ نام کو بھولا
پان مٹھائی لادن لاگے
یوہین ناحق مغز جھکایا
ٹکڑے کھائے دن بہلائے
پنجونسے سارا تن بھر پوجا
ٹین ٹین ٹین مین لاگا کرکے
آخر کو کچھ کام نہ آوے

دین ایماں کی راہ سکھائی
اوڈر نکر انکو راہ بتائی
ملان پنڈت بہت بلائے
مجلس بھیتر آون لاگا
باتین کہہ سب جگ ٹھگ کھایا
آخر دم کا سوچ نہ کینا
آخر کو ایک بلی آئی
جتنے بید پڑھا تھا بھولا
ایسی بید نہ پڑھیو کوئی
تڑپت پھڑکت یوہین مرجاوے

پنجرے کے پنجڑے مین ڈالا
گیان عقاید یاد کرائی
اپنی من سے راہ گنوائی
اپنے طوطے پاس بٹھائے
بیٹھے بول سناون لاگا
شیخ مشائخ سبکو لبھایا
دل سے اللہ نام نہ لینا
دوڑ کے پنجڑے پر دھائی
جب بلی نے توڑا کو لا
جا سے دنیا حاصل ہوئی

کہاوت چوتھی

بہت دنا مین نکھٹو آئے
گھر کا گھوڑا بیچ کے کھایا
ایسی کمائی کوئی نہ کریو
بارہ مہینے جو باہر رہے
کہا رہی جورو مین کیا کرون
ایسے نواب کی نوکری کینی

خالی ہاتھون گھر کو آیا
ایسے نکھٹو جگ سے مریو
کیون نہ جورو کے طعنہ سہے
کب لگ مین تقدیر سے لڑون
نہ مجھکو ایک کوڑی نہ دینی

جسنے ٹیک اور ڈال کماری
آنکھ کے گھر کی پوچھی خبر
جب جورو کے سوہین آیا
اکی جگہ مین چاکری کی
تین برس مین ساتھی رہا

پیسا ٹکا نہ پونجی لائے
مین کیا کہون اللہ کی ہاری
کالا منھ اور نیلے پیر
اپنا بیتا حال سنایا
پر الٹی میری قسمت ٹھری
جو دکھ پڑا سو مین نے سہا

خراون کچھ سونہ بنیا
جب جورو نے یہ قصہ سنا
دھول ہمکر جب لاگی پڑنے
لات و مکے لاگی جڑنے
ہاتھ پکڑ گل اسکا گھونٹا
خصم نگھٹو سچ ہر جو ہووے
کہے فقیر اسیانہ والا
داوے خالی رنگ کوئی
کہیں زرد کہیں نیلا پیلا

تنسی قدری کہا سینا
اوٹھکر اوسکو خوب دھنا
توبہ توبہ لاگے کرنے
پانول ہی وہ لاگی جھڑنے
جس کل ٹوٹا اسی کل کوٹا
کہو توبہ گھر کیونکر ہووے
تو مکھ ہو تیرا اوجیالا
پانی بن کوئی رنگ نہ ہوئی
کہیں لال ہے کہیں چمکیلا
انکھیں کھول کی دل پہچانی

کچھ دن غیر حضور ہین گئے
جوتی کاڑھ کے سر پر ماری
ڈاڑھی پکڑ گھسیٹن لاگے
کل کل توڑی اور سر پھوڑا
وہ دھادھم ادھر ادھر
گوہی بجانی جورو نیری
بھورنگی کے روپ مین آیا
دنیا ہے رنگریز کا مندر
پانی ہے سب رنگون اندر
دیکھو جو تجھمین ہے حیرانی

پیسے سبھی ٹھگانے رہے
اور سر پر سے پاگ اتاری
پیر دن سے وہ کوٹن لاگے
مارا بہت گھسیٹا تھوڑا
ای بیری میا جاؤن کیدھر
ٹو کرو اکا فکر سویری
ایک ہو رنگون بیچ چھپایا
کتنے رنگ ہین وا کے اندر
جتنے رنگ ہین پاک مندر

جگ فانوس کی شکل بنایا
ہاتھی گھوڑے وا مین بنائی
ویک ہو جب آیا اندر
جب وہ ایک فانوس سے جاوے
کہیں اسد کہیں مجنون ہوا
کہیں اللہ کہیں رام کہایا
آپ ہی گنگ مین نیر بہایا
پھر قاضی ہو قاتل کینا
غور کرو اور آنکھ پسارو
یہ باتیں ہین کیون کر بچارون
ستانہ ہو منھ کو کھولون
یا کہون مین ہنس ہنس کراہ
بھلا ہی ہو کو آپ چھپا چھپا
کچھ تنگار کیسے نہیں ہوئی
نا کچھ طاعت ہین بے کینی

کہاوت پانچوین

ویک بل ہے سیر دکھانی
سو جیسے تارے سورج اندر
کاہو کو فانوس بجھاوے
کہیں کلی کہیں برہمن ہوا
کہیں بندہ ہو پوجن آیا
پھر سیوک ہو پوجن آیا
اور وا کو سولی پر دینا
ہے وہ محیط ہر رنگین یارو
سر پھوڑون پا کپڑی بچارون
ہو حضور انا الحق بولون
لیس ہے جنتی غیر اللہ
بھید خدا کا کفر ہے کہنا
جانی جاسے سہاگن ہوئی
آپ کریا اون مو پر کینی

جب ویک ہو وا مین آیا
جب لگ ویک وامین ہے
کہیں بلبل کہیں پھول ہوایا
کہیں یہ وہ ہی کہیں کھل کھلتے ہے
ہائی ہے کعبہ نیوایا
آپ انا الحق آن پکارا
کون چڑھا اور کون چڑھا
اسکا بچار کرون کیا بھائی
ہاسون بہت یا آہین بھرون
یا بازندہ بولون جانے
مانند اکو مو ہے مانو
آپ کرم اون مو پر کینا
کن پایا اور کون کہے ہے
جا پایا اسکی کرپا ہوئی

آپکو جاتر ہو سے جتایا
وہ مندر سب جگ کو بھایا
منسی خوشی جگ وا کو کہے
کئی بھانت اپنا روپ دکھایا
وہ پیارا کئی رنگ مین نبہے
آپ ہی آپ ان سیس نوایا
کیا بدنام منصور بچارا
آپ ہی وہ کئی بھید مین آیا
آپ کو انہے چھپ دکھلائی
کہا ہے ستاؤن کیسے پکارون
سبحانی ما اعظم شانے
لا نعرفہم غیرہی جانو
تب مین نے واہ کو الینا
ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہی ہے
طاعت مونڈ پکڑ کور دی

سکھ سنگار کیسے نہیں ہوئی	جا پی چاہے سہاگن ہوئی	واکی بات ہے اپرام پارا	گیا لکھون مین بارم بارا
زہرہ گنڈے کو پاس بلایا	کسو تو نہین خاصونکو لگا لیا	یہ کمنت جسنے کہی ہے یہ فقط کہا ہے	جا پی جا ہو ایسے سولہو جگا

دیگر

نقل ہے کہ ایکروز خواجہ حبیب	کہ جس سے کرم کی ہو سبکو امید	بدل سیر کی شہر بغداد مین	وہ نکلے تھے بازار آباد مین
کہیں چوک مین گئے دیکھیں تو کیا	حکیم ایک بیٹھا ہے لیکر دوا	بڑی شان کی ایک بچھائی اوپر	دوائونکا صندوق وہ کھولکر
دوا درد مندونکو دیتا تھا وہ	کچھ اسکی قیمت کا لیتا تھا وہ	دواکے لیے خلق اس اس پاس	جمع ہو کھڑی تھی بہت بیقیاس
جو دیکھا اس تماشیکو خواجہ حبیب	پوچھا اس حکیم سے او آگاہ طبیب	یہ کیا چیز تو بیچتا ہے مگر	کہ جس شیٔ کے بدلین لیتا ہے زر
طبیب نہر منند نے یون کہا	مجھے حق نے بخشا ہے رب العلا	پیمبر کا بھی قول ہے کا بجا	ہر ایک مرض کو ہے دوا وہ شفا
دوا ہر مرض کی مرے پاس ہے	کہ جسکے سے غم صرکو اس ہے	خواجہ حبیب نے اسے یون کہا	مجھی ایک خواہش ہے گر ہو دوا
جو اسکی قیمت کہو سو مین دون	مگر اس دواکو بہر طرح لون	کہا وہ دوا کونسی ہے کہو	کہ تمسے ولی کو ہوئی جستجو
کہا اسکو اسوقت خواجہ حبیب	گنہ کی عمل نامہ ہو دین سفید	کہا ہان مین یہ کہتا ہون تھی دوا	مرض معصیت کا شتاب ہو شفا
حکیم اپنے دل بیچ کہنے لگا	کہ ہر مصلحت انسے کہتا دوا	کہ ایسی دولت کے خریدار گان	ہین ایسے ولی صاحب اسرار گان
انہون نے چھپایا دوا گر ہے	بتانا انہون کو دوا شکر ہے	تب وہ یون ادب سا تھ کہنے لگا	جو تھی اسکی اشیا ہی نادر دوا

دربیان اشیای گوید

توکل کی جڑ اور صبر کے پات			ہلیلہ بھی دلجوئی کا اسمین ملا
کھرل معرفت مین پیسے الکر	بھی دست سے توفیق کی بسکر	جب ان نیچون جزان ہو جاہین ایک	بھی بعد ازان مرشد کی خدمت کی دیگ
اور اس نگمین سب جڑی بان بہا	کوشش کے چولہا پر دیجو چڑھا	نیچے اسکے پر شوق کی آنچ کو لادو	ریاضت کا خوب اسمین آنی نہ
بعد از صفا دل کی صحنک مین لا	محبت کی چمچہ سے دیجو ملا	ٹھنڈا ہوئی پراس دوا کو تمام	رکھی ربط مین جو کوئی صبح وشام
مرض معصیت سے شفا پائیگا	شفا پاویگا وہ بفضل خدا	اگر اس دوا پر بھی پرہیز ہے	لگی شی جو باد سیر آمیز ہے

دربیان اشیاے پرہیز گوید

جو اہل حرص کی دھیئے سے دور ہو	غرور کی بیکی سے معذور ہو	تعصب کی بھی ترشی کو نا چالنا	حسد بغض کی بو جسے بھاگتا
غذا اسپر کھانا اکل حلال	زبان صاف رکھنا بصدق مقال	جو اس پرہیز سے دوا نہ کھائیگا	کہ وہ عاقبت بیچ پچھتائیگا
لے نسخہ دوا کا کہے آفرین	کہ صد آفرین مرحبا آفرین	حکیمو نہین دانا تو تحقیق ہے	حقیقت مین بلکہ محقق تو ہے
عزیزو اس نسخہ کو دل پر لکھو	اجازت تم مرشد سے کھانی سکھو	گنہ کا مرض بہت دشوار ہے	حکیمونکی یہان عقل لاچار ہے
بھی لی محمد تیرے ہو نصیب	رہے رابطہ مین دوا یہ عجیب	ہزاران درودان کروڑان سلام	بروح محمد علیہ السلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پریم نامہ حاجی ولی صاحب متوطن قصبہ رتوو علاقہ گوالیار

ادا الانکھ نا سکون ہے ہو ہوں ہیں
بھانت بھانت چھپ چھپ بسا کر دیکھا کیہوں
گھٹ گھٹ دوسرا ای انکی کوئی
آپ کہے آپی سنے جو کری سو چاہے

روپ چاند نیکیو ہیں سر لیکہیں برن نیہ
سدا اسر بنت بنا وہ جو لکا ہیوں
ورد میں ایک مٹھائی قوا کی ہی
آپی دیکھا آپ میں تب آپی ہو جانے
گھٹ میں چھپ رہے پی لکھا نجانے

کایا مایا لو بہ ہی میں ڈبی نیہہ نہ لاگے
سو جا پوچھا دیکھا یہ سرپ جانی
حاجی جو پی حسن کی گگریہ پڑا دوجا
بھلا بہ آپی کر ہو کیا کیو اور سون
بولی جاپی سنگ بیچ رہا یہ کہا

ہنستے رقوں نام رہو یا سو جا کے
رو دم رو دم تن میں ہم رہا دیری ماتی
ایک ہے جی جب تک بیچ ایک ہے دینا
ہمیں کہیں تم یوں کیو جیوڑا سو ہم ہیں

احد ہی میں احمد بسیا اور لیفے بلکہ نہ بیکھ — حاجی نقطہ دور کر سو عین میں تو ہی ایک

مست نام احمد کا دیپ ادا جبار
احمد ماتا تیجو تھا سب میں مستار
جو اس انکو اکر چلا انس دو کہ نہ لاگا
محمد یا لی ہی جگ باغ لگایا

بوبو کا سا چندر مان چھایا جگ
دہرتی سرگ نہیں تل نہ مات وقت تیا
بہوت بنا جگدیس کہے نہیں سوجھ تاگا
پہلیں باغ لگا کی آپن دیکھن آیا
ایسا تو کون کہنگی جن کہا سو آیا

نام محمد بیچ برہن میں پیا سو جانے
چادر اوڑھی میم کی اور گھونگھٹ لایا
آدم ابراہیم سبا تو ہی اور عیسیٰ
لکھ کروڑ پیر ابہا کیا رسنا پیری
سادھو اندھی کھوٹری بھولا انسار

ابوجہل سا جیہ کہا نہ مانسے
اپنا نام چھپاکے احمد ہو آیا
پہلیں پیر پا چھیں جو کیو کر ہو
بید پران کتاب سب اسی تری

سانچ کہنتے ہامیں یار ری جو تھہ کہین سین ماں — حاجی احمد میم بن تو من ہی من پہچان

چار یار جو کر دہو ل مجلس کرتا
اکھ موقی جگ بیچ انگ دراہنگ نانی
عادل عمر خطاب سا کوئی بڑا ہوئی
اسد اللہ علی کا بھید بہت بھید رسا
بیری و ہاک ہا بلی من نہیر سبھی

جو کچھ دیا یا لی بیچ مانگ دہریا
ساد ہو اس جگ بیچ بنا کچھ لیا نجا
پانی دودہ برابری بروار جوقی
جامی بیچ کا جانکی اسرار پر وسا
کہی کون بہا ہی کہی جگ گمبھی
نگری بیر اور بین من سبھی ایسا

جگ مگ جوت جہاں میں جگ اوجیا
ابابکر صدیق پیر جیو بلبل کمیچے
ذوالنورین بھا پر نندت اور گیانی
علی ولی سے جگت کر اور سب بیتاری
حاجی پاجی یا پڑا آد میں تھا
من چنچل سمجھا نہیں جلیبی کا بنیا

اوپی سلار بہی یا دین بین
تہیں جو بن جیو من بجھا و رہے
دہرتی سرگ دی کر پس شتم
پیغمبر ایاین انکھو میں تاری
اپنی اور بجا یو کیجیو نستار

من متوارا تاوری گرے اکا جی کلاج — اپنا کر ستار لیے بانہہ گہے کی لاج

دس میں رہتا دس میں گھڑی میں مگن گیا
جات جات بنا گکے سمجھائی دو دم

دس لے دو الدیہ بن سکم بولتا
اب نالو تو آپ سا گر ایسا ہو

رنگ ہی تن جاکو مور کھو ل گیا
پہلا جن بجھا دو نیری کیا دو

ام بیچ برابری جان کری باتی
جو تن دو جو کیا بہیا من بیچ

سید محمد ابو سعید سو پیر ہمارا
بھیج درود صلوٰۃ نت دات سہا ساین
نفی اور اثبات کا مجھ جاپ بتایا
ہادی مرشد رہنما سکھ دو ایک میرا
ایک بلھا انکھی سنا انکی بجا نا

دھن ست گن ست پیم ست چگ ذات نچیایا
نانا بابا ایک سہا دوھر توتوں تا ہین
دھن سلطان التارکین اسیا جایا
حاجی بندہ بیزبان گن گادی تیرا
جا سوں جیہ دو جا گے سوئی ہنگا نا

اون سچ ان سیہ اسٹ کی من ہیبت کینی
شیخ احمد ہیں قطب الدین سچ مرشد میرا
اردوا اور دو سمجھی دو اجوتست سمجھایا
بھول بھٹک جگ بیچ بہا پھر اوجھا اور دیکھا
یا ہی کون انکی کہین یا ہی سچن دو جا

جو کچھ رمز او ان کہی سو دیکھی جینی
او ای خرد دوا دو جگ بیچہ دو دیبرا
مانو جہت انگار میرا نا بانی
مشکل سہانی ایک مست سب انکی انکھیا
یا ہی اوجھ سیو اکری یا ہی کی نو جا

یہ کتنین نیر ہین وہ کتنین ہین دور
یا سین بہی بجار کے حاجی تجھ حضور

جو کچھ بتیا موہن سو کہت لجاون
سر جیتہ دو سا بھو نانک موہ تن ہیرین لے
ہم جیری ہے سو نام ری جب پیچھنہ ہمکا
حاجی جو یہ بالوا مرکا رجیندپری
بیت بیت دو سرکوئی ہونہ سہا

منک تنک تھوڑا بہت دو قی لکھے دوسنا وان
سدھ بدھ گیان سبھی بے ہر خنک جان
کہین جیون جیون تا ہی ہین تو نکی
دون جار ننو دمین بھی بھٹک ہری
حسن خ شیخ فیروز کون کو دو کیوجا
اگر جوہین بھی گرہن بتیا ہم دارا

جیسا کیا سو پایا مین ہم نیایا
تن من جیار جسم کیا تو ہنست نیوا
ہم جھلو لی مین سبھی کہاڑ اور سیکھیے
بر باا گن ابار بل مجھ رو رستایا
مین تا نا کہین سر اکہین رتا کہین تانا
حسن گئی تا نجھے یہ حال ہمارا

روی آگ برا بری گن لیا لا یا
جو اس کر جو سبہا جہا سو جہ جرا
و مین بٹ چا گن بٹ پیم بٹ سب سکھ
جو ہی دو دکھ رہی بہر انکو ہر دی نیاپا
کہین ہے کہین منس او جھو کہین کہیں ...

دو نام دوا کیو ڑا سو ک بہیا کر جیت
حسن خ شیخ فیروز کے گا تو لیسے کا ہیت

تن دو من کیہ پیہ ادی بکہ دو کھ ہر کی یا تاہین
یا کچھ گیا کرسکا کچھ کیا نہ جانے
تن یا من یا تر اکچھ بیچ نہ لینا

جب دو بھون نت دکھ بھر اسکھ تی باپا
حاجی بھو ر اور بسا ایک پانچ و نکالے
مین ہین کرتا مر گیا مین بات کینا
ہم گھسٹ کا ہی جب بہری بانجی گیرا

راجا پر جا سکل جگ جہان لگ کوئی
لاگی ہاتھ سوہانی کچھ کا نہ بسرا
مین ہمن کوہن کو سمجھا نہیں مین بھن ...
دہی کا سا یو گر آ اسدن کو دن ...

اپنی اپنی دکھ مین دکھیا سب کوئی
ایک سو دا کر یا ہری ایکر گئی ...
کا لہ یہ دون بیچ یہ جیو کہین کل ...

جرت حرت جو جر گیا تب مین کری پوکار
ادیکھا جہا پریم کا حاجی بیگ نوار

جو کچھ کہا سو مین کہا یہ مطلب میرا
نون بہما اسیل کی مین مجلس ٹھانی
سن بانی تکھا دو نہین آ گھر جا بیے
چلتے چلتے جل پڑا ایک بات سمانے

ابہی بلتے بہاگ گا نیک گرو نو سرا
سکھیان بھی بو لا لکی کیسی ہیانی
جگ ناتھ دکھ جات کون کچھ جھوٹ لائے
جن سنتیا سو رہ گیا کو نگا گر کھائے
مل کل سکھی سہیلی سب ہیا یہ سنوایا

گرت چھا رین نی جو گیان بجارا
بہا کر ہا جی اتری جو ہم سون نیرا تم
ہم بجا نہی سکل گیانی او کیا بیے
ایک کہا سو سب کیا سب کا دکھ ...
اپنا اپنا وہ گھر اتر مہ رو دی سنایا

جوگ جگت جو ہر کری کھیلی جو سیانا
نت کرا دو مین ہو ادن او کین دیہرا
اپنی اپنی بات پر سبھی بردھانی
انکی جو رت انکی سد سب انکی دیے

سوال جوگن

سہیلی سہیلی جو گنی جن جوگ کمایا

جل جل موہ جو گیا جن سہی پایا

ریہ اگن تن لاگی ہیں بھسم جر چھائی

در در پچانی پھری جگ کو دکھانی

مجموعہ توحید

من گنتھا من سکھیا جھوٹ بھو کہا
کری کرکٹ سنت کیجے مین جھوٹی جلائے
جھلا ور اسب لگیا مین ایک ہی جانا
تا پاتا تم سب تجے ہم سوں ...

سنسکی پوری پریم کی کل دو دو لیا
کرکے سب جنگ سب من مین بھونک تلائی
اس پہ بھی پوسوں میر من مانا
ساجن ہم ان رجن بھیجے اور کو کریم

مرشن منسر امرشاتن جھارہ ٹھہرجا
سنگت گروکی دم دم میں تن تجا
دن ڈھونڈت ڈھونڈ پھیرے ملی نس خرن لاگی
ساد ہستی ادر سید اکبر من جوئی

کنکری کی گیان کی گورکھ گن گایا
تاروہ کنول جب اپنے ریہیا انجہ جھکایا
تو دیکھت ہی پہچانی جو ماتین جاگے
و الدہ والدہ بہ فی الیسر ملانہ کوئی

جواب جوگن

جوگن جگت پاسے جو بوند چھیجے
جوگ جگت جو لائی تن ماجی لائے
جیا سکت نکر سکی جوگر تنکی بانی
... بیٹھے سنہدی جب جان ...

اپا دسکون سو بیٹھ اپنا تیجے
ہیرت ہیرت ہارے بت اپ ہرانے
گرکے دھندہ جاگے سب ٹیبے بھولائی
لوکا جا پر بچار کر سن سمرن کیجے

من گنگا تن مرشتی جیو پوجا دھارے
برہ اگن تن لاگی مین کام جگایا
تیرتھ تیرتھ کیا پھیری کیا جنم گنوایا
نیٹت ٹوٹ ہر ڈھیجے بیو جو دہ پا لنگوایا

جاکون جو بت سنگ پھری سمند ہار
جر تین جر تین جو بچا سو سدہ کہایا
مرواہ مرت گو ڈھل نہاوے سکھ پاوے
جا جی جنگل بہاوتا کھوجا ن پایا

ہستین گورکھ ناملا جن پایا تن وی رگ جو ہستین جو پائی گون دوہا گن ہوئی

سوال جنگم

جنگم جنگ جگ کیسے تن جیسے ہوئی
کھیر بھرا گیا نسلا ادہ پاتھ لیا پا
برہن لوالی مرشتی مین بیر جگا ...
گورکھ گورکھ جیا دین من جو آئی

گوگی کیسی سن ہی کیا ہوجی کوئی
سبھا نیکیا ناکری پایا سو کھایا
ہاتھ چینک جوگی مست دیو ماتے
سکرامت پرم کا ایک جھرانجانی
تن من جوبن تالی دھن جو جیتے نہانی

جوجو برجا دکھ دیا سوگن گایا
آپ سوار جیسے ملے تو مین کیا کیا
ناری بید ادکھ کے مین مردہ بنا ...
رسون تو رہنا نا بنی جلتی جو کا پنجا
گو دکھ گنگالی ہری جل ہی گنتہ نہان

جاجی و کھایا دیکھئے وکھو ... سنا
واہنا یا منان ... بھیترانیم ...
مسرتا ترنا دیکھ کی ہاتھوں ...
برہا بابا سنگ بین کہہ یو دھر جانے

گنگا جمنا مین دوہیا سمندر اتھاہ بھیرت تلی مار کر جاجی مثل ملاح

جواب جنگم

جنگم ناگ جگ کا جلنین من جانی
دل تاکھیر سو ہیر بن جیا سکھ جھنکار ہی
کیس موز بیاگری اور ہاتھ ٹیکو ئی
چیلا گرو برابر ہی ایک شنگ پھر کئین

اگوالی تو بھو کچھ نہیں لوگ ہنسائی
ہین من کرتی جی جلی جلتی تن ہاری
لچپا تنکیا بڑتا من بھولو کوئی
اس بن اسکو کو کھو دہ اس من نا ہین
سنتا گنتا دیکھتا نرکہا مین جانی

یہ تو سمند اتھاہ جل جہان ہار مانا
ایکا بھیرت جگ گئے من بنک پھیرا
اسا تنشا کرتا بہ جان ہماری
ایمن مین جو ان پوتری دہ رہا سماہے
اکا انقطہ نین کا من میں بہائی

جاجرتا و ملاح بن لو دھنی منو دھا
من مین تنک ... بیسر ایہ ہیر اتیرا
پھر تھم جن پیش لگے سو جان ہماری
ہون ہون ہیچ سو ور کر تو تو ہوئے

پوچھے بنا بنیائی چیلا ڈھونڈ سوار گرسو ملا سو گر موا کرت ماتی کھار

سوال جنیاسن

سنیاسن جن آگ سی سیتا ست جوئی
پوری کری اور بہار جہی بابا یہ دہائی
اگیا کہہ بابا جی جسی بہتی ہن ہاسی
کبہوں جا گرست جن مین جہگڑا کہا
کبہوں جنی نی ہوئے کرین جلیبہ چہپائی

برہا بارالاجی مین جیا ٹہ ٹبولی
ریجک ایک پریم کی سب سے نیاری
کبہوں تعزنند ہو رہی کبہوں خبک اوداسی
من اپنچا بہو جن جیا سو لرالما
اوناماسی ٹرہ ہکر گادتری گائی

پرتھم نادو بچا کیسے ہن مید بچارا
پوری کری مین گفتنسب رہی تہہ اونچائی
کبہوں ناہو بہہ سون لین بہو دبوائے
گیان گشت دو ہاتھہ کرین بہتی بانٹے
پوجھیت تو جھیت : بیج ہون نہ جانی الادسی

لکھن ہو یہ کین لکھا ہر دی جب بیارا
کاشی ہر بنی گلاج ہو بہیر بہر آئی
اگر ہی کہائی ناہی کوئی ورتی تانی
مین من گرتی جو رکون کہہ بچہ بانہی
ہنستین منستین ہو گئی ہانسیکی بہائی

لاج تجی نرتہو بھی سیس جٹا بہیے کیس — ہنس بہیل کا پڑگئے جہوٹ بہو کا دیس

جواب سنیاسن

سنیاسن جج تو جری تو بہت جرائین
گرہن گنجہ بنائی رہی تو رہے چیلا
نہ جہتی مونڈی کیا بہیا مونہہ ادجابا
سن ہوئی استہول ہوکر اب لکھایا

جہرنی جہرنی جر بو جہیر بکٹہ ہون نگر ہمین
سولی کا سا بٹھیا نہین ناتسی کہلا
بابا مونہہ نہ بس کیا وہ اودہک سو ایا
ہون ہون گبہ تین دواین جرن جگ کہایا

جاتن جنکی پریم کی جانی تن آئی
تمن ہارسان کر او رکہبہ اوڑاتی
اپ ہی تو جہیت جو بہری کسکو بانیادے
اپنا آپ بہاولی جو تین کرد ہوتی

دن دن بہر بچایا سنت ایک لاہوتی
ست بناوت ناہی ہے جو گرکی باقی
بالک کا ندھی پوستی کا بون بہرا دے
کاہی کرد رہے جو سہی سنیاسن ہوئی

جیو مرتک ہو رہی چرن چرن پر جاؤ — جاجی بہلین بہیچ رہ جہان جو مین چلو جاؤ

سوال سیلوان

ہر دی تہا جو مکھہ کہا سب کتہا سنائی
گرد کہا ٹاکہا یکی مین کام سکہایا
بنیا بالون جو ملا جن بہگت جتائی
نابا گند ہک اپر سن بہت سکہایا

سنیاسن دکھہ دیکھے سیلوان سنکائی
سب مین نیاری جو رہتی جیا مین بہائی
بہلا ہر اکچہ نا سنا جگ کتہہ سبہائی
یارا ماری کلنک تہی کوئی برلایا
جو جو الجہن مین کری کر گر بہتائی

سیلوان ہو سیلو الکر دی مین پک بچہ کے
ہاتھہ کمنڈل ہست کا مین جاپ دو ہوتی
کہا تین صو تین جو بچا سو ننگ لگایا
ہر بتیان جوال ست بھی مین کیا
گرنی ہتی سونا کری مین کٹری لگائی

جاجی تہکی پریم کی نت لادی بولی
بہو نالو بہہ تہہ من دہراتی جو ہوتی
ہاتھہ سر نا دی ٹپی با سن ادند ہا
نعل سناوت جو بہری دہرت کن چیلا

سناس رسوئی نت پوسے شند پرون ہار — جلیبہ لگن جرٹہ کو نجا دولہن ہون دہار

جواب سیلوان

سیلوان سیوا ہیت کن کرتین گیانی
کہاٹا کہایا کیا بہیا کیا مکہ کہایا
نہا دہو دکیا بہیا جو جیو نہ جگایا
بہیا جی سوادسون واد نکل تانچے

پانچ نت جب بس کیے تب جنی گیانی
کام ہو نا ہی کچہو کام نہ آیا
مایا ممتا دور کر تو من ہی گنگا
جبی سنتی کی نیند مین جن ابہمان
باہر بہیتر ایک سا جس نغمن ہوتی

چادر دہوتی کہا بہی کہا پات ہمیر
بہلا ہر اسب آپ کو جن جیسا جنی
آن گون بچار کی نکہہ درپن دیکھا
من پو جا سن جتا تر امرت یو دیو دیے
مرجیا ہو کر ڈہونڈہا ہو مولا مولی

جہولی با کہلی کیا بہی کیا سیکہہ آتیر
کرنی اپنی اپنی اتری سب کوئی
اودا نکا ہر نکار تب آنکہون دیکھا
ہو بہکا انجہراہ کر تو ہوئی لکہائی

اوندھی سیس سیدھا کیا اور باجی منگل چار   مرتین مرتین مرجیا سو نپڈت لیو بچار

سوال برہمنی

پانچوان رسن برہمنی پانچو چلی نانے
پیرت گھور نت رہی کھ برانہ بولا
دودی تواری دیکھکر جو پی چپت لایا
لالا دھوتی پردنی اور گڑ تو اجھاڑی
تو ہون بھجن نا بنی دھیان لگاون

جوگی جھگم سیوڑا سب گرد جائے
پوجا پاتی لوگ چار مجھ بہی امولا
چار دن بد بچار کو ایک ٹھہرایا
منگتا بنا جگ بھر مین دانگھ بہاری
ہون ہر گن لو بہنا ہیو گیو نگر ماون

پیم ستا پ بنا کٹھن نت کھوار گھوری
گیان دوار سن نت بھرا ور ترشنا لگی
رکھہ جگہ سیام ٹھہر بنہ بیٹھا جب توچھیا
کام کرودھ ایار بل نت سوکی کا آئی
دل ڈھونڈت جیو نہ دس پھر پی نس روئی گنوائی

برہا پھاگ جاگی نت لادی ہوری
پھوٹی بھبیت بھرم کی ہیں تن چھونہ جھانگی
ایک جو نقطہ پریم کا کوئی برلا پوچھا
ستا یار دہن مجھ بہی نسا من ہایا
حاجی بار گئے ہم کا کوئی دیو بتائی

تن لگا من راد نا سیتا دھری چھپائے   حاجی ہونت برہ بل سو دیت لوکا لگائے

جواب برہمنی

سن ما متی جیو دھیان دھرا یک بچارا
بید برجیو پیہ بتہ کٹھن گرہ داوہ میٹھا
ہر دی پڑھا سوچ پڑھا جا پر گیسا ما
جو کچھ تو کچھ نہیں بچوں چکونا

بید نہان نہیں پایہ جگ اندھیارا
ہر دی پڑھا سوچ پڑھا ان چاجو جھوٹا
تن پڑھ پیٹھا بال کون نے نرک دیکھا
گھٹ گھٹ مورت نت یہ سب ہی دی نمونا
جیو راجا سب جگت کا تن بستر کیکیا

پہلے بید بچار کی بن کرنی کیجیے
پڑھنا گننا پوچھنا جی جات جھوارا
جلیبہ بلاہی کیا بھیا کیا ہو تیتھ بچار
پیم اوداسی جو بھری جا پہر رین جاگا
آپ ہی آپ بہتر ہو رہے جو جا ہے دیکھا

بھولا چوکا جو بلی نس مارگ دیجیے
ہر دی پڑھا پنڈت بھیا کتھیہ سیدھا
تیرتھ پھرا تو کیا بھیا کیا گنگا نہایا
پڑھنا گننا پوچھنا سب کیا کھیل لکھا

حاجی دفتر دھوے دھرا اپنا آپ بچار   یہ تو مارگ پیم کا نکلے اوٹ پہار

سوال صوفی

پانچوں جیا پانچ بھی تب جھماچارا
پانچ پچا بن ٹلی سب مجلس لوپری
احد احمد ایک ہی کرو دو بازی لائے
سنت صد ہر روش جو ہو ہی چلاوے
وضو سا نماز کر بھون سیس لگایا

صوفی در رش پہان دو جگ دو جیا
جیون پانچوں ہو آتما دو جیون مور سی
جب سخن منصور کا مین کھال کھلی ہے
صوفی عدل محمدی جنہی بھونک جلاوے
دائیں بائیں دیکھا کچھ نظر نہ آیا

صوفی مسئلہ پوچھلی شریعت پہنہ لیا
بھا دین پونکر جاہیں پانچ نمازین
ایسا کوئی نا ملا جا سون گھر رودون
جیا بنا جنید جو مین فتوی دیا
فی انفسکم اٹھر کہا مین خبر نہ پائی

جا ریتر ایک ٹھور کر مین دور نہ گیا
باہر بھیتر ایک ہے دو چھٹا نرائن
حاجی بکائیل کا کھو کیسین ڈھونڈون
ان کہنے اودن کہی ہیں نہ نہ کیا
لڑتے مرتے ہارتے سب عمر گنوائی

آسا کا فسا پارسا صوم صلوٰۃ ایک   پیو بر سن گے نیتھ میں یہ سب جان دو ایک

جواب صوفی

صوفی صافی ظاہری کچھ کام نہ آنی
کاگد قلم دوات سب غصہ شیطانی

اوپر سونا پھر ایک پیچ لاکھ بھر آئی
لکھنے پڑھنے کیا بھئی نہ او کھانی

مسئلہ فتوی جھگڑا یہ گئی نیارے
عالم وارث انبیا جو سبکو بہاوے

حسنات الابرار کی سیات بچار
بھولا چوکا جو ہلی نس راہ بتاوے

علم پڑھ عالم بھیا معلوم انترجا
سنگھ کعبہ سید ہو گیا دل چلا چلی

جیسیں لال لوہار کی کاٹو ہیں گل باندھا
ہا ہر من سب یوں کہیں یہ مولی
بت بو کر نا چھوڑ دو وسواس کیا کیجیے

بھو کون مرتحصیل کر در بار مدہارا
رو ذری دو حرم کی گئی سب سنیت پوری
حاجی گرا رو چکا نینن میں لیجیے

پڑھ پتھر لکھ لوہ ھا بھیا اعجاب
آسا بندھی بہشت کون نت کری مزدوری

مکہ مدینہ نین دو اور ترکٹی جبل عرفات
من میان تن مزدلفہ حاجی حج لمات

سوال بیراگن

لست دو کمیت چپ اکرم سب کی ساکھی
مانہہ تو جا نا کرون کتھا ہیاں دن
پڑھیا سالکی قشن پڑھ کلمہ مرشد
آنکھان ہر آتما میں اکھی نہ جانے

پیر چیل ہچانی کھے تب ڈال طلائی
آگل کنڈما من سمرنی کینا اگن گاڑون
جگ بھیراتی ہو رہی تب جامت بولا
جیسی لیلا کشن کی ویسی اگرانے
امن چہرہ کی منبہ کے ہو کھیل لسائی

بیراگن من باوری نت پھر اوداسی
ترول منبہ کبیر پک دھرا نجانی
گوپی چندن چڑھا کی مر بندک منڈ
سیام ہروپی سمجھ کر جگ بیچھا جانا
دیکھیں کیسے للتا کردن مجھ سار دن رام

پریم جن بتیاں کری سو درس جانی
سنھرا نیند را بن کھیں بھی بنی
پیری تیری ناری سب کر کر کیا
ہندو ترک ایک آتمان کیجو کون گیا

سندر روپ سر دیپ گن اس سدھ گشت
حاجی لو بھی لالچی کچھ لیتے لیٹ

جواب بیراگن

بیراگن من اکہی رس امرت پایا
ترک ترک ایک ٹھور کر ہو دو بہانے
عن عل ٹھا بہرت کا من ہندی منیا
کہا یا کرو تیان تو حج بن جان بن شمانی

تیری چال سہیلری مجھ نیکی لاگے
نا یا انشا مار کسے ہر ہو پچا جاوے
دسن ہر جلوہ دیا جگ را تا دیسا
بھو بخت بند سمندر کی خبرت ہو جائے
لکھو بخت بلند سمندر کی شریت ہو جائے

آپ لسا ری جگ بھید کر اور جیلا
بیرن بیرن ہو رہا من ہے ہیرا پایا
صاحب تن یوں بسی جو گڑ و امیٹھا
نشک یقیناً پاپ ہمن دور اچھا
گھمن سنیں کیا بوجھے دیکھن ان دیکھے

سیس دہر دن لیس تو پیر جو ابسا
کھو سما نا گھر میں مجھ بھید بتایا
بیٹھ ہوا دو ن جانین جا کہ
باہر بھیتر پایا سب ناب

ایک کہون تو ہے ایک ہے اور دو ہی کہون تو دو
حاجی دو جا دور کر رہے اکیلا ہووے

سوال بنیاین

بنیانی دھن بین جس من
لگھا انترچہ بنی گیگو مجھ تو پنچ بچاری
ہو چن اندر پلک من
ہوگی ہتی ادر سب ہو بند

چہو داچندن لپیٹ کر تن پا بیسارا
گری چھو بار ہا انفل فر لوگ سائیں
بگرا مین جانگی میں سب جگ تو لا
دیکھیں ہستن نا بہی ان ہوت خرابی
کہا کون کچھ تانہی کتنین مرو جائیں

لکھایا یا تر اسب باتوں پوری
پانچوں تب بچار کی مین بسیری جج
ساہ حج کرتا بھرا نا کھا سندلسا
بیراگن کا باجری مکہ نکو سب سہی
کیجیں تا را رہ گیا ہی لیست ہیرا

نیم دھرم من بھیتر امجہ جو بن
بابٹ تولات تت بھیری
گیا سواوت میں جو رہا ہو کو
برہا دو نہ جا لگے مجھ دن

سرت نرت کر باہر و نیم دھرم دی ساکھ
حاجی تو بچی ساہ کی راکھی جا سے تو راکھ

جواب بنیاین

دو کھیا جو بانی بہیا درونہ چھینا
پیم بیج سو ر انکھوں جو کبری سوجا نے
ہاٹ ہاٹ بھٹکت پھرت سب سودا پایا
کھوٹ باٹ اٹھائی دہر کر سودا سانچا

جھیناد کھ سنسار مین اور دین دنیا
گونگی آگی کیا کہے کیا ارتھ ملبہا تے
آٹا جانول نون تیل اور گیہو تبایا
سخت قہر کو توال کا جو جا ہر بانچا
کرنا ہو سو آج کر اور بار نہ دوجے

جاتن پر پریم کی جانی تن چھونی
ہر وا ہاٹ بنا کہے میٹھا بنجارا
پا ہ بنا بنائی کا بل ہو یاری
پرون تن وان ایستی نی ہو دہ با تولا
جلنا پھر نا دکھنا اس گن بیچے تو

جری مری مرمری جو ایسا ہوئی
شاہ مہاجن بانیا جگ موہن
جو کچھ سودا چاہیے ہاٹ بجاری
قاضی میجھ جیو ترنی تو ہی کھینچ منگا

گیہون چنے جوار جو اپنا اپنا مول ۔ انکہر بکڑ برابر ابری سو حاجی جھکتا تول

سوال کرسان

کبھین کانسی کا کی کسان چار
اپنی برتا بین کری کہ سہون بہا وے
اور وہ اور وہ دو دو بیل کہ منسان جوا
کھر دی کھیت بجا بکین مین جنیر ڈ ایا

حاجی ہیا موسم کر ما گت جیو جا ہے
ہو بن بحر رت منت کی ساپچی ہر کا دے
اگر ابھرا ہم کا دو کھ داتا بودا
جو کچھ بھاگ کسان کا بن مانگی پایا
پائن تھا بنا گا دہ کرتن مُردا کیا

ہوان تان کمان کر جو ہر سر لیا
پر ہا کام ساد ہ جیون ترات بر اوے
دو کھ ہو یا دو کھ ادبجا دو کھ بار بنایا
ہون وہ کھیا دکھیت ہی گھر سو بجائے
اونچی میٹھ بو کار لی ہو سر یا بریا

این ہمین تپا کیسے تن ٹکڑی کیا
سائن سیا دن ہون پہر تن سہا حا
یہ دو کھ دی سکھ تین مر اکر وہ لگا
اپنی اپنی سیڈ مین جبر ڈاری لاگے

حاجی خوطہ جا ہے شحنہ سوئی سوانت ۔ دو کھ سکھ کاٹ ایک ٹھو کر آدھا آدھا پا

جواب کرسان

کبنی آنم آدھا کھیتی کت جانی
ہر وا کھیت کما کہے گر اد کھ جائی
منزل منزل دیکھنے جو گی آ ہوتی
گر سون شکر اوپنچی و و کھ دیکھ بنائی
گرہ منزل نا ہو نکی شکر لا لکو تی
کھا مد حقیقت معرفت مصری ہون میٹھے

اُدم ہو کھیتی کری ہو اسکہ باقی
پوری پوری ہر بن بحج بھانت مٹھائی
مصری ہو تین بر ملا اولا لا ہوتی
ہو بچا دیا دودہ کا ب کھانڈ لگائی
کھانڈ بی جبروت سون مصری لا ہوتی
سو کیا جانے پاٹ پر جن چاکھ یہ بیٹی

شحنہ کر بنا کہے ایک دانا کھایا
کایا کر کی جان نو بجھا ان مٹھائی
تن کھو ڈو کلہو از ہو مین لائے چڑھانے
کھانڈ ہو مین مصری بھی مصری ہی ان او پر
انتر ہو نکو جانیے گر راہ شریعت
پھر کہنی کچھ کہہ چلا جنگل مین میرا

گنٹھری بکری جھین کے دھر کھینچ منگا
پر بجھپت بو نہ سمنہ کہے شربت جھالی
پانی ساقی سنت کی تیا ہو نک جائے
حلوائی کی بات ہین اولا ہو لا
گو سون فکر میٹھ ین سچ جان طریقہ
تا جی سچا پا گ کا جا جت پیرا

جو بو یا سو ئی لو نا کاٹ لیا کھیلیان ۔ شحنہ جھا پا دیکھیا حاجی آپ کسان

سوال مالنی

او ا ہو بو لی مالی جس مالت راتی
و اکو جو دنجی ناریل اور پنڈ کھجوری

مالی مدہکر تا پھر امین سادہ سمانی
کیلا نیمو نارنگی اور ترنج جھیری

وا پر دیسی کا رنی مین باغ لگایا
بیل چنبیلی سو گرا پھولی پھلواری

نس دن دو رہ سینچا ہو کا نت جگایا
جا جی جو ہی کیکی ہون ہیرن ہاری

کی کلی ڈولیا ہوئی ہین بارگو جالی
سبھل سرگن نہا کیسے تن اچکا

پھول کی گجرا کیسے سو کنٹھ نہ لائی
ایسا بھاگ جاگ کا برت ہین گا
الا پالا کھا کیسے مین وقت گذارا

نین ہٹ پھر ایکسے نت سینچی کیاری
پوست جان جرا کیسے مین آ بہو کیا
ساہ مہاجن بانیان کوئی دیئہ ادھار

پیو پالک اور لونیا ہون تین ہاری
الی کیفی جو ملالس ٹک ٹک دیا

تمر تا تر تارو تا مورکھ مرت اچیت ٭ حاجی پل پل کھودتے موہی کا سا کھیت

جواب مالنی

مالن دو رنجانی مانی وہ ڈگر تیرا
ور وہ کنول سبھل کھست جل بن مالا
بنو گو بہا بین اگن کنده جیسا ن کیمو کروکی
تن چمن ہی سکھ بھوا پو جب بار روئی

پاہن پڑا وہین ہو کر سب نہورا
بر دو لاگا پیم کا جس بات نہ دارا
بنسو را چاہی کنتکی پی کنتک بہار ہی
مالی گلنے لگا کیسے مالن سکھ سوئی

پیم باغچہ حسن کا پہنین مین مالی
پھول پھل دونا کر یونس باس بسایا
مالی بن مالن نہین مالن بن مالی
اچھے دن باچھے گئے آج یہ دن آیا

کاجی پاکی جو چھی چمن بانڈھی ڈالی
رائی سون پربت بھیا جا مرگ سمایا
من مہندی سا پیسے تب نکسے لالی
مالن مالی مل سبھی انند بڑھایا

حاجی پاجی پیم کے تاتس آدہ نہ انت ٭ دونا مروا کیوڑا انس دن سدا بسنت

سوال برہن

برہن پیم جو لاس رس رہین بنا دیکھا
پھر کر نا تہری مین نافی جاتی
بات بات پھیرت ہئی تن لاگا ناکا
لگی نگا جو پڑا مانن سون تیری

پاہن جیسی پاتری امرت سون بنھی
بہرنا کر پیل جون نکلہ سکھ لپٹائی
ناگا مارگ پیم کا سونی کا ناکا
جوگ جوگت کرکرنی سکونی کتری
پانچ پچونی مین کیہ اور سات سکھونی

انکھن دیکھن مین نہیں اور وہ کیسے ہیا
نین پرکت جو ایکسے تنبول بنایا
حاجی ہاڈ جرا کیسے تن چونا کیسا
بھانت بھانت بنا کی مین جوئی باندھے
دونا بھر اکمین دیہری کر تیس وسونی

بری باری بیس مین مجھ ایسا کیا
سو کیا جانی پاپڑا جن جنم گنوایا
کتھ سپاری میل کے مکہ رانا کیا
گیان مصالحہ میل کے مین پڑی باندھی

مکھ منجن او پیم رس ناسک باس بسین ٭ حاجی تن من بیچکے جو پان لیا ہین لین

جواب برہن

پاری بن بھوگ اس جا کو کوئی
پان سپاری کتھ رس اور چونا چونا
پری سگر گیان چوں سب ساج سمیٹا
بہر واگیان بچا یکمکھ بوتھی کھولی

ون ون بر اپان جون نر مردہ ہوئی
جو چار دو نین ایک نہیں تو رنگ نہ ہونا
تن بیرا ایک ٹھور کر نس پاٹ لپیٹا
بنکالی کیا جانی ہنکش کی بولی
بنی چسل چکنیان نت بان سنوارے

تن چونی اور پان جیو مین میل مصالا
کایا پان بچار کر اور بڑی ہیا
پان پہ حارت سکر ترجی چتر سجانا
سندر برنی نا بکا اندھا کیا سو جھے
برہن برہن موہنی مکھ بڑی سارے

پیم گلوری جا بہ دیکھو مکھ لال گلالا
جا کنی مین رنگ دھنچی سر تا مین دیا
تی نکین بیچا پانی ہو پاہن کا کھانا
کونی کیسی سنتری برلا کوئی بوجھے

روم روم مین رم رہا برہن بری سنگ ٭ پرکھٹ ہوئی تن جاتی پانون کا سا رنگ

سوال کلالی

اد جو بولی کلالنی جوبن مد ماتی
ہیا مرامی چمکا اور نینن پیالا
نسدن غمارسون مجھ پونجی ادچھی
پیو کا بھار کے مین بھر بھر دینی

بھر بان کلال کا مجھ لاگا چھاتی
کاٹ کلیجا سیج پہ من میل مصالا
موہ ٹکیت رنگ ہے پیو بات نپوچھی
جوبن تھال برا کی نینن رس لیتی
لوگ ہنسائی نت ہنسی کہو کیسا کیجے

جھولا بن جن تجھو برہا اگن جرا فی
پنج سد اچھل نارنگی انگیا انین کھے
یا بہر بھر لیت ہے مین جو کا ویا
ہون باری او ربوگ گھر برہا گھڑا
جو مرئی آب حیات کر جو پاغوں دیگے

نینن ٹھگے پیمرس سبقین بورانی
گمری جھو باری اد ہرس موگہ پرپنگی گاھ
پیو متوارا نا ہہر ادھر آ کی دیا
حاجی گھسبی کیجے کیا ہو بنرا

دوکھ داہین دوکھ بائین دوکھ دھرتی اکاس | حاجی کھال کلال کی دوئون الکھی آئی راس

جواب کلالنی

پیم شتاب کلالنی ایسا نہین کیف
ہیا بانٹ شراب کا اور نین کٹورا
نرگسی بھور کلالنی نت شراب جکاوے
حاجی یہ جگ کی رس پیم نہ پیا
نیند با ندھ ھا یا کھولدھر جو پیو جاہے

اپنی جا گھر اوگھا رے تو لا جن مرنی
جامین دھک بادنا سرخی کا ڈورا
زہر پیالا جو پیوے نس دن اس دکھاوے
جون آبا نیون ہی گیا دکھ تن کا جیا
ناتر بات کلال کی آئین کیا لاہے

رچیا رچا پیچھے کوئی جہان پیاوے
پیو متوارا رین دن مد پیو پیاوے
من متوالا ہن سرشار کو سبد خنکی
پیم ذکر سیچ نکے بہون عیش لایا
پیم پیالا جن پیا جو نہی ہوا وہ کیمون

جو گگنا پر کچھت بھیا تو نشر مون باہے
آپ گموبی ہو رہا نس کون بتاوے
دم سون پھونک جلائی جو دا ہو
لاہی کا رن بانیان مول گنوایا
ناشہ کھٹی نس بدھی جو اب ہون

پیم پیالہ پیو کے پلکون بیل بہار | حاجی پیونہ کلال کی سونرک جرت جھار

سوال کلاوتی

سندھ بدھ سب کلالنی باتون بھجانی
کام ٹ جبر تی رہون بر ہاتن چھوڑا
بھاتی بھانت چکار تی ہن بلکھوری
کتنین بہار بچا نہین ہون جو جو چھپے
سسک سسک سا نسین بھرہو ادر دیکھا پڑی

برت گنیسن نایکا کلاونتی آئی
ہیا ہوک الاپی مکھ پیم منور ا
جو بارین ھیلی بھی تب کان تر دری
پیم انکھی باکے ہون نسدن بیچے
ابن دیکھیا سوائی دیکھنا الیسی گت میری

گمہ جگت کی چھتر ت حاجی بلہاری
تن جس کا بھو گڈ ھا کی تس نارینائی
گن گون کا یک جن کینیے جو کون متھے
و جو انکا ال جا سہرن مرد تنگ بچارا
بیہ ہوگ سادری جھبیا رنگ کیا دے

ہاتھ اٹھا ہو اسیس دیسو کھو در دیو کا ری
نند بند باندھ جگت کی من کینی لاکی
ریجھ ریجھا بجا کے کاین گیت سکھے
انجد باجا سنا نار تھ جانا
جوبن دھرا دو بھر تب ری گاوے

کاین سون ریکھی نہین اور پو چھے او ترنہ یہہ | نینن سین بنا کیے حاجی ہر سون نیہہ

جواب کلاوتی

سن گن نتی نرگس ایسا کیا بولے
ہیا تنبور اہت کا گن کندرت سنانے
روم روم میں بس رہا کہون بھو ہا
بیگونا تار سن گئی جن گائی رہے بجاونے

ہو تجھ سنگ گاوت بچھر لو بولی دوبے
انکلا نکلا سکمنا تی ماریں پاجے
گا جکار بجا کے جن جگ مور ہا
بھاری بجاری ہو سلوک دھول بجاوے

تجھ گھو با تین کہہ تجھ تانت بجاوے
تجھ تن اگن بنا کے یہ سکب سمجھے
اپنا لکھ گزاری جو جا ہے ریجھے
سرت شرت البشور کرا ہر جب لایا

جو جو تو سانسے بھری دہ گا دسنا وے
تجھ انکھن دیکھیت ہی تو گا دن ریجھے
بہر پیالہ چمکا تر بت جون پیچھے
جبہ لبہاری کیجیے جو ایسا گایا

سبھی اپنا اے سکھی جن ایسا پایا
وہ گنونتی گنجی جن گاے بجایا
ساجن اپنا ہی سکھی جن آپی پایا
باتکا دھرت بیم کا مور کہو نہیں باگے
بھوڑا لیل کیجیے جن یہ بدہ پایا
حاجی ایسا گاوی جس کوئی نہ جانے

حاجی بانیان نے اہنان کو دونون نیک بجوی ۔ نانک سدہ دل ہوی جل ہوئی ہووے سو ہوئی

سوال نٹ بیرنی

ادکھی نٹ بیرنی بدیا پٹ بیاری
گیان کا کھاڑہ جو مکر مین ہانس لگایا
موہن بھی مین ڈورشٹ بند جگ کیا اندھا
تل سرا دیر پا پو کر مین اولٹا کودی

بیم اگن کا باجری بہون جو بن داری
سرت نرت کی برت پر انت بھا دبتا یا
بھانمتی کے سونگ اچون مجھ بند بند کا
بوجھین بار بوجھیا اور کہیا نہ بوری
جو کچھ تھا سو سب کہا وہ کہ ہستی پائے

ڈھول دہمکا جب بھیا ہول اٹھ کر کا چھی
بانس جج جو سا نسین بھر بھر کچھ کہا نچائے
نٹ نٹ بدیا سرس گیمنی باجی پڑی
سنگی کو مین کیئی اور انب بگانے
نرت ناگر کی پنبہ مین سب بھیر انے

جو جو تال بجا یا ہون بر ہو ناچی
بر ہا شور مچا یکے ہون چاک پھیرے
لوگ جگت دیکھت ہا ہون چہر یون نہو کی
انکھون دیکھی جانی پی جا کہو مائی

حاجی باجی بیم کی نارٹش بہ ننگ نہ بہاو ۔ گھونگھٹ کھول بنا لیے اپنا آپ دیکھاو

جواب بیرنی

گھونگھٹ پٹ نٹ بیرنی سن نا کہکی
بھانمتی جو جندکی ہن منیل ٹیا را
انت لنگائی کیا بھیا جو کھان پتی
جگت اکھاڑا جگت کا جاذ سبکوئی
بھائی ہند کہ سب اور دکھی کہیر

باجی کو دہی بھانت بھاو بنا ئے
چھر یون بھونکا ناری جن لیے بیا پا
جا کھی سون بہانتی کڑوی اور میٹھی
ڈھند کہ ہند تب گہری بڑی ناچی ہوئی
جن سون تجھ سو جانگی پی ور جن پھیرے

تن جس بانس بنا کیے دم ہرت لگائی
وشٹ بندھا یا جگت کا تو مجہ کیا لایا
ایسی باجی نا بدو ان جیسی تو جانے
سید ھا چلی سو ہو سیدھا اولٹی تک لائی
رین بھٹی بکھیر بھیا اٹھ جاگ سنو ہرے

ڈھول بجا یا گگن چڑھ پیا جن کب پایا
اپنی انکھین موند کر جو دیکھا جایا
سیس اونار ہون پرے دہر تب سکوئی مانی
جو گرڑ کھا یا جا ہی تو کان چھید اوے
پھر نا دہی جا دیکھی پڑہ لکے پھیر ے

کرتا ہوئے سو آج کر کالہ یہون دے چھاڈ ۔ حاجی دو دلمن سامہرے سو ساس نہ مانئے لاڈ

سوال لوہاری

دو کھیار دو کھیا سو جگ مہی سکھا
کام کرو دہ چھٹ بان گھڑ ھی اور زہین گٹھاری
بیم اگن بنا سکون جہون جاے نہ دیا
چھاتی ہران ہین کر مٹی سار تہہ تہوڑا
اودھا جیو ہا ہر کر اور بھیتر اودھا

ان لوہے باہر اکوئی بر لا دیکھا
السا ہی انگار جون سمن لے ہاری
تمن جار بوجھا کیے تن کو لیہ کیا
کو شٹ شٹ بنت رہی کر بیم نہوڑا
نانی جنگ کہ ہار کی جس پڑی سو دہارا

سدا نہ بنی انکھی جو ہنسی روئی
کرو حاجی کیا کیجیے یون یہ ہا لوئی
کاریگری لوہار کی کچھ کہی نہ جانے
تن لیسار ہی تا کیے مین کیا انکار ا
ٹھاڈ ین بیٹھین بنت کری یہ ہا ہر بانی

اول ہی ہوتی رہی نسد ان جو دودی
کا نس کا نس کہی سنی ہون پی گن سون کوئی
ہو ودکہ سیل بنا کیے دہر سہی بجھائے
کہ کیا کچھ کہی جب یا چلی جا رد ا
کٹھن سبا پولا د کالیون دہر لیجائی

جو جا ہے سوئی گڑہے حاجی لوہار ۔ کام ٹرین بہجا نیے کو لوہا کو سار

جواب لوہارنی

برہا اگن لوہار نے جس سادھ ہا ہیا
سو موں کیجے میدان میں مونڈ لکا سا کا
وہ مارگ سنسار کا یہ راہ نیارا
جو جگ کر بدیا دی سو سوگن سیا جی

ملا جلا نربل بھیا گہن قس کا ہیا
سینہ سوئی سراہی سی سیل وسما کا
لوہا سا دیرا بہری کھون بجو نیارا
گڑہی سنوارنی جی جی لوہر ہر بھاگی

ثمرت سندسی سمجھ کیا ابرن سر رکھا
چھیرہی کٹاری کیا گرمی کیا برچھی بھالا
کایا کوٹ لوہار کا اور بھرم گواری
جیلا درس کہہ سکی گرہ بھید دیا

جو نچھیوں گہن سو کن فر دو جون بنا
لکھو درپن لیے کھیچ تب جو بے او جالا
نیمہ انجیر نکلی گٹھی ہزار لہاری
جو بھاوے سوئی گرہ جاوے سو کیا

جو کچھ گڑھے سو آج گڑھ حاجی لاگا داؤ
جنم سرانا جات ہے لوہے کا سا تاؤ

سوال برلاہن

برہمن سوکی کاٹھ جوں جس آپ بنایا کا
چندن کو گٹہ گٹکی میں پلنگ بنایا
سندر سیس نہ پہونچے جو ٹوٹوں میں دیا
بیالٹو میں گڑھ جو کچھ جو نیج لگائی

برہا بیری دم بدم مجھ گہن سالا لاگا
تاپر لال بچھا دنا پہو کا جج بچھایا
کروٹ کھینچ برابری دھرا دھا کیا
کس کس باندھی ڈور سوں ہر کھینچ ہرا

کاندھے کو پار دیکھیے جب بہو نہ بہیم
چھتیان سنگھاسن کری انکھیاں سمانی
کھاٹ کھٹولی میں گڑھی اور چھپا دونی
آپے ناتا میں کیا جو مجھ سوں پوچھی

برہمن ہم سو لیوں مجھ نت ادھ جیم
محل لیسی گیندوا پہو بیری سرہانی
حاجی ہر جگت بھگت بنایا مکت ہوئی
لیبوں بھولیہ کی بھر دن کی مارکر

گڑھ گڑھ سو کی کاٹھ جوں مرمر پران پرات
جر جر کو ملیہ ہو گئی پیا نہ پوچھی بات

جواب برہمن

برہمن بڑہی کبو جیوں اونچا بھل لاگا
ثمرت لبھو گیا سوں تن وہ جول بنایا
کایا کو مٹی سمجھ کر صندوق بنایا
چاند چھپایا نا چھپے ای لوری لگائی

ہاتھہ اونچا دن نس لیے جو رانوں جاگا
دم آرا پھانکے سب سماج چکایا
دیا رتن جڑاو کا تن بازنہ چھپایا
جیوں جیوں کوٹا کیجیے تیوں پر گمشن سوئی
ہون تو کچھ بھی نہیں جو بھی سو کوئی

بوند سواتی ہمریں نت پیا کیجیے
تن میں چپر لکھا ریوں گڑھ پاتی پانی
ہیا چوکی انہوں میں جو جوت اجیارا
برخے سندر روپ میں نت بنا دو چھپایا
لام الف دو دو ر کر تو ہو جو ہوئی

مانو جنید چکور جیوں تا کت لیجیے
بنہ بند سال بنا کر ایک بٹا پانی
تاہ پر بیٹھی بیٹھ کر سب گید ہانا
اوندھو سر جگاؤ ذری جہان میں انہیرا

بھولا بھالا کیا پھرے حاجی اٹھہ میتہ لاگ
بھور بھیا سنگ چل بسا سوئی بہی سنسار بھاگ

سوال نائین

نائین نکھ سکھ روپ رس نکھ چند براجا
تن من کا چ بنا لیجے میں دیکھن کھینی
پھر اچھر بندی باندھ کی کر کٹی کترنی
نینہ نہرنی ثمرت گہن چل بوند کٹوری

انگوٹھ پٹ باتیں کری حاجی من لاجا
راج دوار آئے میں جو تب نیج کھینی
خدمتیں چوکی نہیں جو تاکرتی
جگت حجامت ہوں کر ہم نہوری
باندھ کھینچ دیوالہوں کر بنا دیا

انگن ہو دو گھن میں او ٹھہو گھن دیکھا نا
ٹھور کو ٹھور نا گئی نا پلی کو پانی
اڈیں دن نت کردوں نا تی جل بہا او
دارو مرہم نت کردوں جو مر جیا
برہا نشتر نت مہوں مجھ لو لیا

دو کھیار کیا دو کڑا او دکھیا بھی جا با
بھلا بیر اہی نکلے بین بگ نکہ کا تی
نگھی کر چوٹی گھموں نت بسوا با دن
لاگا گھاؤ پریم کا مجھ جا کہ نہ سنا

دیکھی پی اور بولی نہیں منس سادھی ہوں
ہم دیکھائی دیکھیا سو کائی اور نہ ہوں

جواب نائن

نائین ہیا آدمی اور نہین کٹوری
جوگ کترنی سر سبد ہو ہاتھ چلایا
چھر چھیر ہو جیا گرہ نرمل سر کھوجا
دو دکھیا سکھیا جو ملی نفس دار دو بجھے

نائین ستنتیل کہل سبل مین جو رنجوری
کنگھی گیان بچار کے ادھجا سلجایا
دہولا کالا سمجھکر سب ایک ایک نرنجایا
کھا دسیا ملہم دیا اور پٹی کیجیے
جگ نھورا نا کہنی ادگن بانٹا نی

ہم چھپرے کے مھری پر پھیرا
گر سنہیا نشتر سبد بہ برم کھولائی
تیل ملا مردن کیا تن میل چھڑائی
اچھا کھیل حجام کا تن تن چھپائی
مونڈ ٹنڈت جگ بچھری منھ جائی

حاجی کورا مونڈ کے کر رہا بٹیرا
روک گھٹا نرمل بھیا تب ملہم لائی
نسے بن نہائی گیون جج چھپر گیانی
پاکی صافی نت کرے گرو نتانائی

گر دھجون کے آندھرے چیلا لگے نہ گھاٹ | آگین یا چھین ہو چلے سو دو وبارہ بات

سوال کمہاری

گیان کمھار پرھتی بین گن سبد بجایا
ماٹی کھود بنا یکے مین کیا کلادہ
کونڈہو یہ و سجہ پہوری اور مٹکا ٹولی
بھسم لیپٹے نت ہو سر تیل نہ پادن

سانسین پھی باسن بہر رن بل کمھارے
کوزا کرت سمیٹ کے ہت بھونکا اولا
کوبج جی خنجر اور دو چلم امولی
کنگھی جو پٹی نا کر دن گھٹا بان نکھاد
ابرت ایرت مرہ جیون بر مالیا ہے

بیہو پر جابت کس کمہو ان جو مو بسون کہا
ہانڈی ہبنی نت گڑہون اور تو انگاری
درنی بات کہہ سکون وہ سو ن روٹھا
کس کس دیا کا جھنا اور کہی گودالی
سانس نند کا روسنا مچہ بھانجا

گدہی لادو ملا نکی انتر پنتھ لیا
گروی سر دسب گہے ہی اور کا گر بھاری
بیبہ دونا ساگر کیا بہر چاک انوٹھا
ہنیڈر الکہ کھد انکا دس دیت جائی

نت ادنہہ لاتون کوٹنی جب لگ نا رکنوائے | بیاہ بھیئے ورت رہون سو مت گھر ہوی اوجائے

جواب کمہاری

چیل کمہار ہماگن پر جابت سانجا
بھیر بھیر دیکھا جگت سب کوڈنرنائی
ہانڈہی کونڈہو ہبنی اور تو انگاری
گڑدوا ولی ہون بڑا گاگر پراہیندا
سوئی ماٹی پانی ہو سکھ کون بکانا

ساہی بہاجی جو جیپی پاکا اور کا جا
جکنی ماٹی روم تہان لکری کہنڈی
باسن بھئے کمہار کی پہچان نیاری
گاگر لبولی ہون ٹری مچہ تر بھبدا
لہو جیبا باسن بھبانس تیر سمانا

ماٹی پانی سانکے تن کیا گلا یا
نل ہانٹی ادیہ بھری آسانی جاکا
برابر سبھی کیے کو و گھاٹ نہ ہونے
مسکا بولی من کوٹی سکھنی نہ اونچا ہے
گاگر بھوٹی جل گیا جگت ہے بسکھا

دہر دہر دھو سچے کاکیے تن اگن بکانا
دو کھ ادادہند اگن تن باسن پاکا
اپنا اپنے رنگین ہرا تا سب کو ہے
رنجن لبولی ہون ہڈی مونبر سماہے
اپنی اپنی اہل کو سب جانا دیکھا

ہانٹی لیے کمہار سون تین کیا پروان | داہو نکاسا پھوند تا سو مجھ سر دیا آن

سوال دھوبن

کوکہ ملین کھوا ہنی دکھ اور نیا ہو
ساہی رسی میل کی ہن سو نہ بن ٹھانی
تیھر ادھر دنیا کیا اور کاڈھا کھونٹا

تھوڑا تھوڑا دوکھ جاکہا سب کا ہو
میل کو جیلی ناہی ہانی رو تانی
جو جیسا میلا بھیا سو تیسا کوٹا

جات بدہ نہیں دیتا ہے ات نہین مٹکاوے
ہم جیا سبی نت رہون ہون ندی کنارے
لاگا داگ برہم کا فس نت اُٹھ دھوے

پاکی جوری بھر کر نت کری دو ہاد
پانی سون باتن کری اور بیٹھی ما
جو سکھ سمجھ سوبر گئے گن کہ کھد دو دے

بات دھوبی تیتھ پر سر جس ہے زنکوے ۔ ٹھاڈی گدھا ٹین چھانٹ کرین کلب پکھو
لادی لادت گر پڑ دن کوئی دھنیہ کا ندھا
دروت دھوت نت ہوا جن ... براہم ۔ دھوبی درد فراق سوں گندی جھ کیا
نہ کر کوٹا موگری اور لیجا باندھا

پھاٹن سوں ڈرتی نہیں کوئی بات چٹاک ۔ دھوبی بیٹا چاند سا سیٹھی اور پٹاک

جواب دھوبن

دھوبی دھوت جگ سب کیا گر گیا جیلا ۔ ٹوٹی پھاٹی گودڑی اور پانی میلا
جو بچھا بین کمٹی کوئی گری نہ ٹھانی ۔ گنٹھا بلک نہ بچارے جگ چہار جرانی
کمادی ململ بافتہ نہ نیری کھانی ۔ زرتاریکا دھونا کوئی پڑ جانی
جا داد دھوپ پانیے نت دھویا کیجئے ۔ دھوے دھوکا آبنا کے لے گاہک دیجے
کھری فروری پھور اٹھ بن ہانکی دینا
الکین ہلکین دھوبری سب صابن لائی ۔ ادھچا کھینچ پچھاڑتین میٹ کوڑ بجائی
کچھ سمجھ بن دھوئی جو دریا اور یاکے ۔ جب لاگی موگری تب ٹوٹ تنگ گے
رنگ بچایا چاہیے کیجے سگھڑائی ۔ نبود دیکھے دھوئی چھوٹی چکیائی
جبر بری ہیں نگیا سو دن کھویا ۔ سیلا ارے تو جیبی کہوں ایسا دھو...
نا گاہک کا دھونا کیہن کر مونہ اپنا

صابن ساجی سان دھر دھر پریم ڈبوئی ۔ حاجی ایسا دھوئے جنم نہ میلا ہوئی

سوال چماری

نیچی جات چمار کی سب جیتا چارا ۔ جن جیتا چھین کیا وہ سوئی بچارا
ڈالی ڈالی جو پھری تن بھید نہ پایا ۔ حاجی ست گر جب ملا تب پنڈ پنہایا
نسخہ سانٹ دیکھا کی مجھ نت دکھا دے ۔ کیا کہوں کہا سکوں دیکھیں بن آپہے
تن من کاٹ نار پیوں اور سلو کیا ۔ راتا ساوہ مخملی میں جو تاسیا
اوڑی بونے بیچے جوگا تک آوے
برچھہ بگت ڈالی کی نیچی اور نیچی ۔ پنڈ جہاں پچانے جہاں ڈالی داتی ...
ڈرتین بانٹ کہہ سکوں جو آہٹ کھینی ۔ میں تو بیٹھا تو کا رہوں بھی ...
برہا بیری نت پھرے کیں ارسنا ری ۔ ایک وہی لاج کنت کی اور ...
ٹپی وار سہاوناں ادر صفدر خانی ۔ چھوٹی ٹری بہنا کی میں سینن ...
ننگے پاؤں جو پھری سو بھید پاوے

پوجا پانی رہ گئی رسنا رہت مدام ۔ برہا بیری ہو رہا نت اٹھ چیرے چام

جواب چماری

سائیں ہم تہہ سکل جگ جن ایسا کیا ۔ ہوں تو پیچ نہ ای کیہں بن داویا
کچھ نہ تھا جب آپ تھا جانے سب کوئی ۔ ایک ہی سیج جیا ہیا ہین آنکھی ہوئی
بھگت برہمن بشنو سب لگ کھایا ۔ جنم ہو پتر نابھیا سردار لکھایا
ایسا دھو کمی جانی کتے کچھ ناہیں ۔ اندھی نرکی نالکا کی وہی ہیا ہیں
اگر سید سو ہادنا چیلا من مانا ۔ حاجی ٹاٹی بھرم کی ٹوٹی جب جانا
جو ہو دیدرشن کیجے تو ایسا کیجے ۔ تن مرد امن جیو ناکٹ لوہو پیجے
تیر تہ تیر تہ ہو پھری بچاری ... ۔ اور پیاسی تو جری ج بات کرے
گنگا سوں ... ۔ گھور نشا پیرت ... میلی کی

لکھ ور بن ہیا سرت حاجی ورس الیکھ ۔ جو تو چاہے آپکوں آپ آپ میں دیکھ

جیسا جیسا من لیا تیسا من بولا ۔ گیان ارتھ بچانکے گدہ رت کھولا
اور جو بولی نرگنی مجھ پورہ سکایا ۔ بارہی جیس ہوگ وگر کیا بایا
جو جانی ہوتی ودش لادے ۔ پہلے راجہ سکھ ... آدے
ناگ اور ... ۔ سیس ...

پریم سندیسا ناہ کہا ناہ سرت بتائی
نین بکت بتیاں لکھوں ایسی گت بھی میری

ڈھونڈ ولی دونی ہنسی چھپ پرت پد جانی
چوک پڑی مجھ بختی ہون جپری تیری
کون گھڑی کو بھیڑ و گھر آسے نجھانکا

اودھ بدہ بہرا ہے جون کر گونا تانا
سو وت جاگت بین دن مجھ ہی اندر بسیا
بہہ با بہارت نت کرہی سون بلکا

جاہی کر کی مو ندری دہر ابت نہانا
جو گن ہے جو ڈھونڈت پھرون پیو گونڈری

رین اندھیری بیچ دو کوکل کرت کلول — برہن جبرتی دیکھ کے سرگ ہنسو مکھ کھول

ہر دیون انہی تن کہیہ دو دائی
جانن بری بجا بکے تن و نند بجا وے
گھن برو ہی گھن ہنس او شیے گھن اتنا مانا
دہر جیر انگ بھری نت بکلی اوداسی

سور کھ سون نپٹ کہیں انبولی ڈونگا
کا یا مایا مال سب پھونک جلا وے
ایسا کھیل پریم کا گھن بسیرا مانا
پھر دین بر دین گھر آوے پیو چھیم پائی
آپ بسارین پیو ملی جو جا سے بسارا

برہا امرہیل جو تن کہوں لپٹائی
نیند بندہ کاٹ گا رو سون اوسلون لگا ہے
جاجی بازی پریم کی جن بہت لگایا
جتن بجن ایک جو ہو ر گر دکھ مین سکھ پایا
دیکھی جا کھی سنگرس دو پریم بہالا

ڈالی پاتی جر گیا گر آپ ڈکھائی
اپنا اکیلا ہو ہے دوجا نہین بھاوے
جو ہارین تو ات بھلا جیسا جگ مانا
جیسا پھول گلاب کا اور کنگ لایا

وھیلی کرڈی لگام کی اور ترکش کہو کمان — یابن مور ارہکیہ سو آئے چتر سجان

ترکی سوداگر کہین سندہی بنجارا
ہنس مین برجے دادہنی کچھ کہا نجاوے
ست گر سودا بین کیا نسدن گن لانا
پچھم سون پورب گیا اوتر سون دکھن

ادہر ان مین سوداگری جگ ہین بتلایا
حاجی ہونی ہو رہا گو لگا گوڑ کما ئے
ہاٹ جگت خلق دی مین ملک بسایا
کی پو بٹھرائی کری کی نار کو لجھین
نبھی کوئی نا ملا جس بیچ چھپون ہیلی

نیاں ملی مدن جل مکھ چنید بر لجا
جھونہ ترس نا کون ای سکھی نرین اندھیرا
پیو پردیس ہی ہم رہا گھر خبر آئی
مایا نیندی ہو پہر است دیس سو آیا
گیا سو اجون ناہ پیر اس بات وہ سیلے

چود اچند لت رنگی بارس ابھرن جا
سودا سودائی کر گیا سوداگر میرا
کی کچھ سودا ناہ بنا نا دست بکانی
لالچ لاگا جیو کا لے لاہہ تبایا

سوداسودائی سب کرین ور سبال تھیں ہاٹ — ایک لادی ایک رجلی حاجی انکی بات

سوداسوائی سب کہین ورچاہین دونا
لیو اوپی نت کرے حاجی بنجارا
لادہ چلا ناسوت کون ملکوت بکاوے
گاہک مول نکر سکی ناہ نرخ بناوے

بن ڈے لیے جاہین اوٹے کا پونا
دہنیت گنیت پریم پت سو ہر ہارا
اوڈی سون ڈوناکری تب اکین دہاوے
پنچی تن نت بجنا سر دھین بچھتاوے
کوئی کری بساہنا کوئی آپ بکانا

حاجی یہ جگ ہاٹ میں جو آپ بکانا
پریم سمندر جہار تن جو لو نجی بہاری
لاگی ہاٹ سو ہاوفی جہان جو بکائیں
ایک گیا لاہوت کون ان دن ہی جہانا
اپنی اپنی سمجھ مین سب لوگ سیانا

دونا لگا جو گیا ان ہا پایا
سرت نرت کیہو سد بسا نچا ہو ہارے
دوجگ دینی بار تی تو پار بتائین
ایک پھرا ہو بار کر ناسوت بسایا

یہان ہین نیچے دہر گیا آیا آپ بکاسے — لالچ لاگا بانیان بین نیرین روجا سے

اور نکھی منہد بولنی اور سادہ مرار ے
نار نار نروا کین مین کام چکایا
نانا جن بے جگ بچہ تب پامین بانٹے

ساج نہین سینہہ ہی چلی نجر اہ کو بار ے
لوگ جگت دو ہاتھ کر تب کو نم پھر ایا
کتنا میں بار کین مین باند لگائی

جون سنگین ہیں ات کیون ہو شیار
جب سین گیا جھو بہ بی پہران نہ لیا
پھری نالی جو رکین مین گانٹھ لگائی

تانا با نا نت کری پیو سون بیرا
سامین اوجلی جلال مین مجھ میلا ئی
جہنا گاڈ ہا سب بنا تب جنت پائی

قول محمد سون کیا جو اور ندیجے

مومن ہو ایسی کرے تو کچھو کیا کیجے
حسن تسبیح گوفند کون مین روز مناؤن

پریم دردکار ورا ٹھ مجھ جھگڑا ٹھاؤن
حاجی مومن تب لے جب دھوکا جا جاؤن

سکھ چینا کبھی نہین اور ملی خمن

خاصا ململ بافتا محمودی جو تار — حاجی تو بنا بنا یکین تار تار نروار

کا باگر کرہ بیٹھ کیمن مومن گنو ننا
دم ہو تا بیچا نکے جن تار چلائے
کبر منی جانے نہین سکین بیچارا
حاجی لالچ پا نکی جن نظمی چورائی

حکمت سن نلیان بھری کہ ٹھوک ٹونبا
سووت جاگت بنت خنی ذہنین سوائے
مومن سوئے جانئے جن تنا بارا
اوجل سون میلا بھیا کو کیا لیسید نائی
تانے بن بانا نہین بانے بن تانا

لمن بائین لمن داہنے دبانہ اچھائی
پھری پیرت پیچ ہوئی پی پیر بنایا
اگا دیکھہ کی بگ پھری نلچلی کو پاٹی
مومن گن من بھیانل تار چورانا
چونسی بسی سمجھ کے مومن من بانا

جتن کھونٹی ٹیمین جب بنیا پالادی
جب سمجھے دیکھا آپمین ادلجا سلجا بایا
جبا نگر سون اوجل نہین کھونٹ گرڈا پیارا
تانا بانا ایک ہے کھو کھون بیگانا

داہین ہاتھ قرآن دھر بائین ہاتھ پران — بیچون بیچ بنا یکے حاجی بنا نادان

تمت

خاتمۃ الطبع

شکر خدا ہے کہ یہ مدد و اعانت غیبی یہ مجموعۂ نادر الوجود متضمن مضامین اہل توحید و تصوف اس رتبہ کا مراتب ہوا ہے کہ مطالعہ جسکا جلا بخش آئینۂ دل اہل بصیرت اور سرمۂ چشم بینائی ہے کیون نہو عارفین کامل کا کلام ہے موحدین حقیقت گزین کا ارشاد رشید ہے جسکا نام مجموعۂ توحید ہے اتحاد مفہوم نے ہر رنگ کی زبان و بول چال کا ڈھنگ دکھایا ہے لطف تازہ ہر تقریر کا جداگانہ رنگ لایا ہے ہر ایک صاحب عرفان نے کثرت ہستی اعتباری سے وحدت الوجود مین دم مارا ہے عالم نگارنگ مین ایک ہی رنگ سبکو بھایا ہے المختصر یہ نادر و شگرف مجموعہ جو سرتاپا مضامین تصوف اور توحید سے بھرا ہوا ہے اور اپنی خوبیون مین اپنا آپ ہی نظیر ہے حسب افرار شائقین باہتمام مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین بسرپرستی عالیجناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب بہادر دام اقبالہ مالک مطبع بصد حسن و خوبی بہزاران خوش اسلوبی بتصحیح تام و تنقیح مالا کلام باہتمام منصرم کامل منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع بماہ مئی ۱۹۱۴ء بار سوم چھپا خداوند جہان اسکو پسند خاطر عارفان فرمائے اور جلد جلد اسکے چھپنے کی نوبت آئے آمین یارب العالمین

تاریخ طبع مجموعهٔ توحید از عندلیب گلستانِ خوش مقالی گل سرسبد بوستانِ نازک خیالی سخنورِ کامل جناب منشی بھگوان دیال صاحب عاقل ایجنٹ مطبع ہذا

هو الکریم

این نسخهٔ خوب از تصوف پسند کین
سازو نفحات ایست طرفه گو

بهر تاریخ سال هجری عاقل بگو
سرچشمهٔ تصوف جید

۱۳۲۲ ھ

مثنوی عطّار

بسم الله الرّحمن الرّحیم

چشم بکشا که جلوهٔ دلدار / متجلی ست از در و دیوار
نحن اقرب الیه آمده است / دور افتادهٔ تو از پندار

کل شیٔ محیط می بینم / انچه می بینمش به نقش و نگار
رو به پیش تو ایستاده چو سرو / سر فرو بردهٔ تو نرگس وار

سرمهٔ گر ز نور بی بصری / بکشی در دو چشم بر سر کار
اندرون و برون نشیب و فراز / از پس و پیش و از یمین و یسار

شاهد لا اله الا هو / پیش تو پردهٔ گیرد از رخسار
کاروان نفخت من روحی / بسرائی تو بر گشاید آر

ثم وجه الله آیدت بنظر / و هو معکم نمایدت دیدار
این تماشا چو بنگری گوئی / لیس فی الدار غیره دیار

احدیت را اگر تو بشماری / واحدیت رساندت بهزار
همه یک قطره ایست از دریا / همه یک دانه ایست خردل وار

اسپ و پیل و پیادهٔ و فرزین / به تن واحد آن سپه سالار
می نماید بچشم احول تو / شتر و پیل و اسپ و گاو و حمار

گر تو علم الیقین بدست آری / سوی عین الیقین بیا پی آر
روی عین الیقین عیان بینی / شوی از کائنات برخوردار

پس بخود گوئی و بخود بشنوی / لمن الملک واحد القهار
عشق او در دلت کند منزل / روز روشن نمایدت شب تار

محو گردی چنانکه از مستی / نه شناسی ازین سر و دستار
بهمین دیده بنگری ظاهر / صورت خویش را بصورت یار

گر بااین بال و پر کنی پرواز / شاهبازی تو در جزیل شکار
روی بیگانه که می نگری / آشنائی بر آیدت هر بار

بعد ازین ما و ساقیا لب حوض / بعد ازین ما و یار و بوس و کنار
هر که اینجا ندید محروم است / در قیامت ز لذت دیدار

من عرف ربه نبی فرمود / گر نمیدید حیدر کرار
من رآنی فقد رأ الحق / از چه رو گفت احمد مختار

رمز من کان هذه الاعمیٰ / بشنوید ای گران کودن کار
این سخن در تو کی کند تاثیر / دارد آئینهٔ دلت زنگار

من طلبنی وجدنی آمده است / عاشقان را بدست وست قرار
کار کن کار پیش از انکه اجل / بدر آرد ز هستی تو دمار

چند خواهی نشست صم بکم / باید امن چو صورت دیوار
منزل تو نه دور نزدیک است / با یمردی بکن قدم بردار

ثم آبیم ما و او آب است / بهم آمیخته شکر کردار
فتمنوا الموت ان کنتم / صادقین آمده است در اخبار

گر بمیری تو پیشتر ز اجل / نکند بر تو تیر و خنجر کار
جمله ملکوت را شود بیقین / همچو سیماب کشتنت دشوار

صید عنقا کجا تواند کرد / بو الفضولی که گردد به شکار
در شریعت بود هر انچه حلال / در طریقت بود همه مردار

چون حقیقت نقاب برگیرد / هر دو یک گردد ای نکوکردار
دع نفسک تعال را بشنو / ای برادر ز گوش پنبه برار

دین احمد گزین مسلمان شو / بگذر از خویش بگسل این زنار
خویشتن را تو در میان بگیر / سد اسکندر از میان بردار

صفت سر زند ازین مستی / بطراز هم بصفحهٔ اظهار
تا کاهل اللسان شود خاموش / تا که بطل اللسان کند اقرار

او خروشان چو بلبلان بهار
خود انا الحق زد از لب منصور
رب ارنی بگوش خود خود گفت
ناظر خود خود است و خود منظور
خود گنه ساز هر گناه که هست
من نیم او خود است قافیه سنج
قم باذنی و قم باذن الله
بچه معنی عبارت کفر است
روز از روز با کلیم الله
راه سر کرد رو بحکم نهاد
گفت من از دم ازل دارم
به بیان نیاز بازش گفت
من مگو گفت تا چو من نشوی
خاطر خویش پاک کن بوضو
لیک غیری تو چیست هستی تو
در تو با خود ز خود خدا گوئی
بتکلم در آ که مشرک کیست
هر که از وی نزد انا الحق نیز
چون دوئی از میان برخیزد
کرد توحید ایزدی آغاز
انچه من با تو گفته ام نهفت
من همین گویم و همین شنوم
ای لیس لا اله الا الله
آن یکی وقت نزع شبلی را
در تبسم در آمد و بشگفت

او خمش همچو طبلهٔ عطار
خود بر آمد ز شوق بر سردار
خود بجود کرد حسرت دیدار
خود تماشا و خود تماشا کار
خود زند باب توبه استغفار
من نیم او خود است در گفتار
هر دو یک نغمه الست از لب یار
هیچ فهمیده ٔ نکو کردار
خواست مرشد ز ایزد دادار
رفت در پیش آن لعین ناچار
طوق لعنت بگردن او بار
کای تو در راه عقل پاک عیار
این سخن راز من بخاطر دار
باطن خویش را نماز گزار
خویشتن را کناره گیر کنار
مشرکی باشی و خدا آزار
گفت ای هرزه گوی کج دل کار
او بود از جماعت کفار
تو نمائی داد کند اقرار
که یک است او چه رچه صد چه هزار
تو عیانش همین کنی اظهار
نیست کس غیر من بهر دو دیار
خود ز شرک خفی ست آئینه وار
گفت ای قدوهٔ صغار و کبار
پیشوا ۱۲۱
همچو روی بهار چهرهٔ یار

گاه کل اللسان شود با خویش
گفت انا احمد بلا میم
باز خود رفت لن ترانی گفت
تاب در زلف و وسمهٔ ابرو
عاشق خود خود است خود معشوق
حمد خویش از زبان خود گوید
قل هو الله وصف احمد دان
خویشتن را نگوی من یعنی
حکم آمد برای دین پروی
گفت ایزد برای ارشادم
تو ندیم اله نداری ننگ
در تکلم در آمد و بکشود
شو بباطن ربوبیت پرور
پس وضو چیست فکر کردن دل
نور چشم من از خودی بگذر
سالکی مر جنید را پرسید
هر که نادیده نام او گوید
هر که منکر شود بود مشرک
روز آدینه بر سر منبر
مگر آنجا جنید حاضر بود
گفت هیهات ای یگانهٔ عصر
تا نکاری یگانگی را تخم
چیست شرک جلی رسول الله
که بگو لا اله الا الله
گفت معشوق من باستغنا

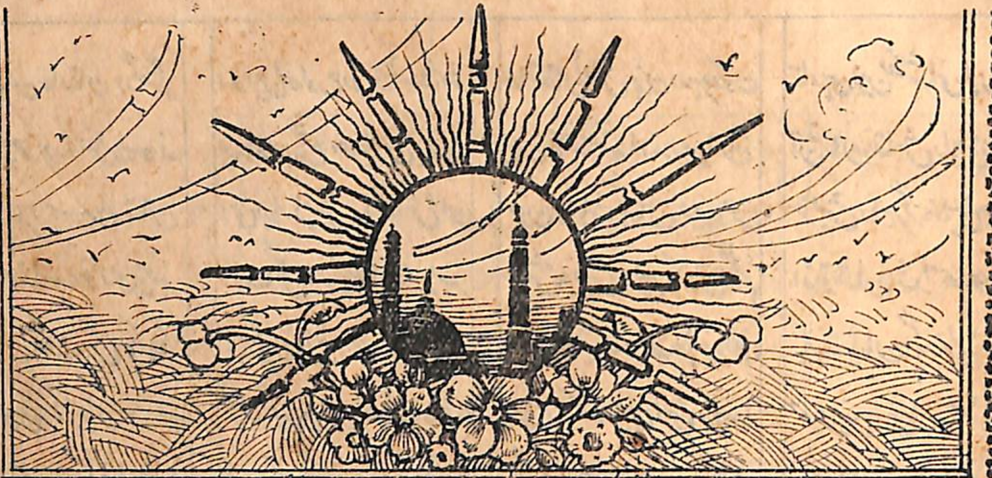
گاه طل اللسان زهی عیار
از زبان پاک احمد مختار
بهمه کوچه و بهر بازار
سرمه در چشم و غازه بر رخسار
خود طبیب خود است و خود بیمار
تا که با من شوند بر رفتار
و ز میانش تو لیک میم برار
من رانی بگو بهمبر دار
پیش ابلیس مفسد سالار
بر سر تو نهاد تاج مدار
من کجا و طریق این اطوار
لب شکر فشان و گوهر بار
کن بظاهر عبودیت بردار
صافی دل جدا شدن ز اغیار
خویشتن را جدا جدا انگار
کای ز سر تا قدم همه اسرار
مشرک است و فضول ناهموار
من از و چون خدای و بیزار
گشت شبلی برای خطبه سوار
گفت ای پاک باز یار و کار
سخن مشرکانه را بگزار
کی دهد شاخ آشنائی بار
خویشتن را ازین دو شرک برار
مغفرت را ز ایزد غفار
نگشاید ز روی رشوت بار

روزنی خود دل است از خطرات   پس بود با مشاهدهٔ انظار
دل تو لقمه خوار پنج و چهار   بر باید که تنگ روز نهار
در بسوی عبادتت بکشند   خطرات ملایکش بشمار
در بود خاطر تو مائل حق   سستی تو بدل بود بخار
که نباشد دل فرشته سرشت   مائل هیچ کس ازین هر چار
لیک اینجاست دانت مشکل   بلکه زینجا گذشتنت دشوار
ای بسر در ره شریعت فرض   عشبه ده یک بود بدین پندار
تو اگر مرد این خجسته رهی   دامن از کائنات خود بفشار
فیض تیر دان گران چه از کوه است   کوه بر گردن فرشته مدار
چیست تجرید گشتنت آزاد   از هزاران هزار دنیادار
عم انبیا بهیچ نوع مخور   بگذر از جمله و بحق بسپار
ماه و خورشید زهره و مریخ   ابر باران ز ما همه آزار
همه بهر تو در مشقت و رنج   تو برای همین کشی آزار
دین و دنیا و دوزخ و فردوس   تو رها کن باین جز آن بگذار
گفتم امشب خلاف عادت خویش   سیر خوردم ازان شدم بیمار
چند خواهی چو شاخ گل بالید   کین بر دل برد وین دلدار
رود تو گنده خوار و هیچ غدنگ   تو ز من باز مانده چون سوفار
چشم من وقف راه قسمت دان   تا در آن وقت خواندنت اقرار
دید کس بایزید را در خواب   بود شخصی که بود از اسرار
بگو از سر گذشت اول شب   چه شنیدی تو از یمین و یسار
گفت آورده ام گناه که هست   نام تو هم غفور و هم غفار
ورنه هنگام رفتن تو زمین   زیر پا آیدت همین مقدار
کیسه من پر از گناهان ست   من خریدار و اینست بازار
این ز شعر است چیست معجزه   گرچه ماند بصورت اشعار
لیک باید که کار فرمائی   ورنه خون خورده دل عطار

مسجد تو مقام تسلیم است   قبله گاه تو طاق ابرو یار
گر بود خاطر تو مائل علم   آن خطرها ز آسمان پندار
جان من این چه کار شیطانی است   بخطر از در است مردم خوار
این کشاکش ز نفس شیطانی است   شهری آبادست دست بیار
ماه من منزل تو او ادنی است   نیست جای شکیب و جای قرار
حج چه باشد ز خود سفر کردن   بکجا جانب هدایت کار
در شریعت گذشتن از آز است   در حقیقت گذشتن از انکار
هستی خویش را ز کوه بده   بر سر دوستی بکن نثار
چیست غسل تو در رهٔ توحید   غوطه خوردن نیامدن یکبار
پس ز آن از برادر و خواهر   پس ازان از تمام خویش و تبار
زانکه داریم ما همه خوردن   زانکه داریم ما همه غمخوار
بسکه تجرید بایدت تفرید   یعنی از آخرت شدن بیزار
فارغ از دین تارک از دنیا   نکشد فرق و افسر افشار
خورده بودم مگر شبی سیری   شکمم را گرفته بود آزار
اذکروا الله اولین فرمود   دقنا ربنا عذاب النار
زود باشد که فی فنای الشیخ   یعنی از خویشتن شدی بیزار
هر چه بی یاد او تو پنداری   زهر قست از خود ست هموار
ای برادر بقائی تو وهم است   که همین افتی از سر دیوار
گفت ای شاهباز عالم قدس   گفت ای قدوه اولوالابصار
گفت آمدند از عالم قدس   که چه آورده بهیاد بیار
لیک از من نرفت در توحید   شرک از کردگار لیل و نهار
نام خود بر صحیفهٔ لاریب   خود رقم کردی دانا الغفار
این قصیده است می هاتف غیب   طمع و الا پسند آئینه دار
قلم راستی بدست آور   بردر قهای جان و دل افگار
همه شوق است اندرین صفحه   همه عشق است اندرین طومار

خاتمة الطّبع از جانب کارپردازان مطبع

شکر پروردگار که این گلزار توحید پُر بهار یعنی مثنوی شیخ الشیوخ فرید روزگار حضرت شیخ فریدالدین عطّار رحمه الله الغفار که سابق ازین چند بار بشمول مجموعهٔ توحید بمطبع اوده اخبار همیشه بهار زیور طبع پوشیده بسر ازان بوفور شوق شائقان از عالم کثرت سر بر زده خلعت تفرید در برکشید۔ الحمد لله علی احسانه که برین طرز نوی در مطبع نامی گرامی منشی نول کشور واقع لکهنؤ بعلو همت جناب معلی القاب جناب منشی پراگ نرائن صاحب دام اقباله بماه اگست سنه ۱۸۹۶ء مطابق ماه ربیع الاول سنه ۱۳۱۴ھ بار دوم از زیور طبع برهنه شده بر منصهٔ شهود جلوه گر شد حق سبحانه تعالےٰ نظارگیان این ناظورهٔ عالم فریب را شوق عطار فرماید بمنّه وکرمه



بسم الله الرحمن الرحیم

من بغیر تو نه بینم در جهان
قادر ای پروردگار جاودان

من ترا دانم ترا دانم ترا
خود ترا کی غیر باشد ای خدا

چون بجز تو نیست در هر دو جهان
لاجرم غیری نباشد در میان

اولینی آخرینی ای احد
ظاهری و باطنین و بعید

این جهان و آنجهان در نهان
آشکارا و نهان و در عیان

هم نهان و هم عیان پیدا توئی
هم درون گنبد خضرا توئی

از ازل بودی و باشی همچنان
تا ابد هستی و باشی جاودان

ای ز تو پیدا شده کون و مکان
ای ز تو پیدا شده جان و جهان

ای ز تو عالم پر از غوغا شده
جان پاکان در رهت یغما شده

ای ز تو چرخ فلک گردان شده
صد هزاران دل ز تو حیران شده

ای ز وصلت عاشقان دل سوخته
جامهٔ وصل تو هر دم دوخته

ای ز وصلت کار ما زار آمده
همچو ابراهیم در نار آمده

ای ز وصلت جانها بریان شده
همچو اسماعیل صد قربان شده

ای ز وصلت جانها اندر فغان
همچو موسیٰ در جواب لن ترانی

ای ز وصلت زاهدان در تهنیت
همچو داؤد نبی ع در تعزیت

ای ز وصلت عالمان در گیر و دار
چون سلیمان پادشاه ملکدار

ای ز وصلت عاشقان آشفته کار
همچو عیسیٰ ع آمده در پای دار

ای ز وصلت جان ما تاراج یافت
چون محمد ص یک شبی معراج یافت

ای ز وصلت آسمان گردان شده
اندرین ره پای بی پایان شده

ای ز وصلت کوکبان اندر طلب
می نیاسانید هرگز از تعب

ای ز وصلت آفتاب اندر سما
غلط غلطان میرود بی سر و پا

ای ز وصلت خاک را خون جگر
هر زمان سر در گم کرده بدر

ای ز وصلت آب در گاه آمده
هر زمان هر سو پدیدار آمده

ای ز وصلت شد فرید غرق خون
(ای فرید الدین عطار ۱۲)
هر زمان در خاک افتد سرنگون

ای ز وصلت آتش از غم سوخته
اندران دم سنگ سر او کوفته
(یعنی هرگاه که سنگ بر چقماق زدند ۱۲)

ای ز وصلت هر زمان حیران شدم
در تحیر سر بسر گردان شدم

ای ز وصلت غرق توحید آمدم
لاجرم در عین تجرید آمدم

من تو ام تو من نه من جمله توئی
محو کردم در تو مائی و توئی
(نیست ۱۲)

خود یکی بود و نبود او را دوئی
از منی برخیز هم اینجا توئی

من بوصلت عارف مطلق شدم
عارفی رفتم تمامی حق شدم

من خدایم من خدایم من خدا
فارغم از کبر و کینه و ز هوا
(ای عافیت از غلبهٔ عشق من رفته ۱۲)

سر بی سر نامه را پیدا کنم
عاشقان را در جهان شیدا کنم

صد هزاران خلق حیران آمدند
اندرین ره زار گریان آمدند

صد هزاران عارفان در گفتگو   اندرین لوح دل درشست و شو
عاشقان آتش بزن در هر دو کون   تا رهی زین نقشهای لون لون (رنگ ۱۲)
نقشها را جمله در آتش بسوز   بعد ازان شمع وصالش برفروز
چون نماند نقشها اندر میان   آن زمان نقاش را بینی عیان
با تو گویم سر اسرار نهان   ای پسر از نقش را نقاش دان
چون ترا باشد کمال دین حق   خویش را هرگز نه بینی جز بحق
جملگی اعضای تو ای بیخبر   ذات کلّی این جهان سر بسر
عرش و فرش و لوح و کرسی و قلم   از تو شان شد اسم دو عالم علم
جوهر جان در هوس تو کرده   با سگی و جاهلی خو کرده
داده بر باد عمر جاودان   یک زمان آگه نه از سر جان
چون شوی آگه بجان خویشتن   ترک گیری زین حدیث ما و من
جمله را یک بینی ای مرد خدا   تا نه بینی ای پسر رشته دوتا
گر تو راه عشق را مائل شوی   یکسر و یکسینه و یکدل شوی
تنگری در هیچ سوا ای مرد کار   دائما در عشق باشی بیقرار
عشق جانان جوهر جان آمده است   لاجرم از خلق پنهان آمده است
هست پیدا لیک پنهان از شما   کی بود خفاش (شپره ۱۲) را تاب ضیا (روشنی)
این جهان و آن جهان را هم ببین   بگذر از راه گمان و از یقین
عشق با عشاق دان آمیخته   روح اندر خاکدان آویخته
گفتم ای آرام جان عاشقان   هم توئی درمان درد مفلسان
ای وصالت عارفان بشناخته   مرکب معنی درین ره تاخته
ای وصالت سالکان هر زمان   جمله در راه اند از ره بی نشان
ای وصالت صادقان صادق شده   در طریق عشق خود لائق شده
ای وصالت آسمان در ها و هوی   در ره تقلید شبگافند موی
ای وصالت اولیا را داده حال   ذات ایشان ماورای قیل و قال
ای وصالت آسمان و هم زمین   هست در تسبیح رب العالمین
ای وصالت شمس را در تافته   نور او بر جمله عالم تافته
ای وصالت ماه را هاله زده   گاه بدر و گه هلالی آمده
ای وصالت باد و آتش را بهم   داد وصلت از ره لطف و کرم
ای وصالت گرد آب و خاک را   دام اقدس روح و قدس پاک را
ای وصالت بحر را انگیخته   هر زمان درّ دگر پرداخته
ای وصالت کوه را در گل زده   صد هزاران خوار بیش بر دل زده
ای وصالت سیر دریای قدم   صد هزاران درّ آورد از عدم
ای وصالت عاشقان و عارفان   ای وصالت بی نهان و بی عیان
ای وصالت انبیا و اولیا   ای وصالت صوفیان با صفا
ای وصالت عاشقان و عارفان   ای وصالت اهل دل و مخلصان
ای وصالت نیستی نیستان   ای وصالت هست گشته در جهان
ای وصالت از جهان بیرون شده   ای وصالت عالم بیچون شده
ای وصالت هر دو عالم سوخته   ای وصالت خان و مانم سوخته
ای وصالت روشنائی جهان   ای وصالت هم عیان و هم نهان
ای وصالت غمگسار مفلسان   ای وصالت شمع جان بیکسان
ای وصالت رهنمائی سالکان   ای وصالت درفشای طالبان
ای وصالت شور مشتاقان شده   ای وصالت وصل عشاقان شده
ای وصالت صدق صدیق آمده   ای وصالت عین تحقیق آمده
ای وصالت ترک تجرید آمده   ای وصالت گنج توحید آمده
ای وصالت اولین و آخرین   ای وصالت ظاهرین و باطنین
ای وصالت وصل من در یافته   لاجرم در عشق جانان درباخته
ای وصالت گشت بر من آشکار   سالکی گشتم ز وصلت نامدار
بار دیگر سالکی حق حق شدم   سالکی رفته تمامی حق شدم
من خدایم من خدایم من خدا   فارغم از کبر و کینه و ز هوا

بند دوم

سر بیسر نامہ را پیدا کنم　　عاشقان را در جہان شیدا کنم
آن نمودہ سرّ اسرار قدم　　آوریدہ درّ معنی از عدم
سر حق را او نمود از لطف حق　　در رہ حق داد مرد از اسبق
عارفان این معرفت دریافتند　　سالکان مرکب درین رہ تاختند
عاشقان دیدند روی وحیان　　دستہا شستند ہر ساعت ز جان
رہ ازو جو گر تو مرد رہ روی　　تا نمائی در بلای کژ روی
ہر کہ در راہ محمد راہ یافت　　سر حق را از دلِ آگاہ یافت
میم را بردار احمد شد احد　　فہم کن معنی اللہ الصمد
کور را از حور رخ زیبا چہ سود　　گرچہ داند تلخیہ بانگ آمد ز عود
راہ مردان راہ توحید آمدہ است　　کار ما تجرید و تفرید آمدہ است
تجرید بودن از علائق ۱۲
اسپ را در راہ احمدؐ تاختم　　جان خود در راہ احمدؐ باختم
عقل شیطان گفت من از آدمم بہم　　کوست ظلمانی و من نورانیم
معنئ آدم ندیدی بالیقین　　روح پاکش رحمۃ للعالمین
گر ترا دیدہ بدی در راہ ما　　آدم ما را بدیدے ہمچو ما
بگذر از کبر و نفاق و کیش و دین　　تا رسی در قرب رب العالمین
نفس انسان سد راہ عشق شد　　عاشقان را راہ پیش از عشق شد
نفس را بینی حجاب راہ دین　　این سخن را از دلِ آگاہ بین

گفت احمدؐ خواند ما را آن امام　　انبیاؑ و اولیا او را اعلام
راہ را بنمود آن بحرِ صفا　　خواجۂ دنیا و دین خیر الوریٰ
طالبان در جستجوی او بدند　　عالمان در گفت و گوی او بدند
زاہدان یک شمہ از وی یافتند　　سالہا با سوختن درساختند
رہبرِ عالم محمدؐ آمدہ　　اسم او محمود و احمد آمدہ
راہ راہِ مستقیم دنیا و دین　　سر حق است رحمۃ للعالمین
احمدؐ است اینجا احد ای مرد کار　　سر حق را با تو گفتم آشکار
ہست این اسرار از جای دگر　　سر این را کی شناسد کور و کر
خود پرستی راہ شیطان آمدہ　　بت شکستن راہ یزدان آمدہ
من طریق عشق احمد داشتم　　تخم این در راہ احمدؐ کاشتم
من شراب از جام احمدؐ خوردہ ام　　گوی را از خلق عالم بردہ ام
حق تعالی گفت او ملعون شدہ　　از طریق راہ حق بیرون شدہ
او منست و من ویم تو بے خبر　　لاجرم در راہ ما بی کور و کر
یعنے از من ست و من از و ہستم ۱۲
ای برادر در کمال خویش باش　　در رہِ توحید حق بے کیش باش
حق پرستان اندرین رہ گمرہند　　از طریق عشق حق آگہ نیند
عشق را بگزین و نفست را بسوز　　تا شب تاریک گردد ہمچو روز
مصطفیٰ شیخ من ست در راہ دین　　او مرا بنمودہ است راہ یقین

در رہ حق را ز اسرارم ببین　　من نہ عطارم نہ عطارم ببین
فارغم از کبر و کینہ و ز ہوا　　من خدایم من خدایم من خدا

بند سوم

سرّ بیسر نامہ را پیدا کنم　　عاشقان را در جہان شیدا کنم
سرّ بیسر نامہ را کردم عیان　　این نہ مان خوہم نخواہد شد روان
محو شد اجزای من کلی بہم　　فارغم از خوف در شادی و غم
من وجود خویش را فانی کنم　　در بقای حق بحق باقی کنم

بعد از خون سر ندیدم از صفا　　من نوشتم سرّ بیسر نامہ را
گر سرت باید بترک سر بکن　　در سرت باید بترک در بکن
گنج پنہانم درین جسم آمدہ　　سرّ اعیانم درین اسم آمدہ
من باسرار آورم این جسم را　　پس بگفتار آورم این اسم را

تا بدانند عاشق دل سوخته	اسم اعظم گشت برتن دوخته	من برای جمله عالم آمدم	لاجرم در راه آدم آمدم
من برای راه عشاق آمدم	لاجرم در عشق مشتاق آمدم	جسم خود در راه حق در باختم	سر معنی را بجان بشناختم
	اولین و آخرین من بوده ام	ظاهرین و باطنین من بوده ام	
	من خدایم من خدایم من خدا	فارغم از کبر و کینه و ز هوا	

بند چهارم

سر بیسر نامه را پیدا کنم	عاشقان را در جهان شیدا کنم	بود عطاری عجب شوریده حال	در ره تحقیق او را صد کمال
حال او حال عجب بود ای پسر	نی چو حال این خسیسان بیخبر	در رموز سر حق ره برده بود	نی که همچو ماه تو در پرده بود
او یقین خویش حاصل کرده بود	در یقین خویش واصل گشته بود	در علوم خود وثوقی داشت او	هیچ علمی را فرو نگذاشت او
عالمان از علم او درمانده اند	عارفان از عرف او وامانده اند	عاشقان از عشق او حیران شدند	هر دم از نوع دگر بیجان شدند
زاهدان از زهد او رسوا شدند	در خیال زهد او شیدا شدند	بعد پنجه سال او اسرار یافت	از فرید الدین لقب عطار یافت
	من خدایم من خدایم من خدا	فارغم از کبر و کینه و ز هوا	

بند پنجم

سر بیسر نامه را پیدا کنم	عاشقانرا در جهان شیدا کنم	درنگر ای عارف صاحب نظر	تا که مردان را چها آید بسر
جمله مردان در فنا از ره شدند	در بقای حق بحق آگه شدند	جسم و جان و دین و دنیا باختند	تا کمال راه او را یافتند
زهد را و علم را و قال و قیل	جمله را انداختند در آب نیل	دیده ها از غیر او بر دوختند	غیر حق را اندرین ره سوختند
ای برادر غیر حق خود نیست کس	اهل معنی را همین یکحرف بس	گر تو غیر حق نه بینی در جهان	بر تو روشن گردد اسرار نهان
چونکه اندر راه حق بینی شوی	از وجود خویشتن فانی شوی	گر ز جسم و جان شوی کلی بدر	آن زمان از سر حق یابی خبر
هر که اندر بند نفس خویش ماند	از ره حق همچو کافر کیش ماند	در ره توحید جان ایثار کن	دیده را در یار او دربار کن
ای در فکر خود ۱۲ در حلال حق جمال حق ببین	با صفات ذات رب العالمین	من نمودارم برای جمله نان	وا نمایم سر حق را آن زمان
	من خدایم من خدایم من خدا	فارغم از کبر و کینه و ز هوا	

بند ششم

سر بیسر نامه را پیدا کنم	عاشقانرا در جهان شیدا کنم	بود شخصی گفت مارا اینچنین	نه تو کافر نه تو داری کیش و دین
پیشوای ما و تو چون مصطفی است	لاجرم تو آنچه گوئی کی روا است	بعد از آن عطار گفت ای کور کر	از رموز سر عشقی بیخبر
تو به بند صورت وا مانده	کی تو حرف حق احمد خوانده	لی مع الله گفت احمد در میان	تو کجا دانی که هستی بی نشان
راز من گفت است احمد از صفا	تو کجا دانی که هستی بیوفا	تو بصورت همچو کافر مانده	واصل حق را تو کافر خوانده

خرقهٔ ناموس را پوشیدهٔ
تو سلوک راه از خود کردهٔ
در خودی خود گرفتار آمدی
رو که در تقلید ماندی مبتلا

آنگهی سالکپوش را کوشیدهٔ
لاجرم در صد هزاران پردهٔ
لاجرم در عین پندار آمدی
بر توحید از کجا و تو کجا
تو نمیدانی که من هستم چنین
من خدا ایم من خدا ایم من خدا

بت پرستی میکنی در زیر دلق
وام گاهی کردهٔ این خرقه را
راه تجرید و فنا راه تو نیست
رو که راهِ بی‌نشان راه تو نیست
بی سر و پائیم بر روی زمین
فارغم از کبر و کینه و زهوا

بینائی خویش را صوفی بخلق
می فریبی هر زمان این فرقه را
تو سخن کم گوی کو راه تو نیست
از سلوک عشق آگاه تو نیست

بند هفتم

سرِ بیسر نامه را پیدا کنم
جوهر عشق از تو چون پیدا شود
آن زمان تو عشق را لائق شوی
آنچنان خواهم که کلی گم شوی
کی توانم کرد پنهان بحر را
یافتم یکقطره زان بحر صفا

عاشقان را در جهان شیدا کنم
هر دو عالم در دولتِ یکتا شود
عشق حق را عاشقِ صادق شوی
عشق حق را عاشقِ پر غم شوی
من بزیر کاسه ای مردِ خدا
زان بر آرم هر زمانِ موجها
در ره حق عشق صادق آمدم
من خدا ایم من خدا ایم من خدا

این سخن را از سر مردی شنو
پیش تو نی شک بماند نی یقین
گر ترا از عشق خود باشد خبر
ور نه همچون زاهدانِ کور رو کر
بحر معنی بی نهایت آمده است
راه توحید عیانی داشتم
حق حق است حق مطلق آمدم
فارغم از کبر و کینه و زهوا

تا نمانی در قیامت در گرو
بگذری از کفر و ز اسلام و دین
مرتدی باشی براهِ پر خطر
چون ز هستیٔ خودت باشد خبر
لاشکی بی‌حد و غایت آمده است
گنج اسرارِ نهانی داشتم

بند هشتم

سر بیسر نامه را پیدا کنم
گفتم ای دانای پنهان آمده
لیک در دریای خون غوطه زدم
گفت اینده میگذارم من نماز
بعد از آن گفتند مردان مرد کار
بار دیگر گفت کای صاحب نظر
این بگفتم اینچنین شد جان من
ای دریغا در خودی در مانده‌ام
ای دریغا عارفانِ باوفا

عاشقان را در جهان شیدا کنم
خلق عالم از تو حیران آمده
بعد از آن کردم وضو از خود شدم
پس وضو سازم بخون ای پاکباز
از تصوف این زمان رمزی بیار
از طریق عشق ده ما را خبر
منتشر شد در جهان احوال من
لاجرم در صد بلا در مانده‌ام
شان برفتند و بماندم در قفا

گفتم ای دارندهٔ لوح و قلم
میکنم من ختم بی سر نامه را
مردمان گفتند این چه دیدهٔ
این نماز عشق را اینجا وضو
گفت کمتر زینکه می بینی ببین
گفت بس اینجا بود دیگر زدن
ای دریغا ختم بیسر نامه شد
ای دریغا پیشوایانِ یقین
ای دریغا سالکانِ راه دین

این جهان و آن جهان از تو علم
میکنم آلوده در خون خامه را
روی خود در خون چرا آلودهٔ
راست نامد جز بخون پاک رو
تا ترا در راه حق باشد یقین
بعد از آن پر سوخته آتش زدن
لیک در سیلاب خون تر خامه شد
راه رفتند و بماندم اینچنین
باخوشی رفتند من ماندم حزین

تا بدانند عاشق دل سوخته	اسم اعظم گشت بر تن دوخته	من برای جمله عالم آمدم	لاجرم در راه آدم آمدم
من برای راه عشاق آمدم	لاجرم در عشق مشتاق آمدم	جسم خود در راه حق در باختم	سر معنی را بجان بشناختم
	اولین و آخرین من بوده ام	ظاهرین و باطنین من بوده ام	
	من خدا ایم من خدا ایم من خدا	فارغم از کبر و کینه و زهوا	

بند چهارم

سر بیسر نامه را پیدا کنم	عاشقان را در جهان شیدا کنم	بود عطاری عجب شوریده حال	در ره تحقیق او را صد کمال
حال او حال عجب بود ای پسر	نی چه حال این خسیسان بیخبر	در رموز سر حق ره برده بود	نی که همچو ماه تو در پرده بود
او یقین خویش حاصل کرده بود	در یقین خویش واصل گشته بود	در علوم خود وثوقی داشت او	هیچ علمی را فرو نگذاشت او
عالمان از علم او درمانده اند	عارفان از عرف او وامانده اند	عاشقان از عشق او حیران شدند	هر دم از نوع دگر بیجان شدند
زاهدان از زهد او سودا شدند	در خیال زهد او شیدا شدند	بعد پنجه سال او اسرار یافت	از فرید الدین لقب عطار یافت
	من خدا ایم من خدا ایم من خدا	فارغم از کبر و کینه و زهوا	

بند پنجم

سر بیسر نامه را پیدا کنم	عاشقان را در جهان شیدا کنم	در نگر ای عارف صاحب نظر	تا که مردان را چها آید بسر
جمله مردان در فنا از ره شدند	در بقای حق بحق آگه شدند	جسم و جان و دین و دنیا باختند	تا کمال راه او را یافتند
زهد را و علم را و قال و قیل	جمله را انداختند در آب نیل	دیده ها از غیر او بر دوختند	غیر حق را اندرین ره سوختند
ای برادر غیر حق خود نیست کس	اهل معنی را همین یک حرف بس	گر تو غیر حق نه بینی در جهان	بر تو روشن گردد اسرار نهان
چونکه اندر راه حق بینی شوی	از وجود خویشتن فانی شوی	گر ز جسم و جان شوی کلی بدر	آن زمان از سر حق یابی خبر
هر که اندر بند نفس خویش ماند	از ره حق همچو کافر کیش ماند	در ره توحید جان ایثار کن	دیده را دربار او دربار کن
ای اور فکر خود ۱۲ در جلال حق جمال حق ببین	با صفات ذات رب العالمین	من نمودارم برای جمله نان	وانمایم سر حق را آن زمان
	من خدا ایم من خدا ایم من خدا	فارغم از کبر و کینه و زهوا	

بند ششم

سر بیسر نامه را پیدا کنم	عاشقان را در جهان شیدا کنم	بود شخصی گفت ما را اینچنین	نه تو کافر نه تو داری کیش و دین
پیشوای ما و تو چون مصطفی است	لاجرم تو آنچه گوئی کی رواست	بعد ازان عطار گفت ای کورکر	از رموز سر عشقی بیخبر
تو به بند صورت وا مانده	کی تو حرف حق احمد خوانده	لی مع الله گفت احمد در میان	تو کجا دانی که هستی بی نشان
راز من گفت است احمد از صفا	تو کجا دانی که هستی بیوفا	تو بصورت همچو کافر مانده	وا اصل حق را تو کافر خوانده

خرقهٔ ناموس را پوشیدهٔ   آنگهی سالوس را کوشیدهٔ
تو سلوک راه از خود کردهٔ   لاجرم در صد هزاران پردهٔ
در خودیِ خود گرفتار آمدی   لاجرم در عین پندار آمدی
رو که در تقلید ماندی مبتلا   بر توحید از کجا و تو کجا

بت پرستی میکنی در زیر دلق   مینمائی خویش را صوفی بخلق
وام گاهی کردهٔ این خرقه را   می فریبی هر زمان این فرقه را
راه تجرید و فنا راه تو نیست   تو سخن کم گوی کو راه تو نیست
رو که راهِ بی‌نشان راه تو نیست   از سلوک عشق آگاه تو نیست

تو نمیدانی که من هستم چنین   بی سر و پائیم بر روی زمین
من خدا ایم من خدا ایم من خدا   فارغم از کبر و کینه و زهوا

بند هفتم

سرّ بیسر نامه را پیدا کنم   عاشقان را در جهان شیدا کنم
جوهر عشق از تو چون پیدا شود   هر دو عالم در دولتِ یکتا شود
آن زمان تو عشق را لائق شوی   عشق حق را عاشقِ صادق شوی
آنچنان خواهم که کلی گم شوی   عشق حق را عاشقِ پرغم شوی
کی توانم کرد پنهان بحر را   من بزیر کاسه ای مردِ خدا
یافتم یکقطره زان بحر صفا   زان برآرم هر زمان موجها

این سخن را از سر مردی شنو   تا نمانی در قیامت در گرو
پیش تو نی شک بماند نی یقین   بگذری از کفر و ز اسلام و دین
گر ترا از عشق خود باشد خبر   مرتدی باشی براهِ پرخطر
ور نه همچون زاهدانِ کور و کر   چون ز هستیٔ خودت باشد خبر
بحر معنی بی نهایت آمده است   لاشکی بیحد و غایت آمده است
راه توحید عیانی داشتم   گنج اسرار نهانی داشتم

در ره حق عشق صادق آمدم   حق حق است حق مطلق آمدم
من خدا ایم من خدا ایم من خدا   فارغم از کبر و کینه و زهوا

بند هشتم

سر بیسر نامه را پیدا کنم   عاشقان را در جهان شیدا کنم
گفتم ای دانا چه پنهان آمده   خلق عالم از تو حیران آمده
لیک در دریای خون غوطه زدم   بعد از آن کردم وضو از خود شدم
گفت ایندم میگذارم من نماز   پس وضو سازم بخون ای پاکباز
بعد از آن گفتند مردان مرد کار   از تصوف این زمان رمزی بیار
بار دیگر گفت کای صاحب نظر   از طریق عشق ده ما را خبر
این بگفتم اینچنین شد حال من   منتشر شد در جهان احوال من
ای دریغا در خودی واماندهام   لاجرم در صد بلا در ماندهام
ای دریغا عارفانِ باوفا   شان برفتند و بماندم در قفا

گفتم ای دارندهٔ لوح و قلم   این جهان و آن جهان از تو علم
میکنم من ختم بیسر نامه را   میکنم آلوده در خون خامه را
مردمان گفتند این چه دیدهٔ   روی خود در خون چرا آلودهٔ
این نماز عشق را اینجا وضو   راست نامد جز بخون پاک و
گفت کمتر زینکه می بینی ببین   تا ترا در راه حق باشد یقین
گفت بس اینجا بود دیگر نه دون   بعد از آن پرسوخته آتش نهن
ای دریغا ختم بیسر نامه شد   لیک در سیلاب خون تن خامه شد
ای دریغا پیشوایانِ یقین   راه رفتند و بماندم اینچنین
ای دریغا سالکانِ راه دین   با خوشی رفتند من ماندم حزین

ای دریغا صوفیان باصفا	شان برفتند و بماندم مبتلا
ای دریغا عاشقان باادب	جمله در بحر اند و ماندم خشک لب
ای دریغا نفس ما در معصیت	خود خودی کرده بری از معرفت
هر که او خود را فنا کلی شناخت	اندران جا جان او کلی بیافت

تمت

بہ عوض صناع تمکین و مکان فضل خلائق زمین و زمان

[illegible]
مثنوی علی شاہ

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مزین بطبع ہوا

مثنوی شاه بوعلی قلندر

بسم الله الرحمن الرحیم

مرحبا اے بلبل باغ کہن
از گل رعنا بگو با ما سخن

مرحبا اے ہدہد فرخنده فال
مرحبا اے طوطی شکر مقال

مرحبا اے قاصد طرار ما
اے دہی ہر دم خبر از یار ما

در زمان ہفت آسمان سیر کنی
مرکب حرص و ہوا را پے کنی

ہمدم روشن کنی در دل چراغ
ہر نفس از عشق ساری سینه داغ

از نور روشن گشت فانوس تنم
از تو حاصل شد مراد جانم

مرحبا اے رہنمای راه دین
از نور روشن شد مرا چشم یقین

یافت طالب طینت پاکی ز تو
شد پریشان آدم خاکی ز تو

غرق بودی در محیط ذات پاک
از نور روشن شد چراغ تیره خاک

اے که بودی در ہوای لامکان
چون جدا گشتی بگو راز نہان

پاک بودی در حریم کبریا
از چه پیدا شد ترا حرص و ہوا

خوش خرامیدی تو از ملک عدم
خوش نہادی بر سریر ہستی قدم

جان من با ما بگو اسرار خویش
چشم دل روشن کن از دیدار خویش

بهر آب و نان نگردی در بدر
ترک سازی صحبت اہل دول
بر در سلطان مرو درویش مسکین
گر به فاقه جان بر آید در قفس
تلخ به جلاب شیرین را مچش
نه سر خوان قناعت دست زن
باش در کنج قناعت با سکون
پشت پا زن تخت کیکاوس را
گر بدست آید ترا گنج نقود
الحذر از حب دنیا الحذر
آبرو ریزند بهر سیم و زر
مرد کم همت حقیر ست در نظر
هر که عالی همت ست و با سخا
خلق گردد رام او با دلبری
زهد و تقوی نیست آن هرگز ز خلق
شانه و مسواک و تسبیح ریا
پیش و پس گردی مریدی نا خلف
چون نه بینی چند کس بیهوده گرد
دام اندازی برای مرد و زن
وعظ گوئی خود نیاری در عمل
مکر و تلبیس و ریاکاری بود

آبروئے خود نریزی بهر زر
گوشه گیری تا نیفتی در خلل
گنج قارون گردد بکویش مبین
چون مگس هرگز مزن بر خوان کس
پیش و نان بهر نان خوار کیش
گر نباشد دست در فرمان شکن
پا منه از گوشهٔ عزلت برون
سر بده از کف مده ناموس را
ور نداری همت عالی چه سود
بهر نان و زر مخور خون جگر
این سگان را اشتل گاؤ خر شمر
خوار باشد گر بود با صد شتر
عفو گرداند گناهانش خدا
سر فراز و با سپهر چنبری
صوفی گوئی و پوشی کهنه دلق
جبه و دستار و قلب بے صفا
چون خرابه بے آب و علف
خویش را گوئی منم مردانه مرد
خویش را گوئی منم شیخ زمن
چشم پوشی همچو شیطان در عمل
هر نفس شیطان ترا یاری بود

مثنوی شاه بو علی قلندر

می کشائی دست از بهر غنا
می کنی با مکر عالم را مطیع
تیغ میگوئی و تسبیحت بدست
یکدلی داری در و صد آرزو دست
ای ز بغض و مکر و عجب آراسته
ای بخل آراسته زشت و پلید
از تکبر می کنی هر سو نظر
بت پرستی میکنی هم بت گری
چند مغروری تو بر اصل و نسب
بت شکن بر هم زن این بتخانه را
پیر گشتی صد هوس داری بدل
آرزوهای تو هرگز کم نه شد
دل چو آلوده است از حرص و هوا
صد تمنا در دلست ای بو الفضول
بر تو قسمت میرسد ای بی خبر
دین و دنیا هر دو کی آید بدست
هست دنیا پیر زال پر فریب
عارفان دادند او را صد طلاق
این سخن در گوش داری بیچوان
هم خدا خواهی و هم دنیای دون
هر دین دل کند از دنیا علی

مرد خواهی از عبادات خدا
می دهی تسکین منم فردا شفیع
صد بتی داری نهان ای بت پرست
چاک کن از دست او صد چارخوست
از نفاق و زور خود پیراسته
خویش را گوئی منم چون بایزید
خویش را گوئی که هستم یا نسب
شد درت رشک بتان آذری
از تکبر دور باش ای بی ادب
چون خلیل الله بنا کن خانه را
جاهلی چون خر فرو مانده بگل
قامت حرص و هوایت خم نه شد
کی شود مکشوف اسرار خدا
کی کند نور خدا درش نزول
پس چرا قانع نئی بر خشک و تر
این فضولیها مکن ای خود پرست
می کند پیر و جوان را ناشکیب
هر که عاشق شد بر او گردد عاق
مولوی گفته ز روی امتحان
این محالست و خیالست و جنون
آن علی والی ملک نبی

کور گردد روشن چشم یقین ‌ ‌ ‌ بسته گردد بعد از آن درهای دین

با قناعت لقمه خور از حلال ‌ ‌ ‌ تا نیفزاید ترا رنج و ملال

لقمهٔ شبهه چو افتد در شکم ‌ ‌ ‌ قوت او می‌کند از رشته کم

بر تو یا بر دست گر این حیله ساز ‌ ‌ ‌ دست بهر ظلم گرداند دراز

چشم شهوت چون گشاید آن لعین ‌ ‌ ‌ کور گردد دیدهٔ اهل یقین

از تکبر مر ترا رسوا کند ‌ ‌ ‌ شهوت حرص و هوا پیدا کند

پس نیاید کار تو علم و عمل ‌ ‌ ‌ از خلل افتد در ایمانت خلل

نفس کافر تا بود همراه تو ‌ ‌ ‌ آتش دوزخ بود جایگاه تو

گر تو مردی نفس کافر را بکش ‌ ‌ ‌ گر نداری دست پس بنشین خمش

گر نداری همت مردان دین ‌ ‌ ‌ چون اندر پس پرده نشین

گر ز دست تو نیاید کار مرد ‌ ‌ ‌ همچو حیوان در پس مردان مگرد

ای مخنث نه تو مردی نه تو زن ‌ ‌ ‌ مثل شیطان راه مردان ازن

مرد باید تا نهد بر نفس پا ‌ ‌ ‌ بگذرد از شهوت و حرص و هوا

دست همت را برافرازد بلند ‌ ‌ ‌ نفس آرد صید را چون در کمند

دست را کوتاه سازد از هوس ‌ ‌ ‌ بشکند با چنگ همت آن قفس

گر خوری یک لقمهٔ وجه حلال ‌ ‌ ‌ نور تابد بر دلت مهر کمال

گر کنی از لقمهٔ شبهه نفیر ‌ ‌ ‌ نفس را سازی بفضل حق اسیر

دل شود روشن ز نور آئینه دار ‌ ‌ ‌ پرتو انداز در آئینه نگار

چون گشائی چشم ای اهل یقین ‌ ‌ ‌ هر طرف تابان جمال یار بین

یار را می‌بین تو در هر آئینه ‌ ‌ ‌ سوز و سازی اوست در هر لحظه

جلوهٔ ذات حق اندر ای بیخبر ‌ ‌ ‌ هر چه آید در نظر از خیر و شر

مثنوی شاه بو علی قلندر

هر که بشنید این از من عاشق شنید
هر که او از خویشتن بیزار گشت
هر که او سر باخت اندر کوی او
یک نگاهی گر کند سوی نگار
عاشق دیوانه و سرگشته ایم
هر که بوی بشنوم از بوی او
سنبل از خوشبوئی او شد تابدار
صد زبان در وصف آن سوسن کشید
نرگس بیمار چشم از سر کشاد
نخل سرو از قامت زیبای تو
بلبل و قمری به بستان نوحه کرد
هر طرف برخواست از مرغهاے هم
اے شنیدی نغمهٔ چنگ و رباب
مطرب از شوق و طرب چون ساز کرد
یار را می بین تو در هر آئینه
هر چه بینی در حقیقت جمله اوست
هر چه آید در نظر از جزو و کل
عارفان را نقش زیبا و چه زشت
مرغ ماهی مار و مور خیر و شر
سنگ خارا لعل و کان یاقوت و در
هر چه باشد آب و آتش باد و خاک

بیشک اندر مجلس جانان رسید
بیشک آن کس محرم اسرار گشت
بنگر و صد بار جانان سوے او
جان چه باشد گر بود صد جان نثار
یار جویان گرد هر در گشته ایم
مست افتم بیخبر در کوے او
لاله از رخساره او شد داغدار
غنچه با صد شوق پیراهن درید
جام زرین در کف سیمین نهاد
سبز خرم گشت سر تا پاے او
هر یکے در چمن دارد گفتگو
هر زمان نے دارد از وے
سینه بریان شد ز سوز دل کباب
این ترانه را به سوز آغاز کرد
سوز و ساز اوست در هر طنطنه
شمع و گل پروانه و بلبل از وست
بوم صحرا بلبل و بستان و گل
صورت هر نیک و بد را خود نوشت
چشمهٔ حیوان و باران برق و بر
ظلمت ست و نیز نور و ماه خور
جمله را مخلوق کرد از صنع پاک

عمر با خامی و طمع سر بسر بری — بلکه از ملعون شیطان برتری
شهوت خواب و خورش داری مقام — در عبادت کاهلی و ناتمام
جهل خر داری تو ای بیهوده گرد — آنچه تو کردی گنه شیطان نکرد
نفس بد کردار تو چون ای پلید — دست ایمانت بدندانش گزید
یافت تعلیم از تو شیطان مکر و ریو — از تو آموزند بازی طفل دیو
مکر و تلبیس از تو شیطان میخورد — هر زمان عهد شبهه تشبهه می پرد
حیلهٔ پژمرده داری سرنوشت — سگ صفت تو داری ای آدم سرشت
بهر لقمه ای سگ مردار جو — می دوی صحرا به صحرا کو به کو
خوار می گردی ز بهر آب و نان — در پی سگ تا بلی باشی دوان
همرهان رفتند بکس مانده — همچو لنگا لنگ در پس مانده
فکر رفتن کن که می آید پلنگ — تا بکی بنشینی ای معیوب لنگ
خواب چون آید ترا ای بی حیا — چون پلنگ و موش داری در قضا
باش کز عدم خیمه و پلنگ — تا قیامت چسپی اندر گور تنگ
تا ترا فرصت شود کاری بساز — اسپ تازی زین کن و تازی بتاز
زر دکر در ملک بقا سلطان شوی — تا نظر منظور آن سلطان شوی
عاشقان را تاج شاهی بر سر است — ساقی همدم لبالب ساغر است
ای که شرف نشنیدهٔ سالک چه گفت — گریه کرد این بیت را با سوز گفت
چشم بند و لب به بند و گوش بند — گر نه بینی سر حق بر ما بخند
زهد و تقوی نیست ای اهل جنون — بهر شهرت می کنی خود را زبون
سر کشی پایین و پا بالا کنی — در ریاضت خلق را اشید اکنی
همچو مجنون عشق ورزی در مجاز — همچو لیلی رخ نمانی گر نیاز

عشق بادہ از غم جانانہ است
اے خوشا نے کو رہندہ از خودی
ہیچ میدانی کہ اصل عشق چیست
حسن جانان چون نظر در خویش کرد
عشق چون جبرئیل در معراج حسن
عاشق و معشوق گردند ہر دو یک
اے کہ گشتی واقف اسرار عشق
حد برآور زیر پاے عشق نہ
عشق بازی نیست کاری بوالہوس
گر کنی جان را تو بر جانان نثار
کشتگان عشق را جان دگر
تا توانی اے دلا در عشق کوش
اے خنک جانی کہ خود را باختہ
خرم آنکس کو قمار عشق باخت
ہمت پروانہ بین اے بے خبر
سوخت چون پروانہ ہم رنگ دوست
رہ محبت تا بسوزی بال و پر
سوز چون پروانہ چیستم ققنس
زہد و تقوی چیست اے عالیجناب
یکزمان خوشدل نباشی در جہان
دل بدست غم چنان داری گرو

ہر کہ خود از خویشتن بیگانہ است
صاف گرداند ز نیکی و بدی
عشق را از حسن جانان زندہ کیست
گشت شیدا چون نظر در پیش کرد
ہر سر عاشق نہد صد تاج حسن
ہم تو لی معشوق و عاشق نیست شک
نہ قدم مردانہ اندر کار عشق
بعد از ان سر در ہواے عشق نہ
خام طبعان حاضر اند ہمچون مگس
از عیوض یکجان دہ صد جان نگار
ہر زمان از غیب احسان دگر
این حکایت را ز عاشق دار گوش
سوختہ خود را و با حق ساختہ
خویش را نہ شمرد و جانان شناخت
سوز چون پروانہ تا پا بے خبر
گرد محرم جنگ در جنگ دوست
گر شوی ہر رنگ آتش سر بسر
تا شوی با جان جانان ہم نفس
بر مراد خویش گشتن کامیاب
وارہی فارغ شوی از این و آن
شادے عالم نیرزد نیم جو

رحم از دلهای مردم شد نهان / سختی پیدا شده در مردمان
خلق نیلو شد ز عالم ناپدید / طبع مردم سنگ صفت گشته پلید
مهر کم شد از دل فرزند و زن / فتنه برپا گشت در دیر کهن
چون حیا برخواست عالم گشت تنگ / دختران با مادران دارند جنگ
نیست مهری در دل خاص و عوام / پس سگفن خویش را در قید دام
چون عدم شد دانهٔ مهر و وفا / پس بمرد در دام چون مرغ هوا
بند بگسل دام را برهم بزن / آشیان حرص را آتش فکن
جز خدا کس نیست بر تو مهربان / دل مده غیر از خدا اندر جهان
شکر نعمت کن که ای رب عباد / داد با تو آنچه می بایست داد
چشم داده گوش بینی هم زبان / بر تو روشن گشت اسرار جهان
غافلی از یار خود ای بی خبر / چند باشی بی خبر چون گاو و خر
نیستی آگاه از لطف خدا / همچو عاشق هر زمان بیند ترا
مهربان هم شد چو معشوق مجاز / گر نه بیند جانب عاشق نیاز
عاشق صادق کند جان را فدا / مرحبا بر عاشقان صد مرحبا
طالبی کو در پی جانان رود / چشم گر در روی جانان بنگرد
گر ترا از عشق او باشد خبر / از تو مشتاقست او مشتاق تر
گر ترا چشم محبت وا شود / بر تو آن معشوق خود شیدا شود
با تو نزدیکست آن جان جهان / همچون جانست در تو بین آنجا نجان
چون تو داری چشم احوال ای پسر / کی در آید روی جانان در نظر
این حجاب آن تست ای محبوب من / بی حجابست ورنه آن محبوب من
پیش مردن میر ای نیکو سیر / جان بجانان ده جان خود گذر

مثنوی شاه بو علی قلندر

حکایت

[illegible]

مرغوب القلوب شمس تبریز

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی حبیبه
ورسوله سیدنا ومولانا محمد وآله واصحابه وسلم وعلیهم اجمعین
بدانکه این کتاب مرغوب القلوب از گفته شیخ المشایخ قطب الاقطاب المحققین امام السالکین برهان طریقت
شهسوار میدان حقیقت شمس الدنیا والدین شمس تبریز قدس الله سره العزیز برای هدایت کردن مریدان
بخدای تعالی بر سند اول توحید تبارک وتعالی جل جلاله وعم نواله بیان کند بیت بگویم حمد رب العالمین را +
عطا کرد بر ما عقل ودین را + حدیث قال النبی صلی الله علیه وسلم کل امر ذی بال لم یبدأ فیه
بالحمد فهو اقطع بیت درود مصطفی بعد از ثنایش + فرستم با دل از جان صفایش + قال
علیه السلام من صلی علی مرة صلی الله علیه سبعین مرة بیت مقام چند از سالک بگویم + دران گفتن
ز حق توفیق جویم قال علیه السلام وما توفیقی الا بالله خیر الکلام ما قل ودل بیت
سلوک مختصر موزون جامع + بنظم آن را بگویم باش سامع قال النبی علیه السلام کن عالما او متعلما
او مستمعا ولا تکن رابعا بیت شریعت را مقدم دار اکنون + طریقت از شریعت نیست بیرون +
قال علیه السلام الشریعة کالسفینة والطریقة کالبحر والحقیقة کالصدف المعرفة فیهما
فمن اراد الدر رکب فی السفینة ثم شرع فی البحر ثم یصل الی الدر یعنی الی الله ومن ترک
هذه الطریقة لم یصل الی الدر یعنی الی الله بیت کسی کو در شریعت راسخ آید + حقیقت را
بروی خود کشاید + ز راه تربیت پیران بشارت + بکرده چار منزل با عبادت قوله تعالی وما تاویله
الا الله والراسخون فی العلم حدیث قدسی الشریعة اقوالی والطریقة افعالی والحقیقة احوالی
والمعرفة عرفانی قال علیه السلام الناس علی ثلثة اقسام قسم یشبهون البهائم وقسم یشبهون
الملئکة قسم یشبهون الانبیاء قسم یشبهون البهائم قسم یشبهون والشرب والنوم والکلام
اما قسم یشبهون الملئکة فهمتهم التسبیح والتهلیل والصوم والطواف والخیرات اما قسم
یشبهون الانبیاء فهمتهم المحبة والشوق والعشق والمعرفة لله تعالی جل جلاله

نظم یکے منزل کہ آن ناسوت نام است + دران اوصاف حیوانی تمام است + ازان منزل اگر خود بگذرد کس + رسد در منزل دوم ملک بس + دران عالم چو او معروف گردد + ملائک آسمان مکشوف گردد + چو برگیرد قدم را او ز ملکوت + رسد در منزل سوم بجبروت + یعنی صفات الافعال بیت مقام روح بر من حیرت آمد + نشان از وے بگفتن غیرت آمد حدیث قال علیه السلام انا غیور والله اغیر منی قوله تعالی قل الروح من امر ربی بیت دران منزل بود کشف و کرامات + ولے باید گذشتن زان مقامات قال علیه السلام من احب شیئا فاکثر ذکره قال علیه السلام الدنیا لکم والعقبی لکم والمولی لکم بیت اگر دنیا و عقبی پیش آید + نظر کردن بران هرگز نشاید قال علیه السلام من اراد الدنیا فله الدنیا ومن اراد العقبی فله العقبی ومن اراد المولی فله المولی طالب الدنیا مخنث وطالب العقبی مونث وطالب المولی مذکر بیت بنور ذکر باید در گذشتن + بآب توبه باید دل شستن + قال علیه السلام قلب المؤمن حاضرة من ذکر الخفی نحو حی بیت چو گردد جان و دل از غیر حق پاک + رسد در عالم لاهوت بیباک قوله تعالی وهو معکم اینما کنتم بیت دران منزل چهارم جست و جوئے + نباشد با خدا جز گفتگوئے + قوله تعالی فاذکرونی اذکرکم واشکروالی ولا تکفرون بیت مقام قرب منزل بے نشان است + بجز کون و مکان دیگر جهان است قال علیه السلام من کان لله کان الله له حدیث قدسی الانسان سری وانا سره بیت بحق رسد آنجا چو سالک + شود او بر همه اشیاء مالک + فصل اول در بیان توبه گوید بیت بر نیم اشکها چون در مکنون + کنم توبه ز سر آغاز اکنون + قال علیه السلام یا رب ای بکاء افضل عندک فقال بکاء الضاحکین کثرة الضحک تمیت القلب بیت بهر دم توبه باید کرد عادت + نخستین توبه باید پس عبادت قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا اذکروا الله ذکرا کثیرا وسبحوه بکرة واصیلا بیت که بے توبه عبادت چون سراب است + رود تشنه چو بیند کوزه آب است قال علیه السلام من تزهد بغیر علم جن فی آخر عمره او مات کافرا بیت بهر کس فرض آمد توبه کردن + بهر دم توبه کن تا وقت مردن قوله تعالی واذکر ربک اذا نسیت قال علیه السلام التائب من الذنب کمن لا ذنب له بیت بکافر فرض آمد تا ز کفران + برون آید بتوبه سوے ایمان + بعاصی فرض آمد تا ز عصیان + کند توبه همیشه چون مطیعان قوله تعالی یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة

فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی قوله تعالی یا ایها الذین آمنوا توبوا الی الله توبة
نصوحا بیت بنجا همان توبه کردن از مقامات + بهر دم فرض باشد از کرامات حدیث قدسی
من اراد العبادة بعد الوصول فقد اشرک بالله ومن قال لا اله الا الله محمد رسول الله
بعد الصلوة الفریضة فقد کفر بالله صاحب الورد ملعون و تارک الورد ملعون بیت
ز غیر حق بباید توبه کردن + بحق باید درین ره جان سپردن قوله تعالی واعبد ربک حتی یاتیک
الیقین قال علیه السلام کل ما شغلک عن الله فهو صنمک وطاغوتک فصل دوم
در صفات وجود گوید ابیات چنان گفتم ببالا دقیقت + شریعت هم طریقت هم حقیقت +
وجود آدمی هر سه مجموع + بکرده حق تعالی جمله مصنوع + یکی نفس و یکی روح و یکی دل +
وے در حرف هر یک هست مشکل حدیث قدسی جعلت فی النفس طریق الراغبین
وجعلت فی القلب طریق الزاهدین وجعلت فی الروح طریق العارفین بیت
شریعت راه تن آمد بطاعت + طریقت راه دل شد با قناعت قوله تعالی ونهی النفس عن الهوی
فان الجنة هی المأوی بیت حقیقت راه دان سر نهان ست + درونش را
ز دل بیرون جهان ست + حدیث نبوی القناعة کنز لا یفنی ابدا بیت اگر طالب بود
صادق درین راه + ز جان و دل نخیزد از سر جاه قال علیه السلام الصدق ینجی والکذب
یهلک بیت اگر بوے ز تن خواری که یابی + ز هستی پا برون نه در خرابی قال النبی صلی الله
علیه وسلم التوحید اسقاط الاضافات السلامة فی الوحدة والآفات بین الاثنین
قال علیه السلام کن فی الدنیا کانک غریب او کعابری سبیل وعد نفسک من اصحاب
القبور بیت قلم را بر وجود خویش برزن + حصار نفس را از بیخ برکن + بتقوی شهر دل آباد
گردان + همت جان و دل را شاد گردان قوله تعالی فان خیر الزاد التقوی ان اکرمکم عند الله
قال علیه السلام قیمة المرء علی همته الطیر یطیر بجناحیه والمرء یطیر بهمته بیت
تو دل را نیست ره اینجا یکی شو + دوئی بگذار و آنجا و انگی رو قوله تعالی ما جعل الله لرجل
من قلبین فی جوفه حدیث الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالقلب
بیت بده مر نفس خود را گوشمالی + کر دشمن ره نیابد هیچ حالی قوله تعالی
ان الشیطان للانسان عدو مبین اعدی عدوک نفسک التی بین جنبیک بیت
صفات نفس شهوتها براران + صفات دل همه طاعت بگردان حدیث ترک الدنیا

راس کل عبادة وحب الدنیا راس کل خطیئة بیت صفات نفس را بگذار اکنون + صفات
دل بجو کان هست میمون حدیث قلوب المومنین عرش الله تعالی ابیات
صفات روح جمله حسن ذوق است + گهی در ناز گه در عین شوق است + چو دل هر یک صفات
روح گیرد + شود مقبول در دلها پذیرد قوله تعالی وفی انفسکم افلا تبصرون وفی الارض
آیات للموقنین بیت طلب کن در صفات ذات رحمن + بیابی هر یکے را قدر امکان +
قوله تعالی ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی فصل سوم
در بیان وضو گوید بیت چو این گوهر محمد مصطفی سفت + وضو را گو صلاح مومنین گفت +
نباید بود دائم با طهارت + بظاهر هم بباطن با طهارت حدیث الوضوء مفتاح الصلوة
والصلوة مفتاح الجنة بیت بود ظاهر طهارت از نجاست + طهارت باطن آمد از خباثت +
حدیث لا صلوة الا بالطهارة ولا صلوة الا بحضور القلب بیت
چو وقت آید نماز وقت بگذار + فرائض با جماعت هوش میدار قال علیه السلام
من صلی خمس صلوة بالجماعة اعطاه الله تعالی اجر الف شهید الذین قتلوا فی سبیل
الله عابدین مقبلین غیر مدبرین بیت ز وقتے تا بوقتے منتظر باش + بذکرے ای بفکرے
منتظر باش قال علیه السلام المنتظر للصلوة کان فی الصلوة افضل الذکر
لا اله الا الله محمد رسول الله بیت سخن با کس بگو الا ضرورت + خلل تا در نیفتد در حضورت +
قوله تعالی صم بکم عمی فهم لا یرجعون ابیات بهر جائیکه باشی ذکر میگو +
بهر جاے خدا را شکر میگو + بهر جائیکه باشی با خدا باش + ز خود بیگانه با حق آشنا باش +
قوله تعالی وهو معکم اینما کنتم بیت مده مردود حق را جاے در دل + درونت
تا نیاید ره عزازل حدیث قال علیه السلام کل ما شغلک عن الله فهو صنمک
وطاغوتک بیت حواس خمس را چون دزد در بند + چو بستی دزد ایمن باش منشیند + قوله تعالی
صم بکم عمی فهم لا یرجعون بیت پس انگه دار طاعت را سلامت + ببر در حضرت حق
با کرامت + اگر خواهی که با تو حق تعالی + سخن گوید بقدرت بے مثالا + بخوان قرآن کلام الله
بشنو + قدیم است این ز حق منزل نه از تو قال علیه السلام لکل شیء قلب وقلب القرآن
یس بیت ندامت را امام خویش گردان + همیشه اقتدا کن با دل و جان قوله تعالی
فاقرؤا ما تیسر من القرآن بیت اگر خواهی سخن با حق بگوئی +

نمازی با حضور دل بجوئی قال علیه السلام الصلوٰة معراج المؤمنین وبعد الصلوٰة تلاوة القرآن قال علیه السلام
الصوم جنة من النار وحصن الایمان نظم چو روز آید بباید بود صائم ✤ چو شب آید بباید بود قائم ✤ شب و روز
چو گردد با تو یکسان ✤ نماید کار مشکل با تو آسان ✤ قوله تعالیٰ ان للمتقین مفازا فان خیر الزاد التقویٰ
بیت بغفلت میگزاری روزگارے ✤ مگر در گور خواهی کرد کارے ✤ فصل چهارم در بیان ترک دنیا
گوید بیت ز دنیا ترک گیری بهر دین تو ✤ توکل بر خدا کن بالیقین تو ✤ قال الله تعالیٰ ومن یتوکل
علی الله فهو حسبه قوله تعالیٰ وعلی الله فتوکلوا ان کنتم مؤمنین ۞ حدیث قال علیه السلام
الدنیا ساعة لیس فیها راحة فاجعلها طاعة بیت ترا گر رفتن است از دار دنیا ✤ چرا بندی تو دل
در کار دنیا ✤ قال علیه السلام اخرج عن الدنیا تصل بالآخرة بیت نباید بست دل در زن
فرزند ✤ بباید بود تنها با خداوند ✤ قوله تعالیٰ یا ایها الذین آمنوا ان من ازواجکم واولادکم
عدوا لکم فاحذروهم یوم یفر المرء من اخیه وامه وابیه وصاحبته وبنیه بیت زهے
غفلت که ما را کور کرده ✤ که یاد مرگ از دل دور کرده ✤ حدیث قال علیه السلام الموت باب
الآخرة کل من دخله والقبر منزل لابد من نزوله بیت بغفلتهاے دنیا خلق مغرور ✤ زبے فکری
مرگش دل چه مسرور ✤ قال علیه السلام الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب
قال علیه السلام القبر اول منزل منازل الآخرة واخر منزل من منازل
الدنیا بیت ز دنیا واهل آن چون تیر بگریز ✤ چو بگریزی بدرویشان بیامیز قال علیه السلام
الدنیا جیفة وطالبها کلاب بیت علائقهاے دنیا قطع گردان ✤ حزین دل باش در وے
چون غریبان ✤ قال علیه السلام کن فی الدنیا کانک غریب او کعابر سبیل وعد
نفسک من اصحاب القبور بیت اگر در دل جمعیت حاصل آید ✤ عبادت گر کنی آنگاه شاید قال
علیه السلام قلب المؤمن حاضرة من ذکر الحق فهو حی ودعوة المظلوم مستجابة بیت
نباشد مبتدی هیچ بے زین ✤ که پیرے را بجوید راه بر دین ✤ قال علیه السلام من لا شیخ له لا دین
له ومن لا دین له لا عرفان له حزب ومن لا حزب له لا انس له ومن لا انس له لا مولیٰ
له قال علیه السلام ان اولیائی تحت قبائی لا یعرفهم غیری بیت اگر خواهی که خلوت را
گزینی ✤ پس آن بهتر که پیش شیخ شینی ✤ ز نیک و بد تراهم باز گوید ✤ ز اسرار نهانش راز گوید ✤ مثالش را
بگویم گوش دارید ✤ دران تمثیل هر یک هوش دارید ✤ اگر بے پیر کارے پیش گیرد ✤ هلاکت را نه بهر
خویش گیرد ✤ قال النبی صلی الله علیه وسلم من لا شیخ له فشیخه الشیطان حدیث من

شیخ له لا دین له ومن لا دین له لا عرفان له ومن لا عرفان له لا حرب له ومن لا حرب له
لا انس ومن لا انس له لا معی لی له مثنوی چنان اندر جهان را دیده بانی + بباید تا خدا را زو شناسی +
اگر آن دیدبان در روے نبودے + بجز نقش نبودے هیچ سودے + قال النبی علیه السّلام من یعرف الحقیقة
والشریعة بلا امام فقد کفر نظم خطر در راه دین بسیار باشد + گل خوشبوے با ز خار باشد + چراغ نور باطن
را برافروز + بخلوتگاه بنشین شام تا روز + قال علیه السّلام افضل الذکر الخفی قال علیه السّلام
النوم اخ الموت قال علیه السّلام تجوع ترانی بیت بکم خوردن بکم خفتن وگفتن + بکن عادت تو کم با
خلق بودن + قوله تعالیٰ وابتغوا من فضل الله واذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون نظم اگر یک ذکر گوید صبح تا
شام + رسد کارش بفضل حق باتمام + چنان حاصل شود در دل صفایش + بیک لحظه کشاید کار هایش + چو گردد
جان و دل از غیر حق پاک + رسد در عالم لاهوت بیباک + دو چشم خویش را بر بند چون باز + درون تا دید
گم گشته آواز + عروس معرفت چون رخ نماید + ز حسن خویش عقل تو رباید + بیک ساعت ترا هفتاد هنجار +
نماید روے زیورهاے انوار + قوله علیه السّلام ان الله جمیل یحب الجمال ابیات دران حالت تمامی نور
باشد + ز باد و آب و گل او دور باشد + دران خلوت بعاشق عشق بازی ست + ز دون حق مراد از بی نیازی ست
حدیث قدسی لو عرف الانسان منزلته عندی لقال فی کل نفس من انفاسه انا الملک
در بیان تجرید و تفرید گوید بیت درین ره مرد را تجرید و تفرید + بباید تا کشاید کار توحید + قوله تعالیٰ
یا ایها الذین امنوا استعینوا بالصبر والصلوٰة ان الله مع الصابرین ابیات نخستین مرد را تجرید
باید + ز دون حق بدل تفرید باید + بپیوند قناعت بایدش کرد + بفقر و فاقه باید بود خوش مرد + لباس فقر را
مے پوش بر تن + درخت حرص را از بیخ بر کن + اگر چیزے بود در ملک درویش + بقدر درم یا کم از آن بیش +
حدیث من احب شیئا فاکثر ذکره بیت ز ملک خویش تا بیرون نه آید + حجاب از پیش تا کی کشاید +
قال علیه السّلام وما شغلک عن الله فهو صنمک بیت مقام قرب بس اعلیٰ مقام است +
سنی هائی دران منزل حرام است + حدیث اذا تم الفقر فهو الله بیت بجز صادق نیاید ره بدان سو
بجز عاشق نگنجد کس دران کو + حدیث الفقر فخری والفقر منی قال علیه السّلام الصدق ینجی
والکذاب یهلک بیت طریق فقر راهے هست مشکل + یقین باید درین ره توشهٔ دل + حدیث
القناعة کنز لا یفنی ابدا قوله تعالیٰ وتزودوا فان خیر الزاد التقوی ابیات درین وادی بسے
گمراه گشتند + یقین را توشهٔ با خود نبردند + بجان باید رفت آن راه نه از پاے + ز جان نا زیست جان هم ده درین
جاے + حدیث قال علیه السّلام موتوا قبل ان تموتوا بیت شکم پرور چه داند این سخن را +

نگران کس که بازد جان و تن را ÷ قوله تعالیٰ الا ان اولیاء الله لا خوف علیهم ولا یحزنون
بیت میان کفر و ایمان راه فقر است ÷ و دران راهی بسی از خوف کفر است ÷ قال علیه السلام
الایمان بین الخوف والرجاء بیت نشاید خوف غالب رجا را ÷ میان هر دو باید بود مارا ÷ فصل ششم
دربیان معرفت گوید بیت سخن در معرفت چون رفت اکنون ÷ برون آرم ز دریا دُرِ مکنون ÷ لباس زهد و
تقوی تا نپوشی ÷ شراب معرفت را کی نیوشی ÷ کسی کو معرفت را کرد حاصل ÷ مقام قرب حق را گشت واصل ÷ حدیث
تفکر ساعة خیر من عبادة سنة بیت یکی باید تفکر کرد برخود ÷ که از خاک مخمر صورتم کرد ÷ حدیث
قدسی صورة الانسان بنیان ربه حدیث نبوی الانسان بنیان ربی حدیث قدسی خمرت
طینة آدم بیدی اربعین صباحا حدیث قدسی ان الله خلق آدم علی صورته نظم عجب
چون نقش بر دیوار آمد ÷ چو وی حیران بود در کار آمد ÷ زهی پاکی از ینها که بقدرت ÷ وجود آدمی را کرد صورت ÷
بگوهرها مزین کرد مارا ÷ به نفخ روح در تن کرد جان را ÷ قوله تعالیٰ اذا سویته ونفخت فیه من
روحی فقعوا له ساجدین حدیث تفکروا فی ذاته ولا تفکروا فی ذاته حدیث تفکروا
فی آلاء الله ولا تفکروا فی ذات الله قوله تعالیٰ وفی انفسکم افلا تبصرون ابیات بصر را داد
بینائی که بیند ÷ کمر را داد قوت تا نشیند ÷ زبان را داد گویائی که گوید ÷ خرد را داد جویائی که جوید ÷ زبان را
داد نطق صدق کاری ÷ که تا گوید ثنای شکر باری ÷ دگر دو دست گیرائی دو پا را ÷ روائی داد هر یک جمله
مارا ÷ حدیث قدسی یا غوث الاعظم جسم الانسان ونفسه وروحه وقلبه وسمعه و
بصره ولسانه ویده ورجله ذلک ظهرت له نفسی لا هو الا انا غیره نظم چو از خاکیم آخر خاک گردیم ÷
بجان دادن چرا غمناک گردیم ÷ چو ازما نقش بر دیوار آمد ÷ هر آنچه بود ازما کار آمد ÷ بدین گونه چو بشناسی خدا
را ÷ غوی عارف کنی حاصل بقا را ÷ فصل هفتم دربیان عشق و محبت گوید بیت بدان کین عشق
اندر دل قدیم است ÷ جگر پر خون نه درد دل عظیم است ÷ تنم با جان درین عالم برآمد ÷ نه تنها ماند با
مونس در آمد ÷ قوله تعالیٰ الرحمن علی العرش استوی حدیث ومن احب لقاء
الله فقد احب الله لقائه نظم محبت در دل است و عشق در جان ÷ تنم با ذات او چون زلف پیچان ÷
محبت گر شود ظاهر به پیرت ÷ دران صورت فنا بودن ضرورت ÷ نخواهد چشم جز معشوق دیدن ÷ بکلامش
گوش خود خواهد شنیدن ÷ که از سر تا قدم این جمله مشتاق ÷ ببوی دوست میگردد بعشاق ÷ فصل هشتم
دربیان عاشق و معشوق گوید بیت اگر عاشق شود در یاد معشوق ÷ نیاید یاد او را هیچ مخلوق ÷
حدیث قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا عرفت ظاهر العشق خلیلک بالفناء عن العشق

نکان العشق حجابا العاشق والمعشوق ابیات نهان اندر نهان بیند جمالش + بگوش دل کند
فهم کمالش + توی عاشق بظاهر در طریقت + توی معشوق باطن در حقیقت + نهان در خویش بیند آشکارا +
شود عاشق برِ خود بنگارا + چو عاشق گشت والله وی معشوق + ندا بد او نشان خر کوی معشوق +
حدیث قال علیه السلام سرایت دبي بربي فصل نهم در بیان فنا و بقا گوید نظم فنا در حب
حق یعنی فنا است + بقا اندر بقا یعنی بقا است + اگر گردی تو در توحید فانی + بحق یابی بقای زندگانی فنا ترک
هوا را نام کردن + بقا جمله صفاتش را شمردن + نباشد موت هرگز اولیا را + بهر یک صفیا و اتقیا را + ز دار
تا بدار نقل باشد + ز شغل کار دنیا عزل باشد + قال علیه السلام الا ان اولیاء الله لا یموتون
بل ینقلبون من دار الی دار نظم بذوق و شوق عمر خویش بردن + ز دار تا بدار نقل کردن + چو اولیا
قست تو هم باش با او + دل خود را ز دنیا پاک تر شو + قوله تعالی وهو معلما اینما کنتم بما تعلمون فصل
دهم در بیان سفر و اقامت گوید حدیث قال علیه السلام حب الوطن من الایمان نظم مسافر
باش دائم راه میرو + قدم را هوش دار از چاه واز گو + چو ره دور است منزل بی نهایت + یقین را توشه کن بهر هدایت
بهر آن منزل که آن در پیش آید + اقامت کردن اندر وی نشاید + ز صورت پای بیرون نه روان شو + ره
حق پیش گیر و همه روان شو + بهر ملکی عجائب ها ببینی + بهر عالم غرائب ها ببینی + سفر اندر دل خود باید کرد +
نه در دنیا زمین می باید کرد + سفر از خود بدل از دل بجان او + نه از اجسام بر ملک جهان رو + ره نزدیک از دو
و دنائی + اگر یکتا نشوی مرد خدائی + قوله تعالی ونحن اقرب الیه من حبل الورید نظم مریدان این
قدر است کافی + مرض را دوین ره هست شافی + و رین هر کار ره هر چه بود بر اصل + مرتب کرد شمس الدین به
فصل + بر بنی سیپاره قرآن تابعم است + تمامی صد و پنجه بیت ضم است + ز هجرت هفتصد و پنجاه هفت +
حساب ما سیان تاریخ دقت است + تمامی مختصر منظوم موزون + که مرغوب القلوب است نام اکنون
که نام این کتاب گفت مرغوب + مرتب شد بوقت طالع خوب + اگر درویش این دائم بخواند + همیشه کار دو
اعلی نماند + شود و سرار را کشوف بشیک + نماید کار هر یک را بهر یک +

تمام شد مرغوب القلوب

آیت ۳۰۲	حدیث ۱۲	حدیث ۹۱	بیت ۸۰

مثنوی راجا

بسم الله الرحمن الرحیم

روی که من ندیدم اندر جهان نگنجد　لطف جمال آن رو اندر بیان نگنجد
گر کس چرا بپرسد چیزی به دو نشانی　آن رو که بی نشان است اندر جهان نگنجد
پرواز مرغ قدسی جز لامکان نباشد　این مرغ لامکانی اندر مکان نگنجد
با دوست حق پیاله دانی چه ذوق دارد　در ذوق آن پیاله باغ جنان نگنجد
بسیار زور باید در کار پهلوانی　مردی ضعیف لاغر در پهلوان نگنجد
الوان هر طعامی اندر خوان آید　الا طعام سیری اندر خوان نگنجد
تیری ز دست ابروی جانان جگر بدوزد　آن تیر ناگهانی اندر کمان نگنجد
این خاک بی ادب را نسبت با او چه باشد　با او چو او تواند کس را زبان نگنجد
یک لقمه چون نجنبد اندر قضا بارد　که را بهیچ حالی اندر دهان نگنجد
وا ماند وصال دارم جز این حرام باد　با دلی وصال دانم اندر نشان نگنجد

آن رو که محض مطلق بی چون بیچگون است　از وهم و فهم بیرون صورت در آن نگنجد
اندر کمان جانان اسرار ما بگفتم　جبرئیل با ملایک اندر مکان نگنجد
هر مست لاابالی پروای کس ندارد　آنکس که کس نباشد اندر کسان نگنجد
همت بلند باشد عشاق مست را　مردی خبیث همت در عاشقان نگنجد
پیش قضا و کرسی علمی ز حق گرفتم　این قیل و قال کسی هرگز در آن نگنجد
آن دم که وی زمانی با یاد حق نباشد　آن دم که نیست باقی اندر زمان نگنجد
باری برد قضا را آتش ز غیب خیزد　آن حت رسد که پر شد اندر کمان نگنجد
عصیان نفس او را دام از میان گریزد　تو نیست روح پاکان در جسم آن نگنجد
بلبل چو گل ببیند گویا بگل نشیند　بیچاره زاغ مسکین در بلبلان نگنجد
در آستان شیران بیگانه را چه دخل　آنکس که نیست محرم در آستان نگنجد

اندر جهان [illegible]　در هر فرع آن سراب اندر جهان نگنجد

[illegible] یک جذبه [illegible] بود　با وجود ماسوی الله بود اولی که بود
ترک دنیا سر عبادت حب دنیا سر خطاست　از جهان زین بیج برکه دنیا که بود
هر دو جهان حب دنیا زهر قاتل است　زهر خوردن از جهان کار جفاکار
دیگر آخر از سبب باشد ای جوان رحیلها　جان ما را در جهان جز عشق زیبا کی بود

ایجوان تا بر نیائی از زبان الا که　صد هزاران بیانی الا الله کی بود
مردمان در چاه زندان جهان افتاده اند　بی پناه عشق او از چاه بالا کی بود
تا نه قانع از دو عالم جز خدا محبوب نیست　پیش مجنون هیچگه جز نسل لیلا کی بود
صادق قانع کجا باشد که دنیا را جای نیست　صدق باشد ورنه عدل کاعلا کی بود

ما به تیغ دلبر ما مقتول شنوی ...
یک لا یحیج ... سلطان با شاهی میکنید
دل چه داری جز خدا بگذار یکیت آرفیقی

در بهشت جاودگان جا شد اگر بود
ور در ... جز شور غوغائی بود
جا کر مخلوق بود ... روا نامی بو[د]
این چه بینی نقش و رنگی چند ...

قالب مومن جز خانه و مسلخ غم ... حرام
ایجوان ما غیر ماند ظلم کردن بر خود است
بر در مخلوق ز دین خر نخوار ... نیست
چون بجوئی نقش و رنگی آب و هوائی بود

هر زنی را با دو شوهر عقد نکاحی بود
ظلم کردن بر تن خود کار بیناکی بود
آنکه خواهی خویش عمدا کار عقلی ...

یکام هنیز پائم مست الست هستم
سلطان ... وزیر دانای بی نظیرم
هم بنده هم خدایم هم شاه هم گدایم
من مست الستم از خیر و شر رستم
هژده هزار عالم یکسان الست ... عالم
من شلود پاکبازم در عشق اهل رازم

بی نام بی نشانم مست الست هستم
گرچه بدن اسیرم مست الست هستم
هم وصل هم جدایم مست الست هستم
سر نهفته گفتم مست الست هستم
زیست کمال عالم مست الست هستم
جز نزد حق نه نازم مست الست هستم
ساجا که نور حق نیست در ذات محض غرق ...

ور در دریا ... ده بار و ... بار داده
جهل ... بی هدایت بی غیر بی نهایت
با سر بسر بدوزم نوری ز دل فروزم
از شرع و دین گذشتم در نار کفر رفتم
مفتاح غیب تعلیم برتر ز القص و علیم
من مرغ لامکانم جز لامکان ندانم
اندر میان چه فرق مست الست هستم

ساقی بیا باده مست الست هستم
با نبی اگر ... عنایت مست الست هستم
وا اسهام و کعبه و درم مست الست هستم
ابطال مست خفتم مست الست هستم
در نور دیده غم من مست الست هستم
بر تخت قدس باتم مست الست هستم

با دوست چونکه هستم و ... شعله ... هم
زان روز ... هستم سرمست ... الستم
دریا شراب آرم در دل ... پیارم
ساقی شراب وحدت خالص ز رنگ کثرت
زندان ... دستان ... مستان
منظر الی ... بگوید رایت ربی
جز یا م او نام مست جز عشق او حرامست
گشتم ز خویش فانی رفتم بدو عیانی
با غیر او نمازم آتش ز دل فروزم
ور نور دل رسیدم عین الیقین بدیدم
صحرا ز غیب رفتم بر شهنشاه نشستم

اینگر سخن چه گفتم مست الست هستم
زین پای دار رفتم مست الست هستم
بی محو لقا ندارم مست الست هستم
برکن ز جام خالت مست الست هستم
نیند ... پرستان مست الست هستم
جز شوق شوق عالی مست الست هستم
جز این شرف گدایست مست الست هستم
دیدم بسی رهانه نیست الست هستم
کو ... بسوزم مست الست هستم
سر نیستان شنیدم مست الست هستم
راز نهفته گفتم مست الست هستم
دو ... بگفت راجا دایم بیا تو اینجا

هر دم همی بخندم ور پیچ زلف بندم
جام ز عشق نوشم دنیا و دین فروشم
در کوی می فروشان عشاق جام نوشان
زاهد ... عابد ز ... سر مست
دیدم جمال ... ز چشم ...
... درغا ... او خرابم
از خویشتن بریدم با دوست خود رسیدم
از غیر خود شکستم کون و مکان گذشتم
در روی خوبرویان در چشم مست غلطان
شهباز شهسوارم بر تاق قدس دارم
رفتم بعرش اکبر خوردم شراب اطهر
با ما تو باش ... مست الست هستم

... لب ... بدم مست الست هستم
جز ذکر ... هوشم مست الست هستم
بنهاده سینه جوشان مست الست هستم
سرمست نی بریزد مست الست هستم
... ز چشم حیران مست الست هستم
بی وصل از کبابم مست الست هستم
جز ... غم ... دیدم مست الست هستم
در لامکان نشستم مست الست هستم
دیدم جمال سلطان مست الست هستم
سخنان ... مست الست هستم
خفتم کنار ... مست الست هستم

اگر دم زنی برم کنم کس را نباشد چون حق ...
اگر شهر او دیا کنم ... گنج وار ... کنم

اگر میکنی ... کنم کس را نباشد چون چلی
... کنم کس را نباشد چه چرا

در ملک خود ملک منم هر چیز را مالک منم
این جا که مهمان کنم آن ... را سلطان کنم

این ملک ... ام هم کس را نباشد چون منم
هم این کنم هم آن کنم کس را نباشد ...

از کافر احمق نگر از نوح شد کافر پسر
حیران گنه ظالمان گنم همه را او بیرون کنم
بکم چه چه عهد راغ لعنت چنین رفته اند
اندرین بنا زبانهای ... رفته اند
زهی عاشق که با معشوق وداد ذوق
گدا یا گر گدائی میکند از طوق عشق
آن علامت عشق با نور گیتی آمد است
همه دوران دیگر اندرین ره آمدند
وزین راه تا البانه سرفرازی فضل او

از لات بت آمد کسی را نباشد چون چرا
آتش دهم سوزان کنم کس را نباشد چون چرا
راجا بیلدار من الیمن مشتو از قهر من
خوشا و آنهائی که ایشان در عشق بازان رفته اند
زهی مستان که ایشان در عشق بازان رفته اند
همه بهر آن شکر واجب آنکه سلطان رفته اند
بهمت نعمت لائی پیش جانان رفته اند
والاکن وصال و صحرا و میدان رفته اند
تبرک یا سوا الله حق پرستان رفته اند

مومن کنم بیگانه را مسجد کنم بتخانه را
ایوب را ادهم بلا یا کرم کردم مبتلا
تحقیق دان در شهر من کس را نباشد چون چرا
شراب لایزال را همیشه نوش میکردند
آن کسان که ترک دنیا کرد آمد بهر دوست
در ولایت فقر فخری با بلا خوی در گرفت
برو در کنج منشین اهل مرد با غیر
بهوار اگر پرستی حق پرستی کی بود
بجز محبوب خود را دل سپردن ناروا

عاقل کنم دیوانه را کس را نباشد چون چرا
این مرد دین اندر قضا کس را نباشد چون چرا
در شهر ما رسم است این کس را نباشد چون چرا
زهی مستان که ایشان می خوران رفته اند
او بمردی در میان شهسواران رفته اند
بدلبر لایزالی شاه داران رفته اند
کر با عزت مردان عشق بازان رفته اند
بلا شرکت درین راه حق پرستان رفته اند
که دل دلبر سپرده این جهان رفته اند

خوشا آنکه الست عشق در دل داشتند

از بهر او آتش عشق سوزان رفته اند

بر نصیبم بر نصیبم که خوبان جهان ایم
از خود بترک بهانه ایم که آن موی چنان است
ز دوزخ نترسم نخواهم بهشت
تا چون گذشتم بترسم چرا
گشت داغ لعنت قلم بر جبین
ندیدی که فرعون صد دعوی کشید
ز بهر خود پرستی ندیدم بدی
پلیدی که او را بگردی زمان
بلا گر گردی مخالف خدا
اگر یک سر موی ماند خلاف
نوری که لطف است همه از فهم نهانست
آدم علی صورت گشته نمودار
معلوم چنان گشته چه درین بحر تحقیق
مثنوی است بهر کو وگو ماست بر کلام
در درد نهم پیر وگهی طفل وجوانست

نیاز رهم نیاز رهم که در عین عیان ایم
والله پس از موت بمقصود رسید یکی
از تقدیر برین ز سابق نبشت
یکی را فواز و یکی در رسد
چه قدرت کسی را که گوید چنین
دو دنیش چرا او را از آنجا کشید
تو از خود گذر کن که کفر است بادی
بمحشر کند از طویله سگان
بدوزخ فرشتی بیابی سزا
رضای خداوند راجا بجو
آن نور بهر وصف درین خلق عیانست
والله بتحقیق همه چیز در انست
آبی که خضر خورد درین جوی هر جانست
با این که بهر حال همه وقت نهانست
پیدا است درین بهر بهر شکل نهانست

مرغان سحر خیز همه بانگ کشیدند
این شحنه خونست بجز خون جگر نیست
بنشست خدا هر که بیعت بدید
یکی را گذارد یکی در رسد
ز ابلیس غیرت بباید گرفت
خودی گر نموده که هامان لعین
نظر کن به بلعم چه محنت کشید
ز تو طمع کسوت سگی بر کشید
اگر راست خواهی بر راه راست
بجز امر باری دل خود مشوی
سری که پس پرده نهان بود هویداست
آنها که درین شهر رسیدند بگفتند
یک نور محیط است که هر جا گرفت است
نزدیک کسانیکه بتحقیق رسیدند
آنها که جهان نقش جهان خود نو است

از بهر دلارام تن خویش بریدیم
آنیم که با خون جگر خویش چشیدیم
یکی را بریده دگر را اگر
بجز تقدیر رفته نگردد مرا
خودی در خدائی نباید گرفت
بدوزخ نرفتی که ابن اللعین
ز رحمت گذشته به لعنت رسید
بیارند بلعم در اندر کشید
بجز راست رفتن درین ره خطا است
حذر کن ز دوی که لا نکته است
آن شهر بهر وجه درین نسخه بیانست
اسرار جهاندار درین جا که روانست
آن نور بهر کسوت ز کون و مکانست
با این که همه وقت بهر حال نهانست
این نقش نه نقش است که از دور نهانست

این گفت چنانست درین هیچ جهات نیست
این دل بکسی ده که ز دوست نمیرد
صد روح بیاد ند چه داند که درین چشم
از خویش جدائیم که با خویش نیائیم
بر در نشستیم چه احوال بگوئیم
مشتاق نشستیم که دیدار بیابیم
سجاده نشینیم و به تسبیح چه گوئیم
هر جا که رفتیم بجز دوست ندیدیم
هر چیز همه ذات خداوند تعالی ست
مائیم که ما نور خدائیم درین هر
مردی که شناسای جهان است چنین گفت
فردوس بهشت نیابد بیتو چه کار آید
دولت هزار دولت نعمت هزار نعمت
کونین را بیارند بر روی بیارد
عز از حسن تو ضیع خدا که حاصل شد
هر زمانی ما عاشقان بهر نشکارم بر ازل
چون صد اصطلاح عاشقان در یافتن
کور مادر زاده هرگز نه بیند آفتاب
بهر جانان گشت کردم گرد عالم هر طرف
راست گفتم نیست پیدا در دو عالم همچنین
سالها با که من جستم حبیب خویش را
صد هزاران پادشاهی هر دو عالم
یک نور را نفصل چنین چو هم سما هم زمین
اسم گوهر هم دریا شود هم آب هم دریا شود
هم خود بدید هم خود بسر هم خود خواهم خود

لیکن چه تماشاست که حق جلوه در است نیست
آن مرد بود مرده که در عشق جدا است نیست
چون عشق خداوند در آن شیخ عیانست
افسوس بدان ماند که از خویش جدا است
از درد چه پرسی که درین درد دوا نیست
بنمائی رخ خویش که این چهره نهان نیست
دستار چه بندیم که در طلب حقانیست
راجا که برین چشم عیان دیده نهان نیست
جز ذات خداوند همه وهم و گمان نیست
اما چه توان کرد که دل کور از آن است
راجا که درین هر جهان بود همین گفت
در خور رخ نماید بیتو چه کار آید
عزت کمال عزت بیتو چه کار آید
راجا بگفت هر دم مژده ز عالم
ترا شناختم آنگه خداشناس شدم
در قضا لایزالی اسپ همت رانده اند
در دو عالم جز خدا از روح خود افشانده ام
قطره دعوی همیکند من عین خود دریافتم
گاه احمد گاه آدم گاه حوا یافتم
زین معانی گاه مجنون گاه لیلا یافتم
ایجوان آن مردم بر خویش شیدا یافتم
گفت راجا کیهان چون آن سلطان روم نمود
هم خود ملک هم خود فلک هم عرش هم برین
هم خشک هم چون تر شود هم بحر هم مبین
هم خود بهم چون تر شود هم بحر هم مبین

فانیست همه چیز که اینجا بقا نیست
آن موسیحا که در نو حبیب است
بار است نکردیم اگر راست نبودیم
ما آه بیاریم اگر تیغ بر ها نند
مائیم چرا ایم درین دار گرفتار
سجاده پیران چو هر است تحقیق
مائیم همائیم که از عشق رسیدیم
اما چه توان کرد که چشم شما نیست
آنچیز خبر داد درین دیر بهر کس
آنرا که درین سیر از این سر خبر نیست
چیزیکه همین است آن عین همان است
هر هم بر یخ داد و سه لطفش اثبات کرد
بالای عرش رفتم بر تخت نور خفتم
یکبارگی بیابم بیتو چه کار آید
عارفان اندر جمال خوبرویان مانده اند
نیست شکی در دو عالم درگذشتن عاشقان
در میان عاشقان این سر نهان یافتم
آشکارا یافتم آن سر پنهان جهان
گاه شوق گشته گاه عاشق آمده است
چون فیض حق تعالی نفی کردم [illegible]
هم شمع گردد هم قمر هم نجم گردد هم سحر
هم چشم هم جوهر شود هم لعل هم گوهر شود
هم طیر هم حیوان شود هم جن هم انسان شود

بردار دل خویش که اینجا وفا نیست
موئی که در آن کوی نبود است روا نیست
ما رهست بیاریم که اینجا وفا نیست
بگریز از این تیغ که این عشق ترا نیست
در ولیست درین سینه بجز دوست سما نیست
بی پرده درین دار که در عین بقا نیست
کذاب بود مرد که او عین بقا نیست
این قول که گفتیم که ثواب است و خطا نیست
یک نور همین دار همین است همان است
تحقیق چنین است که این طفل زمان است
آن ریا به صورت در جمله شان است
شاهی بمن سپردی بیتو چه کار آید
والله راست گفتم بیتو چه کار آید
بر دست من سپارند بیتو چه کار آید
نسخه نام الهی صد دران دم خوانده اند
هر دو بر تخت دل آن شاهان خوش مانده اند
هر که را من خسته بودم عین خود را یافتم
صد هزاران منکر و اجنبیم بینا یافتم
هر مکان گاه پنهان گاه پیدا یافتم
آن جان و لیلا خود در عین صحرا یافتم
این زمان در هر چه دیدم عین او را یافتم
این وجود مشتاق بدن [illegible] یافتم
هم شام گردد هم سحر در هر سر سر مبین
هم مشک شود هم عنبر دهر سر سر مبین
هم حور هم دیوان شود در هر سر سر مبین

هم خود شمار ماه خود هم گدا هم شاه بود
گر روح گردد گاه تن گه مرد گردد گاه زن
گر نور گاه ظلمت باشد گه یار گه اغیار شد
جان ما از سر گذشت عشق از سر گرفت
هر دو یکی یار گردد اندرین ره حرف عشق
گر مسی ملک الی الفقر آمد ضبط او
بینی عاشق آمده دوزخ رود آمد در آید
پاک گردم جان و دل آمد همه عالم بهر دوست
مظهر باید که ظاهر شود در وجه بیه
چون بصورت روی خوبان شد تجلی در دلم
جز دوست دگر دوست ندیدم دیگر دوست
علم باید عالم کامل تا نماید راه را
یکدم که با دوست بر آریم بود حیف
صرف باید نحو باید فقه باید تا اصول
علم حق نور است ... نیست
همان وحدت همان کثرت همانا خاص عام
ندیدم من بگر او را که غیر او عدم محض است
یقین او را عیان دیدم اگر فانی شود از خود
اگر موی خود می ماند هزاران پرده با نجند
تجلی را نهایت چون نباشد در همه عالم
که لازم شد چرا آن معنی چرا حق گفت
هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن
بهر گوشه همی جستند هر معنی همی گردد
از هر دیدن که آن دیده بجز او نمی بیند
بغیر کشف نبود فهم کی این شعر آمد گفت

هم خود روان همراه خود هر سو سر مبین
گر هیچ گردد گر ختن در هر سو سر مبین
گوتم کن راجا زمان ... در میان
گشت ... از دو عالم گو ... گر
مرد عاشق آن بود کو دو جهان دلبر گرفت
شاه گردد هر دو عالم ملک ... گرفت
زانکه عاشق در جهان آن نور حق در گرفت
نور دل و جان دوست آمد خانه خوشتر گرفت
مرد عاشق سجده شد شب دلبر گرفت
نیست مشکل نقل ... رفع حجاب
رفتیم بدان ره که همان دوست بدیدیم
پیر باید پیر کامل ره نماید شاه را
حقا که درین دهر چنین حیف ندیدیم
علم کلی خوب باید تا شود اور اصول
بی چراغ علم هرگز ... نیست
ولیکن اختلاف در میان حکم آن دیدم
فنا دیدم همه کس را چو او را در میان دیدم
فنا گشتن ز خود کلی یکی در ما ... دیدم
فنا دائم بقا دائم یقین در عارفان دیدم
تجلی او بیان کردن میان پاکسان دیدم
بدین ... حقیقت در جهان دیدم
همون ظاهر همون باطن همه مظهر عیان دیدم
نه هر طرف که دیدم پاک انگشت زنی بالله
بحمد الله که این دیده ... دیدگان دیدم
بهر جا ... اینها شدن راجا چنین گوید

یک نور دید اندر جهان هم خود ... هم خود زمان
گه صید گاهی ... گه زلف گاهی شانه شد
هم خود شده احمد همان در هر سو سر مبین
جان در کوی جانان سالها افتاده بود در قضا
ترک دنیا گشت آسان هر کرا یکبارگی
در توکل صدق باشد گر کسی را با خدا
طور عقل عاشقان را در نگنجد ذره
خوبصورت نور آمد نیست روی بالیقین
کعبه عشاق باشد روی خوبان در جهان
صید راجا گشت ... خصلت گر
علم باطن همچو مسکه علم ظاهر همچو شیر
ابتدای علم باید انتهای ذوق شوق
با دوست کسانیکه بباشند زهی عمر
علم را آموز اول آخرین اینجا بیا
وجود محض مطلق را همه جا هم زمان دیدم
هنوز شیخ ... کحل کرده نظر ظاهر بعد باطن
یکی بینا که بیند دو دیدن نا روا گوید
خودی کفر است اگر ... صد هزار است
حقیقت لایزالی را ...
زهی معنی که اندر وهم ناید هیچگه بر من
اگر رفتیم با و رفتیم اگر نشستیم با و نشستیم
هزاران شکر واجب گشت ای حال جان من
زهی سر که دیدم پنهان ... دیدم
هزار ... رفتیم و دوست ندیدیم گشتیم
... در اعیان دیدم

گاهی چنین گاهی چنان در هر سو سر مبین
گه شمع گه پروانه شد در هر سو سر مبین
گه گفته گه بیدار شد در هر سو سر مبین
ناگاه آن یار آمد خود جان ما را گر ...
نور کمال لطف باری کار او بر گرفت
نیست مشکل عالم ... اندر بگرفت
عاشق بهر مست او دیوانگی از سر گرفت
زین سبب آن نور احمد مرتبه در بر گرفت
صد هزاران شکر واجب کعبه اکبر گرفت
زین سبب آن روی خوبان منزل او بهر گرفت
کی بود بی شیر مسکه گر بود بی پیر ...
شوق قمری در نظر از عشق او پوشیده طور
پیام فنا کر ... چنین نخور شنیدیم
جاهلان را پیش حضرت ... آشنا
بهر سو بهر کوی به صورت عیان دیدم
بصورت جمله عالم آن جمال دلستان دیدم
من این بینا درین عالم ... دیدم
مسلمان ... در میان ... دیدم
بدیدم در مکان لیکن منزه از مکان دیدم
همان معنی بهر حرفی بهر نقطه بیان دیدم
ندیدم هیچ چیزی را مگر او را عیان دیدم
گر از دست نظر هم ...
همان معنی شده هر رو بصورت ... دیدم
زهی ملکی زهی شهری ... دیدم
کمال کشف سر ... میان ... دیدم

خورشید بہر دو عالم تابان شدہ ست آمارا
افلاک با کواکب سکان ملا الاعلی
حمد سرش حاضر موسی بکوہ ناطر
فال نجستہ میمون آخر کشاد طالع
بیند روئے ما را دوزخ حرام گردد
دریائی نہایت پایان کجا است ما را
حصا شکر احسان ہر دم کجا توانند
صد ہزاران شکر واجب پیش جانان بار شد
دلبرم بخت خود در خواب مستی خفتہ بود
کوچہ او ہر بار رفتم تا ببینم روئے او
در جدائی ماندہ بودم کردہ کجا کار ما
چون تجلی کرد جانان بر دل من ناگہان

از عرش تا ثریا غلطان شدہ ست مارا
ہر بار زیر پا گر یلی و شادان شدہ ست مارا
از لطف دلرکنارم خرم شدہ ست آمارا
غنچہ دہن حق البتہ خندان شدہ ست آمارا
ہر کس درین عجائب فرمان شدہ ست آمارا
بنگر بحیر گشتی با پایان شدہ است ما را
با خلق احتیاجی راجا نماند آنجا
روئے خندان با جمال نازنین دیدار شد
نام من بشنید چون از خواب خود بیدار شد
لطف او بر من نگر دیدار او ہر بار شد
بعد کجا نازنی با جمعیت بسیار شد
این ظلم بعد از تجلی مخزن اسرار شد

روح الامین بسوزد پر از تجلی او
چیز بکیا انبار امکان نبود گاہی
ذاتی کہ بیچگونست صورت نبود ہرگز
دیدار حق تعالی در ما عیان است امید
او عاصی ذات خود را ایزد بداد ما را
آن تخت رب جلی در صحن لامکان است
زیرا کہ در اطاعت یزدان شدہ ست آمارا
در دو عالم کی تواند وصل جانان یار شد
بہر دیدن روئے جانان مردہ بودم سالہا
خاطرم افگار بود از درد ہجران سالہا
چون بخوردم آن شراب لایزال از وی دادہ است
چون نفس گفتن جان ما در سر اعظم در رسید

ہر صبح و شام آنجا طیران شدہ ست آمارا
آنچیز خود بآسان امکان شدہ است مارا
آن ذات حق بصورت انسان شدہ ست آمارا
دیدہ بصیر بینا برہان شدہ ست آمارا
با ذوق این معانی عرفان شدہ ست مارا
ہر بار لطف ایزد پیران شدہ ست آمارا
چندین ہزار عالم مہمان شدہ ست آمارا
وصل جانان یافتم چون بخت من در کار شد
زندہ گشتم ناگہان دیدار او ہر بار شد
بعد دیدن خاطرم فی الحال در اذکار شد
بعد خوردن جانہا ہم مست و ہم ہشیار شد
یک بیک این سر اعظم پیش من اظہار شد

مطربان را زود گو تا طبل شاہی بر زنند
بخت راجا گشت میمون یا ویران یار آخر

بیش از وجود ہر کس کاتب نوشت حرفی
تدبیر بخت ہر کس بیرون نہ ہست ہر کس
بو جہل با جہالت در کفر ماند خاسر
انبیاء و اولیا را حق بدان
من رانی گفت احمد مصطفی
لی مع اللہ گفت احمد در میان
چون جان ز تن گردد جدا
تو ہر قوئی ارکان ما دیگر چہ میخواہی بگو
تو نیست بود در معنی بی نام بود بی نشان
انواع بادہ گو بگو آمادہ کردم سو بسو
سجادہ با بادہ بود ہر ساعت آمادہ بگو
این راہ تو در کوی من تو گنج سوی من

حیف العلم بما جہد اکنون چگونہ گردد
اکنون ز جستجوئی افزون چگونہ گردد
راجا نخواد رحمت زیرا کہ گفت احمد
سر معنی کردہ ام با تو عیان
چند باشی در حجاب بیوفا
لیکن این معنی چہ داند ازچنان
از فعل تقدیر شد جدا
تو نور ہستی انما دیگر چہ میخواہی بگو
با وصف خود کردہ عیان دیگر چہ میخواہی بگو
بادہ خوردانہ کو دیگر چہ میخواہی بگو
آن شیخ بر سجادہ دیگر چہ میخواہی بگو
احمد چو خوردی روی من دیگر چہ میخواہی بگو

زیرا کہ حق تعالی با ہو نگرد ہرگز
آن زور دوزخ تقدیر شد در ازل
مرحوم حق تعالی ملعون چگونہ گردد
انبیاء و اولیا را حق ببین
وان بگفت است پیچارہ بای دین
ز رموز شعر حق آگہ نئے
پس تو چہ گوئی ای گدا آنگہ بگو احوال خود
در حسن تو زیبا منم در عشق تو شیدا منم
آنجا کہ باشی پیروی از تو جدا ہرگز نیم
نظری بکن مست و رہا من لقمہ بخور از دست من
جز عشق نبود کار ما جز یار نبود یار ما
اسرار من گوئی کنند و تر عشق من دیگر مخور

بعد از ہزار کوشش با ہو چگونہ گردد
بعد از دو عالم ہر شئے بیرون چگونہ گردد
آن بخت بخش کافر میمون چگونہ گردد
این سخن تقلید نبود ہست یقین
بشنو این اسرار تو مرد یقین
لاجرم کورے و مردہ نئے
بدہند ترا آتش جز آنکہ بگو احوال خود
از بر وشید امنم دیگر چہ میخواہی بگو
ہر جا کہ باشی بر توام دیگر چہ میخواہی بگو
مستی بکن ای مست من دیگر چہ میخواہی بگو
ساقی بود خیار ما دیگر چہ میخواہی بگو
گر میخواری مے عشق خور دیگر چہ میخواہی بگو

جز عشق دربار این مغرور حق تو ای یار من
این سر را معلوم کن بی واسطه مغموم کن
جز عشق اندر راه من با الله شد ای ماه من
بولد از روی که خود را اشتار نباشد
عشاق که معشوق تجلی است درین دار
بهشت است مرد بهشتی که ما است و در اهو است
تحقیق چنین گشته که مرا پا گذشت
ای زاهد بی ساز تو در زهد چرا ای
ای در رو میدان بیا گر سر رود رفتن بده
در عشق چون پر انشو از جامه خود بیگانه شو
معشوق خود را در جهان گر بینی در مکان
دریافتم سر مبین اسرار خود دیده بر بین

جز عشق نباید کار من دیگر چه میخواهی بگو
این غیر را معدوم کن دیگر چه میخواهی بگو
نقاش را جا سیدیم دو صاف او بونیاز شد
خفاش سوی شمس چو هشیار نباشد
این عشق چه عشق است اگر یار نباشد
آن بهشت کجا است که خمار نباشد
آن چیز که معروف بد آزاد نباشد
این زهد چه سود است اگر بنیاد نباشد
با عشق در میدان بیا گر سر رود رفتن بده
شادی کنان مردانه شو گر سر رود رفتن بده
گفتم ترا از سر آن گر سر رود رفتن بده
این سر رو در حق گزین گر سر رود رفتن بده
راجا بیا بشنو سخن تا حال آن مشکن

منظور من این عشق جز تو عشق دیگر نیست تو
انی انا الله گوش کن یکجا می نوش کن
دنیا و این دلدار را دیگر چه میخواهی بگو
گلزار مردیار که بی یار بود خار
آنکس که درین راه خرابات گذر شد
بازار بود آنکه در و خمر فروشند
عشاق کند سجده خسارد اسلام
آمد ازل لاهوت چنین خاست بجبروت
آید ترا با صبا گفته بیا ای مرحبا
از جوی خود برخاستم از جان و دل آراستم
در کنج با جانان نشین گر عاقلی گم شو از این
این سر روح الامین هرگز نگنجد در یقین
این سر را تو دگر کن گر سر رود رفتن بده

در عشق دائم بصدق تو دیگر چه میخواهی بگو
تو فرحت ز سر پوش کن دیگر چه میخواهی بگو
جز عشق حق استاد من دیگر چه میخواهی بگو
گلزار بلا یار که جز خار نباشد
او در غم تسبیح که دستار نباشد
بازار بلا خمر که بازار نباشد
این سجده کجا شد که زنار نباشد
عشاق بود مست که هشیار نباشد
ز تحقیق تیغ و تیر با گر سر رود رفتن بده
با همین دل برخاستم گر سر رود رفتن بده
عشاق را هم دوم همین گر سر رود رفتن بده
تو جمله کن از بهر این گر سر رود رفتن بده

تمام شد

رسالهٔ موزات الحقیقت

بسم الله الرحمن الرحیم

واگر طریقت خواهی اختراع واگر حقیقت خواهی انقطاع باقی همه صداع شریعت میفرماید پاک امن باش طریقت
میفرماید بی ما و من باش حقیقت میگوید با من باش شریعت و حقیقت را آستان است بی شریعت بحقیقت رسیدن
بهتان است از بالا در آئے بسر در آئے از در در آئے در برائے شریعت را استاد باید حقیقت را پیر درخت را آب
باید طفل را شیر حقیقت دریا است شریعت کشتی در دریا نشینی بی کشتی بجه نیستی کرامات نه بر آب رفتن است
کرامات سر دیدن است اگر بر هوا پری مگسے باشی و اگر بر سر آب روی خسی باشی دلے بدست آر تا کسے
باشی نماز نافله کار پیر زنان است روزه تطوع داشتن صرفه نان است حج گذاردن تماشائے جهان است
دلے بدست آر که کار آنست چنان زی که بثنا ارزے چنان میر که بدعا ارزے نور تجلی ناگاه آید ولے
بر دلے آگاه آید توحید نه آنست که او را یگانه شناسی توحید آنست که او را یگانه باشی طاعت را رها مکن
چون کردی بها مکن صحبت با اهل تا به جان است و با نااهل تا بجان نه چون با اهل است کار سهل است
آنکه حلاج گفت من نهان میگویم او آشکارا گفت و من نهان میگویم سخن حلاج را شنودم نه قبول کردم نه انکار
مرا با قبول و انکار چه کار زنده نشدم تا نسوختم این خانه نه من و نه ختم اعتقاد نیک گنج بی زوال است راستی
که به دروغ ماند مگوے منکرے سرمایه همه جهلها است بر فکر و بگردن بهانه مجوے بشاش مگوی آنچه نتوانی شنید وفا
از مردم اصیل جو عمر بکاستی عذر نخواستی از روے راستی نه روا هستی دوستی گزین که از وی هیچ کس ملول نشود سلطانی
بدست آر که ملک مغرور نشود تا بر خودی لرزی در آن حضرت بجوے نه ارزی هر سر که در وی نجود نیست سنچه
ایست بر کف که در وی وجود نیست کفچه ایست راز در بیرون کنند اما از دل بیرون نه کنند این کار بدل آگاه
است نه بدستار و کلاه است ای جوان مرد دل تنگ بخیر که صبح وصال نزدیک است آفتاب مهر روشن است
اگر چه شب فراق تاریک است هر کو او را شناخت کار برو باریک است و هر که او را نه شناخت راه برو تاریک
است ابلیس در آسمان بود و ابراهیم در بتخانه کار بعنایت دارد باقی بهانه ابو جهل از کعبه می آید و ابراهیم
از بتخانه کار عنایت دارد باقی همه افسانه یکے را بدست فضل میکشد و یکے را در پاے عدل میکشد بیدار
باش که کاروان بر سر راه است اگر تو واپس مانی مرا چه گناه است از وی شناخت نه آید و دیدار بمقدار

شناخت آید اگر بقا میخواہی در فنا است کہ فلاح باید آنکہ بخود مبتلا، است اشک ندامت در میکدہ آفگندہ راز
صوفی دل پراگندہ از عارف در جہان نشان نیست زبانی کہ از عارف نشان دہد در ہیچ دہان نیست عارف
را از انکار منکران چہ باک نہ دریا بہمان سگ پلید گردد و نہ وہان سگ بدریا پاک کار نہ بجنس جمل است کار
آنست کہ در قبول اول است از طاعت چہ نفع و از معصیت چہ خلل است چون سعادت و شقاوت از ازل
است گنجے بودم نہانی کلید آن بدست خرقانی ناگاہ رسیدم بچشمۂ زندگانی چندان بخوردم کہ نہ من ماندم و نہ خرقانی
ظلم اگرچہ بسیار بود بسر آید ظالم اگرچہ جبار بود بسر در آید پیری کردن معلمی است از غیب خبر دادن منجمی است مقام
برکسی ہا و نمودن مقومیت خلق در حق سپردن غمازی است تکلف کردن شوخی است خود بینی محرومی است اسرار
معرفت فاش کردن دیوانگی است امید ثواب و عطا داشتن دوکانداری است راہ ملامت رفتن جز عرفان
را نخواہی است شیوۂ سلامت رفتن با بزرگان ہمراہی است دعا کردن لجوج است گریہ کردن شفا
است صبر کردن با حق مبارزے است شکر با او برابریست نعرہ زدن دل تنگی است جامہ دریدن سبکی
است خود را بزبان شکستن رعنائے است یاد کردن بزبان غافلے است طلب کردن بمسافت تمسال
است شادی کردن سبک سری است از خلق خواستن مشرکیست از خدا غیر خواستن کافریست اندوہگین
بودن از گران جانی است آرزومندی مردہ دلی است بہشت جستن منکری است لطف کردن بغیر
زیست تواضع کردن بیچارگی است بردباری حمالی است خویشتن شناختن بطالی است خورسندی نعیمی است
نومیدی کافریست خوش خوئی سیلے است در پیش رفتن جاہ طلبی است در پس رفتن بوالعجبی است
در برابر رفتن بے ادبی است بخود مشغول بودن سردی است از خود گذشتن مردی است کہ اصل خطا
نگندہ بیا موزان آن گناہ کمتر از عفو دان سرمایۂ ہمہ گناہ ہا جہل است دلیل ہمہ نکوئیہا علم است داروے
ہمہ گناہان توبہ است زوال ہمہ نعمتہا ناشکرے است از من پرسیدند کہ چہ گوئی در حق دنیا گفتم چہ گویم در حق
چیزے کہ برنج بدست آرند و بہم نگاہ دارند و بحسرت بگذارند جوئیدہ گوئیدہ است و یابندہ خاموش گفت
نوشی است ہمہ زہر خاموشی زہریست ہمہ نوش ہر چہ بزبان آید بزبان آید نفس بت است و قبول
خلق زنا جملہ را ترک کردم یکبار چنان نمائی کہ باشی چنان باش کہ تمامی وے رفت و باز نیاید فرو لا
اعتماد را نشاید قصۂ دوستی دانی کہ چرا چندین دراز است زیرا کہ دوست بے نیاز است طہارت کن کہ
قیامت نزدیک است توبہ کن کہ قیامت نزدیک است چون پاکان را استغفار باید کرد ناپاکان را چہ
کار باید کرد اگر از دوستان یک کس قبول کردی راستی و اگر یک کس قبول کردی دوستی یکے در غرقاب
زیادت منقاضی و دیگرے در تشنگی بقطرہ است راضی ہر کہ بد انست کہ حق تقصیر نہ کرد از غیب برست

دهرکه بدانست که تمام در قسمت بدنگر و از حسرت برست طومار قسمت بیک خط است سعی آدمی سقط است
هرکه (هو الذی انزل السکینه) برخوردار باشد ورا با برادر مسلمان چه کار باشد خلق می پندارند که
چیزے ندارند باش تا پرده از پیش بردارند توحید عوام خود او نیست توحید خواص جز او نیست دوستان را
مرگ نیست منکران را ازین سخن هرگ نیست اگر حاضری را یکے و اگر غافلے ده بدانگے این کار نه
برنگ و پوست این کار بعنایت اوست کار عنایت دارد طاعت زیور است ابراهیم را از آن چه که
پدرش آزار است عنایت دوست عزیز است و نشان او دو چیز یاد صمت با دل بار یا توبه با آخر کار
معرفت حق دریا ے بے کرانه است جان آدم آن را خزانه است آنجا که شناخت است نه عرش است
و نه کرسی سخن را جمله بگفتم دیگر چه پرسی عشق مردم خواست بے عشق مردم خوار است عشق نه نام دارد
نه ننگ عاشق صلح جوید و نه جنگ عشق با محبت قرین است عاشق را یک بلا در پیش نه صد و رنگین
است دیده برائے آن می بیند که خود را نمی بیند بهشت نزد عارف خوار است بنده حق را با بهشت چه کار است
اگر دست عارف بحور عین رسد طهارت معرفت وے شکسته شود و اگر در دلش از غیر حق چیزے طلبد
در اجابت بر روے بسته شود بهشت بهانه است مقصود خداوند خانه است اگر بهشت چون چشم
و چراغ است بے دیدار درد و داغ است زاهد مزدور بهشت است حمال آن جا است باقی زشت است
بهشت را به بهانه مے دهند دے به بهانه مے دهند مزدور به بهشت مے نازد و عارف بدوست از صوفی
خود چه گویم که صوفی آن اوست مزدور به بهشت مغرور است و صوفی در مشاهده نور است و آنکه دنیا
میخواهد کور است عارفانرا از دنیا عار است و آخرت در پاے ایشان خوار است عاشقانرا باین د
آن چه کار است نعمت بے شکر غرور این جهانی است سخنے بے صبر بلاے جاودانی است طاعت بے
اخلاص ضایع کردن زندگانی است صحبت با خلق و روے دوست دارد وے آن تنهائی است نه مارا با خلق
صحبت و نه از دوست جدائی است شانزده چیز باید تا مرد دوستی را شاید اوّل جود ے باید بے
طاعت دوم صحبتی باید بے ملامت سوم گفتنی باید با سلامت چهارم یاری باید بے عداوت پنجم
عشقے باید بے تهمت ششم دیده باید با امانت هفتم شناختی باید بے جهالت هشتم نفسے باید با صیانت
نهم خاموشی باید با عبادت دهم حکمے راست باید بے اشارت یازدهم نقمهٔ حلال باید با حلاوت
دوازدهم از بد جرم آید از تو غم است سیزدهم سب نماز باید چهاردهم روز زیارت پانزدهم همت
صادق باید شانزدهم دل پر هدایت تا کار بآخرت گردد کفایت جسم بخود ندارد که هر آفت که بجز دم بعدا
جسم خود رسد چشم بلا ردو است اما چشم خود رسید لعنت و شفایات بلا از دوست عطا است پس

از عطا نالیدن خطاست بلا چه نیکو بود چون در میان بلا ادب بود دل در دنیا مبند که خسته گردی در موئے
مبند که رسته گردی هر کارکه ترا پیش آید باید که حق ترا از ان پیش آید با کردار مگوے واگر نداری دروغ
مگوے گمان تو این است که ترا از رزق چاره نیست امّا حقیقت آن است که رزق را از تو چاره نیست
رنج مردم از سه چیز است از وقت پیش میخواهند واز قسمت بیش میخواهند وانچه از دیگران از ان خویش
میخواهند حق قسمتی کرد بعلم ازلی خویش نه ذرهٔ بیش باشد ونه لحظهٔ پیش وے رفت وباز نیاید فردا اعتماد را
نشاید حال مرا غنیمت دان که دیر نیاید بسے بر نیاید که کسے را از ما یاد نیاید بر در کاری رسیدم در واے
آو یختم که از وے گریختم این چه کاریست شور انگیز هر جا که نشینیم گویند برخیز شبے برخیز و قیام نماے تا قیام
قیامت دست گیر وشکسته باش و خاموش که سبوے درست بدست برند وشکسته را بدوش اگر غفلت
بگذشت دوش امشب بگوش مست باش و مخروش گرم باش وبجوش کسے اگرچه تلخ ست امّا از بوستان
اوست محمد الله اگرچه کس نیست از دوستان اوست عکس آفتاب در جهان فاش است اگر علتے است
در چشم خفاش است نشان زهد سه چیز است کوتاه دیدن امل وحقیر دیدن عمل ونزدیک دیدن اجل هر که
سه چیز را بشناخت از سه چیز برست هر که دانست که آفریدگار در آفرینش تقصیر نکرد از عیب برست هر که
دانست که قسّام در قسمت میل نکرد از حسد برست وهر که دانست که او را از چه آفریده انداز کبر برست اگر داری
مفروش واگر نداری مخروش توفیق عزیز است نشان او دو چیز است اولش سعادت وآخرش شهادت او دوست
که عیب نباید چشم دوست بر عیب نباید دانی که چه مے ارزی بنگر که چه مے ورزی اگر درین راه بے مرادی
مردے واگر با مرادی نامردی خواست که قدرت نماید عالم آفرید خواست که خود را نماید آدم آفرید یکے را چهل
سال علم آموز و چراغ نیفروزد یکے سخن گوید دل خلق بسوزد آه زین تفاوت راه دو آهن در یک کارگاه
یکے نعل ستور سازند وازیکے آئینهٔ شاه لقمهٔ خون هر جائے کار کنی رهائی زان کنی هواے فرزند خواهی خداے
رسے مرد سودائی کار زاهد نماز وروزه بود عارف ازین هر دو بر دو روزه بود کار نه روزه و نماز دارد کار
شکستگی و نیاز دارد بنده با دل پراگنده چون دنیار بود بر سنگ افگنده همه تن گوش باش چون سخن گویند
خاموش باش سرمایهٔ عمر توحید شناس اعتقاد پاک گنج بیزوال شمر طاعت حق را غنیمت دان دنیا پرست
مباش صلاح از علم ساز از آموختن میاسا از راستی شفیع انگیز نجات آخرت در عبارت جوے سخن از
شهادت گوے همه وقت مرگ را یاد کن گذشتن از خود رسیدن بحق دان نفس را امداد بده که بسیار خواهد
اگر راحت جوید رنج کش ناوان را زنده مدان زاهدے که جاهل باشد اعتقاد مکن بر طاعت حریص باش و
تکیه بران مکن از دشمن دوست نماے خدر کن از نادان مغرور اجتناب نماے خود را از همه کمتر دان مرم

سرا پا فراط مستانے راست گوے عیب راستی که بدروغ نماند دران مبالغه منماے در جواب تعجیل مکن
از راستی باز مگیر تا نه پرسند مگوے تا نخوانند مرو مفروش آنچه نخورند در گذارند بلا نتیجه هوا وان آنچه نهاده
بر مدار از خود لاف مزن ناکرده کرده شمار دل را بازیچهٔ دیو مساز در نهان از آشکارا بتر باش هرچه بخود نخواهی
بدیگرے مپسند بندهٔ حرص مباش خفتهٔ غفلت مشو نان همه کس مخور نان از هیچ کس دریغ مدار و هنده
خداداد ان سرمایه بسود از دست مده گرد سودے که در آخرت زیان دارد مگرد خود را اسیر شهوت مساز از
فرمانبرداری هوا حذر کن عافیت را بفرمان نفس از دست مده از دشمن اگرچه حقیر باشد ایمن مباش از دشمن
خانگی بیشتر ترس از عاجز دتوکته وام مکن با ناشناخته هم سفر مشو اندک خود را از بسیار دیگران بدان تا به توانی
نیاز خود بر خلق عرضه کن خاموشی شعار خود ساز بیهوده گوئی را سرهمه آفتها دان عافیت مزاج را خصومت دان
منت بردار و منت منه مردم نااهل را در صحبت خود راه مده سعادت دنیا و آخرت در صحبت دانا شناس
بنیاه انگه با دوستی کن خویشتن را بندهٔ چیرهٔ مردم ساز حاجت روائی را بزرگ کارے دان عقوبت
باندازه گناه کن عهد را بوفا رسان از نادان دامن درکش از دوست بیک جفا بر مگرد یار را در خشم و غضب
بیازما صحبت با خلق زهر است تریاق آن جدائی است با خلق صحبت مدار کثرت با خلق آشنائی است
وقت را غنیمت دان سخاوت راستی وعده را دان دوستی دلها از کم آزاری شناس تا از محاسبهٔ خود
باز نپردازی با دیگران شروع مکن مگو آنچه نتوانی شنید کاری میکن تا کاهل نباشی روزے از خدای میدان
جاهل نباشی حق تعالے دنیا را بیافرید و بر قومے بیار است و گفت اینجاے بلا است و آخرت را بیافرید
گفت این بستان عطاست و خود را بر قومے بیار است یکے را همت بهشت و یکے را همت دوست اے من
خدا اے آنکه همتش همه اوست طالب دنیا رنجور است و طالب عقبیٰ مزدور است و طالب مولےٰ مسرور
اگر طالبی راه پاک کن تو لشپت برآب و خاک کن چون اغیا را نداشتی مسافت از میان برداشتی چون از خود
برمیدی بدوست رسیدی دویدی آنچه دیدی صاحب غلبات از خود آگاه نیست وآنچه درستی کند او را گناه
نیست چون آتش زیادت گرد و محبت بے طاقت گردد تجلی دو گونه است تجلی ذات و تجلی
صفات عاشق را پست کند و تجلی ذات عاشق را مست کند اگر پست شوم گوید مست باش و اگر
بخود نیستی نمایم گوید نا نیست باش و اگر خود مست شوم گوید با هست باش یک چند طلبیدم و درون
نسودیم آخر چون بسوختیم فرا آسودیم ذکر زبان عادت است و ذکر دل عبادت است و ذکر جان سعادت
است اگر داری طرب کن و اگر نداری طلب کن یار باش بار مباش گل باش خار مباش یار فروشی
اسلام است خود فروشی کفر تمام است هرکه ازین خبر دارد از درخت حرفت ثمر دارد اگر روزے

صد بار خاک شوی به که ور پسند خود هلاک شوے دل بخلق بلند که خسته گردی بحق بند که رسته گردی یکے
مست شراب دیگے مست ساقی آن فانی است واین باقی روزگارے او را می جستم خود را مے یافتم
اکنون خود را مے جویم او را مے یابم پنج نشان بدبختی است بے شکرے در نعمت بے صبری در محنت بے
رضا بودن در قسمت کاہلی در خدمت بے حرمتی در صحبت مهر از درم بردار و برایان نه مهر از کیسه بردار و بر زبان
نه ترش چنان باید که ترا بر طاعت وارد عمر چنان باید که در دل تخم خدمت کارد اگر امروز نه ترسی فردا به ترسی
هرکه با علم بود درخت امید او پر بار بود و هرکه با تقوی بود دین او در حصار بود هرکه با یاد حق بود دل وے
بیدار بود سر شک چشم را مایه ساز تا بنوازد ترا آن بنده نواز در کودکے پستی در جوانی مستی در پیری سستی
خدا را کے پرستی این کار بدل آگاه است نه بدستار و کلاه است در کار باش که کاروان بر سر راه است
اگر تو وا پس مانی مرا چه گناه است در جستن دلہاے کوش و عیبہاے پوش و دین بدنیا مفروش و سقاہم
ربہم تمام است شرابا طہورا کدام است و دران محلت که محبت جاے گیرد عافیت زهره ندارد که پاے گیرد
درویش آب در چاه دارد و نان در غیب نه سر بپدارد و زر نه در جیب توانگران با زر و سیم نازند درویشان
با سخن قسمنا سازند درویش را نه دنیا وطن است و نه عقبے جاے نه دوزخ مسکن است و نه بهشت سراے
درویشے چیست خاک بیخته آب بران ریخته نه کف پا را ازان درد و نه پشت پا را ازان
گرد درویشی چیست انچه در سر داری بنهی وانچه در دست داری بدہی وانچه بتو رسد نجہی اندرویش
دو چیز ماند و بس آبی در دیده و آتشے در نفس اگر بسته عشقے خلاص مجوے اگر کشته وے قصاص مجوے
عادت معشوق حیله فروشی است و کار عاشق حلقه بگوشی است هر کرا خواهند بر اندازند با باش در اندازند هر از
روز بسیین مے ترسند و عبد الله از روز پیشین هر که بر خود بند و بر خود خندد خوش عالمے است نیستی هر کجا با نیستی
کس نگوید کیستی اگر میدانی که میدانی پشیمان باش و اگر نمیدانی که مے ماند مسلمان شود یکے میمرد و که نمیرسد
دیگے خفته و میرسد و گر تو خالق را مے شناختی مخلوق نمے پرداختی خلق پندارند که دارند باش تا پرده میدارند عیبے که
در شماست دیگران را با امت نکنید هر نعمت که دران شکر نیست نقصان دو جهانی است و هر ایمان
که دران اخلاص نیست کفر نهانی است محنت کشیدن بے صبر هلاک جاودانی است طاعت کردن
بے اخلاص بباد دادن زندگانی است بندگی کردن غیر حق بر بنده حرام است او را بنده باش همه عالم
ترا غلام است از ربی تا بنده دو کار است و دنیا نه سراے مراد و کام است اگر بجد انیا زدادی زاد برگیر و
سفر و در راه یک است از ندامت چراغ افروز که عقبه تاریک است ایمن مشو که هلاک شوی ایمن اگر
بشوی که با ایمان بخاک شوی درد مند به و رو تو شاد است بنده در بند تو عزیز ترا آزاد است بر گناه دلیری

مکن کہ حق صبور است خویشتن را ناامید مساز کہ ایزد غفور است دل در غیر مبند کہ اللہ غیور است
بیدار شو کہ رنگاہ می شود کار اول تو بنا ید کہ با آخر تباہ شود در رنگ و پوست منگر در نقد دوست بنگر بعاریت
نازیدن کار زنان است از دیدۂ جان حیران شدن او را کاران است ہر کہ پنداشت کہ بخویش ترا شناخت ترا
شناخت نہ خود را شناخت از دست غدر خواستن از بے مروتی است عذر قبول ناکردن از بے فتوتی است
آنکہ بجان زندہ است از زندگانی محروم است و آنکہ بجاے بخشیدن زندہ است حی قیوم است دانیم کہ ہست
ندانیم کہ چون است آنکس کہ بدانست کہ چون است از دائرۂ اسلام بیرون است اے جوان مرد درخت
ہستی خود را از بیخ مکن و در پاے مستی افگن آفریدن عرش نہ تلبیس است ہر کہ حق را محتاج عرش گوید نیز از نہ
ابلیس است رسول صلے اللہ علیہ وسلم فرمود دع ما یریبک الی ما یریبک شک را بایمان و یقین را بگیر عیب
نفس تو یقین است و عیب دیگران اگر مردی عیب پوش باش نہ عیب بکجے فاش در مشاہدہ دوستی نماید اما دوستی
در غیب پدید آید ملبتدیان را گفتار است بزبان منتہیان را نہ گفتار است نہ بیان اگر خاموش باشم گویند دیوانہ
است و اگر سخن گویم گویند از عقل بیگانہ است ہیچ چیز ہمہ را چیز را چگونہ شناسد و آمدہ بودہ را چگونہ داند نہ زندہ
است آنکہ زندہ بجان است آنکہ زندہ بدوستی است زندۂ جاویدان ست حق از ہمہ مستغنی است پس چندین چندین
دانش بہ کیست ہیچ ندانم تا این روز با بیدلان پرست و خون عاشقان در کدام مذہب رواست بزبان ہر چہ
گوئی تو رواست بندگی رضا دادن بقضاست اصل در محبت دل است باقی آب و گل است قالب پوشش
است و حقیقت دیدار چون تو منی از میان بردار قرآن ہم یاد است و ہم یادگار رنا ازش امیدار تا بوقت دید
ہر شتیاقے کہ از تعظیم مالی است حرمان است ہر حقیقت کہ از شریعت خالی است خذلان است
تا بود تو درمیان است چہ جاے امان ست حکم گردان است و قضا روان ست مرد آن ست کہ در رنج
و راحت یکسان است قضاے حق تیغ بران است نیام را از تیغ چہ زیان ست ہمہ زخمہا بر تن آید
از ان درویش برجان ست دوستی نام بے نامان است نشان بے نشانان است کہ بدم جبرئیل عیسی
مریم حاصل شود چہ عجب کہ بہ فضل مولیٰ آب و خاک از صوفی باطل شود زندہ میخواہم تا از محبت قطرہ
از جان او چکانم مشتاقے جویم تا وقتے از شوق معرفت بر او خوانم منصفی مے جویم تا انصاف یک
نفس عمر از و لیستانم یکے جوہر نشان است دیکے جوہر فروش یکے جان می فشاند تو مے نوش فشاندہ
را مبارک باد و بنیندہ را نوش مردی کہ از تربیت ازل خیزد و خاک لحد او را نریزد لطف میسازد و کرم می
نوازد بیں لطف باکرم عشق مے بازد و خاک درمیان بگذارد بنظر حق تا گاہ آید اما بر دل آگاہ آید
صوفی نہ در بہشت نہ در دوزخ نہ در دنیا نہ در عقبےٰ است قرب کجاست صوفی را ماوائے آنجا است

هر که در بند او فتاد چهار تکبیر بر جهان کند و جان و دل تسلیم فرمان کند و قالب را در خاک حسرت نهان
کند نه زهرهٔ آن دارد که از ناله و افغان کند نه طمع آن دارد که دردش را درمان کند مهر را
با صبر خویشی نیست در مذهب عشق توانگر درویشی نیست مطرب با چنگ به از زاهد با جنگ ترا
کلید نجات بجنگ نیست دل تنگ مکن که دوست با کسی بجنگ نیست در جهان هیچ عجب تر ز
مرگ نیست و این عجب تر که ترا مرگ برگ نیست بهشت بلطف آفرید دوزخ لغضب نه مومن بطرب
زید و صوفی بطرب نه فراغتی که دل رسیده را باز جوییم نه مساعدی که روزگار شوریده را باز گوییم نه عالمی
مصدق که علم شریعت باز گوید نه پیرے محقق که آداب طریقت باز گوید آن مایه داران که مایه خود
کار کردند رفتند و از ایشان بیادگار جز یکے نماند و بدست پسینان جز لقمهٔ و خرقه و بانگے نماز خرقه
با دل پراگنده تخمے بود بر سنگ افگنده این کار نه بعلم است نه بدانش نه بکوشش است نه
بخواهش از الله عنایت است و بخشایش هر که بندگی کند آزادی یابد و هر که از دل دا سے بندگی
کند بادشاهی یابد وقتے پیری روے بجمعے کرد که ایشان از رنج هاے نالیدند گفت بدانید و آگاه
باشید که هزار نیکوئی کنید که حق تعالے از شما پسند د چنان نبود که او کارے و حکمے کند که شما از وے
پسندید و تسلیم کنید خدا ے پرست درویش توانگر است و هوا پرست توانگر درویش اگر کوشم
که خویشتن بپوشم برهنه مانم و اگر جهد کنم که به سعی خویش از چیزے یابم بے بهره مانم باد وستی
جان خوئم صبی نتوان با جائے کم گیر یاد و دراز و میدان حرمت کعبه از ان ست که به تعظیم کعبه فرمان
است میان کعبه و حاجی بادیه در میان است و میان بنده و حق نفس در میان است با دشمن
ظاهر جنگ کردن آسان است کار دشمن باطنی است که قصد او بایمان است تا دیل مکن که
سر آن پنهان است تشبیه مکن که راه بے راهان است چون باد مباش که بر هر نا خوشی وزی و
چون آتش مباش که بر نا جنس بیامیزی و ین در سر دم مکن و دل در شکم مکن اے پارسا ے
دین فروش دین خود را به لقمه مفروش آنکه سلام او بواسطه است مزدور است و آنکه سلام
او بے واسطه است و ر نور است یکے سلام شنود و یکے سلام کنند ه بنید قافله عشق و در هر دل که مقام
کند ویران کند و در کار خود سرگشته و حیران کند. با دیده و دل یعقوب شنودی چه کرد با دل
عاشقان همان کند یک چندے ترسیدم باز ماے بلا اکنون مے ترسم که لغریبی به عطا درین راه
نفسے باید مرده دلی باید زنده جانی باید فرخنده مردے در درد جراحت در مردے در کفت
راحت کسے را چیزے مصلحت اگر من سکبار در دوستی قدم نهم برق هر دو عالم نهم حق چون حاضر است

بادب زی وچون ناظراست در طلب زی سرفرود آرتا در هر دلے گریزے خوی خوش دار تا در هر دلی آویزی بحکمت بیافرید بقدرت پرورید تکبا نہ آزہ هر یک جامہ برید از بوده نالم ناز نابوده محال است واز نابوده بیهوده وبنا نہ سراے آشایش است اگر آن هم آزمایش است از زندگانی در غدابم گوی بر آتش کبابم نہ خورد بید اونہ خوابم درمیان دریا تشنہ آبم از انکه از دو درجابم منتظرم تا کے رسد جوابم چون صبر قسمت میکردند من نبودم این سبب چندین شکیبائی نمودم یکے ازین کار چاشنی کرده است یکے چندان خورده است کہ مست خراب افتاده است آنکه خبر این کار بوے رسیده است از طلب هیچ نیاسوده است وآنکه بیبوے این کار اور ا بوده است شب اورا صبح ندمیده است وآنکه ازین کار چاشنی کرده است بسر کار رسیده است وآنکه چندان خورده است کہ مست خراب افتاده نسبت آواز آدم وحوا بریده است وبدنبال چشم بفردوس اعلی نگریسته وازدوزخ نہ اندیشیده است همہ آن کننده کہ اورا باید واد وآن کنند کہ ما را باید پاکی هر چیزے در شستن است ویافتن هر چیزے در جستن است هر کہ خداے را جوید در علم شریعت یابد خواند علم شریعت دلگیر باشد فاما در روز قیامت دستگیر باشد تا تو مرا بد خواهی وخود را نیک نہ مرا بد آید نہ ترا نیک جوان مرد دریاست وبخیل چون جوے پس درا از دریا جوے نہ از جوے چون معشوق عیان بود عاشق بیچاره دل نگران بود یار رباش بار مباش گل باش خار مباش نفس بد را روزه پاے ترکیده راموزه گناه بتقدیر الله دان تابیگناه باشی طاعت بتوفیق الله دان تا براه باشی هر چه در عالم است نشا آن در دم است کمال کرد در بند بندگیست عزیم مرد در افگندگیست از نادان خدر کن بر طاعت حریص باش وتکیه بر ان مکن چون پیش بزرگی شوی همه گوش باش او چون سخن گوید تو خاموش باش دل رفته و دوست یافته بادشاهی است بے دل وبے دوست زیستن گمراهی است دست وپاے عبد الله نجام بسته بہ کہ نجام نشسته پیری بہ عقل است نہ سال توانگری بدل است نہ بمال علم بعمل است نہ بقال دنیا سراے عبرت ست گور منزل حسرت است میان عبرت وحسرت چه جاے عشرت است شادی از غم زاید ومحنت از کاهلی از نفاق خیزد دولت از عادلی زاد بر گیر کہ سفر نزدیک است دل را ادب آموز کہ خدمت موے باریک است دوزخ گرم است تافته وآنرا از درگاه روے بر تافته عشق مردم خوارست انچه کنی اورا بکار نیست انچه او کند ترا با آن کار نیست سنی باش تا با اینان تہ خاک شوی ره بدعت مرد کہ زود هلاک شوی اگر نسیم رحمت بوزد همه

کافران در نیاز باز کنند و اگر سموم قهر بوزد همه مخلصان در طاعت فراز کنند این سخنان را نه
استاد بکار است نه استاد گوینده این سخن آدم است و نه از آدم زاد هر که ازین باب سخن گوید
به حکایت یا باسناد و درت نه از یافت ولایت آن گفتار بروے حجت ست و خیانت تصوف ظاہر
بے رنگ است و باطن بے جنگ است پشت بر بار مکن که مقصود در مشاهده پیشانی است شفقت
بازیگر که مایه درین طریق مهربانی است اگر توفیق ملق گوید اگر حق است حق یکے است نه دو در ورق
سخن از دل نیست از جان است از جان هم نیست لیکن بهانه ناز آنست ابلیس ازان گفتند چرا
فرمان بر داری گفت فردا هزار هزار را بد و زخ برند که چرا دو گفتنی بگذار تا یکے نیز برند که چرا دو نه
گفتنی بهر یکے مگر جز که اصل صحبت جاودانی است بعیب دوست را مگذار که پاکی نعمت سبحانی
است شوق آنگه برخیزد که مرد به جمال وصال رسد و رسیدن به جمال وصال ممکن نیست فردا که بینی
بقدر خود بینی نه بقدر او بیش شوق کے برخیزد ازانجا بود که موسی علیه السّلام فریاد میکرد که ارنی
جواب جواب مے آمد که لن ترانی اے موسیٰ این دیدار که تو طالب آنی نه بینی اگر به پایے
بمانی که من نه دانم تو انسانی اگر خواهی بکوه نگر تا بدانی چه لذت در واز زندگانی آنکه از دوست
شنود و لن ترانی هر کس را ولایتے و مرا یا سبانی هر کس راند اے و مردیده بانی درد هر کس از مرگ
و آن عین جاودانی چه پروانه چون بشمع رسید بسوخت نه نیست شد بلکه عین و شمع شد در هستی

تمام شد رسالہ موزات الحقیقت

بعون صانع مکین کا فضل خلاق زمین و آسمان

مثنوی حضرت شیخ شبلی

در مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور بخوبی طبع شد

بسم الله الرحمن الرحیم

آن خدا اول بنام کردگار　　خالق هفت و شش و پنج و چهار
آن خداوندی که هستی ذات اوست　　هر دو عالم مصحف آیات اوست
آن خداوندی که آدم را ز خاک　　آفریده او ز امر جان پاک
آن خداوندی که اشیا را ز بود　　هر یکی را در لباسی وانمود
مار را از شمس نوری داد باز　　تا شود ماهی ز نوعش در گداز
شمس را همچون چراغ نور داد　　تا شود روشن ز نورش در بلاد
خلق را بر آب بنیاد او نهاد　　خاکیان را عمر بر باد او نهاد
آن یکی را جنبش یا دام داد　　وان دگر را داد آرام و داد
آنکه فرمان او قهرش باد را　　تا سزای داد قوم عاد را
آن خداوندی که خویش اظهار کرد　　بر خلیل آن نار را گلزار کرد
بی پدر فرزند پیدا او کند　　طفل را در مهد گویا او کند
گهواره ۱۲۵
گه سگی را ره دهد تا پیشگاه　　گه کند او گریه را مکشوف راه
این نجوم بس بموج آمد پدید　　تا عبور تا عروج آمد پدید
انبیا را در ره گل سر نمود　　اولیا را دامن پیر در نمود
انبیا را داد حکم کن مکن　　اولیا را داد سر لم یکن
انبیا را داد سر ذوق عشق　　اولیا را داد راز شوق عشق
انبیا را داد سر لامکان　　اولیا را داد سوز عاشقان
انبیا را داد هر دم رفعتی　　اولیا را داد هر دم خلعتی
انبیا را داد هر دم صد عطا　　اولیا را داد صدق با صفا
انبیا و اولیا را حق بدان　　هر سخن کرده تمام با تو عیان
اولیا و انبیا را حق ببین　　این سخن تقلید نبود شد یقین
من رانی گفت آخر مصطفی　　چند باشی در حجاب ای باوفا
گشت گفته علی پاک دین　　بشنوید این فر با صدق یقین
لی مع الله گفت احمد در میان　　لیک این سر بسته از راز نهان
از رموز سر عشق آگه نه　　لاجرم کوری و یا دیوانه
مصطفی آمد درین ره پیشوا　　پیشوای انبیا و اولیا
مصطفی آمد درین ره سرفراز　　موج میزد در دلش بحر نیاز
مصطفی آمد درین ره با نشان　　هر زمان از راه داده صد نشان
مصطفی آمد درین ره بحر کل　　قطرها از بحر او یابند دل
مصطفی آمد درین ره نور پاک　　جمله ظلمات جهان را کرد خاک
مصطفی آمد درین ره پیر راه　　دامن او گیر تا گردی براه
مصطفی آمد درین ره فخر جان　　تاجدار و پادشاه جاودان
مصطفی آمد درین ره رهنما　　طالبان را اندرین ره جانفزا
مصطفی آمد درین ره راز دان　　دیده معنی درین ره باز دان
مصطفی آمد درین ره بحر نور　　هر دو عالم یافته از وی حضور
مصطفی آمد درین ره عقل کل　　عقلهای جمله زو یابند بل
مصطفی آمد درین ره پاکباز　　سالکان را رهنما و کارساز
مصطفی آمد درین ره راز دان　　سر معنی را ازین جا باز دان
مصطفی آمد درین ره بحر حق　　از دو عالم برده در علم سبق
مصطفی آمد درین ره با جمال　　زاهدان را از جمال او کمال

مصطفی آمد درین ره غیب دان
مصطفی آمد درین ره حال را
مصطفی آمد درین ره شهریار
مصطفی را حق بدان و حق همین
مصطفی را نور حق میدان یقین
مصطفی حق بود و حق بر مصطفی
سر احمد بود عثمان رض در جهان
جمله در توحید حق یکتا بدند
عاشقان بینی بجان حیران شده
عاشقان بینی ز خود فانی شده
عاشقان بینی بخود باقی شده
عاشقان بینی بخود باقی شده
عاشقان بینی بری از لامکان
عاشقان بینی ز درد عشق خویش
عاشقان بینی تمامی جان شده
عاشقان بینی بمغز جان شده
عاشقان بینی لب در معرفت
عاشقان بینی برفته از جهان
عاشقان خود جمله در راه وی اند
از سر وی نگه کن ای پسر
غیر قرآن این کتب های دگر
من همه تفسیرها را خوانده ام
هر چه گفته دیگر این افسانه بود
هر که خواند این بکام دل شود

سر معنی را ز بدیده و عیان
از برای عالم گفتش قال را
حکم او بر هر دو عالم پایدار
تا شوی تو مرد راه مرد دین
تا رسی در قرب رب العالمین
بشنو این معنی که یاران با صفا
احمدش گفته رفیق در جهان
گرچه محو کثرت صد تا بدند
هر یکی نوعی دگر بریان شده
جمله در احوال یک باقی شده
از خودی بگذشته و فانی شده
وان گهی در عشق حق ساقی شده
هر نفس در باخته جان جهان
سر برهنه پا برهنه دل ز ریش
همچو اسمعیل جان قربان شده
وان گهی در مصر جان سلطان شده
همچو داود نبی در تعزیت
همچو عیسی برفراز آسمان
جمله حاجتمند درگاه وی اند
تا شوی از سر معنی با خبر
پوست دان این جمله را ای با خبر
مغز قرآن را ازان برخوانده ام
عقلها با این سخن افسانه بود
زود باشد کاندرین واصل شود
هر که همچو احمد کها دو اصل شود

مصطفی آمد درین خانه دین
مصطفی آمد درین ره مرد عشق
مصطفی آمد درین ره ذات حق
مصطفی را حق ببین و حق بدان
مصطفی او مرتضی را یار دان
مصطفی او مرتضی هر دو یکیست
سر جان مصطفی او مرتضی
عاشقان یکدم آمد در جهان
عاشقان بینی درین ره گشته غرق
عاشقان ز خود واصل شده
عاشقان بینی زبان لال آمده
عاشقان بینی بری از خویشتن
عاشقان بینی ز فرق خاکدان
عاشقان بینی ز عشق دوست مست
عاشقان بینی ز هجر درد داغ
عاشقان بینی لب ذوق نور
عاشقان بینی لب شاه آمده
چون محمد عاشقی هرگز نبود
از سر وی نگه کن این کتاب
این کتاب دیگر ست ای مرد دین
یار قرآن معنی است ای پر کمال
باز فرموده از پشیمان مرا
بلک مادر ترک کن افسانه را
نام این کردم بوصلت نامه را
در بهلولش همه حاصل شود

قطب عالم رحمة للعالمین
این کسی فی الله که اندر درد عشق
این کسی دانکه دید آیات حق
تا شوی در سر دو عالم بی نشان
جمله را حق دان و بر خیز از میان
هم ابوبکر و عمر خود بی شکست
کشته ز هر و شهید کربلا
تا بیابی سر عشق لامکان
از قدم در خون نشسته تا بفرق
وان گهی در عشق حق کامل شده
وان گهی از عشق در حال آمده
همچو ابراهیم آزر بت شکن
در دمی بگذشته از هفت آسمان
جمله اندر نیستی گشتند هست
همچو داود نبی اندر فراغ
همچو موسی رفته اندر کوه طور
چون سلیمان شاه درگاه آمده
عاشقان از بهر چندان خوب بود
تا که بر خیزد ز هستی صد حجاب
ره بران راه نماید در یقین
تو چه دانی تا چه گفته ذو الجلال
تا بگویم اصل را او مغز را
گوش کن از من تو وصلت نامه را
زانکه وصلت دیده اند خود بیقین

حکایت دیگر نیز در خلقت حضرت آدم علیه السلام و سر انجام مهام او

ای برادر قصهٔ نو گوش کن
چل صباحش از قضا تخمیر کرد
پس نهاده ذات هم در پیش او
آدمی هستی تو آگه نیستی
ای لعین گنج ست آدم در نهان
صد هزاران حور هر دم در برش
صد هزاران نغز و شادی و طرب
جمله از لطفِ خدا آدم بدید
آدم از جنت چو بیرون آمدید
آدمی هستی تو ای بی خبر
شرح را فرمان ست بر کن نقل
بود گنج بی نهایت در عدم
نوح گشته در جهان لی سزا
باز اسمعیل بچون جان شده
باز یعقوب نبی آمد بدر
باز داود و نبی بوده یقین
باز زکریا چو شد اندر درخت
باز عیسی آمده از سر عشق
باز احمد آمده از عشق نور
باز آمد مصطفی با صد بیان
باز عمر آمد در تیغ عدل ناک
باز حیدر آمده با صد کمال
باز آمد بایزید اندر مرید
صد هزاران سر فراز ان شهان

ما شنوی در سر عالم مدکار
بعد او آتش بر کشید و سیر کرد
سر کشیده آن لعین از کیش او
سخت منکر دی دره سستی
تو چه دانی زانکه هستی بیخبر
صد هزاران نور هر دم در برش
نی در آنجا رنج دیدی نه تعب
هر زمان سیگفتا دل من زید
صد هزاران دُر مکنون آمدید
سر مبین و سر بدان سر راه
لاجرم نامش نهاده بوالعجب
رو نمود این جایگاه در صد
دعوتِ حق کرده هر دم آشکار
در ره حق هر زمان قربان
بود در عشق خدا آنا و فرو
در تضرع پیش رب العالمین
آدم کرده آن در ختش
صد هزاران خلق ملعون سوق
خلق عالم یافته از وی شکوه
از برات طالبان عاشقان
عاولان را کرده اندر نور یاد
آنقدر شرح تو ذو الجلال
هر زمان گفته زجان هل من مزید
آمد ند از پشت آدم در جهان

دست لطف حق چو آدم آفرید
بعد از آن فرمود کی افلاکیان
حق تعالی گفت ای ملعون راه
چونکه تو سر کشی از راه دین
آن زمان آدم نشسته در بهشت
صد هزاران لطف او در یافته
سلسبیل و زنجبیل و ریحان
حق تعالی خواست اسرار ترا
صورت ابلیس لعین داد آن
نفس شوم ست هست لعین
باز گوئی سر تو اسرار جان
آنگاه آنجا آدم و حوا شده
باز ابراهیم بوده در جهان
باز اسحاق نبی پیر آمده
باز یوسف بوده اندر مصریان
باز آمد چون سلیمانی جهان
باز یحیی آمده اندر جهان یقین
باز احمد آمده در لامکان
باز احمد آمده از عشق کل
باز بوبکر آمده در صدق کل
باز عثمان آمده اندر حیا
از حسین و از حسن حیدر از پس
باز لقمان آمده آن قطب حق
کی توانم جمله را تکرار کرد

وز غذای سر عشقش پروری
سجده دارید پیش آدم در زمان
تو چرا سر میکشی از حکم شاه
لعنت ما بر تو شد تا حشر دین
بود بار و هانیاق در باغ بهشت
صد هزاران حله یا سر ساخته
شیر شهد و میوه ها جاودان
فاش گرد اندر سرای هر ترا
وسوسه کرده در آدم هر زمان
سر کشیده او در روح نار بین
گرچه آمد آدم اندر خاکدان
شعشعه اند جهان پیدا شده
بت شکسته پیش حق هر دم عیان
در رهِ حق سرور سیر آمده
بادشاهی کرده اندر عیان
تخت را بر باد کرده خوش روان
سر فدا کرده ز بهر راه دین
صد هزاران نور داد اندر جهان
عاشقان جمله از وی یافته دل
صادقان جمله از وی یافته دل
صد هزاران رهروان ایشان
صد هزاران سر حق را بار بین
از ره حق برده از مردم سبق
عشق پاکان در دل من کار کرد

گر صد ست اگر نیز ایمان خود بگسست
مرد حق را اندرین همی شکست
آدم از جنت برون آمد چو جان
تا جمال دوست را بیند عیان

آدم معنی مکرم آمده است
او ز نفخ روح خرم آمده است
آدم معنی ز جمله دوست دان
هر چه غیر آدم ست آن پوست دان

حکایت آمدن مردی دانا بخدمت حضرت شاه

بیامد پیش حیدر مرد دانا
که سیری باز گو ز اسرار ما را
که اندر جنت ماوا بود روح
بود این شمس آنجا مجلس افروز

علی گفتش و روز ست و شب هم
ز شمس ست و بدر ست و نه مظلوم
همین آدم بود سالار افلاک
همین آدم بود معمار این خاک

همین آدم در اینجا سر جمله اسماست
همین آدم در آنجا شاهباز است
همین آدم بود کرسی یزدان
ازین آدم شده ست این چرخ گردان

همین آدم بود عقل مصفا
ازین آدم شده است اسرار پیدا
همین آدم بود روح مطهر
ازین آدم شده ست عالم منور

همین آدم بود عرش الهی
ازین آدم بدانی هر چه خواهی
همین آدم بود سر معانی
ازین آدم خدا را باز دانی

همین آدم بود جنات اکبر
ازین آدم شود جنات منور
همین آدم بود جبریل نتوا
نه فقوا گنجد آنجا و نه دعوا

ز بهر آدم این حوران غلمان
ز بهر آدم طوبی و رضوان
ز بهر آدم ست اشجار جنت
ز بهر آدم ست انوار رحمت

ز بهر آدم است این هر دو عالم
ز بهر آدم است هر بیش و هر کم
همین آدم بود مسجود عالم
همین آدم بود مقصود عالم

همین آدم توئی گر باز دانی
همه عالم توئی گر راز دانی
بسر تاج ترا تشریف داده
در معنی بروی تو گشاده

اگر تو اندر آن در خام باشی
بزیر بار کالانعام باشی
اگر تو اندر آن دم خام باشی
ازان در تا بری گر خام باشی

ازان مانند آن شاه باشی
بمعنی چون رسی آگه باشی
ز ره توحید حق توحیدیان گو
درین ره عاشقان اندر جهان گو

که گز غیر حق بیزار باشی
یقین میدان که مرد کار باشی
ز غیر حق درین ره میل در کش
بلای عشق خود را این زمان کش

بغیر حق همین در هر دو عالم
اگر هستی ز ذریات آدم
که اندر هر دو عالم غیر یکی نیست
درین معنی که میگفتم شکی نیست

یکی ان جمله در انجام و آغاز
یکی بین جمله را در گوش کن باز
یکی دان صورت عالم سرا
یکی دان جمله اشیا ای لبوس

اگر چه صد هزاران رنگ پیشست
بهر جا دو صد بینی کیش ست
ولیکن اصل دان بی رنگ آمد
ازان نرم در اینجا رنگ آمد

ز بینی ابر را هر دم برنگی
درختان کرد او هر دم برنگی
هزاران گونا گون شد آب
گهی زرد و گهی سرخ و گهی ناب

خاک را خود رنگها افزون تر است
زانکه قرب بعد او کامل تر است
این همه تقدیر زان کردیم ما
تا نه بینی جز یکی را ای فنا

این همه برهان آیات از یکیست
این همه ذرات آدم تا از یکیست
این همه غره منور ذات دان
ای پسر این جمله آیات دان

حکایت در ظاهر رعز بلال

بشنو این عز از بلال باوفا
خواجه او بایان غلام مصطفی
او فتاده بود آن در ثمین
در میان آن جهود انی لعین

مرد دین بود او طلبگار آمده
عشق احمد را خریدار آمده
روز را از بهر جهودان کار کرد
شب همه شب خدمت جبار کرد

روز و شب در دین حق بیدار بود
واقف سر بود مرد کار بود
آن جهود آن لعین آگاه شد
از طریق عشق آن آگه شد

چند تن زان گمرهان جمع آمدند — تا بلال پاک را بوسه زنند
تا که برگردد ز عشق مصطفی — ترک گیرد این طریق مصطفی
بعد از آن گفتند از نفس دنی — تو چرا تعظیم احمد میکنی
راه او در تو چرا کردی قبول — گشته در راه ما تو بوالفضول
گفت راه او حقیقت و بهتر است — راه بی ایمان تمامی ابتر است
پس بلال از شوق دل گفت احد — آن خداوند فرد و خداوند صمد
صد هزاران گر زنند از خشم من — من یکی دانم ترا بی ما و من
گر هزاران پاره گردد جسم من — من یکی دانم یقین بی ما و من
ما و من بگذار بگذر از دوئی — تا درین ره مرد حق باهر شوی
چون بلال با وفا بگذر ز خود — تا رهی از نام و ننگ نیک و بد
تا دم آخر مباز ای محترم — بگذری از کفر و از اسلام هم
تا دم آخر بیکتائی رسی — در کمال وحدت یکتائی رسی
چون تو یکتا باشی ای مرد خدا — پس بقا باشد ترا بعد از فنا
چون تو یکتا باشی ای مرد یقین — هم ز دنیا بگذری هم ز دین
چون تو یکتا باشی ای مرد فقیر — بر همه عالم توئی سلطان و میر
چون تو یکتائی درین ره ذره ایست — هر دو عالم ذره تو قطره ایست
چون تو یکتا باشی اندر لامکان — ساقیت باشند اندر قدسیان
چون تو یکتا باشی اندر کر و فور — وصلتی یابی شوی اندر حضور
چون تو یکتا باشی در دین خدا — از خدا یابی تو صد گنج عطا
چون تو یکتا باشی اندر بحر جان — جان نماید خویشتن را درمیان
چون تو یکتا باشی اندر سر دل — سر دل را باز دانی هم ز دل
چون تو یکتا باشی یکتا بدان — سر معنی کرده ام با تو بیان
چون تو یکتا باشی اندر راه را — مات سازی صد هزاران شاه را
انبیا را جمله یک رنگ گفتند باز — از یکی گشتند ایشان سرفراز
چون جهان را جمله رنگ پیدا شده است — عقلها را جمله رنگ پیدا شده است
چون تو یکتا باشی اندر معرفت — هفت اختر ترا هر دم صفت
شرح و ترتیب از یکی شد آشکار — بشنو این معنی دیگرم هوشیار
آسمان از یکی گردان شده — ماه و خورشید از یکی تابان شده
از یکی شد این جهان پر گفتگوی — از یکی شد عالمی پر جست و جوی
از یکی شد این نجوم بی شمار — از یکی شد عالم هفت و چهار
از یکی پیدا شده آب و هوا — این جهان را داده هر دم با صفا
از یکی پیدا شده اشجارها — داده هر دم لحن ازان اثمارها
از یکی شد قطره باران پدید — بحر گشته نیز هل من مزید
از یکی شد کوه پیدا در جهان — از برای ساکنین این جهان
از یکی پیدا شده عین روان — آنجهان را شیر کرده رایگان
از یکی پیدا شده خیل و حشم — اشتر و گاو و خر و اسپ و غنم
از یکی پیدا شده زر و گهر — در و لعل و سنگهای معتبر
از یکی پیدا شده صدها سرو — سرو قد و تنگ چشم و مشک بو
از یکی پیدا شده عشق و مهوش — هر یکی را صد نوا و صد نقوش
از یکی پیدا شده صد نازنین — هر یکی اندر لباس خوش ببین
از یکی پیدا شده صد دل خراب — کرده با عشاق هر دم صد عتاب
از یکی پیدا شده صد گلعذار — ابروان حاجی و چشمان پرخمار
از یکی پیدا شده خوبان حبیب — چشمها را داده او بس دلفریب
از یکی پیدا شده صد ماه وش — دست شاخ گردن بالا و دوش
از یکی پیدا شده جمله جهان — از یکی شد آشکار او نهان
از یکی پیدا شده صد مه لقا — عاشقان گشته همه از جفا
از یکی پیدا شده صد نامها — عاشقان را کرده هر دم جان فدا
از یکی پیدا شده این جسم و جان — سر این معنی بدانند عاشقان
از یکی پیدا شده علم انبیا — از یکی آمد حضور اولیا
از یکی آمد نبوت در جهات — از یکی آمد ولایت در جهان

از یکی آمد خلیل ذوالفنون / در ره حق تاجدار در مضمون
از یکی موسی شده صاحب قران / حیرت آورده ز بیم لن ترانی
از یکی عالم سراسر چه بینی سربسر / چه یهود و چه ترک چه خنک و چه گبر
این یکی اندر یکی آمد مدام / تو یکی اندر یکی بین السلام
تو یکی اندر یکی توحید دان / بر دل تو آیت تحقیق دان
تو یکی اندر یکی تو عشق روح دان / این سخن را تو در مفتوح دان
ذات حق اندر صفات حق ببین / بگذر از کفر و رها کن کیش و دین
بس نهان اندر عیان میدان مدام / این عیان اندر نهان بین والسلام
هم نبی و هم ولی و هم علی / ور نبینی تا تو باشی احولی
او همیدم در هر دو کاره نمود / چونکه نقش نیست هر جا که نمود
این سخن از لامکان آورده ام / سر مخفی را عیان آورده ام
این سخن از نیز معنی آمده است / گر بدعوی نه ز نفس آمده است
این سخن از عرش اعلی آمده است / اندر رموز حق تعالی آمده است
این سخن برهان معنی آمده است / از طریق عشق سوی آمده است
این سخن از عشق جانان آمده است / لاجرم از عقل پنهان آمده است
گر ترا درد است یابی کار را / اندر این ره باز دان اسرار را
در گذر از علم زند و قال و قیل / ور روا انگیزین شو چون سلسبیل
در گذر از خویشتن یکبارگی / تا رسی در عالم بیچارگی
بی وجود خود کنی کلی خراب / آن زمان محبوب بینی بی حجاب
گر یکی بینی تو جانا بین شوی / ور دو بینی احول آخر بین شوی
در همه عالم ورا همتا نیست / همچو او در علم سر غوغا نیست
روز و شب همراه باد او دور نیست / بی رفیق خفت نوی فرد هست
این حکیم است دو جهان معمور او / این حکیم است هر دو عالم نور او است
صد هزاران حکمت از حق یافته / سر نهان نوعی دگر پرداخته
ای بسا کس بجا کرد او آگاه کرد / ای بسا کس که غافلش آگاه کرد

از یکی احمد شده سالار شاه / عقبه ها بر گرفته از راه
از یکی عیسی شده بر آسمان / ترک کرده خطه این خاکدان
این همه تفسیر از بهر یکیست / مرز معنی را در آنجا که شکست
خود یکی اندر یکی آمد یکی / اندر این معنی کجا باشد شکی
تو یکی اندر یکی دان بیخبر / تا شوی در معرفت صاحب نظر
تو یکی اندر یکی خدا باشد خدا / بشنو این معنی پاک با صفا
لیس کمثله شی در جلالش باز بین / شک فشان و در گذر کن از یقین
هم زمین هم آسمان هم فلک / هم نجوم و هم بروج و هم ملک
این یکی آمد یکی آمد همه / عقل افتاده است اندر شأن همه
این سخن از ترجمان دیگر است / مرد این را نشانه دیگر است
این سخن از عقل و ایمان برتر است / این کسی داند که عالی گوهر است
این سخن از بهر صلت آمده است / نه از ره تقلید و کثرت آمده است
این سخن از بهر عشاق آمده است / از برای جان مشتاق آمده است
این سخن از سر پنهان آمده است / همدم یاران گوهر جان آمده است
این سخن را درد باید بیشکی / تا بدانی اندر رموزش اندکی
گر ترا درد است مردانه هم بود / گر ترا عشقت جانان هم بود
در گذر زین جهان و آن جهان / چند باشی آشکارا و نهان
بگذر از خود پاک کلی از فنا / تا رسی اندر فنا بین بقا
عاشق و معشوق تو خود خود شوی / جا که تن بگذار بگذر از دوئی
هست استاد حکیم پاکباز / بود دایما با حق تعالی گفته راز
رازها با حق تعالی گفته است / خبرها از رازها دانسته است
هیچ کس از راز او آگه نشد / هیچ کس با او همی همره نشد
همچو او دیگر حکیمی خود نبود / جمله عالم را از او حکمت کشود
ای بسا کس را که او ره گم شده / ای بسا کس را که سیر حق نمود
ای بسا کس را که در درد عشق داد / ای بسا کس را که او در وحدت داد

ای بسا کس را که جام فقر داد
او حکیم صادق شد از خدا است
صد هزاران حکمت بی منتها
اندر آن خانه یکی آیینه دان
خیره گشتی گفت ای حکیم باخرد
حکمت او من ازین دید آگهم
چون بدیده او که در آیینه
جهد کن تا گر نه بینی ای سوار
جهد کن تا گر نه بینی ای فتا
تو ببین هیچ مرد راه ای پسر
تو ببین ای مرد معنی در میان
تو ببین ای مرد بگذر از دنی
تو ببین ای مرد راه ذو الجلال
تو ببین سعادت حق در نگر
تو ببین بگذر از هر ننگ و نام
احولی که دیده از راه او فتاد
لاجرم از غافلی اندر فتاد
لاجرم در بند صورت مانده است
وان حکیم پر هنر او جاودان
دل بدان آیینه از روی کمال
روح نفس و عقل و دل جمله یکیست
عقل اندر صورت کرده [illegible]
عقل اندر کارسازی نهان
عقل اندر نیستی هست آمده
عقل هر دم خانه آباد آن کند

ای بسا کس را که خانه زر بداد
هیچ او دیگر حکیمی خود نجست
از خدا بلور یافت آن بحر صفا
صفت عالم او از آن آیینه دان
هر زمان در آیینه می بنگرد
در جهان خود را چو او زیبا گمان
لاجرم گر نبین شده در آیینه
تا نباشی هیچ احول هوشیار
تا نه گردی هیچ او دل مبتلا
تا شوی در راه معنی معتبر
تا شود اسرار حقیقت عیان
تا رسی در عالم که بود فنا
تا رسی در عالم وصل و بقا
تا یکی بینی جهان را سر بسر
تا رسی در راه وحدت والسلام
سرنگون اندر درون چاه او فتاد
لاجرم از او بی درجه فتاد
پای تا سر در کدورت مانده است
نفس شوست که او آیینه [illegible]
تا در او بینی جمال ذو الجلال
هر چه معنی خود در اینجا یکیست
عشق صورتها همه گم کرده [illegible]
عشق اندر بی نیاز در جهان
عشق اندر هستی نیست آمده
عشق هر دم خانه ویران کند

ای بسا کس را که شاه پیر کرد
از خدای خویش حکمت یافته
هیچ کس از علم او واقف نشد
هست آن آیینه در پیش حکیم
حکمت او پیشگی زر آیینه است
داشتی زر آیینه کرد او نگاه
جهد کن تا گر نه بینی ای پسر
جهد کن تا گر نه بینی ای فقیر
هر که دو بیند نشان غفلت است
تو ببین و دو مگو ای دو مجو
تو ببین ای پاکباز ره [illegible]
تو ببین ای خواجه بال از [illegible]
تو ببین راه عشق ای پاسبان
تو ببین بگذر از هر نیک و بد
تو ببین راه عشق هیچ [illegible]
احولی که آیینه چون بنگرید
لاجرم بد بخت سرگردان شده
وان حکیمی پر هنر آیینه
روح اندر عالم وحدت [illegible]
اندر آن دیگر تو صاحبدل شوی
چونکه [illegible] تو از روح [illegible]
عقل اندر هر دو عالم در فرق
عقل دائم طالب [illegible] شده
عقل نقاشی شد اندر جهان
عقل باشد غافلان از رهنما

ای بسا کس را که نصب تیر کرد
در سلوک خویش رفعت یافته
احولی با او کرم همخانه شد
رخ خود را دید در وی خود مقیم
لاجرم زیبا رخش چون آیینه است
دید صورت کز شکسته [illegible]
تا نباشی هیچ احول کز نظر
تا نمانی هیچ احول در سقر
زانکه او اندر مقام احول است
تا ازین طاقت مکن تو گفتگو
بگذر از گفتار من آگاه شو
تا شوی شبها و اندر لامکان
تا شوی در هر دو عالم بی نشان
تا یکی بینی ازل را از ابد
تا شوی پنهان تو اندر لامکان
[illegible] خود را دید آن از کار دید
هر دم از تو علا گر حیران شده
جمله یکتا دید در معاینه
نفس اندر عالم شهرت فتاد
بی گمان [illegible] یقین و اصل شوی
چونکه گر [illegible] نفس شوم دان
عشق داده هر دو عالم را طلاق
عشق آتش در همه فقر زده
عشق شهباز شده در لامکان
عشق باشد عاشقان را پیشوا

عقل آنجا پرده دار ره شده است — عشق آنجا راز دار ره شده است
عقل آنجا هر زمان اندر سجود — عشق غوطه خود خورد اندر وجود

عقل اندر کار خود درمانده است — عشق صد اسرار حق برخوانده است
عقل در تسبیح و تهلیل آمده است — عشق در توحید و تکبیر آمده است

عقل اندر ناتمامی باز ماند — عشق اندر کاردانی پیش راند
عقل اندر سرفرازی آمده است — عشق اندر بی‌نیازی آمده است

عقل اندر حسبت بود در قال و قیل — عشق اندر شست و شو چون آب نیل
عقل اندر پاکبازی جاودان — عشق وصل و فصل خواهد زین جهان

عقل گشته هر زمان کوی دگر — عشق را کوی بوده ای پسر
عقل هر دم در دورنگی آمده است — عشق اندر بی‌درنگی آمده است

عقل از تکلیف چون کامل شده — عشق از تشریف او واصل شده
جوهر عشقست بحر لامکان — جوهر عقل است فعل این جهان

جوهر عشقست پیدا و نهان — حالت عقلست این هر دو جهان
جوهر عشقست دریای عظیم — جوهر عقل است رحمان و رحیم

جوهر عشقست پاک ذات حق — این کسی داند که دید آیات حق
ایدل آخر یکزمان بیدار شو — یکزمان جویای وصل یار شو

ایدل آخر یکزمان بگذر ز جان — تا رسی اندر مقام لامکان
ایدل آخر بگذر از هر دو جهان — تا رسی در عالم عین عیان

ایدل آخر بگذر از قال و مقال — چند باشی در پی حال و محال
ایدل آخر بگذر از هر نیک و بد — چند باشی در عقول و در خرد

ایدل آخر بگذر از کون و مکان — تا نه بینی خویشتن را در میان
ایدل آخر بگذر از حرص و هوس — تا نمانی اندرین ره باز پس

ایدل آخر بگذر از کبر و نفاق — تا نمانی در عذاب در فراق
ایدل آخر بگذر از پندار کین — تا رسی در قرب رب العالمین

ایدل آخر بگذر از جهل و گمان — تا ز نور عقل یابی صد بیان
ایدل آخر بگذر از سود و زیان — تا ز سودت بر فزاید این جهان

ایدل آخر بگذر از بخل و فساد — تا رود در روز محشر شاد شاد
ایدل آخر بگذر از بالا و پست — تا شوی از عشق جانان نیست

ایدل آخر بگذر از خوف و رجا — تا نباشی بر طریق ماجرا
ایدل آخر بگذر از طامات خلق — چند باشی در پی حالات خلق

ایدل آخر بگذر از اسم و علم — سر بباز و غوطه خور اندر عدم
ایدل آخر بگذر از نقش و صور — چند باشی بت تراش و بیخبر

ایدل آخر بگذر از عقل فضول — چند باشی در پی رد و قبول
ایدل آخر بگذر از راه گمان — چند باشی اندرین ره بدگمان

ایدل آخر بگذر از راه نشان — همچو مردان خدا شو بی نشان
ایدل آخر بگذر از لذّاتها — تا بیابی علم حق بی منتها

ایدل آخر ترک کن گفتار را — تا بیابی عالم اسرار را
ایدل آخر یکزمان بیدار شو — وانگهی جویای راه یار شو

ایدل آخر جان را ایثار کن — پس برافگن دیده دیدار کن
ایدل آخر خویشتن را کن فنا — تا بیابی در فنا عین بقا

ایدل آخر بگذر از غیر خدا — هان دهان تا تو نه بینی غیر را
غیر حق اندر جهان نبود بسیر — باز دان اسرار شو صاحب نظر

غیر حق اندر دو عالم خود مبین — شک بسوزان و گذر کن از یقین
غیر حق اندر دو عالم نیست کن — در ره توحید این ارشاد کن

گرتو غیر حق به بینی ای پسر — در قیامت خسته گردی کور و کر
گرتو غیر حق به بینی در جهان — منکری باشی بسان کافران

گرتو غیر حق به بینی ای فقیر — هر زمان از جان برآید صد نفیر
گرتو غیر حق به بینی ای فتا — در بیان غیر گردی مبتلا

گرتو غیر حق به بینی ای جوان — خاک بر فرق نهی تو جاودان
گرتو غیر حق به بینی در جهان — بازمانی از جمال جاودان

چون صفات او احد آمد مدام / غیر نبود جمله او دان والسلام
هرچه دیدن ذات پاک او بود / این چنین دیدن ترا نیکو بود

ور همه اشیا ورا ظاهر ببین / اولین و آخرین و ظاهرین
ظاهر و باطن ورا میدان مدام / آخر و اول ورا دان والسلام

آسمانها و زمینها و فلک / جمله او را دان مگذر تو ز شک
صورت و معنی بهم تو داده دان / جمله اشیا مصحف آیات دان

هرچه بینی ذات او میدان مدام / ذرهٔ در کوی او بین والسلام
آفتاب از روی تو یک ذره بدان / بحرها از بحر او یک قطره دان

کوهسار از درگهش یکمشت خاک / تا بگرداب او فتاده در مغاک
انبیا را داد سر خویشتن / زانکه ایشان اند شاه انجمن

سر خود با انبیا گفته تمام / بر محمد ختم کرده والسلام
سر وحدت نور احمد باز دان / تا شود پیدا به پیشت هر زبان

سر وحدت از محمد شد پدید / پس علی از وی بگوش جان شنید
با علی اسرار خود احمد بگفت / چونکه او بشنید ترک خود بگفت

چون علی بشنید دل آگاه کرد / آنزمان برخاست قصد چاه کرد
پس علی اسرار حق با چاه گفت / سر وحدت از دل آگاه گفت

جان و تن دان گر توی مرد یقین / تا شود علم الیقین عین الیقین
تن به پنج و چار و شش در مانده است / لاجرم در راه حق وا مانده است

چون علی اسرار در چاهست بگو / تا تنت فانی شود از گفتگو
چون تنت فانی شود باقی شوی / آنزمان علم خدادانی قوی

چون تنت فانی شود کل جان شوی / آنزمان تو لائق جانان شوی
چون تنت فانی شود ای مرد کار / نی بمان دیّار ماند نی دیار

چون تنت فانی شود ای مقتدا / پس بیابی قرب وصل مصطفی
چون تنت فانی شود اسرار عشق / چون خلیل الله رود در نار عشق

چون تنت فانی شود ای نیکبخت / همچو موسی نور بینی بر درخت
چون تنت فانی شود آگه شوی / همچو عیسی پاک روح الله شوی

چون تنت فانی شود از قیل و قال / فارغ آئی مثنوی تو مرد حال
چون تنت فانی شود از ذکر و فکر / فارغ آئی سیر ی در راه بکر

چون تنت فانی شود از خویشتن / دار هی از گفت و گوی ما و من
چون تنت فانی شود از جسم و جان / فارغ آئی و شوی در لامکان

چون تنت فانی شود اندر وجود / بر تو گردد روز بر کار وجود
چون تنت فانی شود از معرفت / فارغ آئی و بمانی در صفت

چون تنت فانی شود از هر دو راز / راز یابی و گروی شاهباز
چون تنت فانی شود در لامکان / باز دانی سر راز عاشقان

چون تنت فانی شود در بحر نور / محو گردی و شوی اندر حضور
چون تنت فانی شود ای جان من / آن زمان بینی جمال ذوالمنن

چون تنت فانی شود سلطان شوی / پس علیم و عالم او یان شوی

حکایت آمدن سلطان محمود به هندوستان و شکستن اصنام

بود سلطانی ورا محمود نام / هر دو عالم با وجودش با نظام
عادل برحق بد و سلطان دین / بت شکن در ملک هندوستان چنین

عمر خود را در غزا بگذاشته / کام خود را از غزا برداشته
سالها در جنگ کفار لعین / بود آن کیخسرو روی زمین

این جهان آراسته از عدل و داد / آن فریدون زمانه کیقباد
صد هزاران جسم را احیا شده / ملک هند از تیغ او ویران شده

بتکده از تیغ او زیر و زبر / چه به هند و چه بچین و چه بکر
غلغله افتاد از وی در جهان / قیصر از خوفش نبوده در امان

شهرهای منکران کرده خراب / کافران اول شده از وی کباب
روز و شب در خدمت دلدار بود / دشمن کیش بد و زنار بود

دیرها کرده خراب اندر جهان / از برای دین احمد هر زمان
روز و شب در خدمت دلدار بود / صاحب سر بود مرد کار بود
دائما در راه حق کوشنده بود / او شراب دین حق نوشنده بود
جان او پر گوهر توحید بود / از ره اعیان نه از تقلید بود
شرع احمد را بجان کرده قبول / راه شرع او گرفته از اصول
خلق عالم از سخاوتش وی غنی / شاه زانکه بر بود وی منی
شب شبی از خانه بیرون آمدی / در طلب بی مست و مجنون آمدی
سر برهنه پا برهنه شد برون / نی برسم هر شبی آن ذوفنون
پس سلامش کرد و گفت ای پیر راه / حاجتی دارم بدرگاه اله
پس زبان بکشود پیر بیقرار / گفت ای محمود از حق شرم دار
با غلامان لطیف و تخت و زر / کی شوی از راه معنی باخبر
با خواتین و ظریف و خانمان / کی رسی در زمرهٔ صاحبدلان
با سرا و باغ و راغ و کشتکار / کی شوی در راه عرفان مرد کار
با سواران دلیر و کر و فر / کی رسی در وصل حق ای بیخبر
با مراد نفس خود خو کردهٔ / لاجرم در صد هزاران پردهٔ
پرده‌ها را اول از خود باز کن / وانگهی برخوردهٔ او ساز کن
چون بسوزی پرده‌ها را اتحاد / آنزمان گردی ز وصل دوست شاد
پادشاهی و بزرگی در جهان / منحصر گردد بهیبت ای جوان
این غلامان ظریف و ماه‌رو / پیش تو گردند خشک و زشت خو
این زر و املاک و گنج بیشمار / جمله در پیش تو گردد همچو مار
این کنیزان را تو می‌بینی بناز / جمله در چشم تو گردد چون پیاز
ترک گیری لذت دنیا بکل / پس برون آئی تو از بند ذل
سر بسر تو درد گردی ای جوان / پس نماند هیچ دردت را نشان
چون نماند از وجود تو خبر / آنزمان از راه حق یابی خبر
وارهی از ننگ و نام خویشتن / چند باشی بت‌پرست خویشتن

در طریق دین احمد فرد بود / صادق دین بود صاحب درد بود
روز و شب در دین احمد کار کرد / شب همه شب خدمت جبار کرد
صوفی و صادق بد آن شاه جهان / صادق عاشق بد آن بحر زمان
دائما در فکر راه معرفت / حاصل او بود در دین این صفت
دائما در عدل و درد او آمده / خلق عالم جمله زو شاد آمده
دائما جویای مردان خدا / دشمن نفس خود و کبر و هوا
یک شبی در دین احمد کار کرد / عشق آمد در دل وی کار کرد
ناگهان افتاد در ویرانهٔ / بود آنجا بیدلی دیوانهٔ
حاجت ما را بخواه از کردگار / زانکه می‌بینم که هستی مرد کار
ملک و مال و تخت خواهی و جهان / کی شوی تو از گروه صوفیان
با سپاه و لشکر و طبل و علم / کی چشی از خوان آن فضل و کرم
با دواج و تاج و شمشیر و کمر / کی شوی در معرفت صاحب نظر
با سلاح و اسپ و با گنج و گهر / کی رسی در راه مردان ای پسر
با حکیمان و ندیمان جهان / کی رسی اندر طریق عاشقان
صد هزاران پرده اندر پیش و پس / کی رسد بوی تو از هیچ کس
روز نور عشق شمع بر فروز / پرده‌ها را سر بسر کلی بسوز
چون ترا پیدا شود آن بحر نور / هر دو عالم در دلت گردد نفور
این سپاه و کشور و ملک و حشم / در نیاید پیش چشمت یک رقم
این سرا و باغ تو زندان شود / هست این عالم همه خسران شود
این کلاه و این قبا و این کمر / جمله در چشم تو گردد مختصر
از هوای این جهان بیرون شوی / در طریق عاشقان مجنون شوی
در ره معشوق خود صادق شوی / آنزمان تو عشق را لایق شوی
محو گردی فانی مطلق شوی / وانگهی در عشق مستغرق شوی
چون بنفس فانی خود باقی شوی / آنزمان علم خدادانی شوی
بت چو بشکستی شود گنج عیان / بر خوری از گنج وصل جاودان

بت چو بشکستی حجاب از پیش رفت — عشق آمد راه دین دیگر برفت
بت چو بشکستی برون شو زین جهان — سر برآئی در جهان جاودان
بت چو بشکستی برد او در رسی — در قرین حضرت الله رسی
چونکه ابراهیم یکتا گشت فرد — لاجرم تنها شکست آن نمرود
چون علی بت نیز در کعبه شکن — تا ببینی تو جمال ذو المنن
این خیالات بدن تو بت بدان — بشکن این بتها در اندر لامکان
آتشی در جان او افتاد سخت — دار هیدا از نام و ننگ و تاج و تخت
ای تو عرفان همه عالم یقین — ای تو برهان خدای عالمین
ای تو پیر سالکان در هر طریق — رهنمای مومنان در هر فریق
ای تو سرخیل بزرگان جهان — خلق عالم از همه بد بی نشان
ای تو پیر راه رو در معرفت — ذات تو پر نور و صفت از صفات
ای تو مرد پاکباز و پارسا — صادقان را رهنما و پیشوا
ای تو توحید خدا کرده بیان — از ره توحید داده صد نشان
ای تو فخر پیشوایان زمان — ای تو گنج بی نهایت در جهان
ای کمر بسته درین ره مردوار — همچو منصور آمدی در پایدار
در رهِ حق وحدتِ کل یافته — عاشقان حق راز تو دل یافته
از مقام ترک و تجرید آمده — در رموزِ علم توحید آمده
صوفیان و طالبان با وفا — از تو می یابند صد صدق و صفا
هر دو عالم در وجودت قطره ایست — عرش و کرسی پیش جودت ذره ایست
اینجهان و آن جهان خواهان تو — ام شبی من آمدم مهمان تو
گفت الهام مرحبا شاد آمدی — اندر ره عشاق آزاد آمدی
گفت لقمان مرعشی نام ماست — گنج معنی در دل ویران ماست
لیک پرسیدم ز وقت پیر راه — زان نه گفتم نام تو اینجا بگاه
شیخ اینجا آمده من بی خبر — از قدوم شیخ کارم شد چو زر
گرچه تنها بود مردی بی قرار — لیک در عشق خدای کامگار

بت چو بشکستی شوی مرد خدا — داری تو زین طریق و ماجرا
بت چو بشکستی برو زین خاکدان — سر بفگن در فضای لامکان
بت شکن شو همچو ابراهیم حق — تا ز همراهان خود یابی سبق
اینجهان پر هوس هنجار دان — همچو ابراهیم بتشکن عیان
کعبه را تو دل بدان ای بالبصر — تا بیابی از ره معنی خبر
چونکه محمود این سخنهای بلند — بشنوید از پیر روشن هوشمند
گفت محمود ای شریف و پیشوا — ای حبیب مصطفی و مرتضی
ای تو قطب اولیا و اصفیا — پیر عالم بندهٔ خاص خدا
ای تو سلطانی همه عالم حشم — ای تو چوپانی همه عالم غنم
ای جنید وقت شبلی جهان — بایزید پر مرید خورده دان
ای تو مردِ عشق وحدت آمده — از ره معنی بعزلت آمده
ای تو حکمت از خدا آموخته — حکمت هر دو جهان آموخته
ای ترا علم لدنی داد حق — در علوم مصطفی خوانده سبق
ای تو سالار سلوک عاشقان — ای تو غمخوار دل صاحبدلان
ای چو ابراهیم ادهم کهنه پوش — ای چو رابعه بصر حق کرده نقش
از خودی خود بکل فانی شده — در بقای حق بحق باقی شده
در سریر سلطنت سلطان شده — وانگهی در عالمِ عرفان شده
گنج معنی و بصورت در فقیر — ای بمعنی بس بزرگ بی نظیر
هشت جنت سوخته از هیبتت — هفت دوزخ یخ شده از عزتت
اکرم الانبیات از قول بہلول — ام شبی از لطف ما را کن قبول
بعد از آن سلطان بگفتش ای امام — از کجائی تو مرا بر گو تمام
گفت سلطانش مرا معلوم بود — شیخ لقمان نام تست ای بحر جود
حمد لله را که دیدم روی شیخ — آمدم ناخوانده من خود سوی شیخ
بعد از آن گفتش که چون آن اوفتاد — شیخ اینجا آمده گشتیم شاد
از ره توحید برخوردار بود — محرم حق بود و شیر راه بود

در طریق عشق در راه ادب / دائما بود آن بقلب طلب
صوفی صادق بدان مرد یقین / کامل و ناطق بدان جویای دین
عاشقی بیپا بدان مرد خدا / واله و شیدا بدان مست صفا
ترک و تجرید بغایت داشت او / در ره غنی سعادت داشت او
در ره توحید حق پاک آمده / در ره تجرید چالاک آمده
بحر عرفان بود آن مرد خدا / سر یزدان بود و گنج بیبها
غیر الا الله را دریافته / لی مع الله را بجان بشناخته
کنت کنزا گفت او هردم بجو / محو گشته پیش او هر نیک و بد
لیس فی الجبت روایت کرده او / هر دم خود بر ورا گشته شو
کوس سبحانی زده در هم عیان / آن محیط بیکران گنج روان
می برفت انما الدنیا آن فقیر / آن بمعنی پس بزرگ و بی نظیر
او انا الحق آشکارا گفته بود / در این اسرار را او سفته بود
آمدم از سر حسین اینجا بگاه / از برای آن ولی مرد راه
اندرین دیرانه او بود مدام / دائما از فضل حق دلشاد کام
من در اینجا آمدم شوریده حال / دیدم او را رسته از قال و مقال
سر بدان خشتی نهاده این کرا / دو فرشته پیش استاده بپا
یک ملک ابریق لولو پر از آب / بود در دستش ابا مشک و گلاب
دان دگر یک حلقه را امید احسان / از برای آن فقیر پاکبان
چون بدان آبش بشستند ای عزیز / اندر آن حلاش بپیچیدند نیز
بعد از آن جانیان آسمان / جمع گشته اندر اینجا بجان
پس همه او پیش کردند از نیاز / تا که بگذاریم ما بروی نماز
بعد از آن صندوق بشری از سما / چون پدید آمد در اینجا ای فنا
آن بزرگ دین در آن صندوق خشت / در زمان صندوق پر عود گشت
ای پسر تو یک زمانی هوش دار / قصهٔ مردان حق اگر شد ار
هر دو در راه حق در کار بود / لاجرم در عشق برخوردار بود
هر که عمر خویش را ایثار کرد / هر دو عالم را فدای یار کرد
هر که او در راه معنی مرد بود / روز و شب در ناله پر درد بود
هر که حال خویش را آگاه کرد / نفس خود را او فدای راه کرد
جملگی مردان خود فانی شده / در بقای حق بحق باقی شده
نفس خود را در ریاضت داشتند / از خدای خود سعادت خواستند
یک زمانه خواب و هندی نخورد / باز از خلق جهان آزاد و خورد
ترک زین هر دو جهان کرده بکل / آنچه آن دیده اندر عین دل
قهر او نفس خود پس کشتند / هر دو عالم را بکل دریافتند
در ریاضت نفس خود در سوختند / دیدهٔ نفس و هم در دوختند
در ره توحید حق پاک آمدند / در ره تجرید چالاک آمدند
سالها بودند اندر انتظار / تا یکی را وصل شد از صد هزار
من شنیدم در ره حق بسیار گو / زان ندیدم در جهان اسرار جو
ای دریغا تیر اسرار نهان / من شنیدم هم ندیدم آنچنان
هر که او دربند نفس خودی او / کسی تو اندر حرف این اسرار خواند
هر که او یکدم مراد خود نداد / صد در رحمت ... خود گشاد
دستان چو در راه رفتند ای پسر / این خرامان در یگانه خیر و شر

حکایت تاج السراج منصور حلاج علیه المغفرة الی المنهاج

بود منصور عجب زنده حال / در ره تحقیق او واحد کمال
حال او جانی عجب بود ای پسر / نی چو حال آن حسینان بیخبر
او ز منشور حق بی پرده بود / نی که چون ما راه را گم کرده بود
او شراب وصل حق نوشنده بود / لاجرم از جسم کلی مرده بود
در یقین خویش حاصل کرده بود / در یقین خویش واصل گشته بود
راه در گنج معانی برده بود / نفس که چون ما و تو اندر پرده بود
عاشق صادق بدان بحر صفا / عارف صادق بدان بحر وفا
در علوم دین و قوت داشت او / هیچ علمی را فروگذاشت او

عاملان از ظلم او درمانده اند ‌ عارفان از عرف او وامانده اند
صادقان با صدق و خون جگر ‌ سالها خوردند کس را نی خبر
حال او حال عجیبی بود ای پسر ‌ او خود بصورت بی نظیر
زد انا الحق شور خود پیدا بکرد ‌ [illegible] بغداد پر غوغا بکرد
سی صد و [illegible] از سال آن ‌ جمله بر کاغذ بنشتند از زبان
جمله بغداد پر غوغا شده است ‌ او بکفر خویشتن رسوا شده است
بعد از آن نزد خلیفه آمدند ‌ کام خود را از خلیفه خواستند
چون خلیفه واقف زین کار شد ‌ در دل او صد هزاران خار شد
پس کتاب آنکه او خوانده بود ‌ سر مخفی را بجان برخوانده بود
پس بفرمود شیخ را زندان برند ‌ تا که باز آید ازین کین سستمند
بعد از آن منصور در زندان نشست ‌ بود در زندان ز قومی [illegible]
شب در آنجا گفت ای زندانیان ‌ اندرین زندان چو آید این [illegible]
بعد از آن منصور گفت ای دوستان ‌ جای یا آنها که کردم این بیان
شیخ از دست خود افشاند و زود ‌ جمله شان بند از هم بر گشود
چونکه [illegible] شیخ سالکان ‌ چونکه در بستر است ای مالکان
چار صد زنجیر پیدا بدید ‌ هر یکی از زخمها بیرون [illegible]
دست [illegible] شیخ [illegible] ‌ نامها او بکف پاره نهاد
تا که جمله سالکان آگه شوند ‌ از طریق عاشقان آگه شدند
چونکه [illegible] ‌ در مناجات آمد آن مرد لطیف
گفته [illegible] عرش مجید ‌ عرش [illegible] شنید
گفته [illegible] ‌ ای عجائب [illegible] علم
[illegible] ‌ عاشقان [illegible] سوخت
ای دولت صادق [illegible] ‌ در طریق صدق حق [illegible]
ای دولت زاهد [illegible] ‌ [illegible] نقد [illegible]
ای دولت [illegible] ‌ هر یکی را داده صد علم آشکار

عاشقان از عشق او گریان شدند ‌ هر دو از نوعی ز گریه باده شدند
زاهدان از زهد او رسوا شدند ‌ ذوقیان از زهد او شیدا شدند
بود چندین سالها بر پوشش ‌ [illegible] اندر وی [illegible] خبر
اهل تقلید آن زمان برخاستند ‌ از برای خویش فتوی خواستند
این زمان حلاج کافر گشته است ‌ از طریق دین ما برگشته است
تا که برگردد ازین کفر عیان ‌ ورنه خونش را بریزیم این زمان
وانمودی حال آن منصور را ‌ [illegible]
زانکه [illegible] محب او بدی ‌ کامروا [illegible]
لیک از ترس عوام و عالمان ‌ شیخ [illegible]
من همیدانم که او مرد خدا است ‌ فارغ از کفر و نفاق و از هوا است
چار صد تن بود در زندان [illegible] ‌ چون [illegible] رفت شیخ هوشمند
جمله بر گفتند حال یک بیک ‌ گرچه [illegible] در این خطر
مردمان گفتند [illegible] ‌ [illegible]
بعد از آن گفتند در با بسته اند ‌ [illegible]
پس اشارت کرد آن [illegible] ‌ زخمها شد [illegible]
چونکه زندانبان بدید آن [illegible] ‌ [illegible]
گفت من گر [illegible] ‌ [illegible]
بعد از آن منصور گفت برخیز [illegible] ‌ تا که [illegible] با خود [illegible]
گفت ای دارنده کون و مکان ‌ غیر تو خود نیست در هر دو جهان
گفت ای پیدا و پنهان آمده ‌ خلق عالم از تو حیران آمده
گفت ای آرام جان عاشقان ‌ هم تویی [illegible]
ای دولت عاشقان [illegible] یافته ‌ جان خود را اندرین ره باخته
ای دولت سالکان [illegible] ‌ جمله در راه [illegible]
ای دولت عالمان [illegible] ‌ [illegible]
ای دولت [illegible] اولیا را داده حال ‌ ذات ایشان [illegible]

ای وصالت آسمان هم زمین
ای وصالت نور اجلال آمده
ای وصالت باد و آتش بر اهم
ای وصالت بحر گوهر باخته
ای وصالت در درختان آمده
ای وصالت انبیا و اولیا
ای وصالت عالمان عاملان
ای وصالت هر دو عالم سوخته
ای وصالت غم گسار مفلسان
ای وصالت سوز مشتاقان شده
ای وصالت ترک تجرید آمده
ای وصالت کرده زندان مرا
بار دیگر عالمان جمع آمدند
شبلی آمد در زبان پیش جنید
تا که بر دار الهی گشته از چار سو
چون رسید آنجا و خلق بیشمار
این بگفت و زود در زندان دید
تا که بودم منبر سے همدم
این حدیث تو همه دیوانگیست
پیشوای ما همچون مصطفی است
این چه گفتی کفر محض است ای فقیر
تو به بند صورتی وامانده
لی مع الله گفت احمد از صفا
تو به صورت همچو کافر مانده
مست هستی ماندی و از بی‌دلیق

هست و تسبیح رب العالمین
گاه و بدر و گه هلال آمده
داد وصالت از ره لطف و کرم
هر زمانی آرد گهر بر سخته
صد هزاران میوه الوان ده
ای وصالت صوفیان با صفا
ای وصالت دست گشته جانیان
ای وصالت خانمان را کوفته
ای وصالت شمع جان بیکسان
ای وصالت صلح بیتابان شده
ای وصالت گنج توحید آمده
ای وصالت ذکر شب مجنون مرا
جمله اندر قصد آن شیخ آمدند
گفت شبلی او فتاده با جنید
خلق و عالم جمع و دند از کو بکو
دید شیخ آنجا بزرگ نامدار
دید آن شه را و از هیبت بطپید
تا که موئی مانده تحریم شد
عقل را با این سخن بیگانگیست
لاجرم تو آنچه گفتی هست راست
درگذر از کفر و هستی ای سعید
گے تو هرگز حرف احمد خوانده
تو کجا دانی که هستی بیوفا
واصل حق را تو کافر خوانده
بینهای خویشتن ای صوفی خلق

ای وصالت شمس را در باخته
ای وصالت کوکبان حیران شده
ای وصالت کرده آب خاک را
ای وصالت کوه لرزان ده
ای وصالت تیر در دریا سے قدم
ای وصالت عاشقان را ترجمان
ای وصالت از جهان بیرون شده
ای وصالت روشنائی در جهان
ای وصالت رهنمای سالکان
ای وصالت صدق صدیق آمده
ای وصالت وصل جان در باخته
ای وصالت کرده بر من آشکار
صد هزاران خلق در غوغا و شور
خلق و عالم جملگی جمع آمدند
شیخ چون بشنید برخاست آن زمان
گفت ما را گر زمان مهلت دهید
گفت ای منصور دیوانه شدی
وز خیال خویشتن دیوانه شدی
باز قرآن جمله را شرح و بیان
این چه گفتی پیغمبران نگفت
یعنی آن منصور گفتش شو بدر
من ربانی گفت احمد در میان
سخن از قرب گفت حق ذوالجلال
خرقه ناموس را پوشیده
تو سلوک راه خود وا کرده

نور او بر جمله عالم تافته
اندرین ره جمله سرگردان شده
ناگهان [illegible]
صد هزاران [illegible] در دل زده
صد هزاران [illegible]
ای وصالت صالحان [illegible]
ای وصالت عالمی حیران شده
ای وصالت حاصل مقبلان
ای وصالت ورد [illegible] طالبان
ای وصالت عین تحقیق آمده
ای وصالت عشق جانان یافته
مے بود مرد امروز بر دار
برو بزندانی و دید آن نفر و
هر دو بر زندان آن شهد میدند
با مریدان گفت [illegible] ای جان
بعد از آن [illegible] جنید
در حدیث شیخ [illegible]
وز حدیث عشق بیگانه شده
کرده سرش را که گفته اندر [illegible]
این [illegible] هرگز [illegible]
از [illegible]
تو کجا دانی که هستی [illegible]
تو کجا دانی که هستی [illegible]
وانگهی [illegible]
لاجرم [illegible] صد هزار [illegible]

دایم آگاهی کرده این خرقه را
میفروشی هر زمان این خرقه را

ماه تا ماه رفتار راه تو نیست
در سخن کم گوی آن تو راه نیست

رو که راه بی نشان راه تو نیست
عقل تو از راه معنی در شکیست

پس برون آمد ازانجا همچو باد
رفت اندر خلوت خود سر نهاد

شیخ او را گفت ظاهر گشته است
لیک باطن را ندانم من کیست

تا که بر دار آورند منصور را
آن قتیل عشق و گنج نور را

سر اسرار است چرا کردی عیان
لاجرم سر را نهادی در میان

گر سرت باید تو ترک سر بگو
در سرت باید تبرک سر بگو

چون بدید این نشان بیقرار
تا کنند آن زمان بردار زار

من نه منصورم تو منصورم ببین
از ره توحید حق دورم ببین

گنج پنهانم درین جسم آمده
سر احیانم درین اسم آمده

سر توحید این زمان پیدا کنم
در بقای حق بحق باقی کنم

تا بدانند عاشقان سوخته
اسم اعظم را ز اسمی گو فته

من نمودارم برای جملگان
وانمایم سر حق را من عیان

من برای راه تحقیق آمدم
لاجرم در عشق صدیق آمدم

من شراب از جام وصلش خورده ام
گوی را از خلق عالم برده ام

من ازین ره برنگردم شبلیا
چند داری با من آخر ماجرا

رانما را هست یار با صفا
گنج توحید است آن مرد خدا

کامل است در راه حق مصطفی
هر دم از حق نعت است او مصطفا

هست نام او درین عالم کبیر
آن به معنی او بصورت بی نظیر

او برون آمد ز شهر از این زمان
صورتش فردا ببینی در عیان

چون شود واقف ز عالم آن کبار
بعد از آنم گو برند بر پای دار

میرسد ندا که ای شیخ کبیر
آن بمعنی او بصورت بی نظیر

تا چه فرماید ز شرع آن کبار
که دهد فتوی کسی بس پایدار

بعد ازان چون روز پیدا شد بگه
آمد از شهر آن شیخ کبیر

درخودی خود گرفتار آمدی
لاجرم در عین پندار آمدی

رو که در تقلید ماندی مبتلا
سر توحید از کجا تو از کجا

چونکه بشنید این سخن از وی جنید
در کشش او فتاد از صد گونه قید

عالمان آندم فغان برداشتند
از جنید پاک فتوی خواستند

چون جنید از عالم فتوی داد نشان
عالمان و جاهلان کرده فغان

شبلی آندم رفت پیش او نشست
گفت ای مرد حق و یزدان پرست

چونکه سر خویش را کردی عیان
آن زمان خون تو خواهد شد روان

سر بگو دیگر عیان ای مرد کار
تا نباشی در میان خلق خوار

بعد ازان منصور گفتش کای رفیق
من فتادم در یکی بحر عمیق

من خدایم من خدایم من خدا
فارغم از کبر و کین و از هوا

اولین و آخرین من بوده ام
ظاهرین و باطنین من بوده ام

بر سر دار آورم این جسم را
بس بگفتار آورم این اسم را

من برای جملهٔ عالم آمدم
لاجرم در نفس آدم آمدم

من برای سر توحید آمدم
لاجرم در ترک و تجرید آمدم

انبیا در راه احمد تاختند
جان بر راه احمد باختند

مصطفی از شیخ نیست در راه دین
او مرا بنموده است راه یقین

مصطفی خواه این زمان از آن حشر
تا بمانیدم یک امروزی دگر

جان خود را در ره حق باخته است
سر معنی را بجان بشناخته است

در حقیقت پیر عالم هم وی است
زانکه آندم قطب عالم هم وی است

او ز حال من خبردار و خبیر
میرسد فردا بمن جانب مگر

چون بباید آن بزرگ پاکباز
سر خود با او بگویم من بناز

شبلی آندم گفت ای مرد یقین
مصطفی میخواهد آن قطب یقین

شیخ عالم اوست اندر جهان
هست حالات و مقالات شرع عیان

جمله گفتند آن زمان برداشتیم
تا که شیخ آید فغان برداشتیم

چون به بغداد آمد آن شیخ جهان
رفت پیش شیخ منصور آن زمان

گفت ای مرد موحد از چه کار　　از برای تو زنند این خلق دار
تو چرا اسرار خود با این خسان　　گفتی و دیدی جفا از ناکسان
گنج مخفی بود ای مرد خدا　　آشکارا کرده اینجا چرا
قرب پنجه سال بودی باده نوش　　دائما در راه حق اسرار پوش
بعد ازین منصور گفت ای پر هنر　　من چه گویم آنکه تو دانی خبر
کی توانم کرد پنهان بحر را　　این بزیر کاسه ای مرد گدا
کمترین موجش انا الحق آمدست　　حق چو حقیقت حق مطلق آمدست
گر ز تو فتوی بخواهند بده　　منتهی کردم این جان بر من بنه
چون دهم فتوی من از جهل و گما　　اینچنین گفتست آن مرد خدا
بعد از آن آمد برون شیخ کبیر　　آن بزرگ دین آن بدر منیر
شیخ گفت ای مردمان منصور گفت　　قتل او بر من گشت این ساعت درست
عالمان آندم فغان برداشتند　　پس طناب دار آراستند
جمله شیخان زمان حاضر شدند　　سالکان و واصلان ناظر شدند
پس عجب نبود بدان دور ای پسر　　روز محشر بود گوئی سربسر
پیچ پیچ او را ترسے نے و خوف دے　　بحر کے گرد و زبانگ شیشے
سالکان حق ز خود فانی شدند　　واصلان رنگین حق بینی شدند
زاهدان از زهد بیزار آمدند　　ترک خود کردند در کار آمدند
کے رسیدند شیخ گان باتفاق　　جمله در راه محمد گشته عاق
چونکه منصور آنچنان دید آنچنان　　گفت اینک میروم بر دار زمان
بر سر دار آمد آن مرد خدا　　هر زمان میزد انا الحق بر ملا
باز دیگر او انا الحق باز داد　　جمله عالم باو آواز داد
سنگ خشت و دسته کیوان دار　　میزدند آنجا انا الحق آشکار
بر زمین گو شد انا الحق آشکار　　این چه سر است این عشق حقیقت آشکار
بس بساعد منزلی مالید دست　　نقش نقاشی کرد و خم او در بست
گفت اندم میکند ادرم من نماز　　نیست وضو سازم بخون دیده باز

سر حق را غیر کی پی می برد　　هیچکس دیدی که حق میخورد
تو چرا رمز انا الحق آشکار　　گفتی و رفتی چنین بر پایدار
راه توحیدی عیانی داشتی　　گنج اسرار نهانی داشتی
این چه بود که زبان رفتی ز هوش　　هر دو عالم کرده پر از خروش
بحر معنی بے نهایت آمدست　　لا اشتکی بی حد نهایت آمدست
تو نمیدانی که آن بحر صفا　　هر زمانی می برآرد موج ها
سر توحید آن زمان شد آشکار　　گو بیندم این خیال بر پایدار
شیخ گفتش این چه گفتی زود است　　من ندیدم که ذات تو خداست
کشتن مرد واجب هم زین زمان　　در شریعت زود تر ای عاقلان
خلق عالم جمله پیش از شدند　　تا که فتوی را ازو هم بستدند
در طریق اهل ظاهر کشتنی است　　لیک باطن را ندانم من حقیقت
بعد از آنش آوریدند پای دار　　برده آنجا خلق عالم بیشمار
عالمان حاضر شدند و جاهلان　　عامه بسیار بودند مردمان
در میان حلاج استاده بپا　　همچو شیران در میان بیشه ها
زد انا الحق آن زمان خود نهان　　خلق عالم را همه لرزیده جان
صوفیان را تن از آن بگداخته　　عارفان را تن از آن شد کاسته
عالمان آندم فغان برداشتند　　عامه را بر صوفیان بگذاشتند
عامه آندم سنگها برداشتند　　بر مشائخ سنگها برداشتند
دست زد اندر زمین آن مرد کار　　پاره پاره بود و بس شد بدار
چون کسان او راهی نشناختند　　سنگها بر وی کہ همین انداختند
خلق عالم آن زمان از خود شدند　　بیخبر اینجا انا الحق میزدند
مفسدی آندم مگر دستش برید　　آن زمان از دست او خون بچکید
او فرو مالید دست خود بر رو　　گفت مردان راز خویش آبرو
شبلیش گفت این زمان چه دیده　　دست در ساعد چرا مالیده
کین نماز عشق را اینجا وضو　　راست ناید جز بخون ای خوبرو

بعد ازان شبلی بگفت ای مرد کار
بار دیگر گفت کای صاحب نظر
بعد از آتش سر بریدند از جفا
چون بریدند سر زان مرد کار
خاک و بر آب تند شد پدید
جمله مردان فنای ره شدند
جمله مردان ز خود بیرون شدند
هستی خود را ز ره برداشتند
زهد را و علم را و قال و قیل
دیده از غیر خدا بر دوختند
گر تو غیر بینی در جهان
آن زمان اسرار حق یابی خبر
پیر راه است اندرین راه عشق دان
عقل شیطان را ز ره دور داشت
آدمی معنی بدیدی ای لعین
گر ترا دیده بدی در راه ما
ای برادر در کمال خویش باش
این نه راه تست ای طفل خرند
خود پرستان اندرین ره گمرهند
عشق را بگزین و نفست را بسوز
نفس را آنجا حجاب راه دان
این ز تقلید است و نی راه هوا
در ره توحید جان ایثار کن
اندرین ره کاملی باید شگرف
صد هزاران خلق حیران مانده اند

از تصوف این زمان مردی بیار
از طریق عشق ده ما را خبر
عالمان و جاهلان بی وفا
خون شد انا الحق میزدی شد آشکار
خاک او را باد در آب آورید
در بقای حق تجلی آگه شدند
در ره مشتاق غرق خون شدند
نیستی را اندرین ره خواستند
جمله را انداخته در رود نیل
غیر حق را اندرین ره سوختند
بر تو روشن گردد اسرار نهان
که شوی از جسم و جان خود بدر
تا رسی اندر مکان لامکان
زان سبب رو را زده بر تافتست
روح پاکش رحمة للعالمین
آدم ما را بدیدی همچو ما
در رهِ توحید حق یکیش باش
راه شیر آنست مرد هوشمند
از طریق نیستی آگه نیند
تا شب تاریک گردد همچو روز
این سخن را از دل آگاه دهن
راه تحقیق است راهِ مصطفیٰ
دیده را در باز رو دیدار کن
تا کند غواصی این بحر ژرف
اندرین ره زار و گریان مانده اند

کنت کنزا آنکه می بینی ببین
گفت عشق آنجا بود گردون دون
این بگفت و این چنین شد حال او
بعد از آتش سوختند آن همرهان
و نگر ای عارف صاحب نظر
گر تو مرد راه عشقی راه رو
جسم و جان و دین و دل در باختند
مال و ملک آب جاه و این جهان
صورت خود ز آب و گل کرده خراب
ای برادر غیر حق خود نیست کس
چون تو اندر راه یکبینی شوی
عقل را این گفت سودا میکند
عقل بگذار و در راه ای پسر
حق تعالی گفت ای ملعون شده
او نیست و من دیم تو بی خبر
چون ندیدی آدم ما را یقین
بگذر از کفر و نفاق و کیش و دین
ذات این ره نیستی میدان یقین
نفس ایشان ضد راهِ صدق شد
نفس را بت دان و آن بت را بشکن
هر که اندر بند نفس خویش ماند
از ره توحید احمد ای پسر
در جلال و جمال حق ببین
صد هزاران طالب اینجا سر نهاد
صد هزاران عارفان در گفتگو

تا ترا در راه حق باشد یقین
بعد از آتش آتش اندر سوختن
منتشر شد در جهان احوال او
خاک او بر باد دادند آن زمان
تا که مردان را چه آید پیش
همچو مردان از دل آگاه رو
تا کمالِ راه را دریافتند
جمله اندرین پیش خسان
اینجهان در پیش ایشان چون سراب
اهل معنی را همین یک حرف بس
از وجود خویشتن فانی شوی
عشق هر دم خانه یغما میکند
تا نمانی اندرین ره کور و کر
از طریق حق ز خود بیرون شده
لاجرم در راه ماندی کور و کر
نام تو کردیم ابلیسِ لعین
تا رسی در قرب رب العالمین
شک بسوزان و برآ از کبر و کین
عاشقان از راه پیش از عشق شد
تا رسی در بارگاهِ ذو المنن
از رهِ حق همچو کافر کیش ماند
در رهِ توحید حق شو با خبر
در صفاتش ذات حق میدان یقین
تا که یک کس ره بدان درگه نهاد
اندرین ره لوح دل در شست و شو

عاشقانه آتشی زن در دو کون ‌ ‌ تا رهی از نقشهای بوالعجون
نقشها را جمله در آتش بسوز ‌ ‌ بعد از آن شمع وصال من فروز
چون نماند نقشها اندر میان ‌ ‌ آن زمان نقاش را بینی عیان
با تو گویم سر اسرار نهان ‌ ‌ ای برادر نقش را نقاش دان
جان ترا باشد کمال و عین حق ‌ ‌ خویش را هرگز نه بینی جز که حق
چون ترا معلوم گردد از عیان ‌ ‌ غیر خود هرگز نه بینی در میان
هر که بینی آن تو باشی بیشکی ‌ ‌ چه ده و چه صد هزاران چه یکی
جمله اجزای تو اند ای بیخبر ‌ ‌ ذات کلی اینجهان را سربسر
عرش از تیش و لوح و کرسی و قلم ‌ ‌ از تو شان شد اسم در عالم علم
نور تو از هر دو عالم برترست ‌ ‌ اینجهان و آنجهان را مهتر است
گر شود چشمت بنور خویش باز ‌ ‌ قدسیان دریافت اند از نیاز
جوهری تو جمله کروبیان ‌ ‌ چون بدیدی سجده کردی آن زمان
جهد کن تا جوهرت آید بچنگ ‌ ‌ تا رهی از کبر و هم از صلح و جنگ
جوهرکان در هوس گم کرده ‌ ‌ با سگی و جاه خو کرده
داده برباد عمر جاودان ‌ ‌ یک زمان آگه نه از سر جان
گر شوی آگه بجان خویشتن ‌ ‌ ترک گیری آن حدیث باز من
جمله را یک بینی ای مرد خدا ‌ ‌ تا بباشی در مقام احولا
گر تو راه عشق را مائل شوی ‌ ‌ یک ره و یک کعبه و یکدل شوی
بنگر ای از هیچ سوا ے مرد کار ‌ ‌ دائما از عشق باشی بیقرار
عشق جانان جوهر جان آمدست ‌ ‌ لازم از غیر پنهان آمدست
هست پیدا لیک پنهان اشتهار ‌ ‌ کے بود خفاش (چمگادڑ ۱۲) را تاب ضیا
اینجهان و آنجهان باهم ببین ‌ ‌ بگذر از راه گمان و از یقین
عشق با عشاق این آمیخته ‌ ‌ روح اندر خاک بین آویخته
چند گویم ای پسر در من نگر ‌ ‌ تا نه بینی خویش را در من نگر
گفت پیغمبر که ما اخوان شدیم ‌ ‌ همدگر را آئینه در جان شدیم
گفت احمد خواند ما را ای امام ‌ ‌ انبیا و اولیا او را غلام
وانموده سر اسرار قدم ‌ ‌ آوریده آن دُر معنی از عدم
صد هزاران سر از دریای جان ‌ ‌ آورید آن شاه عالم در میان
سر حق را ره نمود از لطف حق ‌ ‌ در ره حق داد مردان را سبق
راه را بنمود آن بحر صفا ‌ ‌ خواجهٔ دنیا و دین خیر الوری
عارفان این معرفت دریافتند ‌ ‌ سالها با سوختن در ساختند
عاشقان دیدند روی از عیان ‌ ‌ دستها شستند در شکر جان
رهبر عالم محمد آمده است ‌ ‌ اسم او محمود و احمد آمدست
تو مرد از خود نزه گر ره روی ‌ ‌ تا نمانی در بلاد کژ روی
گر ز دنیا وز عقبی بگذری ‌ ‌ بے ره احمد هم در کژ روی
راه راه اوست هم دنیا و دین ‌ ‌ سر حقیقت رحمة للعالمین
هر که در راه محمد راه یافت ‌ ‌ سر حق را از دل آگاه یافت
احمدست اینجا احد ای مرد کار ‌ ‌ سر حق را با تو گویم آشکار
میم را بردار احمد شد احد ‌ ‌ فهم کن معنی الله الصمد
هست این اسرار از جای دگر ‌ ‌ سر این را کی شناسد کور و کر
کوز را خود از رخ زیبا چه سود ‌ ‌ گرچه داند تا چه بانگ آید ز رود
کور و کر از راه عقبی مانده اند ‌ ‌ روز و شب در بند دنیا مانده اند
راه مردان راه توحید آمدست ‌ ‌ سرلش تجرید و تفرید آمدست
بگذر از هستی خود یکبارگی ‌ ‌ تا رسی در عالم بیچارگی
بت پرستی راه شیطان آمدست ‌ ‌ بت شکستن راه یزدان آمدست
بت شکن در راه حق ای مرد کار ‌ ‌ تا بباشی در قیامت شرمسار
گر نمود نتوانی این بت را شکست ‌ ‌ هست خواه از دل یزدان پرست

حکایت مردے پاکباز که در راه بے نیازی سرافراخته بود

بود مردِ پاکباز سرفراز　　در رہِ حق بود با روز و نیاز
دائما در جنگِ کفارِ لعین　　بود آن کیخسرو روئے زمین
خلق او را خواستندی صد ہزار　　می پرستیدند آن بت آشکار
لشکری کرد آن زمان آن شہریار　　بود آن لشکر بقربِ صد ہزار
شیرمردان خدائے راہِ یقین　　دائما در جنگِ کفارِ لعین
شہ سپاہ خویش را بیرون کشید　　دامن چرخ فلک از خون کشید
چون سواران برنشستند آن زمان　　غلغلہ افتاد زایشان در جہان
چشم عالم آنچنان لشکر ندید　　ہیچ لشکر نیز زیور زر ندید
اینچنین می‌رفت آن لشکر روان　　تا رسیدہ در بلادِ مشرکان
قلعہ را کردند در ما استوار　　اندر آن قلعہ برون چندین ہزار
پس سپرہا برکشیدند آن زمان　　در عرادہ سنگہا کردہ روان
مشرکان چون سنگہا انداختند　　لشکرِ محمود جنگ آراستند
شہ بجا آورد آنچہ جنگ بود　　کس ندانست آن در قلعہ گشود
قادرا پروردگارا بے نظیر　　کارم افتاد است یارب دستگیر
دید مردی را الست مستغرقِ نور　　گرد برگردش ستادہ خیل حور
قلعہ برہم ریخت و عشقِ شاہ چو ریگ　　گفت ای محمود کارت گشت تنگ
زو بقلعہ قلعہ را ویران نکرد　　کار دشوار آن زمان آسان بکرد
پس ایاز خاص گفت ای شہریار　　شاد بنشین این زمان از کارزار
زد ببرجِ قلعہ و قلعہ شکست　　آن زمان می‌بایدت بت ہم شکست
رو بخشت آورد پیش شہریار　　بر رخ آن خشت بد خطی نگار
شاہ فرمود آن زمان کای کشتگان　　بت بیارید و بسوزید این زمان
ہمچنان کردند آن مرد از خرد　　آتش اندر بت زدند شیر کرد
ہر ولی کان جائے او شیطان بود　　شہر کفرست آن ز شرِ جان بود
بت شکست آن بر در شرعِ نبی　　لاجرم نامش شدہ شاہِ ولی
جملہ مردان ہم شفیع تو شوند　　در طریقت ہم رفیق تو شوند

نام او محمود اسے بالبصر　　از رہِ بینش خدا بودہ خبر
بود یک بت بر بگرد سومنات　　یک بتے بود است آنجا نام لات
شاہ چون آگاہ شد از کار شان　　از خیالِ فاسد و پندار شان
بود اندر لشکرش مردان مرد　　ہمچو سام و ہمچو رستم در نبرد
بود اندر لشکرش مردانہ مرد　　در مصاف از جان چو درجا ساخت
شب سلیمان و ندیمان را بخواند　　مستعد گشت کردہ سینہ پیش راند
بانگ برد او ابر برخاست از سپاہ　　اوج را سر بر رسیدہ تا بماہ
بود بر مقصد پیل بار گستوان　　در خوری تر و از برائے دشمنان
مشرکان را شد خبر کار سپاہ　　شاہ محمود است آن عالم پناہ
برفراز قلعہ آندم آمدند　　دل بر آتش دیدہ پر نم آمدند
لشکرِ محمود در پائے حصار　　بود استادہ بقربِ صد ہزار
قلعہ بودہ سخت پر از کافران　　عاجز آمد لشکرِ محمود از آن
شاہ را آمد از آن حالِ ملال　　گفت یا حی و قدیم ذو الجلال
سر بسجدہ داشت آن شہ در دعا　　تا گہی از دست رفت آن پادشاہ
بود خشتی در کف آن پیشوا　　زد ببرجِ قلعہ چون آن خشت را
لشکر او خود عیان دیدہ بچشم　　کاندر آمد از ہوا خشتی بچشم
غلغلہ افتاد اندم در سپاہ　　شاہ از غلغل بجست از خوابگاہ
حق تعالی داد نصرت ای قباد　　از ہوا خشتی فرود آمد چو باد
شاہ گفتش خشت را آور برم　　تا ببینم خشت را ای محترم
بر نوشتہ نامِ قطبِ اولیا　　شیخ لقمان معدنِ صدق و صفا
بت بسوزانید و شہرِ کافران　　جملہ را ویران کنید اندر زمان
نفس چون بت را بسوزان مرد کار　　تا ببینی سیر حق را آشکار
شہر شیطان را بکلی کن خراب　　شہرِ جان را ایمن تو باشد آفتاب
بت شکن تو نیز ہر دم در حضور　　تا بیابی بہر خانہ شہر نور
شد شفیعِ شاہ لقمان نامدار　　عاقبت محمود شد آن شہریار

در ریاضت نفسها را سوخته / دیدهٔ اغیار هم بر دوخته
جمله یکتا گشته اندر بحر جان / سیر کرده در فضای لامکان
از خودی خود بکل ببریده اند / در طریق عشق صاحب دیده اند
در شریعت موی بشگافته اند / در طریقت سر وی بشناخته اند
بود پیری در میان شان عجب / گوئیا موزار ریاضت روز و شب
در رهِ توحید حق کوشیده اند / شربت معنی بجان نوشیده اند
در حقیقت جان خود بگداخته / سالها در سوختن در ساخته
شیخ را پیوسته با او بود کار / زانکه بود آن شیخ را اسرار دار
بود نام او ابو بکر فقیر / او بمعنی دل ز صورت بی نظیر
یک شبی در پیش شیخ آمد براز / گفت ای شیخ جهان پاکباز
من درین ره سالها رفتیم دو / خود ندیدم اندرین ره هیچ گرد
هر زمان کین راه بی پایان تراست / هر زمان این درد بی درمان مراست
عقل خود همراه او دیوانه شد / از خودی خویشتن بیگانه شد
هر دمی حیرت فرد گیرد و تبر / کرده ام گم اندرین ره پا و سر
من ندانم تا درین ره چون روم / هر نفس از عشق غرق خون شوم
چند باشد منزل این ره بگو / هر سحر در کار خویش ای خوب رو
لیک تا را پنج منزل در ره است / چار بگذر پنج بنشین در گه است
منزل اول بود کون و فساد / ای بسا کس اندرین ره سر نهاد
پس دوم منزل برو خوف و رجا / شد بسی جانها درین منزل فنا
سوم انس است جلیت ای فقیر / چون گذشتی رستی از نار سعیر
چارمی با طینت باشد انیس / اندرین منزل شود روح نفیس
منزل پنجم جمال با جلال / اندرین منزل بود عشق وصال
چون فرو آئی تو در کون و فساد / صد هزاران خلق بینی کیقباد
هر یکی حکم از گروه از خود / هر یکی را پیش آمد نیک و بد
هر یکی راه گرفته اختیار / روز و شب با هم گرشان کارزار
این همی گوید که ره راهیست / وان همی گوید که چه جاه نیست
این همی گوید که اندر دوست / هر گه نادیست عمر و خداست
این همی گوید که رهبر آمدم / وان همی گوید که بهتر آمدم
اندرین منزل بسی وا مانده اند / هر یکی در کار خود در مانده اند
باز بعضی قال را کرده بیان / از رهِ تقلید او صد نقصان
باز بعضی حکمتِ نو ساخته / در رهِ حکمت سخن پرداخته
باز بعضی در طبیعت مانده اند / همچو کرمان در دیعت مانده اند

باز بعضی در نجوم و در عروج / باز مانده فارغ از هر خروج

باز بعضی کور و بیرو همچو خر / از رهِ توحید بعضی بی خبر
باز بعضی ملحد راه آمدند / از رهِ حق کور و گمراه آمدند
باز بعضی زرق سالوس آمدند / روز و شب در بند ناموس آمدند
باز بعضی در پی پندار خویش / روز و شب ماندند اندر کار خویش
باز بعضی در پی صد نام و ننگ / باز پس ماندند اندر خاک و سنگ
باز بعضی در جبل آنباشتند / تیر و خست هر زمان جیا اختند
باز بعضی مکر و تلبیس آمدند / اندرین ره همچو ابلیس آمدند
باز بعضی در نفاق و کین شدند / عدو حق مرتد و بیدین شدند
باز بعضی در پی جاه آمدند / در ره عشاق آزاد آمدند
باز بعضی در غرور این جهان / باز پس ماندند هم در خاکدان
باز بعضی در خیالات هوس / بر نجاست جمع گشته چون مگس
باز بعضی در تکبر مانده اند / پای تا سر در تحیر مانده اند
باز بعضی بر بخیلی راه زد / صد سنان در سینه شان ناگاه زد
باز بعضی کنترو کافر شدند / عدو مردان حق بیع آمدند
باز بعضی در تنعم مانده اند / نخمتهٔ الاطریه بخوانده اند
باز بعضی در عمارات جهان / عمر خود بر باد داده رایگان

باز بعضے پادشاه و ملکدار
باز ماند از طریق کردگار

باز بعضے چاکر و لشکری
از ره حق باز مانده انجری

باز بعضے قافیه سنجان شدند
بیخبر از راه کے آگه شدند

باز بعضے عامه مسکین شدند
باز بعضے جاهل بدکیش شدند

باز بعضے عقل شان شد پای بند
بیخبر از عاشقان دردمند

باز بعضے عاشق زر و گهر
از ره حق بازمانده بیخبر

باز بعضے عاشق باغ و سرا
و بجز از بارگاه کبریا

باز بعضے بند مشت خاکدان
کے کنند پرواز اندر لامکان

باز بعضے در علوم و در بیان
عقل خود را کرده شان برهم عیان

باز بعضے در رکوع و در سجود
راه مے جویند در دریای جود

باز بعضے واله و شیدا شدند
اندرین دریای بے پایان شدند

باز بعضے صادق راه آمدند
در ره عشق حق آگاه آمدند

باز بعضے صوفیانند و حضور
راه میرفتند در گروه غرور

باز بعضے زاهدان از مکر خود
گفته اند فارغ اند از نیک و بد

باز بعضے عاشقانه سوختند
جمله وصل حقیقی دوختند

صد هزاران ره درین منزل بود
هر راه را صد جهان حاصل بود

تو چه دانی تا کدامی ره روی
در کدامی ره بدان رنگه روی

آن نه زان تست مردانه درآ
عقل را هم تو ز دیوانه درآ

بگذر از کون و مکان آمرو بین
فارسی و در قرب رب العالمین

گر بمانی اندرین کون و فساد
عمر خود ضایع کنی برباد داد

همچو مردان بگذر از کون و فساد
تا که بنده باشدت صد کیقباد

آتشے زن همچو مردان در دو کون
تا بسوزد رنگها و لون لون

چون نماند رنگها صادق شوی
آزمان این راه را لائق شوی

حکایت برنا ظریف و انجام احوال خیر مآل آن لطیف

بود برنای ظریف و ماه روی
پیش خلق علم ادب آبروی

بود هم مهر و گر خویشان او
دائما در عشق دل پریشان او

روز و شب در خدمتش بودند شاد
جمله همچون چاکر و چون کیقباد

ناهرویان خطای او سرای
بود اندر خدمت او خوب رای

ناگهان در کوه آمد در دلش
از خجالت کار او شد مشکلش

عزم کعبه کرد آمد آن غلام
پس وداع کرد خویشان را تمام

وا دره برداشت شد در قافله
قافله میرفت هر دم مرحله

آن جوان میرفت هر دم شاد شاد
تا رسید آن قافله در بغداد

چون در آمد آن جوان بغداد
در تفرج آمد و شد حج بباد

هر زبان در هر دمی میدید او
صد جهان و خلق را امید او

هر یکے انگشته از کردار خویش
عاشق خود کرده در گفتار خویش

هر طرف هنگامه استاده دید
بهر نظاره بهر سو میدید

پس عجائب های گوناگون بدید
خویشتن را هر زبان مجنون بدید

همچنان میرفت تا دجله رسید
در تعجب ماند چون کشتی بدید

تا که یک ملاح خواندش ای پسر
گرد او کشتی روان را سربسر

اندر آ در کشتی ای سرو روان
تا به بینی آن طرف صد بوستان

اندر آ در کشتی ای مرد حزین
تا به بینی آن طرف صد انچنین

اندر آ در کشتی ام ای خوبروی
تا به بینی آن طرف صد ماهروی

اندر آ در کشتی ای مرد لطیف
تا به بینی حسن ظرف ظریف

اندر آ در کشتی ز هر ار تو خوش
تا به بینی آن طرف صد باغ و خوش

اندر آ در کشتی ای مرد جوان
تا به بینی آن طرف ابروکمان

اندر آ در کشتی و بنشین براه
تا به بینی آن طرف زلف سیاه

اندر آ در کشتی ای فیروز مست
تا به بینی آن طرف چشمان مست

اندر آ در کشتی ای مرد نزار
تا به بینی آن طرف روی نگار

دید سلطان چون کرامات قوی / رفت زانجا پیش شیخ معنوی
چون بدید او سنگ از شیخ آمدند / اسپهاشان جمله در راه آمدند
پس حسن را گفت آندم شهریار / دو پیاده پیش شیخ نامدار
پس حسن در راه شد آندم روان / تا رسید آنجا که قطب عارفان
گفت ای شیخ جهان نامور / آمدست محمود دست پیشت از فکر
اسپهاشان جمله در ره مانده اند / یک قدم زان جایگه نارانده اند
شیخ گفتش آن زمان کای مرد یار / شاه را با عاشقان حق چه کار
اهل دنیا را کجا باشد خبر / از درون سالکان باخبر
آنکه واهم بر سر جاه است و برگ / کی خبر یابد بگو از ترک مرگ
آنکه ماند با خداوند و سرای / کی رسد در راه مردان خدای
با کلاه و با قبا و با کمر / کی شود از حال ما او را خبر
با سپاه و لشکر و طبل و علم / کی تواند غوطه خوردن در عدم
با حکیمان و ندیمان ظریف / کی رسد در راه مردان شریف
با بزرگان جهان و طمطراق / کی خبر یابد ز درد و از فراق
آنکه ورد او باشدش صد رنگ و بو / اندرین ره کی بود جویای او
شیخ چون دیدش که محو طاقت شده است / پس ز ضعف آمد و ازخود شده است
بار دیگر چون بکار آمد حسن / گفت ای خاص خدای ذوالمنن
شیخ را رحم آمد و پا برکشید / شاه با لشکر زراه آمد پدید
یکزمان چون مرد باشد پیش او / یکدلی هیبات اندر کیش او
پیش چشمش هست جنت ذره ایست / هفت دوزخ همچو تخم انگور است
همت دارد نهایت با کمال / هست محو اندر جهان ذوالجلال
من ندانم آن زمان من گشته ام / همچنان چون قطره در قلزم شدم
دل بدست آور که دل هست آئینه / تا ببینی خویشتن را معاینه
خیمه و خرگاه را در هم کشید / خیمه و خرگاه را در هم کشید
چون رسیده نزد شیخ راهبر / هر سه افتادند گشته بی خبر

با بردگان و حریفان و ندیم / گر شده در ره به پیش آن حکیم
جهد میکردند بهبودی نبود / بودنی چون بود بود او نبود
چون رسی آنجا بعزت باش تو / در ره عزت بخدمت باش تو
چون بدید او در روی شیخ را / در تضرع آمد اندر دعا
تا ببیند روی شیخ نامدار / از محبان تو هست آن شهریار
شاه را یاری بده ای پاکباز / تا ببیند روی شیخ شاه باز
شاه را با عارفان راه حق / کی بود وصلت بگو ای مرد حق
عامه را با طالبان دل کباب / کی بود وصلت درین جز خواب
آنکه دارد بهر وی صد عز و ناز / کی نشان یابد بسوزد از نیاز
با غلامان لطیف و ماهروی / کی بیاید اندرین ره رنگ و بوی
بادشاه انجهان و تخت و زر / کی ببیند ظلمت اندر رگ بدر
با سواران و دلیران جهان / کی رسد در زهد صاحب دلان
با سرا و باغ و سلطان و غلام / کی رسد در راه مردان تمام
وز هوای خویشتن وامانده است / لاجرم از راه معنی مانده است
چونکه گفت این نکته را شد خموش / خود حسن آنجا فتاده شد بهوش
رحم کرد آن جامعش شیخ کبار / باز گرد آورد از ضعف و زار
لطف کن تا شاه آید از جهان / تا ببیند روی قطب عارفان
پس حسن رفت و بگفت ای شهریار / هست سلطان قطب جانها امیدوار
هیبتی دارد دنیا بدرد و هاک / صد هزاران جان بکند در دم هلاک
این جهان و آن جهان یک قطره دان / پیش چشمش هست گردون نشان
من چو دیدم بدی آن مرد خدا / هیبتش اندر رفت افتادم ز پا
بیم از انهم شیخ را آگاه کرد / باز دم آورده و کوتاه کرد
پس بفرمود آن زمان شاه جهان / که فرود آیند انجا این زمان
قبه چتر و علم را برکشید / پس ایاز خاص سلطان حسن
شیخ شان با خویشتن آورد باز / دیدن آن دم شیخ شاهبانه

سپس بابن گشت محمود نغز مان
گفت ای غازی خدا قطب جهان
خفت از معنی سری در سو شتاب
قلعهٔ بتخانه را کردی خراب

از خرشتی بعضی در جهان
هر کجا خواهی همانجا بی جهان
بر امیدی آمدم از راه دور
تا بود ما را ازین صحبت حضور

رهے آمدایم کہ اینجا بندہ ایم
روز و شب در خدمت افگنده ایم
بگذرم از یاد شاهی جهان
اختیار ما است خواری جهان

بر میان بندیم اینجا بالصف
سفرها گردان کنم اے پیشوا
آن ببادر گفت ای محمود شاه
لشکر اسلام را هستی پناه

حق تعالی اشارتیست داد و خبر
خوار بگذر این شهی را بی خبر
در ره دین خدا مردانه باش
طالب بی رود دل دیوانه باش

چون کمال خویشتن آلی قباد
داده ای از خسرو از کیقباد
آنزمان تو شاه باشی با فقیر
از همه عالم تو باشی بی نظیر

بعد از انش گفت پیش کیقباد
رفت شاه در دوی بر پایش نهاد
گفت بنگر تا چه بینی کنون
چون نگه کرد آن امیر ذو فنون

دید بیچون شیخ قومی بیشمار
جا در خدمت ستاده مرد وار
در میان جمع مردی همچو نور
جمله را ارشاد دادی آن حضور

شاه دید او را ازو رغبت زدد
باز شیخ او را ازان عالم ربود
گفت ای محمود پنجاه و دو عدد
از دو خاتم ما رود اندر بعدد

اینچنین قومی که دیدی در رسند
از سلوک یابجان در دل روند
جمله اندر خدمت مردان رشد
روز و شب در طاعت سبحان بدند

شیخ ایشان باشد این پیر صفا
حق تعالی داد او را صد عطا
نام او باشد محمد ای امیر
او بمعنی او بصورت بی نظیر

حکایت امداد و حمایت شیخ لقمان تا هنگام بعثت حضرت صاحب الزمان علیه السلام

بود لقمان چون محمد شد پدید
آن دبیر اسرار معنی را کلید
مرشدی بود او بغایت با کمال
دائما در قرب بود و در وصال

اسرار الله بجان دریافته
مرکب معنی درین ره تاخته
من رآنی را بجان بخریده بود
شراح حق را در آنجا دیده بود

بیس فی الجبه روایت کرده بود
سر او ما وراء پرده بود
در انا الحق بوده آخر آن بجام
عارفان و عاشقان او را غلام

سر بجان را عیان میکرد او
جسم را همچو جان میکرد او
سالکان را ره نمود آن پیشوا
طالبان را در گشود اندر نما

عارفان عاقلان کامل شدند
عاشقان در صحبتش واصل شدند

جسم خود را در ریاضت سوخته
دیدهٔ نفسش لی را دوخته
از خودی خود برون رفته بکل
هر دو عالم را فرو هشته ز دل

غیر حق در پیش او فانی شده
دائما در عین حق دانی شده
در حقیقت سر نهان یافته
در شریعت راه جانان یافته

در طریقت بود مردی مرد مرد
بود آن صاحب ولی بیدار درد
روز و شب در خدمت و اوراد بود
تا کمال خویش حاصل کرده بود

بیس کرامات و مقالات قوی
داشت آن مرد خدای معنوی
یکزمان غائب نبود آن پاکباز
دائما در قرب بود و با نماز

تا فضل حق بود آن مرد خدا
صافی و عاشق بدان مرد صفا
در ره معنی ریاضت برده بود
گوی از میدان بخدمت برده بود

سالها در راه حق بد پیشوا
آن ولی بحر حق و کان سخا
صد هزاران مرده دل را بر گشود
صد هزاران خلق آورده بود

مرشد و بود او قریب خویشتن
نقل او مرشد شد بدر انجمن
بعد بودش مریدان جهان
با کرامات و مقالات عیان

[illegible] بعد مرد و مرید مستتر
[illegible] ان ماهیر
هیچکو راه درین مردانه
در طریق عاشقی فرزانه

اندر آ در کشتی و بنشین خوش
تا ببینی آنطرف صد باده نوش
وسوسه کردش بسی بو الفضول
تا قریب آمد او را همچو غول

شد بگفت آن لعین او در غلط
رفت در کشتی و شد زان سو سقط
بر کناره شط یکی قصری بدید
چشم او هرگز چنان قصری ندید

بر سر آن قصر یک دختر چو ماه
دید بر پشت چشم او خال سیاه
ور زمان چون دید آن آزاد مرد
دل ز دست خود بداد و حال خورد

دل ز دست خود بداد آن بیوفا
گشت عاشق بر رخ آن کافرا
در فغان آمد ز دست آن نگار
جامه را بدرید بر تن تار تار

خاک بر سر کرد و خون او فتاد
عشق او از پرده بیرون افتاد
داد خود را پیش آن معشوق برد
گفت جانم از غم عشق تو مرد

زاد راه حج بخورد آن هیچکس
مفلس و بیچاره در ماند از نفس
دخترش گفت آن زمان کز زر بیار
گفت با من زر نداری گام دار

گفت شمع و شاهدی میبایدت
بی زر این حاصل کجا می آیدت
پند من بشنو خودی و خود بیار
تا که عشق آمد درین ره پیش یار

چونکه عشق آید تو خود جانان شوی
آن زمان شایسته رحمان شوی
پند من بشنو بر و این راه را
تا ببینی حضرت الله را

عشق آنجا ره نماید مر ترا
عشق آنجا در گشاید مر ترا
گر تو اندر راه حق عاشق شوی
راه حق را آن زمان لایق شوی

اندرین ره عشق باید ای پسر
تا شوی در راه معنی با خبر
عشق را دردی بباید ای فقیر
درد باشد در دو عالم دستگیر

درد شد درمان جان عاشقان
درد شد معشوق درد بیدلان
در گذر از زهد و تقلید و بیان
مرد باید اندرین راه عیان

هر که او را اندرین ره درد نیست
خاک بر فرقش که آنکس مرد نیست
درد آمد اندرین ره پیر راه
هر بلا او را ست شد آگاه شاه

درد را بگزین و بگذار از همه
درد باشد پیشوا اندر همه
درد را بگزین و ترک قال کن
جسم خود را باز دردی حال کن

در گذر از ذکر و فکر و قال و قیل
درد را بگزین بجو کوشش تو نیل
درد درمان دل ما آمده است
درد مهمان دل ما آمده است

درد ما را همچو در وصل یار
سر نهان کرد بر من آشکار
درد ما را برد اندر عز و جان
درد ما را بود اندر لامکان

درد ما را از خودی فانی بکرد
در لقای حق بحق باقی بکرد
درد ما را داد هر دم خلعتی
درد ما را داد هر دم رحمتی

درد ما را در جهان آزاد کرد
درد آمد جان ما را شاد کرد
درد ما را کرد بینا در جهان
تا بدیدی سر نهانی میان

درد ما را داد راه مصطفی
درد ما را داد سر اولیا
درد ما را داد حال صوفیان
درد ما را داد سوز عاشقان

درد ما را برد اندر لامکان
خود همی گشتیم ما با قدسیان
درد ما را از خدا آگاه کرد
درد ما را بحق کوتاه کرد

درد ما را مسند قربت نشاند
بر سر بر مسند عزت نشاند
درد ما را در صفحه جان بار داد
وانگهی در جان جانان ره گشاد

درد آمد بر در راه عیان
عاشق بیدرد کی باشد روان
یک صحابه بود در عهد رسول
درد سوزی و محبت الصفا قبول

در خبر دیدیم که یحیی و انبیا
بود در خوف از خدای با صفا
روز و شب در گریه و زاری بدی
دائما در ساز هشیاری بدی

دائما از حق بحق نالان بدی
هر زمان از کار خود حیران بدی
از بساتین خلق بیرون رفته بود
در یکی کهسار او بنشسته بود

دائما بد در تحیر آن امام
بر سر کوهش بدی و آن مقام
ناگهان عیسی رسید آنجا پگاه
دیدیکی او را میان سوز و آه

آه میکرد و بزاری میگریست
هر زمان از خوف حق میمرد و زیست
گفت عیسی رحمت حق را ببین
چند گریی ای نبی راستین

گفت یحیی هم تو در قهرش نگر / چند باشی این ای صاحب نظر
عیسیش گفتا که رحمت سابق است / مرد حق را این سخن خود لایق است
گفت یحیی گر بباید جبرئیل / آن زمان گوید مرا باشد دلیل
در زمان جبرئیل آمد با کمال / گفت میگوید شما را ذو الجلال
بگذری از خویش و گردی بی نشان / بی رجا و انده بی خوف این نشان
بی نشان شو بگذر از نام و نشان / تا ببینی سر پنهان و عیان
بی نشان شو ای پسر در راه یار / تا تو باشی در دو عالم بختیار
بی نشان شو در ره مردانه مرد / تا تو باشی در جهان آزاد فرد
بی نشان شو در میان عام و خاص / تا تو باشی پیش حق خاص خواص
بی نشان شو ای فقیر پاکباز / تا تو باشی در دو عالم شاهباز
بی نشان شو در ره توحید باش / دائما و ترک در تجرید باش
بی نشان شو در ره حق بی ضمیر / تا ز اسرار خدا یابی خبر
بگذر از خوف و رجا ای مرد کار / تا جمال دوست بینی آشکار
بعد ازین اسا فرین آید ای فقیر / سالکان و طالبان را دستگیر
آنکسی چون با دوست باشد خود نه خود / آنکسی چون با دوست باشد آن توی
آنکسی چون با دوست باشد طالب و مطلوب شد / آنکسی چون با دوست باشد جان تو محبوب شد
آنکسی چون با دوست باشد قطره‌ها دریا شود / آنکسی چون با دوست باشد بر بلا صحرا شود
آنکسی چون با دوست باشد جسم تو چون جان شود / آنکسی چون با دوست باشد جان تو جانان شود
آنکسی چون با دوست باشد دوزخ هم جنت است / آنکسی چون با دوست باشد هر بلا هم نعمت است
آنکسی چون با دوست باشد خاک در تو آسمان / آنکسی چون با دوست باشد آسمان شد لامکان
آنکسی چون با دوست باشد نار را تو نور دان / آنکسی چون با دوست باشد سر پنهان شد عیان
آنکسی چون با دوست باشد نار را تو نور دان / آنکسی چون با دوست باشد نور را تو حور دان
آنکسی چون با دوست باشد خار تو گلشن است / آنکسی چون با دوست باشد خار تو گلشن است
آنکسی چون با دوست باشد راه تو منزل شود / آنکسی چون با دوست باشد کام تو حاصل شود
هیبت حق جمله را یکسان کند / جسم‌ها را سر بسر چون جان کند
هیبت حق کارگر اندر تمام / هیبت حق همچنین شد والسلام

حکایت آمدن سالکی در ملازمت سلطان العارفین بایزید

سالکی بنشست پیش بایزید / گفت گر لطف خدای بی مزید
دائما در راه حق مردانه / در میان عارفان فرزانه
تو شراب وصل حق نوشیده / سر اسرار خدا پوشیده
سر سبحانی ز تو شد آشکار / در میان عاشقانی نامدار
جان و تن را در طلب بگداختی / تا کمال معرفت دریافتی
هر دو عالم را درین ره باختی / مرکب معنی درین ره تاختی
از وجود خود ز خود فانی شدی / در بقاء حق بحق باقی شدی
وز یکی نفس بهم بر دوختی / اینجهان و آنجهان سوختی
عشق و عاشق بود را معشوق دان / سالک و طالب همه مطلوب دان
یافتن آنجا بود نا یافتن / گم شدن اینجا بود پیدا شدن
بهمه از ان جنی انیس یا جلیس / اندرین منزل شوی رد و نفیس
دائما بنشسته باشی با خدا / فارغ از کبر و نفاق و از هوا
روح تو در خلوت جانان بود / در حریم وصل یار رحمان بود
یک زمان غافل نباشی از خدا / دائما از نور حق گیری صفا
سر اسرار خدا حاصل کنی / جان و دل در معرفت کامل کنی
در جلیسان با خدا و مصطفیٰ / در جلیسان با صفا و با وفا
بود درویشی غلامی ای غلام / سال و ماه در سفر بودی مدام
بار بار در راه رفته بود / پس ریاضتها که او خو کرده بود
عمر خود را در سفر بگداخته / بهرهٔ او از سفر نا یافته
بعد از آنش گفت برخیزد برود / تا نگردد جامهٔ جانت گرد
پس مجمل شد آن پسر چون زند بست / عشق دختر رفت کاری گشته است
چون پسر حال خود آمد پدید / پیر زالی در برابر شد پدید

هر دو چشمش ازرق و دندان دراز / چون بدید آنرا دل شد گداز
سر برهنه پا برهنه شد برون / از دلش میرفت هر دم موج خون
هاتفی گفتش که ای جان پدر / قافله رفته تو ماندی بیخبر
قافله را رهروان دین بدان / راه رفتند و رسیده در خیان
شهر بغداد است در انجا کعبه دان / در تعجب مانده در لون آن
ای پسر ملاح را تو دیو دان / گفت او را سر بسر تو ریو دان
در طلسم کشتی آن دیو پلید / صد هزاران خلق را دید و درید
در طلسم کشتی آن دیو پیر / زشت را بنمود پیشت چون سعیر
در طلسم کشتی و لابه گری / دیو را بنمود پیشت چون پری
دختر زیبا چو رخ او را نمود / بود زشتی و ترا زشتی چه سود
عاشق دنیا شدی رفتی ز دست / در بلاد رنج ماندی پای بست
همرهان رفتند حج دریافتند / کام خود در راه حق برداشتند
بیهوده هر سو همی پرسی خبر / قافله رفته بماندی کور و کر
هر که او در بند دنیا مانده است / بیشک او از راه عقبی مانده است
هر که روی او درین عالم بود / او کالانعام است آدم کی بود
هر که از دنیای دون شادان بود / بیشک اندر آتش سوزان بود
هر که در دنیا بچیزی باز ماند / تو یقین میدان که از ره باز ماند
هر که در دنیا بکام دل نشست / هست در راه خدا او زیر دست
هر که او دنیای دون را ترک کرد / گرد نعلش در دو دنیا هیچ مرد
هر که شد پی این جهان برهم شکست / در ره توحید حق باشد پست
هر که از دنیا بشغل او به بست / بر سر جنت المأوی نشست
هر که در دنیا بچیزی تنگرو / از نعیم جاودانی برخورد
هر که او در راه شیطانی بود / بیشک او کیش نفسانی بود
طالب راه خدا باش ای پسر / از ره شیطان ملعون کن حذر
راه رو از جان و دل ای مرد کار / تا شوی در هر دو عالم نامدار

یادش آمد آن فرمان از قافله / در دلش افتاد آندم ولوله
هر کرا امید او از مردمان / کی بپرسید آنزمان از کاروان
بشنو این رمز فقیر با بصر / وصف حال تست قصه سر بسر
در بهشت عدن این هم با وصال / محو گشته در جمال ذو الجلال
هست آن دجله از جانب خیال / چشم تو کشتی و غرقه در امال
بحر دنیا آب شیطان آمدست / لاجرم در بحر کشتیبان شدست
در طلسم کشتی آن دیو شرند / سالکان راه گشته پای بند
در طلسم کشتی آن دیو لعین / طالبان را باز داشته از دین
چو بود راه تو در کشتی جسم / قصر را بنمود آندم از طلسم
دل ز دست خود بدادی ای غلام / همرهان رفتند و رسری مدام
دختر بنمود دنیا بس ظریف / در حقیقت بود در ابلیس ظریف
تو بماندی اندرین کون و فساد / هر دمی کعبه نمی آید بیاد
هر که او در کون ماند همچنین / کی رسد در قرب رب العالمین
هر که او در بند دنیا بار ماند / از حیات جاودانی باز ماند
هر که در دنیای دون وا مانده است / از لقای حق چون بمانده است
هر کرا محبوب او دنیا بود / در جهنم دائما غوغا بود
هر که در دنیا کند لابه گری / بیشکی هست او ز قوم سادی
هر کرا شد قبله دنیا امام / ماند اندر آتش سوزان مدام
هر که از دنیای دون ماند خلاص / در ره توحید حق باشد خلاص
هر که از دنیای دون آزاد گشت / از نعیم جاودانی شاد گشت
هر که ملک این جهان بر باد داد / در نعیم جاودانش شاد شاد
خانهٔ نفس است دنیا سربسر / بگذر از دنیا و شو صاحب نظر
هر که حقانی شده اندر جهان / خاک او بهتر ز خون دیگران
در ره توحید حق مردانه باش / همچو مجنون بیدل و دیوانه باش
بگذر از نفس بهیمی ای فقیر / عاشقانه دامن مردانه گیر

نفس سگ را اندرین ره خوار کن   جان خود در راه خود ایثار کن
جهد کن تا تو درین منزل رسی   در حریم واصلان مسکن رسی
گر بمانی اندرین ره ای جوان   در بلا و رنج مانی جاودان
دائما در راه حق گریان بودی   وز ضعیفی چندگه نالان بودی
گاه درد او ویا درد سر   گاه درد سینه و پشت و کمر
در ره دین بود او مردانه   در ره او بود بس فرزانه
بود آن مرد آن ولی پاکدین   نام او کردند بوزر الدین
هیچ بود در دل کون و در اختیار   تا نشوی در راه معنی بختیار
بگذر از کون و فساد و راه رو   در حریم حضرت الله رو
بگذر از غیر خدا و مرد باش   در ره توحید حق با درد باش
بعد ازین می آیدت خوف و رجا   شادیت با غم بود و امر قضا
گاه شاه و گه رعیت آمدی   گه بکام و گه بحیرت آمدی
گاه طالب گاه مطلوب آمدی   گه محب گاه محبوب آمدی
گاه صوفی گاه صادق آمدی   گاه عابد گاه فاسق آمدی
گاه از ترس خدا بگداختی   گاه اسپ شادیت فی تاختی
اندرین ره زهر با نوش آمدست   اندرین ره عقل با هوش آمدست
اندرین ره خوف باشد یا رجا   اندرین ره امن باشد یا بلا
بگذر از خوف و رجا ای مرد کار   تا نمانی مبتلا با این کار
در کرامات مقالات عیان   بود آن مرد خدا خورده دان
در حقیقت اصل برحق بود او   دائما در عشق مستغرق بود او
شیخ گفتش کی جوان خوبرو   آبله افتاده بر تن شد مگو
در جلیسان ای فقیر نور بین   صد هزاران عالم پر نور بین
در جلیسان فانسی باد او گر   شاد بنشین مرد تو در بدر
در جلیسان در خدا را یاد کن   جان و دل را در ره حق شاد کن
بعد از آن بینی جمال ذوالجلال   اندرین منزل بود عین وصال

هم اندر راه و در ره دانی هست   بگذر از کون و مکان ای حضرت نیست
یا ولی و یا نبی و باشی مدام   در بهشت عدن دائم شاد کام
دائما با درد بود آن مرد کار   درد دین را کرد آن شه اختیار
روز و شب بنشسته بودی دردمند   دائما اندوهگین و مستمند
درد معنی در دل او کار کرد   جان و دل در راه حق ایثار کرد
آشکارا بود درد آن ولی   بود آن محبوب الله منتهی
درد را بگزین تو در راه خدا   درد آمد رهبر راه صفا
همچو سلمان باش و در ایمان بکوش   گر نیوشی سر این اسرار نوش
راه مردان مرد آمد ای پسر   درد را بگزین و بگذر ای پسر
چون تو گم کردی ز کونین مرد خویش   بعده خوف و رجا آید به پیش
یکزمان با وصل باشی ای فقیر   یکزمان در هجر باشی در زحیر
گاه باقی گاه فانی آمدی   گه نهانی گه عیانی آمدی
گاه درد و گاه درمان آمدی   گاه شاد و گاه دربان آمدی
گاه عاقل گاه کامل آمدی   گاه غافل گاه جاهل آمدی
اندرین ره خار یا خرما بود   اندرین ره عشق با غوغا بود
اندرین ره درد یا درمان بود   اندرین ره وصل یا هجران بود
گر درین منزل بمانی ای فقیر   گاه باشی شاد گه باشی اسیر
در خراسان بود قطب نامدار   شیخ عالم بوسعید آن شهریار
در شریعت پیشوای عالمان   در طریقت رهنمای صوفیان
آن مسافر آمد از ره پیش شیخ   آبله افتاده در پا همچو میخ
در جلیسان همچو مردان ای پسر   تا ز اسرار نهان یابی خبر
در جلیسان تو ببین جان جهان   سر پنهانی شنو هر دم عیان
در جلیسان آ جمال حق ببین   در جلیسان آ وصال حق ببین
همچو مردان تکیه زن در کبریا   آبله از تن ببر تو بی ریا
قطره اندر قعر دریا او فتاد   ذره خورشید بالا او فتاد

... چو ز پیدا شود
او نماید آفتاب با جمال
سایه در خورشید گم گردد مدام
گفته بهلول از جانان بود
شیخ لقمان بود در عین وصال
از خودی بگذشت آن مرد خدا
ذکر و فکر و زهد و تقوی سوخته
محو بود اندر جمال آن پاکباز
شیخ ما چون از خودی خود رسته
چنگ با سلطان نشیند در صفا
در بخارا بود امیری پاکباز
در زمان برخاست اندر ره نماز
پیر یکی بر شیر بگشته سوار
شیخ بر دیوار نشست آن زمان
بر نشسته بر یکی دیوار شاد
با قدومش با خیال آن جماد
اندر آن صحرای یک چه ساختند
گفت لقمان صلاح آمد فراز
جمله اندم از خودی بیرون شوند
پیر با اصحاب قصد چاه کرد
چون بیاید او در آب از عجب
شیخ اندر چه بگشت آشنان
شیخ دست از خرقه بیرون درید
در زمان گفتند لقمان واصل است
هر که باشد در جمال ای نامدار

قطرهٔ مانده همه دریا شود
هر دو عالم محو گردد در جلال
خود همه خورشید گردد والسلام
هر چه گوید آیت برهان بود
محو گشته در جمال ذوالجلال
دائما در اصل بود آن باصفا
جنید وصل حقیقی دوخته
زان نکردی گاه بیگاه نماز
در حریم حضرت سبحان هست
کاندر و خدمت بود عین وصال
گفت لقمان چون بگذارد نماز
بود او با چهل مرید پاکباز
تازیانه ساخته از نیش مار
رفت آن دیوار چون پران
میرود دیوار اندر ره همچو باد
تا درین ره چاکریم و کیقباد
بر سر آن چاه منزل ساختند
با تو بگذارد درین موضع نماز
در مقام بیخودی مجنون شدند
تا که آب آرد ز چاه آن شیر مرد
در تعجب ماند پیر در تعب
آب بیرون آمد و پس شد روان
از تن هر موی او خون می چکید
هر یکی عین وصالش حاصل است
در مقامی بندگی او را چه کار

محو گردد صورت آفاق کل
آنچنان که گفت عطار این
گفته عطار خود از مغز بود
گفته بهلول را تو حب دان
از وجود خویشتن فانی شده
وز سلوک و از طلب بگذشته بود
قال و قیل و علم و تقلید ...
هست خدمت بر وجود هر کار
آنکه باشد دائما اندر جمال
شیخ دائم محو بودند اندر جمال
میرود او در ابحر دائم نماز
دست جنبانید پیر پرفنون
همچنان رسید بر راه آن فنون
از فقیران شیخ را دیدند دور
پیر گفت آندم فرود آید ز شیر
چون رسیدند آن همه از یکدگر
اندوه آمد آن زمان وقت نماز
پیر و اصحابش به طینت سوختند
سر نهادند آن همه رفتند محو آب
او را در چاه افگند از حیا
آمد آندم پیش شیخ الصفا داد
پیر و اصحابش بگفتند ای همام
چونکه آن حالت بدیدند آن فقیر
هر که واصل شد بر تکلیف نیست
هر که باشد در وصال هر کمال

آخرالامر بدل گردد بدل
در کتاب منطق الطیر این یقین
آنکه اندر صد لباس فقیر بود
دائمش در ترک و در تجرید بود
در لقای حق بحق باقی شده
با جمال اندر طلب پیوسته بود
ترک کرده آمده اندر عیال
چون وجودت خویشتن ...
کی بود در ذکر و فکر قیل و قال
غیر حق در پیش بودی بیزوال
بندگی باشد درین ره با نیاز
خیل شیران از میان آمد برون
شیخ را اعلام داد و ندا از درون
از قدم تا فرق گشته غرق خون
من ندیدم آنچنان مرد دلیر
در قدومش او نهادند جمله سر
پیر و اصحابش فتاده ...
دیدهٔ عقل آن زمان بر دوخته
خواب چون شد حاجت آن را آب
او در او در آب پر شد ای کیا
روی خود در دست و پاسی او نهاد
تو نکردی آن نماز اینجا مدام
از حدیث عشق گشتند باخبر
در میان جان و دل تکلیف نیست
از همه کاری بود او را ملال

گو اندر راه و در ره دار نیست / بگذر از کون و مکان اخت خدا نیست

هر که حاجت جسم را باد چکار / هر که آن شد اسم را با دو چکار
هر که واصل گشت خرمن نازنین فرخ رست / هر دو عالم را بیک آرزو فرخ رست
والذین جاهدوا فرمود حق / جهد کن در ره تا گیری سبق
این گدای بینوای دردمند / دائما اندر همین در مستمند
رهنمای خسته پا و ر را / رهنما این بندهٔ نامرد را
هست بهلول از قدم تا سر گناه / رحمت کردست پیشین رهنما
پادشاها رحم کن بر جان من / در گذر از کفر و از ایمان من
پادشاها نفس شد بر من سوار / غضر تم دو تا شود چشم چهار
بیخبر از این جهان و آن جهان / رهنمای بنده را اندر عیان
ای خدای ابر و بحر و آفتاب / ای خدای کوکبان و ماهتاب
ای خدای انبیا و مرسلین / ای خدای مؤمنین و مسلمین
ای خدای عاشقان عارفان / ای خدای صوفیان زاهدان
ای خدای عالمان عارفان / ذات تو بر تو ز فکر است و بیان
اولینی آخرینی ای کریم / ظاهری باطنینی یا علیم
قاریا بر من مکن قهر و عتاب / گر خطای رفته باشد در کتاب

هر که واصل شد جمال حق بدید / در جمال حق جلال حق بکام
همچو کن ای دولت شاه واصل شوی / یک ره و یک کعبه و یکدل شوی
پادشاها ره نما این بنده را / آن فقیر بیکسی افکنده را
این فقیر و حقیر و هیچ کس / دائما افسانه گفته چون مگس
رهنمای بینوای راه را / رهنمای رهنمای راه را
هست از سر تا بپا آلودگی / از خدا خواهم همه پالودگی
پادشاها هست این مسکین فقیر / تا شود از لطف از لطف قدیر
ای خدای آشکار او نهان / رهنمای مومنان اندر جهان
ای خدای سوختو کرسی و فلک / ای خدای روح قدسی و ملک
ای خدای انبیا و اولیا / رحمت تو مصطفی و مرتضی
ای خدای عاقلان کاملان / ای خدای عابدان نجع العسان
ای خدای بی نهایت جز و گشت / چون تو عشقی حد و غایت جز و گشت
ای خدای جز و حیوان و طیور / زندگی و دادی تو او را از نور
محو گردان ای خدا بهلول را / دار ها از خویشتن این گول را
آن خطای رفته را تصحیح کن / اندکرم والله اعلم بالصواب

خاتمة الطبع الحمد لله که یہ مجموعہ معرفت گلدستہ تصوف آئینہ حقیقت جس میں تیرہ رسالے شامل ہیں سب اہل باطن کی بہتر قابل ہیں پہلا ان میں کلام پر تاثیر عارفین کاملین کی ہر رنگ کے لطف مذاق کی تقریر یہ اول اسم رہبر راہ حق دوسرا رسالہ تحفۃ العاشقین تیسرا رسالہ الف بے جس میں چوتھا رسالہ جس پانچواں رسالہ مثنوی اللہ نام چھٹا رسالہ ریحانہ ساتواں رسالہ مثنوی حشم بکشالی آٹھواں رسالہ بشیر نواں رسالہ مثنوی شاہ بو علی قلندر دسواں رسالہ حضرت شمس تبریز گیارہواں رسالہ ترجیع بند بارہواں رسالہ موزات الحقیقت تیرہواں رسالہ مثنوی حضرت بہلول قابل ملاحظہ اہل بصیرت کے اور رسالہ جبر حقیقت ہے ہو تحفہ وندہ سر حلقہ مجاہدان حاجی سردار خان مرحوم گزرے الجی کرولی وہی تصنیفات دیگر حضرات بارکات مطبع منشی نول کشور کانپور میں بسر پرستی عالیجناب معلی القاب ذی الجود والجزا جناب منشی پراگ نرائن صاحب بھارگو رئیس اعظم و مالک مطبع و ہم اقبال الاہتمام سید شاہ ناظم صاحب منیجر ماہ اگست سنہ ۱۹۱۵ع دو ہزار جلد تیرہویں دفعہ طبع سے آراستہ ہوا

اطلاع۔ اس مجموعہ کی میں تحفۃ العاشقین الف با جس میں بجر شاہ محمد عبد الصمد مثنوی اللہ نام ریحانہ حاجی شاہ کا مثنوی حشم بکشالی بشیر مثنوی بو علی قلندر حضرت شمس تبریز ترجیع بند رابا عارف باللہ موزات الحقیقت مثنوی حضرت شیخ بہلول شامل ہیں یہ جبری حسب منشاء ایکٹ ۲۵ ۱۸۶۷ع ہو گئی ہے کوئی صاحب بلا اجازت قصد طبع نفرماویں فقط المشتہر منیجر نول کشور پریس کانپور